اجرائے النحو

تقریظ

حضرت مولانا عبدالرزاق صاحب دامت برکاتہم العالیہ

اُستاذ الحدیث وسابق ناظم تعلیمات جامعہ فاروقیہ کراچی

مفتی ضیاالرحمٰن صاحب

سابق استاذ جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل ٹاؤن کراچی

رائے گرامی

حضرت مولانا عبدالقیوم آغا صاحب

سابق ناظمِ تعلیمات جامعہ اشرف المدارس گلستانِ جوہر کراچی

وفاق المدارس العربیہ کی طرف سے مقرر شدہ نصاب صرف ونحو برائے درجہ اولیٰ سے کما حقہ استفادہ تب ممکن ہے کہ علم الصرف اور علم النحو پڑھانے والے اساتذۂ کرام صرف ونحو کے اجراء کے حوالے سے بجائے انفرادی سوچ کے اگر کتاب "سلسلة إجراء الصرف" اور "سلسلة اجراء النحو" کو مدنظر رکھتے ہوئے اولیٰ کے طلبہ کو اجراء کرائیں تو انشاء اللہ تعالیٰ بہت فائدہ ہوگا۔ مذکورہ کتاب کے مصنف دامت برکاتہم نے طلباء کے لئے ایسے مضامین مرتب کئے ہیں کہ جس سے ابتدائی درجات کے صرف ونحو پڑھنے والے طلبائے کرام کو اس علم میں راسخ علی وجہ البصیرت ملنے کی قوی امید پیدا ہوئی ہے۔

فجزاهم الله خيراً أحسن الجزاء

الناشر

المنهل

بلاک A-1، گلستان جوہر، یونیورسٹی روڈ، کراچی

021-34612901 | 0321-2000870

اجراء النحو

مولانا ضیاء الرحمٰن صاحب
فاضل جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل ٹاؤن کراچی

الناشر
المنهل
بلاک 1-A، گلستان جوہر، یونیورسٹی روڈ، کراچی
021-34612901 | 0321-2000870

نام کتاب: اجراء النحو

مؤلف: مولانا ضیاء الرحمٰن صاحب

طبع جدید: مارچ 2015ء

ناشر: المنھل

بلاک A-1، گلستانِ جوہر، یونیورسٹی روڈ، کراچی

021-34612901 | 0321-2000870

پاکستان بھر میں ملنے کے پتے

لاہور

- مکتبہ سید احمد شہید، اردو بازار، لاہور
  042-37228196
- ادارہ اسلامیات، 190، انارکلی، لاہور
  042-32722401
- البرھان، اردو بازار، لاہور
  042-37122543

ملتان

- ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان
  061-4540513
  0322-6180738
- مکتبہ اشاعت الخیر، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان
  061-4514929

کوئٹہ

- مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ، کوئٹہ
  081-2662263,
  0333-7825484
- مکتبہ فاروقیہ، عبدالستار روڈ، کوئٹہ
  0311-3737656

راولپنڈی

- اسلامی کتب گھر، CDA اسٹاپ، راولپنڈی
  051-4830451
- الخلیل پبلشنگ، کمیٹی چوک، راولپنڈی
  051-5553248

پشاور

- مکتبہ عمر فاروق، پشاور
  091-2580301,
  0311-8845717

اسٹاکسٹ

ادارۃ النور

دوکان نمبر 3-2، انور مینشن، بنوری ٹاؤن، گرومندر، کراچی

021-34914596, 0324-2855000

idaratunnoor@gmail.com

پیشِ لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کوئی بھی زبان سیکھنے کے لئے اس زبان کی گرامر پر عبور بنیادی شرط ہے اور عربی زبان سیکھنے کے لئے عربی زبان کی گرامر صرف نحو کی اہمیت محتاجِ تعارف نہیں۔ عربی زبان میں صرف ونحو کی حیثیت محض گرامر کی نہیں، بلکہ مستقل فن کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سوائے عربی کے دیگر زبانوں میں مستقل طور پر گرامر کے ائمہ کا وجود نہیں ملتا، جب کہ عربی زبان میں خاص اس لقب سے کئی ائمہ وعلما متصف ہیں، اور جس قدر صرف ونحو پر لکھا گیا اتنا کسی اور زبان کی گرامر پر نہیں لکھا گیا۔

مسلمان ہونے کے ناطے قرآن وحدیث ہی ہمارے لئے مشعلِ راہ ہیں جن سے پھوٹنے والے چشمے: تفسیر واصولِ تفسیر، حدیث واصولِ حدیث، فقہ واصولِ فقہ اور ان سے آگے فن درفن کئی علوم وفنون پیدا ہوتے چلے گے۔ صرف نحو میں مضبوط استعداد کے بغیر علوم وفنون کے اس ذخیرے سے استفادہ ممکن نہیں۔ صرف نحو پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اور لکھا جائے گا، تاہم اجراء: مشق وتمرین کے متعلق کوئی قابلِ ذکر باقاعدہ مرتب ومہذب نمونہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مدارس میں ان علوم کی ذمہ داری اٹھانے والے حضراتِ اساتذہ کرام حسبِ صواب دید مختلف انداز میں اجراء کرواتے ہیں اور اجراء کا یہ طریقہ بھی مفید اور نفع بخش ہے تاہم زمانے کے بدلتے طور واطوار اور شوق ولگن میں پیدا ہونے والی سستی کے پیشِ نظر یہ مجموعہ تیار کیا گیا جس کی بنیاد جامعہ فاروقیہ کراچی میں دورانِ تدریس مبتدی طلبا کے لئے آسان سے آسان تر پیش کرنے کے لئے کی گئی محنت تھی، چنانچہ روزنہ کے اسباق سے پہلے اس سبق سے متعلقہ مثالیں قرآنِ کریم سے جمع کرنا مشغلہ بن گیا، اور آہستہ آہستہ ایک قابلِ ذکر ذخیرہ جمع ہو گیا جسے "مسلسلۃ اجراء النحو" کے نام سے شائع کیا گیا۔

"مسلسلۃ اجراء النحو" کا پہلا ایڈیشن بہت ہی کم مدت میں ختم ہو گیا۔ پہلا ایڈیشن ورک بک تھا جس میں متعلقہ مثالوں کی ترکیب کتاب ہی میں لکھنے کی ترتیب بنائی گئی، تاہم اس کا خاطر خواہ فائدہ محسوس نہ ہوا، اسی طرح بعض دیگر اصلاحات کی ضرورت بھی محسوس ہوئی۔ لیکن حالات کے اتار چڑھاؤ کی وجہ سے صرف ونحو کی باقاعدہ تدریس کی نعمت سے محروم رہا، یہی وجہ ہے کہ دوسرا اصلاح شدہ اور جدید اضافوں سے مزین ایڈیشن سات سال بعد "اجراء النحو" کے نام سے طبع ہو رہا ہے۔ جس میں درجِ ذیل امور کا لحاظ کیا گیا:

- تدریجی انداز جس میں تعلیم کے مسلمہ اصول "آسانی سے مشکل کی طرف بتدریج بڑھنے" کو اپنایا۔
- نحو میر کے مضامین کو اسی ترتیب پر قدرے تبدیلی کے ساتھ اسباق کے تحت بیان کیا۔
- ہر سبق کا آسان اور دلنشین خلاصہ مثالوں کے ساتھ دیا گیا۔
- ہر سبق کا آغاز مختلف چارٹ اور مجموعات سے کیا، پھر ان کی روشنی میں سبق کی تشریح کی۔
- ہر سبق کے اختتام پر اس سبق کی اہم باتوں اور مضامین کو سوالات کی صورت میں تمرین کے طور پر ذکر کیا۔ اگر تمرین باقاعدہ طور پر حل کرنے کا التزام کیا جائے تو نحو کے بنیادی مضامین بہت جلد ازبر ہو جائیں گے۔
- اسباق کے مطابق بے شمار امثلہ کو تین بار: اسباق کی تشریح، ترکیب، اعراب لگانے کی مشق کے تحت ذکر کیا۔

✱ اجراء کے سلسلے میں زیادہ تر قرآن کریم سے مدد لی گئی، البتہ مزید وضاحت کے لئے احادیث کی طرف بھی رجوع کیا، اور دیگر عام مثالوں کو بھی تحریر کیا۔

✱ جابجا چھوٹی چھوٹی عبارتوں پر اعراب لگانے کی تمرین بھی دی تا کہ عبارت پر صحیح اعراب لگانے کا طریقہ ابتداء سے ہی آجائے۔

چونکہ عام طور پر تعطیلات، امتحانی ایام وغیرہ کے بعد خالص تعلیمی دورانیہ کم وبیش 180 سے 200 دنوں پر مشتمل ہوتا ہے اور ابتدائی درجات میں نحو اور اجراء النحو کے نام سے دو گھنٹے ہوتے ہیں، ان باتوں کے پیش نظر مضامین کی تشریح میں جامعیت کے ساتھ اختصار کو بھی مدِّ نظر رکھنے کی کوشش کی، لیکن مضامین کو کما حقہ سمجھنے کے لئے قدرے تفصیل ناگزیر تھی، اس لئے بامرِ مجبوری اختصار کو چھوڑنا پڑا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ کتاب میں مثالوں کی بہت کثرت ہے، کئی مرتبہ یہ ارادہ ہوا کہ مثالوں میں کچھ کمی کی جائے، لیکن اس کثرت کے پیچھے جو محنت تھی وہ آڑے آگئی اور یہ بات سوچتے ہوئے کہ ”حضراتِ اساتذہ طلبا کی استعداد اور اپنی صواب دید کے مطابق اگر مناسب سمجھیں گے تو خود ہی اختصار کر لیں گے“ مثالوں کی کثرت کو برقرار رکھا۔ لہٰذا حضرات اساتذہ کو چاہیے کہ طلباء کی استعداد کے پیش نظر انہیں اتنی ہی تشریح یاد کرنے اور مثالیں حل کرنے کا پابند بنائیں جتنا ان میں تحمل ہو۔ نیز مذکورہ اجراء کے ساتھ ساتھ "إملاء ما مَنَّ بِهِ الرَّحمٰن" اور ”إعراب القرآن“ کے مطالعے سے اسے مزید تر اور آسان تر بنانے کی کوشش بھی جاری رکھیں۔

اضافہ شدہ ایڈیشن کا کام تقریباً اختتام پذیر تھا کہ اسی دوران محترم پروفیسر خلیل الرحمن چشتی کی کتاب ”قواعد زبان قرآن“ ملی۔ موصوف نے مولانا حمید الدین فراہی رحمہ اللہ کی کتاب ”اسباق النحو“ کو بنیاد بناتے ہوئے دو ضخیم جلدوں میں بہت ہی عمدہ مرتب ومہذب اور آسان انداز میں نحو اور اجراء نحو کو پیش کیا۔ چونکہ دونوں کتابوں میں بنیادی کام قدرِ مشترک تھا، البتہ موصوف نے تسہیل کے پہلو پر خوب محنت کی تھی، اس لئے ”اجراء النحو“ کو مزید نکھارنے کے لئے موصوف کی کتاب سے بھی بکثرت استفادہ کیا۔

اگرچہ رسم ورواج، عرف وعادت کے فرق کی وجہ سے ہمارے عرف میں خود مؤلف اپنی کتاب کی تعریف وتوصیف نہیں کرتا، لیکن علمائے متاخرین کی مسلسل کوشش، انتھک محنت کے نتیجے میں جو کتاب تیار ہوتی اس پر انہیں اتنا بھروسہ ہوتا کہ بے اختیار مؤلف کے قلم سے مؤلَّف کی تعریف نکل جاتی۔ علامہ حصکفی رحمہ اللہ اپنی کتاب الدر المختار کے بارے میں فرماتے ہیں:

فمن أتقن كتابي هذا فهو الفقيه الماهر، ومن ظفر بما فيه فسيقول بملء فيه: كم ترك الأول للآخر، ومن حصَّله فقد حصل له الحظ الوافر، لأنه هو البحر لكن بلا ساحل، ووابل القطر غير أنه متواصل

علامہ شامی رحمہ اللہ اپنے حاشیے کے بارے میں کہتے ہیں:

فدونك حواشي هي الفريدة في بابها، الفائقة على أترابها، المسفرة عن نقابها لطلابها وخطابها، قد أرشدتُ من احتار من الطلاب في فهم معاني هذا الكتاب، فلهذا سميتها رد المحتار على الدر المختار، وإني أقول: ما شاء الله كان، وليس الخبر كالعيان، فسيحمدها مُعانيها بعد الخوض في معانيها.

''اجراء النحو'' کے سلسلے میں کی گئی مسلسل محنت غیر اختیاری طور پر مجبور کر رہی ہے کہ اس کے بارے میں بھی لکھا جائے کہ ''اجراء النحو'' کو سمجھ کر پڑھنے اور حل کرنے والا انشاء اللہ کبھی کسی فن میں کمزور نہیں پڑے گا، کیوں کہ تمام علوم کی بنیاد صرف ونحو ہے، اور اس کتاب کی وجہ سے فنِ نحو پر عبور کا دروازہ کھلنا بہت آسان ہو گیا ہے۔''

اللہ رب العزت سے یہی دعا ہے کہ مؤلف کی اس محنت کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، کیوں کہ کسی بھی کتاب کی مقبولیت میں صرف مؤلف کی محنت اور قابلیت کا دخل نہیں ہوتا، بلکہ مشیت خداوندی کا دخل ہوتا ہے۔ کئی کتابیں ایسی ہیں جو سابقہ کتب کی اصلاح کی نیت سے لکھی گئیں اور ان کے لکھنے والے از حد درجہ ذہین تھے، لیکن جو مقبولیت وشہرت اصل کتاب کو ملی وہ ان کی اصلاح شدہ کتاب کو نہ مل سکی جیسا کہ ابن کمال پاشا نے وقایہ اور شرح وقایہ میں موجود اغلاط کی اصلاح کی نیت سے متن اور شرح کو نئے نام الإيضاح والإصلاح سے مرتب کیا، لیکن جو قبولیت اغلاط والی کتاب کو حاصل ہے وہ اغلاط سے صاف کتاب کو حاصل نہ ہو سکی۔

اللہ رب العزت کے دربار میں دعا گو ہوں کہ اس کتاب اپنی بارگاہ میں قبولیت کے شرف سے نوازتے ہوئے اسے مؤلف، اس کے خاندان، اساتذہ، اور ان حضرات کے لئے صدقہ جاریہ بنائے جن کی محنت اور دعاؤں کی بدولت یہ کام اپنے انجام کو پہنچا۔

اپنی بساط کے مطابق یہی کوشش رہی کہ کتاب کو بہتر سے بہتر انداز میں پیش کیا جائے، اور یہ ہر قسم کے اغلاط وسقم سے خالی ہو، تاہم ممکن ہے اب بھی کئی قابلِ اصلاح امور باقی ہوں۔ حضراتِ علماء وطلباء سے گزارش ہے کہ اگر کتاب کو مزید بہتر بنانے کے لئے اگر کوئی تجویز ہو یا اس میں کسی قسم کی کوئی غلطی ہو تو اس کی نشاندہی فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کر دی جائے۔

ضیاء الرحمٰن

۱۸ر شعبان ۱۴۳۵ھ

تقریظ

حضرت مولانا عبدالرزاق صاحب دامت برکاتہم العالیہ
استاذ الحدیث وسابق ناظمِ تعلیمات جامعہ فاروقیہ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لولیّہٖ والصّلوٰۃُ علی نبیّہٖ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ أجمعین

امابعد!

آپ کے ہاتھ میں "سلسلۃ اجراء النحو" کے نام سے موسوم کتاب کا نسخہ ہے، جس کو دیکھ کر آپ کو اندازہ ہو رہا ہوگا کہ مؤلف نے اس میں کتنا عجیب انداز اپنایا ہے۔ کہتے ہیں: "الصّرفُ أمُّ العلومِ والنّحوُ ابوھا" نحو وصرف کی ماں باپ جیسی بنیادی حیثیت واہمیت ہے۔

علم کی وادی کے نووارد اور مبتدی کا سب سے پہلے ان علوم سے واسطہ پڑتا ہے۔ اگر وہ ان علوم پر دسترس حاصل کرنے میں ناکام ہوتا ہے تو قرآن وحدیث جو علومِ عالیہ ہیں ان کے ثمرات سے مکمل طور پر مستفید نہیں ہوسکتا۔ برخوردارم مفتی ضیاء الرحمن صاحب جو جامعہ فاروقیہ کراچی کے فاضل ہیں، اور جامعہ کے انتہائی ذہین اور فطین مدرس رہے ہیں۔ زمانہ طالبِ علمی میں بھی ان کا شمار ممتاز ترین طلباء میں سے تھا۔ اور اس وقت سے ان کو ان علوم کے ساتھ شغف رہا، اور کوشش میں تھے کہ ان علوم کو طالب علم کے استفادہ کے لئے آسان اور سہل طریقہ وضع کرنا چاہیے۔ جامعہ فاروقیہ کا ریکارڈ ان کے بارے میں یہ بتانے میں کبھی بھی بخل نہیں کرے گا کہ ان سے کتنے طلباء استفادہ کرچکے ہیں اور کر رہے ہیں۔ پھر ہر طالبِ علم کو اس سے مستفید ہونے کی سہولت بہم پہنچانے کی غرض سے موصوف نے اس کو احسن طریقے سے مرتب کیا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ طلباء کے لئے یہ ایک نسخہ کیمیا اور نعمتِ غیر مترقبہ سے کم نہیں۔

موصوف نے خواہش ظاہر کی کہ میں اس پر کچھ لکھوں۔ میں تو اس کی کوئی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔ اس لئے کہ کتاب کو چار چاند لگانے کے لئے کسی مشہور شخصیت سے گزارش کی جانی چاہیے جو ہر لحاظ سے موصوف کے لئے مفید ثابت ہو۔ لیکن ان کے اصرار پر میں نے اس کا اکثر حصہ دیکھا اور محسوس کیا کہ موصوف نے نحو کے ہر قاعدے کو آسان الفاظ میں بیان کرکے اس کے متعلق قرآن کریم سے امثلہ نکال کر تمرین مرتب کی ہے۔ جس سے ہر معیار کا طالب علم استفادہ کرسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ موصوف کو مزید علمی ترقی سے نوازے۔ جنھوں نے یہ کام کرکے طلبا پر احسان کیا۔ اور اللہ تعالیٰ ان کو مزید توفیق عطا فرمائے کہ اپنے اس شباب میں اخلاص کے ساتھ مزید ایسے کام کرجائیں جو رہتی دنیا کے لئے ایک نمونہ ہو، اور اللہ تعالیٰ جملہ طلبا کے لئے یہ مفید بنائے اور شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین

عبدالرّزاق
جامعہ فاروقیہ، شاہ فیصل کالونی 4، کراچی 25
۱۰/ جمادی الثانی ۱۴۲۸ھ ۔ 26/ جون/ 2007ء

رائے گرامی

حضرت مولانا عبدالقیوم آغا صاحب

ناظمِ تعلیمات جامعہ اشرف المدارس گلستانِ جوہر کراچی

وفاق المدارس العربیہ کی طرف سے مقرر شدہ نصاب صرف ونحو برائے درجہ اولیٰ سے کما حقہ استفادہ تب ممکن ہے کہ علم الصرف اور علم النحو پڑھانے والے اساتذۂ کرام صرف ونحو کے اجراء کے حوالے سے بجائے انفرادی سوچ کے اگر کتاب ''سلسلۃ اِجراء الصرف'' اور ''سلسلۃ اجراء النحو'' کو مدنظر رکھتے ہوئے اولیٰ کے طلبہ کو اجراء کرائیں تو انشاء اللہ تعالیٰ بہت فائدہ ہوگا۔ مذکورہ کتاب کے مصنف دامت برکاتہم نے طلباء کے لئے ایسے مضامین مرتب کئے ہیں کہ جس سے ابتدائی درجات کے صرف ونحو پڑھنے والے طلبائے کرام کو اس علم میں راستہ علی وجہ البصیرت ملنے کی قوی امید پیدا ہوئی ہے۔

فجزاهم الله خيراً أحسن الجزاء

کتبہٗ

عبدالقیوم آغا

۱۴ محرم ۱۴۲۸ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہدایات برائے اساتذہ

اگرچہ حضرات اساتذہ کرام کو ہدایات اور رہنمائی کی ضرورت نہیں، تاہم مفید تدریس کے لئے کچھ اپنی اور کچھ اپنے اساتذہ سے سنی ہوئی باتیں درج کی جاتی ہیں:

① دورانِ تدریس مرکزی اور بنیادی مقصد کتاب کو ختم کرنا نہ ہو، بلکہ طلبہ کو فن سے روشناس کرانا ہو۔

② کتاب میں مؤلف کی تقلید کی ہی پیروی کو لازم نہ سمجھا جائے، بلکہ اپنی صواب دید اور طلبہ کی استعداد کے پیشِ نظر اسباق میں حسبِ صواب دید تقدیم وتاخیر کی ضرورت محسوس ہو تو اس پر عمل کیا جائے۔

③ کتاب میں موجود تمام امثلہ کو تحریراً حل کروانے میں کافی مشکلات اور دقت کا سامنا ہو سکتا ہے، لہٰذا حسبِ صواب دید کچھ امثلہ کی ترکیب کو تحریراً حل کروایا جائے اور باقی کو زبانی حل کروایا جائے۔ البتہ اعراب لگانے کی مشق کو تحریراً ہی حل کروایا جائے۔

④ حسبِ صوابدید ہفتے میں ایک دن مقرر کیا جائے جس میں نئے سبق کے بجائے گزشتہ اسباق کو سننے کا اہتمام ہو۔

⑤ درس گاہ کی حد تک مہینے میں ایک بار اپنے گھنٹے میں تحریری جائزہ لیا جائے اور چیک شدہ پرچے طلبا کو واپس دیئے جائیں تاکہ انہیں اپنی ان غلطیوں کا اندازہ ہو جن کی وجہ سے امتحانات میں نمبرات کٹ جاتے ہیں۔

⑥ ابتداء سے ہی املاء اور اندازِ تحریر (: مثلاً: نیا پیراگراف کیسے شروع کرنا ہے؟ جملے کے اختتام پر کون سی علامت لگائی جاتی ہے؟ عنوانات کہاں اور کیسے لگائے جاتے ہیں وغیرہ) پر توجہ دی جائے۔

⑦ طلبا کو ڈکشنری کے استعمال کا پابند کیا جائے اور حسبِ صواب دید کچھ مثالوں کا ترجمہ لکھنے کا پابندی بھی کروائی جائے۔

⑧ اگرچہ اردو شروحات دیکھنے کی حوصلہ شکنی کی جاتی ہے، لیکن جو طلبا صرف نحو جیسے مرکزی فنون میں کمزور ہوں وہ عربی شروحات یا حواشی سے کتاب کو حل کرنے کی صلاحیت ہی نہیں رکھتے۔ زیرِ نظر کتاب میں اگرچہ ایک حد تک ''علم نحو'' کو سمجھانے کی کوشش کی گئی، تاہم اب بھی کئی اہم اور مفید باتوں سے یہ خالی ہے، لہٰذا اگر درجہ اولی کی تعطیلات میں طلبا کو ''المنیر الکامل شرح مائۃ عامل'' اور درجہ ثانیہ کی تعطیلات میں ''بشیر الناجیہ شرح الکافیہ'' اور درجہ ثالثہ میں کافیہ کے ساتھ ''الفوائد الزینیہ'' کے مطالعے کی ترغیب دی جائے تو نہ صرف امید بلکہ غالب گمان ہے کہ ان کتابوں کے مطالعے کے بعد کوئی طالب علم کبھی بھی اور کسی بھی فن میں کمزور ثابت نہیں ہوگا۔

⑨ امتحانی سوالات میں جدت لائیں اور سوالیہ پرچے میں معروضی سوالات، غلط درست کی نشان دہی، خالی جگہوں کو پر کرنا، کوئی عبارت دے کر اس میں سے مخصوص اشیاء مثلاً غیر منصرف یا اسمائے موصولہ کی تعیین کروانا وغیرہ ہو۔

سبق: 01

کلمہ

لغت میں لفظ ''پھینکنے'' کو کہتے ہیں اور اصطلاحاً ''ہر وہ بات جو انسان کے منہ سے نکلے لفظ کہلاتی ہے۔''

کسی بھی زبان میں بات چیت کرنے کے لئے الفاظ کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ اور الفاظ کی دو قسمیں ہوتی ہیں: معنی دار یعنی جو کسی معنی، مقصد پر دلالت کریں جیسے: کتاب، قلم، کاپی وغیرہ۔ اور دوسری قسم غیر معنی دار الفاظ کی ہوتی ہے جیسے: کتاب متاب، قلم ولم، کاپی شاپی، بات چیت۔ یہاں متاب، ولم، شاپی اور چیت غیر معنی دار الفاظ ہیں، انہیں غیر مستعمل، غیر موضوع یا مہمل بھی کہتے ہیں۔ چونکہ بات چیت کرنے کے لئے صرف معنی دار الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ اس لئے انہیں مستعمل الفاظ یا موضوع الفاظ بھی کہا جاتا ہے۔ مستعمل الفاظ کی دو قسمیں ہوتی ہیں: مفرد جیسے: کتاب، قلم، کاپی، گھوڑا، مرکب جیسے: زید کی کتاب، بکر کا قلم، میری کاپی، تمہارا گھوڑا، اچھا لڑکا، گیارہ ستارے۔

مفرد (کلمہ) اس لفظ کو کہتے ہیں جو صرف ایک معنی یا ایک چیز پر دلالت کرے۔ مفرد اور کلمہ مترادف یعنی ایک ہی چیز کے دو نام ہیں اور کلمہ کی تین قسمیں ہیں:

① اسم
② فعل
③ حرف

اسم، فعل اور حرف کی تعریف جاننے کے لئے ذیل کی مثالوں میں غور کریں:

پہلا مجموعہ			
زیدٌ مؤدّبٌ	زید با ادب ہے	البابُ مفتوحٌ	دروازہ کھلا ہے
القطُّ حیوانٌ أليفٌ	بلی پالتو جانور ہے	الوفاءُ محبوبٌ	وفاء پسندیدہ چیز ہے
الأرزُ يُزرَعُ في باكستان	چاول پاکستان میں اگایا جاتا ہے	الصِّدقُ يُنجي	سچ نجات دلاتا ہے
دوسرا مجموعہ			
ذاكرَ الطُّلابُ الدرسَ	طلبہ نے سبق کا مذاکرہ کیا	سوف يُمطِرُ السماءُ	کچھ عرصے بعد بارش ہوگی
يحضُرُ الطُّلابُ صباحاً	طالب علم صبح آتے ہیں	سيجلِسُ الأستاذُ	استاذ عنقریب بیٹھے گا
تیسرا مجموعہ			
المُدِيرُ في المدرسةِ	مدیر مدرسہ میں ہے	خرجتُ من البيتِ	میں گھر سے نکلا
ذهبتُ إلى الجامعةِ	میں مدرسے گیا	إنْ جاءَ كُمْ فاسقٌ	اگر تمہارے پاس کوئی فاسق آئے

مذکورہ مثالوں میں پہلے مجموعے میں موجود کلمات: زید (نام)، القط (بلی)، الأرز (چاول)، الباب

(دروازہ)، الوفا (وفاداری)، الصدق (سچائی) اسم کے مفہوم کو واضح کرتے ہیں۔ جب ان کلمات کا تلفظ کیا جاتا ہے تو کسی قسم کا زمانہ سمجھ میں نہیں آتا یعنی لفظ زید صرف ایک انسان پر دلالت کرتا ہے اور اس کے تکلم سے یہ سمجھ نہیں آتا کہ زید آیا تھا یا آئے گا، اسی طرح القط کا لفظ صرف ایک حیوان (بلی) پر دلالت کرتا ہے، اور یہ بات ہرگز معلوم نہیں ہوتی کہ بلی نے کچھ کیا یا کرے گی۔ اسی طرح الأرز صرف ایک نبات (چاول) پر دلالت کرتا ہے اور الباب جمادات میں سے ایک جماد پر دلالت کر رہا ہے، جب کہ الوفا اور الصدق ایک ایسے معنی اور مفہوم پر دلالت کر رہے ہیں جو نظر نہیں آتا بلکہ صرف سمجھا جاسکتا ہے۔

لہٰذا اسم کی تعریف یوں کریں گے کہ ''اسم اس کلمے کو کہتے ہیں جو کسی ذات یا معنی پر دلالت کرے، اور اس میں تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ بھی نہ پایا جائے۔''

دوسرے مجموعے کی مثالوں میں موجود کلمات: ذَاكَرَ، يَحْضُرُ، سَيَجْلِسُ، سَوْفَ يُمْطِرُ، اپنے معنی پر دلالت کرنے کے ساتھ ساتھ زمانے پر بھی دلالت کر رہے ہیں جیسا کہ پہلی مثال میں ذَاكَرَ کا لفظ اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ سبق کا یہ مذاکرہ ماضی میں ہوا اور دوسری مثال میں يَحْضُرُ کا کلمہ معنی پر دلالت کے ساتھ اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ یہ حضور اور آنا حال میں ہے۔ جب کہ تیسری مثال میں سَيَجْلِسُ کے کلمے سے بیٹھنے کے معنی کے ساتھ یہ بات بھی معلوم ہو رہی ہے کہ یہ بیٹھنا مستقبلِ قریب میں ہوگا اور چوتھی مثال میں سَوْفَ يُمْطِرُ کا کلمہ معنی کے ساتھ ساتھ اس بات کا فائدہ بھی دے رہا ہے کہ بارش کا برسنا مستقبلِ بعید میں ہوگا۔

لہٰذا فعل کی تعریف یوں ہوگی کہ ''فعل ایسا کلمہ ہے جو نہ صرف اپنے معنی پر دلالت کرتا ہے، بلکہ اس میں تینوں زمانوں میں سے کوئی ایک زمانہ بھی پایا جاتا ہے۔''

تیسرے مجموعے کی مثالوں میں موجود کلمات: فِيْ، إلى، مِنْ، إنْ بذاتِ خود کسی معنی پر دلالت نہیں کرتے، البتہ جب انہیں کسی جملے میں استعمال کیا جائے تو دوسرے کلمات کے ساتھ مل کر اپنے معنی پر دلالت کرتے ہیں، جیسا کہ پہلی مثال میں لفظ فی دیگر کلمات کے ساتھ ملا تو ظرفیت (مکان، جگہ) کے معنی پر دلالت کر رہا ہے، اور دوسری مثال میں لفظ إلى دوسرے کلمات کے ساتھ مل کر انتہاء پر دلالت کر رہا ہے کہ جانے کی انتہاء مدرسے تک تھی۔ تیسری مثال میں لفظِ مِنْ جب خَرَجْتُ کے ساتھ ملا تو ابتداء والے معنی پر دلالت کی کہ نکلنے کی ابتداء گھر سے ہوئی، اور چوتھی مثال میں لفظِ إنْ مابعد والے جملے کے ساتھ مل کر شرط کے معنی پر دلالت کر رہا ہے۔

لہٰذا حرف کی تعریف میں کہیں گے کہ ''حرف اس کلمے کو کہتے ہیں جو اپنے معنی پر دلالت کرنے میں دوسرے کلمے کا محتاج ہو، اور اس میں تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ بھی نہ پایا جائے۔'' بالفاظِ دیگر ''حرف وہ غیر مستقل کلمہ ہے جو بغیر دوسرے کلمے کے اپنی معنویت ظاہر نہ کر سکے۔''

چونکہ کلمہ مفرد ہوتا ہے مرکب نہیں تو یہ کہنا بھی درست ہے کہ مفرد کی تین قسمیں ہیں:

① اسم ② فعل ③ حرف

تمرین

① لفظ کسے کہتے ہیں؟ اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟
② معنی دار الفاظ کا کیا مطلب ہے؟
③ غیر معنی دار الفاظ کی مثال سے وضاحت کریں اور بتائیں کہ ان کے مزید کتنے نام ہیں؟
④ کلمے کا دوسرا نام کیا ہے؟ اور کلمے کی کتنی اقسام ہیں؟
⑤ اسم کی تعریف کیا ہے؟
⑥ فعل کی تعریف کو مثال سے واضح کریں۔
⑦ جو اپنے معنی پر دلالت کرنے میں دوسرے کلمے کا محتاج ہو اسے کیا کہتے ہیں؟
⑧ اپنے معنی پر دلالت کرنے میں دوسرے کلمے کا محتاج نہ ہو یا دوسرے کلمے کا محتاج ہو اس کا کیا مطلب ہے؟

سبق: 02

اِسم کی علامات

اسم کی مشہور علامتیں گیارہ ہیں:

① جس کلمے کے شروع میں الف لام ہو وہ اسم ہوتا ہے۔ جیسے: اَلْحَمْدُ، الْكِتَابُ، الْكَرَمُ۔ واضح رہے کہ جس کلمے کے شروع میں الف لام ہو اس کے آخر میں تنوین نہیں آسکتی۔ کلمے کے شروع میں الف لام داخل ہونا اس لئے اسم کی علامت ہے کہ فعل کے شروع میں الف لام داخل نہیں ہوتا۔

② جس کلمے پر حرف جر داخل ہو وہ اسم ہوتا ہے، جیسے: بِزَيْدٍ، بِمَا، مِنْ أَلْفٍ، بِسُوْرَةٍ، تَاللهِ کیوں کہ حروف جارہ فعل پر داخل نہیں ہوتے، اس لئے جس کلمے کے شروع میں حروفِ جارہ میں سے کوئی حرف ہو وہ اسم ہوگا۔

③ جس کلمے کے آخر میں تنوین ہو وہ بھی اسم ہے، جیسے: زَيْدٌ، زَيْنَبٍ، حَامِدًا۔ تنوین کا ہونا اس لئے اسم کی علامت ہے کہ فعل کے آخر میں تنوین نہیں آتی۔

④ جو کلمہ مسند الیہ بنے وہ بھی اسم ہوتا ہے۔ جیسے: زَيْدٌ قَائِمٌ۔ (زید کھڑا ہے) مسند الیہ ہونا اس لئے اسم کی علامت ہے کہ فعل کبھی بھی مسند الیہ نہیں ہوتا۔ مسند الیہ کی وضاحت اور تفصیل سبق:9 میں ملاحظہ فرمائیں۔

⑤ جو کلمہ مضاف ہو وہ بھی اسم ہے، جیسے: غُلَامُ زَيْدٍ (زید کا غلام)، كِتَابُهُ (اس کی کتاب) چونکہ فعل مضاف نہیں بنتا اس لئے کسی کلمے کا مضاف بننا اسم کی علامت ہے۔ مضاف کی تعریف اور وضاحت سبق:6 میں ہے۔

⑥ جو کلمہ مصغر ہو وہ بھی اسم ہے۔ مصغر کا مطلب کلمے کی ہیئت وشکل میں ایسی تبدیلی کی جائے کہ اس کی وجہ سے وہ کلمہ فُعَيْلٌ، فُعَيْعِلٌ یا فُعَيْعِيْلٌ کے وزن پر ہو جائے، جیسے: كَلْبٌ سے كُلَيْبٌ، فَهْدٌ سے فُهَيْدٌ، حَسَنٌ سے حُسَيْنٌ، دِرْهَمٌ سے دُرَيْهِمٌ، جَعْفَرٌ سے جُعَيْفِرٌ، عَقْرَبٌ سے عُقَيْرِبٌ، مِصْبَاحٌ سے مُصَيْبِيْحٌ، قِنْدِيْلٌ سے قُنَيْدِيْلٌ، دِيْنَارٌ سے دُنَيْنِيْرٌ۔ کلمے کا مصغر ہونا اس لئے اسم کی علامت ہے کہ فعل کی تصغیر نہیں آتی۔

⑦ منسوب ہونا یعنی جس کلمے کے آخر میں یائے نسبتی (یائے مشدد) لگی ہو، جیسے: بَغْدَادِيٌّ (بغداد والا)۔ وہ بھی اسم ہے۔

⑧ تثنیہ ہونا (یعنی جو کلمہ دو پر دلالت کرے) بھی اسم کی علامت ہے، جیسے: رَجُلَانِ (دو مرد)

⑨ جمع ہونا (یعنی جو کلمہ جمع پر دلالت کرے) بھی اسم کی علامت ہے، جیسے: رِجَالٌ (بہت سارے مرد) تثنیہ اور جمع ہونا۔

⑩ جو کلمہ موصوف بنے وہ بھی اسم ہے، جیسے: رَجُلٌ عَالِمٌ (عالم آدمی) موصوف ہونا اس لئے اسم کی علامت ہے کہ فعل موصوف نہیں بنتا۔

⑪ جس کلمے کے آخر میں تائے متحرکہ ہو وہ بھی اسم ہے، جیسے: ضَارِبَةٌ یہ اس لئے اسم کی علامت ہے کہ فعل کے آخر میں تائے متحرکہ نہیں آتی۔

حروف جارہ درج ذیل سترہ حروف ہیں اور اسم پر داخل ہو کر اسے جر دیتے ہیں: با، تا، کاف، لام، واو، مُنْذُ، مُذْ، خلا، رُبَّ، حاشا، مِن، عدا، فِی، عَن، عَلٰی، حَتّٰی، اِلٰی۔

اس لئے اسم کی علامت ہے کہ فعل تثنیہ و جمع نہیں ہوتا، ضربا، ضربوا وغیرہ میں فعل ضرب ایک ہی ہے الف دو اور واو دو سے زائد ہیں، الف سے اشارہ ہے کہ فاعل دو ہیں اور "واو" دلالت کرتی ہے کہ فاعل دو سے زائد ہیں۔

تمرین

ذیل کی حل شدہ مثالوں میں غور کرتے ہوئے نیچے دیئے گئے کلمات کو اسی طرح حل کریں:

اسم	علامت	اسم	علامت
العَزِیْزُ	الف لام	مُؤمِنُوْنَ	جمع ہونا
نَاصِرَۃٌ	تائے متحرکہ	قَلَمَانِ	تثنیہ ہونا
کُوفِیَّۃٌ	منسوب اور تنوین	عَبْدُ اللہ	مضاف ہونا
قُرَیْشٌ	تصغیر	عِبَادٌ	تنوین اور جمع
	بِالآخِرَۃِ	حرف جر اور الف لام	

اَبٌ-مَدَنِیٌّ-الرُّوْمُ-عَالِمَۃٌ-مَرَّتَانِ-حُذَیْفَۃ-یَوْمِیَّۃٌ-الأنْبِیَاءُ-الحَاشِرَۃٌ-أرْضاً-حَقَّانِیَّۃٌ-کُتُبٌ-عِرَاقِیُّوْنَ-نَفَرٌ-شُوَیَّۃٌ-أمَوِیٌّ-قُرْآناً-حَسَنِیٌّ-هُرَیْرَۃ-حُلْوَانِیٌّ-عَلَوِیٌّ-رُمَیْثَۃ-مُوْسَوِیٌّ-هُنَیْدِیٌّ-سُلَیْمَان-حُمَیْرَاءُ-عُوَیْلِمَاتٌ-کُتَیِّبٌ-الفِعْلُ-حَرْفٌ-الأسْمَاءُ۔

سبق: 03

فعل کی علامات

① جس کلمے کے شروع میں قد ہو، جیسے: قَدْ سَمِعَ اللّٰہُ (یقیناً اللہ نے سن لیا)، قَدْ یَعْلَمُ اللّٰہُ (یقیناً اللہ جانتا ہے)، وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا (اور یقینی طور پر ہم نے دیا)۔

② جس کلمے کی ابتدا میں ''سین'' ہو، جیسے: سَیَھْدِیْنِ (عنقریب میری راہنمائی کرے گا)، سَیُؤْتِیْنَا (عنقریب اللہ ہمیں دے گا)، سَیَعْلَمُوْنَ (بہت جلد وہ جان لیں گے)۔

③ جس کلمے کی ابتدا میں ''سوف'' ہو، جیسے: سَوْفَ تَرٰىنِیْ (عنقریب تم مجھے دیکھ لوگے)، سَوْفَ یُحَاسَبُ (عنقریب اس سے حساب لیا جائے گا)، سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (عنقریب تم جان لوگے)۔

④ جس کلمے سے پہلے حروف جازمہ یا حروف ناصبہ ہوں، جیسے: اِنْ یَّمْسَسْکُمْ (اگر تمہیں پہنچے)، لَمْ یَضْرِبْ (اس نے نہیں مارا)، لَمَّا یَقْضِ (ابھی تک پورا نہیں کیا)، لِیُنْفِقْ (چاہیے کہ خرچ کریں)، اُعْبُدُوْا (عبادت کرو)، لَا تَمْشِ (مت چلو)۔

⑤ جس کلمے کے آخر میں ضمیر مرفوع متصل ہو، جیسے: اَنْعَمْتَ (تونے انعام کیا)، جِئْتَ (تم آئے)، اتَّبَعْتَ (تونے اتباع کی)، شِئْتُمَا (تم دونوں نے چاہا)، اتَّخَذْتُمْ (تم نے بنایا/اختیار کیا)، جِئْتِ (تو آئی)، خِفْتِ (تو ڈری)، امْتَلَأْتِ (تونے بھرا)، رَاوَدْتُّنَّ (تم نے بہکایا/پھسلایا)، اَنْزَلْتُ (میں نے نازل کیا/اتارا)، اَسْلَمْتُ (میں اسلام لایا)، لَبِثْتُ (میں ٹھہرا)، عَلِمْنَا (ہم نے جان لیا)، مَکَّنَّا (ہم نے قدرت دی/طاقت دی)۔

⑥ جس کلمے کے آخر میں تائے ساکن ہو، جیسے: سُیِّرَتْ (چلایا جائے گا)، قَدَّمَتْ (آگے بھیجا)، حَبِطَتْ (ضائع ہوئے)۔

⑦ جو کلمہ امر ہو، جیسے: اُسْکُنْ (رہو)، بَشِّرْ (خوشخبری دو)، اِضْرِبْ (مار)۔

⑧ جو کلمہ نہی ہو، جیسے: لَا تَقْرَبَا (تم دونوں قریب مت جاؤ)، لَا تَلْبِسُوا (خلط ملط مت کرو)، لَا تَکْفُرْ (کفر مت کر)۔

حرف کی علامات

جس کلمے میں اسم و فعل کی کوئی بھی علامت نہ پائی جائے وہ حرف ہے یعنی اسم و فعل کی علامات سے خالی ہونا حرف کی علامت ہے، جیسے: ھَلْ، فِیْ، مِنْ، لَمْ۔

تمرین

① ذیل کے حل شدہ کلمات کو دیکھتے ہوئے نیچے دیئے گئے کلمات کو اسی طرح حل کریں:

حروفِ جازمہ درج ذیل پانچ حروف ہیں، جو حروف فعل پر داخل ہوکر اسے جزم دیتے: اِن، لَم، لَمّا، لامِ امر، لائے نہی۔ اور حروفِ ناصبہ چار ہیں: اَن، لَن، کَی، اِذَن

فعل	علامت	فعل	علامت	فعل	علامت
اُدْخُلُوْا	امر ہے	سَمِعَتْ	آخر میں تاے ساکنہ	لَقَدْ صَدَقَ	دخولِ قد
أَنْ نَمُنَّ	دخولِ حرفِ ناصب	أَنْ يَّتُوْبَ	دخولِ حرفِ ناصب	سَوْفَ نُصْلِيْ	دخولِ سوف
لَاتُلْقُوْا	نہی ہے	لَمْ يَعْلَمْ	دخولِ حرفِ جازم	فَدَيْنَا	ضمیر مرفوع متصل

اَنْ تَتَّخِذَ-اِذْهَبْ-لَايَقْرَبُوْا-لَمْ يَلِدْ-اَنْ تُعَذِّبَ-اجْعَلْ-اَنْ تَصُوْمُوْا-ارْزُقْ-اَنْ تَضِلَّ-ارْجِعْ-لَنْ نَدْعُوَ-اُقْنُتِيْ-فَاعْدِلُوْا-لَنْ نَقْدِرَ-اُعْبُدُوْا-لَمْ يُوْلَدْ-لَا تَحْزَنْ-لَا تَأْكُلُوْا-لَا تَدْخُلُوْا-سَنَزِيْدُ-سَنَنْظُرُ-سَتُكْتَبُ-لَا يَحْزُنْكَ-سَيَصْلٰى-لَسَوْفَ اُخْرَجُ-لَنْ يَنَالَ-لَنْ تَنَالُوْا-لَنْ نَصْبِرَ-لَنْ تَفْعَلُوْا-أَنْ تَمِيْدَ-

② اسم وفعل کی علامات کو اچھی طرح ذہن نشین کرنے کے بعد ذیل کے نمونے کے مطابق نیچے دیے گئے کلمات حل کریں:

کلمہ	سہ اقسام	علامت
عَنْ	حرف	علامات اسم وفعل سے خالی
سَوْفَ يُلْقَوْنَ	فعل	شروع میں سوف ہے
النَّبَاء	اسم	الف لام داخل ہے
حتّٰی	حرف	اسم وفعل کی علامات سے خالی
مُؤْمِنٌ	اسم	آخر میں تنوین ہے
لعناً كَبِيْراً	اسم	تنوین اور موصوف
سَيَكْفُرُوْنَ	فعل	شروع میں سین ہے
اِيْمَانِهِمْ	اسم	مضاف

سَيَكْفِيْكَ-لَمْ نَجْعَلْ-سَيَقُوْلُ-مهاداً-سَوْفَ يُرٰى-اِنَّ-يومَ الفصلِ-بخاريٌّ-سَوْفَ نُصْلِيْ-سَيَجْزِيْ-الجبال-هَلْ-حِيْنٌ-كِتَابَانِ-سَيَصْلَوْنَ-سَيَحْشُرُ-وَلَدٌ ذَكِيٌّ-لا تُكَذِّبُ-سَوْفَ يُنَبِّئُ-اعلَمُ-خَفَّتْ-سَيَنَالُ-سُلَيْمٰنُ-فِرْعَون-الوَعْدُ-الحَقُّ-حَيَّةٌ-حَبْلِ الوَرِيْدِ-الكَلِمُ الطَّيِّبُ-رَجْعٌ-بَعِيْدٌ-يَوْمُ الخُلُوْدِ-مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ-خَرَاجُ رَبِّكَ-مَرْيَمَ-سَوْفَ يَدْعُو-زَعِيْمٌ-اَيُّ الفَرِيْقَيْنِ-اِلٰى-سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ-اِبْرَاهِيْمَ-مُوْسٰى-

سَوْفَ أُخْرَجُ-خَتَمَ-اللهُ-الصَّمَدُ-اَنْبِيَاءَ اللهِ-

سَيَحْلِفُوْنَ-اَبْصَارُهَا-سَوْفَ يُعْطِيْ-

سبق: 04

حروف کا تعارف

چونکہ اسم وفعل کی مختلف ابحاث مستقل طور پر ذکر کی جاتی ہیں اور حروف کی بحث آخر میں ہوتی ہے، اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے حروف کے متعلق کچھ ابتدائی معلومات شروع میں ہی ذکر کی جائیں۔ حروف تہجی اٹھائیس ہیں، اگر الف کو مستقل شمار کریں تو انتیس بن جاتے ہیں۔ اگر الف متحرک ہو تو اسے ہمزہ کہتے ہیں ساکن ہو تو الف کہلاتا ہے۔

زبر، زیر، پیش کو حرکت کہتے ہیں اور حرکت کی جمع حرکات ہے۔ حرکات کے اعتبار سے حروف کی چار قسمیں ہیں: متحرک، مجزوم، مشدّد، منون۔

متحرک: متحرک اس حرف کو کہتے ہیں جس پر کوئی حرکت ہو۔ اگر حرکت فتحہ کی ہو تو اسے مفتوح کہتے ہیں، جیسے: کَتَبَ میں تینوں حروف مفتوح ہیں۔ حرکت کسرہ کی ہو تو اسے مکسور کہتے ہیں جیسے: اِبِلٍ میں تینوں حروف مکسور ہیں۔ اگر حرکت ضمہ کی ہو تو اسے مضموم کہتے ہیں جیسے: اُذُنٌ میں تینوں حروف مضموم ہیں۔

مجزوم: ساکن یا مجزوم اس حرف کو کہتے ہیں جس پر جزم ہو جیسے: حَمْدٌ میں میم۔

مشدّد: اس حرف کو کہتے ہیں جو دو بار پڑھا جائے ایک بار ساکن اور دوسری بار متحرک جیسے: رَبٌّ (رَبْ بٌ)۔

منون: اس حرف کو کہتے ہیں جس پر تنوین ہو اور آخر میں نون ساکن کی آواز دے۔ منون حرف پہلے متحرک ہوتا ہے اور آخر میں نونِ ساکن کی آواز دیتا ہے جیسے: رَبٌّ، رَبًّا، بِرَبٍّ (رَبْ بُنْ، رَبْ بَنْ، بِرَبْ بِنْ)۔

حروفِ علت: تین حروف: واو، الف، یا کو حروف علت کہتے ہیں۔ ان کے علاوہ باقی پچیس حروف حروفِ صحیح ہیں۔

حروفِ مدہ: یہ بھی تین حرف ہیں: واؤ، الف، یا۔ واو ساکن سے پہلے والی حرکت ضمہ ہو، الف سے پہلے فتحہ ہو، یا سے پہلے کسرہ ہو تو انہیں حروفِ مدہ کہتے ہیں۔

اسم کے شروع میں جو الف لام لگایا جاتا ہے، اس الف لام کی آواز کے اعتبار سے حروفِ تہجی کی دو قسمیں ہیں:

① حروفِ شمسی ② حروفِ قمری

حروفِ شمسی ان حروف کو کہتے ہیں جن سے پہلے الف لام لگایا جائے تو لام کی آواز چھپ جائے، جیسے: شمسٌ سے الشَّمْسُ اسے اَلْشَمْسُ پڑھنا درست نہیں۔ حروفِ شمسی یہ ہیں:

تا، ثا، دال، ذال، را، زا، سین، شین، صاد، ضاد، طا، ظا، لام، نون

حروفِ قمری وہ حروف ہیں جن سے پہلے الف لام لگایا جائے تو لام کی آواز واضح طور پر سنائی دے جیسے: اَلْقَمَرُ اسے القَّمَرُ پڑھنا درست نہیں۔ حروفِ قمری میں یہ چودہ حروف داخل ہیں:

الف، با، جیم، حا، خا، عین، غین، فا، قاف، کاف، میم، واو، ھا، یا

سبق: 05

مرکب

سابقہ مثالوں سے معلوم ہوا کہ مفرد ایک چیز یا ایک معنی پر دلالت کرتا ہے اور مرکب اس کی ضد ہے تو لازماً مرکب ایک سے زائد چیزوں یا ایک سے زائد معانی پر دلالت کرے گا، لہٰذا مرکب کی تعریف یوں کی جائے گی کہ "مرکب اسے کہتے ہیں جو ایک سے زائد معنی رکھتا ہو، اور دو یا دو سے زائد کلموں سے بنے۔"

مرکب کی تعریف اور اقسام کی وضاحت کے لئے ذیل کی مثالوں کو دیکھیں:

پہلا مجموعہ			
خالدٌ طالبٌ مؤدَّبٌ	خالد باادب طالب علم ہے	جَلَسَ زیدٌ علی الأرضِ	زید زمین پر بیٹھا
النَّافِذَۃُ مفتوحۃٌ	کھڑکی کھلی ہوئی ہے	رَأی بکرٌ	بکر نے دیکھا
دوسرا مجموعہ			
بابُ المدینۃِ	شہر کا دروازہ	زَھْرَۃٌ جمیلۃٌ	خوب صورت پھول
مِصباحُ الحُجرۃِ	کمرے کی لائٹ	سَبْعَۃُ أقلامٍ	سات پین

پہلے مجموعے کی مثالوں میں غور کریں کہ جب ان کا کہنے والا کہہ کر خاموش ہوجائے تو سننے والے کو کوئی خبر معلوم ہوگی مثلاً پہلی مثال میں خالد کے باادب ہونے کی خبر معلوم ہوئی، دوسری مثال میں کھڑکی کے کھلا ہوا ہونے کی خبر معلوم ہوئی، تیسری مثال میں زید کے بیٹھنے کی خبر معلوم ہوئی اور چوتھی مثال میں بکر کے دیکھنے کی خبر معلوم ہوئی۔

جب کہ دوسرے مجموعے میں موجود مثالوں کے سننے والے کو کوئی خبر معلوم نہیں ہوگی، بلکہ وہ مزید انتظار میں رہے گا کہ متکلم کوئی ایسا کلمہ کہے کہ جملہ مکمل ہوجائے اور کسی مفید بات کا علم ہو۔

حاصل یہ ہوا کہ کچھ مرکب ایسے ہوتے ہیں جن کے ذریعے کسی بات کی خبر معلوم ہوتی ہے، اور کچھ مرکب ایسے ہوتے ہیں جن سے کسی بات کی خبر معلوم نہیں ہوتی، لہٰذا مرکب کی دو قسمیں ہوئیں:

① مرکب مفید ② مرکب غیر مفید

مرکب غیر مفید اس مرکب کو کہتے ہیں کہ جب متکلم بات کہہ کر خاموش ہوجائے تو سننے والے کو اس کی بات سے کسی خبر یا طلب کا فائدہ حاصل نہ ہو، یعنی اسے کوئی خبر یا طلب معلوم نہ ہو جیسا کہ دوسرے مجموعے کی مثالوں میں ہے۔ کیوں کہ خبر اور طلب وہاں معلوم ہوتی ہے جہاں جملہ مکمل ہو، اور ان مثالوں میں جملہ مکمل نہیں بلکہ ناقص ہے۔ لہٰذا ایسے مرکب کو جس سے کوئی خبر یا طلب معلوم نہ ہو مرکب غیر مفید یعنی ایسا مرکب جس سے کسی بات کا فائدہ حاصل نہ ہو کہتے ہیں۔

یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ مرکبِ غیر مفید دو یا دو سے زیادہ کلموں کا ایسا مجموعہ ہے جس کے سننے کے بعد سننے والے کو پوری بات سمجھ نہ آئے، بلکہ مزید سننے کا خواہش مند ہو۔ مرکب غیر مفید کو مرکبِ ناقص اور جملہ ناقصہ بھی کہتے ہیں۔

اور مرکب مفید اس مرکب کو کہتے ہیں کہ جب متکلم بات کہہ کر خاموش ہو جائے تو سننے والے کو اس کی بات سے کسی واقعے کی خبر یا کسی چیز کی طلب معلوم ہو۔ جیسا کہ پہلے مجموعے کی مثالوں سے واضح ہے۔

تمرین

① مرکب کی کیا تعریف ہے؟
② مرکب کی کتنی قسمیں ہیں؟ اور یہ اقسام ایک سے زائد کیسے بنیں؟
③ مرکب مفید کسے کہتے ہیں؟
④ مرکب غیر مفید کی تعریف کریں۔
⑤ درجِ ذیل جملوں میں غور کر کے مرکب مفید اور غیر مفید کو الگ کریں:

کلام	ترجمہ	کلام	ترجمہ
خَتَمَ اللّٰهُ	اللہ نے مہر لگائی	آيَةُ المنافقِ	منافق کی نشانیاں
اَرَادَ اللّٰهُ	اللہ نے ارادہ کیا	اٰمَنَ السُّفَهَاءُ	بے وقوف ایمان لائے
تُنْبِتُ الْاَرْضُ	زمین اگاتی ہے	اَكْثَرُ النَّاسِ	اکثر لوگ
اَتٰى اَمْرُ اللّٰهِ	اللہ کا حکم آیا	خُسْرَانًا مُّبِيْنًا	واضح خسارہ
اَرْذَلِ الْعُمُرِ	عمر کا بدترین حصہ	خَفَّفَ اللّٰهُ	اللہ نے تخفیف کی
عَالِمُ الْغَيْبِ	غیب کا جاننے والا	مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ	بدلے کے دن کا مالک
نَعْبُدُ	ہم تیری عبادت کرتے ہیں	اَنْعَمْتَ	تو نے انعام کیا
قُلْ	کہہ دو	كَفَرُوْا	انہوں نے کفر کیا
اللّٰهُ الصَّمَدُ	اللہ بے نیاز ہے	عَذَابٌ عَظِيْمٌ	بڑا عذاب
ذِكْرُ اللّٰهِ	اللہ کا ذکر	اَلْحَيَاةُ الدُّنْيَا	دنیا کی زندگی
سِجْنُ الْمُؤْمِنِ	مومن کا قید خانہ	مَطْلُ الْغَنِيِّ	غنی کی ٹال مٹول
اِثْنَتَا عَشَرَةَ عَيْنًا	بارہ چشمے	شَيْءٌ عَجِيْبٌ	عجیب چیز
اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ	دنیا مومن کا قید خانہ ہے	هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ	یہ عجیب چیز ہے
نَفْسًا زَكِيَّةً	پاک نفس	طَلَبُ كَسْبِ الْحَلَالِ	حلال روزی تلاش کرنا
مُخُّ الْعِبَادَةِ	عبادت کا مغز	اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ	دعا عبادت کا مغز ہے

سبق: 06

مرکب غیر مفید کی اقسام

مرکب غیر مفید کی پانچ قسمیں ہیں:

① مرکب اضافی ② مرکب بنائی
③ مرکب منع صرف ④ مرکب توصیفی ⑤ مرکب صوتی

مرکب اضافی:

مرکب اضافی کی تعریف اور احکام جاننے کے لئے ذیل کی مثالوں میں غور کریں:

پہلا مجموعہ			
صلاةٌ	الفجرُ	وعدٌ	اللهُ
صلاةُ الفجرِ		وعدُ اللهِ	
فَاكِهَةٌ	البُستَانُ	أهلٌ	الكتابُ
فاكهةُ البُستانِ		أهلُ الكتابِ	
دوسرا مجموعہ			
قَلْبٌ	لَهُ	كِتَابٌ	لَكُمَا
قَلْبُهُ		كِتَابُكُمَا	
خادِمٌ	لَهُمْ	بَيْتٌ	لَهُنَّ
خادِمُهُم		بَيْتُهُنَّ	

پہلی لائن میں آٹھ کلمے ہیں، جب ان میں سے پہلے کلمے کی اضافت (نسبت) دوسرے کلمے کی طرف کی گئی تو چار کلمے بن گئے جیسا کہ دوسری لائن میں ہے اور پہلے کلمے کی تنوین باقی نہ رہی، نیز دوسرا کلمہ مجرور ہو گیا۔

دوسرے مجموعے میں دس کلمات ہیں، جب ان میں سے پہلے کلمے کی اضافت دوسرے کلمے کی طرف کی تو پانچ کلمے بن گئے۔ پہلے کلمے میں موجود تنوین باقی نہ رہی اور چونکہ دوسرا کلمہ مبنی ہے، اس لئے اس پر بظاہر جر کی حرکت نظر نہیں آتی، لیکن درحقیقت وہ مجرور ہے۔ (جیسا کہ آئندہ اس کی وضاحت ذکر کی جائے گی)

مذکورہ مثالوں میں غور کرنے سے مرکب اضافی کی تعریف واضح ہو جاتی ہے کہ ''مرکب اضافی اس مرکب کو کہتے ہیں جس میں ایک کلمے کی اضافت (نسبت) دوسرے کلمے کی طرف ہو۔'' پہلے کلمے کو مضاف اور دوسرے کو مضاف الیہ کہتے ہیں، اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔ جب کہ مضاف کی اعرابی حالت حسب موقع بدلتی رہتی ہے۔ مضاف کبھی مرفوع ہوتا، کبھی منصوب اور کبھی مجرور ہوتا ہے، جیسے: هذا كِتَابُ زَيدٍ، قَرأتُ كِتَابَ زَيدٍ، نَقَلْتُ مِنْ كِتَابِ زَيدٍ۔

فائدہ:

① مضاف پر الف لام داخل نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کے آخر میں تنوین آتی ہے، البتہ مضاف الیہ پر الف لام بھی آ سکتا ہے، جیسے: صَلَاۃُ الفجرِ، اور تنوین بھی آسکتی ہے، جیسے: غُلَامُ زَیْدٍ۔

② جب مرکب اضافی کا اردو میں ترجمہ کیا جائے تو عام طور پر ترجمے میں یہ الفاظ آتے ہیں: کا، کے، کی۔ را، رے، ری۔ نا، نے، نی۔

③ مضاف کی صفت مضاف الیہ کے بعد آتی ہے، جیسے: عبد اللہ بنُ عمرٍو۔

④ مضاف الیہ نکرہ بھی ہوتا ہے، جیسے: بابُ مسجدٍ، قلمُ معلمٍ، دراجۃُ ولدٍ اور معرفہ بھی ہوتا ہے، جیسے: کتابُ اللہ، رسولُ اللہ، قطۃُ المرأۃ، سیارۃُ الأمیر۔

⑤ مضاف الیہ اپنے بعد والے اسم کے لئے مضاف بھی بن سکتا ہے، جیسے: کتابُ ابنِ المدیر، زھرۃُ حدیقۃِ الرجلان، طفلُ صدیقِ أخی۔

تمرین

① اضافت کے کیا معنی ہیں؟ اور مرکبِ اضافی کسے کہتے ہیں؟

② مضاف کی تعریف کرنے کے بعد، مضاف الیہ کا اعراب بیان کریں۔

③ مضاف اور مضاف الیہ کے احکام تحریر کریں۔

④ ذیل کے کلمات کو مرکبِ اضافی میں تبدیل کریں اور اضافت کی وجہ سے تبدیل ہونے والے اعراب کو بھی واضح کریں:

أھلٌ، المغفِرَۃُ - کُلٌّ، صَغِیْرٌ - فَضْلٌ، اللہ - یَوْمٌ، الخُلُوْدُ - ثَلَاثَۃٌ، أَشْھُرٌ - أَضْغَاثٌ، أَحلَامٌ - وَرَقٌ، الجَنَّۃُ - عَیَالٌ، اللہُ - مِرْآۃٌ، المُؤْمِنُ - شَجَرَۃٌ، الخُلْدُ - سِجْنٌ، المُؤْمِنُ - کُلٌّ، نَفْسٌ - مُتِمٌّ، نُوْرِہٖ - أَعْیُنٌ، لَھُمْ - رُسُلٌ، رَبُّنَا - بَعْضٌ، آیَاتٌ، رَبٌّ، لَکَ - جَدٌّ، رَبٌّ، لَنَا - عَذَابٌ، الآخِرَۃُ - طَلَبٌ، کَسْبٌ، الحَلَالُ - رَأْسٌ، کُلٌّ، خَطِیْئَۃٌ - شَدِیْدٌ، سَوَادٌ، الشَّعْرُ۔

⑤ ذیل کے کلمات سے اضافت ختم کر کے انہیں الگ الگ تحریر کریں اور اضافت کی وجہ سے تبدیل ہونیوالے اعراب کو ختم کریں:

مَطْلُ الغَنِیِّ - طَلَبُ العِلْمِ - آیَۃُ المُنَافِقِ - شَطْرُ الإِیْمَانِ - ذِکْرُ اللہِ - مُخُّ العِبَادَۃِ - أَصْحَابُ الجَنَّۃِ - سِجْنُ المُؤْمِنِ - جِمَاعُ الإِثْمِ - جَنَّۃُ الکَافِرِ - رَسُوْلُ اللہِ - مُحْدَثَاتِ الأُمُوْرِ - بِوَجْہِ کَذَّابٍ - شَدِیْدُ بَیَاضِ الثِّیَابِ - أَصْحَابُ النَّارِ۔

⑥ پہلی لائن میں موجود کلمات سے مضاف اور دوسری لائن میں موجود کلمات سے مضاف الیہ کا مناسب انتخاب کریں:

رَبٌّ - سَالِکٌ - مُتَّبِعٌ - مَخْدُوْمٌ - عَالِمٌ - مَقْطُوْعٌ - بَدِیْعٌ - صَادِقٌ - أَمْرٌ - ثَوَابٌ - رَوْضَاتٌ - إِفْشَاءٌ۔

القَوْمُ - الحَقُّ - الطَّرِیْقُ - العَالَمِیْنَ - اللہُ - الوَعْدُ - الغَیْبُ - الیَدُ - السَّمَاوَاتِ - السَّلَامُ - الجَنَّاتُ - الدُّنْیَا۔

سبق: 07

مرکبِ امتزاجی

امتزاج ملانے اور خلط کرنے کو کہتے ہیں اور مرکبِ امتزاجی وہ مرکب ہے جس میں دو کلموں کو اضافت یا اسناد کے بغیر ملا کر ایک کلمہ بنایا جائے۔ اس کی چار صورتیں ہیں:

① دونوں کلمے عدد ہوں

② دونوں کلمے ظرف ہوں

③ دونوں کلمے عدد یا ظرف نہ ہوں اور دوسرا کلمہ لفظ "وَیْہ" کے علاوہ کوئی اور لفظ ہو

④ دونوں کلمے عدد یا ظرف نہ ہوں اور دوسرا کلمہ لفظ "وَیْہ" ہو

پہلی دونوں صورتوں کو مرکبِ بنائی، تیسری کو مرکبِ منع صرف اور چوتھی کو مرکبِ صوتی کہتے ہیں۔ جب مرکبِ بنائی کے دونوں جز عدد ہوں تو اسے مرکبِ عددی بھی کہا جاتا ہے۔

مرکبِ بنائی/ مرکبِ عددی:

پہلا مجموعہ	
جاءَ أحدٌ وعشرون رجلاً	اکیس آدمی آئے
رأیتُ أحداً وعشرینَ کوکباً	میں نے اکیس ستارے دیکھے
أحسَنْتُ إلی أحدٍ وعشرین فقیراً	میں نے اکیس فقیروں کے ساتھ بھلائی کی
دوسرا مجموعہ	
جاءَ أحدَ عَشَرَ رجلاً	گیارہ آدمی آئے
رأیتُ أحدَ عَشَرَ کوکباً	میں نے گیارہ ستارے دیکھے
أحْسَنتُ إلی أحدَ عَشَرَ فقیراً	میں نے گیارہ فقیروں کے ساتھ بھلائی کی

اردو میں سو تک کے اعداد میں سے ہر ایک کا مستقل نام ہے، ایسا نہیں کہ دو عددوں کو جمع کر کے کسی عدد کا نام رکھا ہو، بلکہ یہ صورت سو کے بعد آتی ہے، مثلاً ایک سو ایک، تین سو تیرہ وغیرہ۔ جب کہ عربی میں دس کے بعد والے اعداد دو کلموں سے مرکب ہوتے ہیں۔ اگر ان دونوں کلموں کے درمیان حرفِ عطف موجود ہو تو اسے مرکبِ بنائی یا مرکبِ عددی نہیں کہتے جیسا کہ پہلے مجموعے کی مثالوں میں ہے، بلکہ ''مرکبِ بنائی یا عددی اس مرکب کو کہتے ہیں جہاں عدد دو کلموں سے مرکب ہو اور ان دونوں کے درمیان حرفِ عطف مقدر (چھپا ہوا) ہو'' جیسا کہ دوسرے مجموعے کی مثالوں میں ہے۔

لہٰذا مرکبِ بنائی کی تعریف یوں ہوئی کہ ''مرکبِ بنائی وہ مرکب ہے جہاں دو اسموں کو اضافت و اسناد کے بغیر ایک کیا جائے اور دوسرا اسم ''واؤ'' عاطفہ کے معنی کا متضمن ہو اور تائے تانیث کی حیثیت رکھتا ہو۔'' مرکبِ عددی میں صرف یہ اعداد

داخل ہیں:

أَحَدَ عَشَرَ، اِثْنَا عَشَرَ، ثلاثةَ عَشَرَ، أَرْبَعَةَ عَشَرَ، خَمْسَةَ عَشَرَ، سِتَّةَ عَشَرَ، سَبْعَةَ عَشَرَ، ثَمَانِيَةَ عَشَرَ، تسعةَ عشرَ۔

مرکبِ بنائی کے دونوں جز مبنی برفتحہ ہوتے ہیں، البتہ إِثْنَا عَشَرَ میں پہلا جز معرب ہے۔

مرکبِ عددی کی دلالت صرف عدد (گنتی) پر ہوتی ہے، لہٰذا اس کے بعد کسی معدود (جسے شمار کیا جائے) کا ذکر ضروری ہے، وہ معدود مفرد اور منصوب ہوتا ہے۔ نحویین کی اصطلاح میں معدود کو تمیز اور عدد کو ممیز کہتے ہیں۔ ممیز اپنی تمیز سے مل کر جملے کا ایک جز بنتا ہے۔ ممیز و تمیز کے احکام اور ترکیب کی تمرین انشاء اللہ آئندہ اسباق میں آئے گی۔

فائدہ:

مرکبِ بنائی کی کچھ تفصیل اسمِ غیر متمکن کی بحث میں ہے۔

تمرین

① مرکبِ امتزاجی کسے کہتے ہیں اور اس کی کتنی صورتیں ہیں؟
② مرکب بنائی کی تعریف کریں۔
③ مرکب بنائی کے دونوں اجزا کا اعراب کیا ہے؟
④ اثنا عشر کے دونوں جز معرب ہیں یا مبنی؟
⑤ ذیل کے جملوں میں مرکبِ عددی کی تعیین کریں اور معدود پر اعراب لگائیں:

ضَرَبَهُ احد عشر سوطا - الشهر ثلاثون يوما - السَّنَةُ اثنا عشر شهرا - الرِّطْلُ اثنتا عشرَ أوقية - عندي خمسة وعشرين رِبِّيَّة - وَجَدْتُ خمسة عشر راحلة - في المسجد اربعة وثلاثين مروحة - هُوَ ابِنُ سِتَّةَ عشر شهرا - مَعِيَ سَبْعَةُ أَقْلَامٍ - أَخَذَ سبعة عشر عَجْوَة - قَرَأَ القُرْآنَ اثنتا عشرة مرة - رَقَعَهَا اثنتي عشرة رقعة - اشْتَرَيْتُ تسعة عشر قلما۔

مرکب بنائی کے دونوں جز اس لئے مبنی برفتح ہیں کہ دوسرا اسم عشر حرف "واؤ" کے معنی کو متضمن ہے، چونکہ حرف واؤ مبنی ہے لہٰذا جو کلمہ اس کا متضمن ہوگا وہ بھی مبنی ہوگا، اور پہلا جز اس لئے مبنی ہے کہ مرکب ہونے کی صورت میں عشر تائے تانیث کی حیثیت رکھتا ہے، اور تائے تانیث سے پہلے والا حرف کلمے کا آخر نہیں ہوتا، بلکہ کلمے کا درمیان شمار ہوتا ہے اور کلمے کے درمیان اعراب تبدیل نہیں ہوتا۔ چونکہ تائے تانیث چاہتی کہ میرا ماقبل مفتوح ہو، اس لئے اس کے ماقبل اعنی کو بھی فتحہ دے دیا۔

اثنا عشر میں موجود پہلا جز اس لئے معرب ہے کہ

① اس کی مشابہت مضاف کے ساتھ ہے کہ جس طرح اضافت میں نون تثنیہ ونون جمع گر جاتے ہیں، اسی طرح إِثْنَانِ کا نون بھی گر جاتا ہے۔
② نون تثنیہ اور جمع سے پہلے اعراب ہوتا ہے تو نون کے حذف کے بعد بھی اس کو اپنے اصل اعراب پر باقی رکھیں گے، اور وہ معرب ہے۔

ماقبل میں ذکر کردہ "قانون" تائے تانیث اپنے ماقبل فتحہ چاہتی ہے اور عشر کی حیثیت تائے تانیث کی ہے لہٰذا اس کا ماقبل مفتوح ہونا چاہیے" پر عمل اس لئے ممکن نہیں کہ یہاں عشر کا ماقبل الف ہے اور الف فتحہ قبول نہیں کرتا۔

سبق: 08

مرکبِ مزجی/منع صرف

مرکب منع صرف:

وہ مرکب جس میں دوکلموں کو اضافت یا اسناد کے بغیر ایک کیا جائے اور دوسرا کلمہ کسی حرف کو متضمن نہ ہو۔ جیسے: بَعْلَبَكّ، حَضْرَ مَوْتُ، مَعْدِيكَرِب، سُرَّ من رأى، تأبَّط شرًا، ذرَّا حبًّا، رَامَهُرْمُز۔

مرکب منع صرف میں پہلا جز مبنی اور دوسرا معرب غیر منصرف ہوتا ہے۔ ترکیب میں مرکب منع صرف کے دونوں اجزا ایک ہی شمار ہوتے ہیں، لہٰذا ان کا اعراب اور حیثیت الگ الگ بیان نہیں کی جاتی مثلاً: بَعْلَبَكُّ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ۔ بعلبكّ مبتدا، اور بَلْدَةٌ موصوف، طَيِّبَةٌ صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر برائے مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مرکبِ صوتی:

وہ مرکب جس میں دوکلموں کو اضافت یا اسناد کے بغیر ایک کیا جائے، دوسرا کلمہ کسی حرف کو متضمن نہ ہو اور لفظ "وَيْه" ہو، جیسے: سِيْبَوَيْه، نِفْطَوَيْه، رَاهَوَيْه، خَالَوَيْه، حَمْدَوَيْه، مَرْدَوَيْه، زَنْجَوَيْه، سَمَوَيْه وغیرہ۔ سيب، نفط، راہ، خال، حَمْد، مَرْد، زَنْج، وغیرہ اسماء ہیں اور "وَيه" دوسرا اسم ہے، دونوں کو ملا کر ایک کر دیا۔ ويه پہلے سے مبنی تھا، ترکیب کے بعد جز اول کو بھی مبنی کر دیا تو دونوں جز مبنی ہو گئے۔ مرکبِ صوتی میں بھی دونوں جز مل کر کلمے کا ایک جز شمار ہوتے ہیں۔

مرکبِ توصیفی:

اس مرکب کو کہتے ہیں جس میں دوسرا کلمہ پہلے کلمے کی اچھی یا بری صفت بیان کرے اور اس کے معنی کی وضاحت کرے پہلے کو موصوف اور دوسرے کو صفت کہتے ہیں، جیسے رَجُلٌ عَالِمٌ۔ رجل موصوف اور عالم صفت ہے۔

صفت مفرد، تثنیہ، جمع؛ معرفہ نکرہ؛ مذکر مؤنث؛ مرفوع منصوب مجرور ہونے میں موصوف کی طرح ہوتی ہے۔ مثلاً:

رَجُلٌ صَالِحٌ (نیک مرد) یہاں موصوف وصفت دونوں مفرد، مذکر نکرہ اور مرفوع ہیں۔

الرجُلُ الطَّوِيْلُ (لمبا آدمی) یہاں دونوں مفرد، مذکر، معرفہ اور مرفوع ہیں۔

أُمَّةً مُسْلِمَةً (مسلمان امت) یہاں موصوف صفت دونوں مفرد، مؤنث نکرہ اور منصوب ہیں۔

الشَّيْطَانِ الرَّجِيْم (شیطان مردود) یہاں دونوں مفرد، مذکر معرفہ اور مجرور ہیں۔

اسی طرح تثنیہ اور جمع میں کہیں گے: اَلْوَلَدَانِ الصَّغِيْرَانِ (دو چھوٹے بچے)، الأبَوَيْنِ العَطُوْفَيْنِ (شفقت کرنے والے ماں باپ) الْمُؤمِنُوْنَ الصَّالِحُوْنَ (نیک مؤمن لوگ) الْمُسلِمَاتُ القَانِتَاتُ (تابعدار مسلمان عورتیں)

بعلبک: اصل میں بَعْل اور بَكّ دو اسم تھے۔ بعل ایک بت کا نام ہے، جیسا کہ قرآن میں ہے: ﴿أَتَدْعُوْنَ بَعْلاً وَتَذَرُوْنَ أَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ﴾ اور بَكّ ایک بادشاہ کا نام ہے جس نے اس شہر کو فتح کیا تھا، دونوں کو ملا کر ایک اسم بنا دیا گیا۔ حَضْرَ مَوْتُ: یمن کے ایک علاقے کا نام ہے جہاں اموات کی کثرت کی بنا پر اس جگہ کا نام ہی حَضْرَ مَوْتُ پڑ گیا۔ سُرَّ مَنْ رَأى: خلیفہ معتصم عباسی (ت۲۲۷ھ) نے بغداد کے بجائے کسی دوسری جگہ دار الخلافہ کی تعمیر کا فیصلہ کیا اور ایک نئی جگہ کا انتخاب کیا۔ تعمیر کے ابتدائی مراحل میں نامانوس ہونے کی وجہ سے نئی جگہ لشکر پر گراں گزری، لیکن تعمیر مکمل ہونے کے بعد عالیشان شہر تیار ہوا اور جو بھی اسے دیکھتا تو خوش ہو جاتا، لہٰذا اس نئے شہر کا نام ہی سُرَّ مَن رأى بن گیا۔ اسی طرح باقی کلمات بھی مختلف کلمے تھے انہیں اضافت اور اسناد کے بغیر ایک کر کے کسی کا نام رکھا گیا۔

جملہ اسمیہ اور مرکب توصیفی میں فرق یہ ہے کہ مبتدا معرفہ ہوتا ہے اور خبر نکرہ ہوتی ہے اور دونوں مرفوع ہوتے ہیں، جب کہ مرکب توصیفی میں موصوف معرفہ بھی ہوسکتا ہے اور نکرہ بھی، اور صفت اعراب میں موصوف کے تابع ہوتی ہے، لہٰذا الرَّجُلُ الصَّالِحُ (نیک مرد) مرکب توصیفی ہے، جب کہ الرَّجُلُ صَالِحٌ (آدمی نیک ہے) مبتدا وخبر ہیں۔

ایک موصوف کی کئی صفات ہوسکتی ہیں، جیسے: التَّائِبُوْنَ العَابِدُوْنَ الحَامِدُوْنَ السَّائِحُوْنَ الرَّاكِعُوْنَ السَّاجِدُوْنَ الآمِرُوْنَ بِالمَعْرُوْفِ یہ تمام صفات ایک ہی موصوف کی ہیں۔

ترکیب میں موصوف کا تذکرہ مستقل اور صفت کا مستقل ہوتا ہے۔ پھر دونوں کا مجموعہ مل کر جملے کا ایک جز بنتا ہے۔

عربی میں موصوف پہلے اور صفت بعد آتی ہے جب کہ اردو میں صفت پہلے اور موصوف بعد میں آتا ہے، جیسے: اچھا بچہ، ذہین عورت، نیلا آسمان، چار آم۔ موصوف صفت کے بارے میں مزید بحث توابع کے بیان میں آئے گی۔

مرکب غیر مفید کا حکم:

مرکب غیر مفید ہمیشہ جملے کا جز ہوتا ہے مکمل جملہ نہیں ہوتا، اس لئے کہ اگر ان میں جملہ بننے کی صلاحیت ہوتی تو انہیں مرکب غیر مفید نہیں، بلکہ مرکب مفید کہا جاتا، جیسے: غُلَامُ زَيْدٍ قَائِمٌ۔ میں مرکب غیر مفید (مرکب اضافی) جملے کا ایک جز ہے، مکمل جملہ نہیں۔ اسی طرح عِنْدِيْ أَحَدَ عَشَرَ دِرْهَماً۔ دو مرکبات سے بنا اور دونوں کی حیثیت جملے کے ایک جز کی ہے۔ پہلا جز مرکب اضافی اور دوسرا مرکب بنائی ہے۔ بَعْلَبَكُّ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ بھی دو مرکب سے بنا اور دونوں الگ الگ جز ہیں۔ پہلا جز مرکب منع صرف اور دوسرا مرکب توصیفی ہے۔ سِيْبَوَيْهِ عَالِمٌ كَبِيْرٌ بھی دو مرکب غیر مفید سے بنا، پہلا مرکب صوتی اور دوسرا مرکب توصیفی ہے۔ جَاءَ الرَّجُلُ الصَّالِحُ میں مرکب غیر مفید: مرکب توصیفی جملے کا ایک جز: فاعل ہے۔

تمرین

① مرکب منع صرف کی تعریف کرکے اس کے دونوں اجزا کا اعراب بیان کریں۔

② مرکب صوتی کسے کہتے ہیں اور اس کے دونوں جز معرب ہیں یا مبنی؟

③ مرکب توصیفی کی تعریف کرکے اس کے اجزا کا اعراب ذکر کریں۔

④ مرکب غیر مفید کا حکم کیا ہے؟ مثالوں سے واضح کریں۔

⑤ ذیل کے کلمات میں غور کرکے بتائیں کہ یہ مرکب غیر مفید کی کون سی قسم میں داخل ہیں؟

نَخْلٍ مُنْقَعِرٍ - مِثْقَالَ ذَرَّةٍ - الكَلِمُ الطَّيِّبُ - ثَلَاثَةَ عَشَرَ - بُنْيَانٌ مَرْصُوْصٌ - رَبِّ العَالَمِيْنَ - الكِتَابُ المُبِيْنُ - تَأَبَّطَ شَرّاً - عَبْدٌ مُؤْمِنٌ - قُلُوْبِهِمْ - أَمَةٌ مُؤْمِنَةٌ - أَرْبَعَةَ عَشَرَ - نَفْخَةٌ وَاحِدَةٌ - زَنْجَوَيْهِ - أُمَّةٌ مُقْتَصِدَةٌ - نَصْرُ اللهِ - حَظَرَ مَوْتُ - لِإِيْلٰفِ قُرَيْشٍ - لَحْماً طَرِيًّا - الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ - حَلَالاً طَيِّباً - أَيَّامًا مَعْدُوْدَةً - ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً - آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ - أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ - المَسْجِدُ الحَرَامُ۔

⑥ ذیل کے کلمات میں غور کرکے انہیں درست انداز میں لکھیں اور یہ بتائیں کہ ان میں کیا غلطی ہے؟

اَلْوَلَدُ الصَّالِحَةُ - الْمَطَلُ الْغَنِيّ - الْبَيْتُ الْجَدِيْدَةِ - خَمْسَةَ وَعَشَرَ - كِتَابٌ مُبَارَكاً - مَعْدِيْكَرَبٌ- سَفِيْنَةٍ صَالِحَةٌ - الرَّجُلُ الْكَرِيْمِ - عَذَابٌ أَلِيْمٍ - الْمَاءُ الْحَارُّ - الْمَسْجِدُ الْجَامِعَةُ-الْأُسْتَاذُ الشَّفُوْقُ-فَرَساً الْأَحْمَرَ-الْقِطَّةُ سَوْدَاءِ-الْجَامُوْسُ أَسْوَدٌ-رَجُلاً طَوِيْلٌ

⑦ نمبر ① میں موجود کلمات سے موصوف اور نمبر ② سے اس کی مناسب صفت کا انتخاب کر کے تحریر کریں۔

① الصِّرَاط-الْحَجّ-خَلْقٌ-مَتَاعٌ-شَاعِرٌ-كِتَابٌ-عَرْشٌ-رَبٌّ-أُمَّةٌ-الشَّجَرَةَ-تِجَارَةٌ-شَجَرَةٌ-عَيْنٌ-قَوْلاً-عَشَرَةٌ-أَمَداً-قِطَعٌ-قَرْضاً-ثَمَناً-الْمُؤْمِنَاتُ-

② كَامِلَةٌ-جَارِيَةٌ-مَعْرُوْفاً-مُتَجَاوِرَاتٌ-حَسَناً-الْمُسْتَقِيْم-الْغَافِلَاتُ-بَعِيْداً-مُبَارَكَةٌ-قَلِيْلاً-قَلِيْلٌ-مَجْنُوْنٌ-حَفِيْظٌ-غَفُوْرٌ-عَظِيْمٌ-حَاضِرَةٌ-وَاحِدَةٌ-الْأَكْبَرَ-جَدِيْدٌ-الْمَلْعُوْنَةَ-

⑧ ذیل کے مرکبات، مرکب توصیفی ہیں انہیں درج ذیل طریقے سے جملہ اسمیہ میں تبدیل کریں۔

مرکب توصیفی	جملہ اسمیہ	مرکب توصیفی	جملہ اسمیہ
بَابٌ مَفْتُوْحٌ	الْبَابُ مَفْتُوْحٌ	أَيَّاماً جَمِيْلَةً	الْأَيَّامُ جَمِيْلَةٌ
الطَّالِبُ الْمُجْتَهِدُ	الطَّالِبُ مُجْتَهِدٌ	الْبِنْتُ الْمُؤَدَّبَةُ	الْبِنْتُ مُؤَدَّبَةٌ
زَهْرَةٌ جَمِيْلَةٌ	الزَّهْرَةُ جَمِيْلَةٌ	الْعَالِمُ الْجَلِيْلُ	الْعَالِمُ جَلِيْلٌ

اَلْكِتَابُ الْمُبِيْنُ - شَيْخٌ كَبِيْرٌ - الْعَمَلُ الصَّالِحُ - خَطٌّ جَمِيْلٌ - الْمُؤْمِنُ الْمُطِيْعُ - كِتَابٌ صَعْبٌ - الْفَتْحُ الْقَرِيْبُ - رَجُلاً فَقِيْراً - اَلْوَلَدُ الصَّغِيْرُ - الرَّجْعُ الْبَعِيْدُ - طَرِيْقٌ سَهْلٌ - الرَّجُلُ الْكَرِيْمُ-الْفَرَسُ الْأَحْمَرُ-السَّفِيْنَةُ الصَّالِحَةُ-الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ-

سبق: 09

مرکب مفید

پہلا مجموعہ	
خالدٌ طالبٌ مؤدبٌ	خالد باادب طالب علم ہے
سَیَصْفَحُ خالدٌ	عنقریب خالد (مجرم) کو معاف کرے گا
النَّافِذَۃُ مفتوحۃٌ	کھڑکی کھلی ہوئی ہے
یَغْلِقُ أسیدٌ البابَ	اسید دروازہ بند کر رہا ہے

دوسرا مجموعہ			
هَلْ ذَاكَرْتَ الدرسَ	کیا آپ نے سبق کا مذاکرہ کیا	لیتَ زیداً حاضرٌ	کاش کہ زید بھی ہوتا
لاَ تَكْذِبْ	جھوٹ مت بولو	أُنْصُرْ أخاكَ	اپنے بھائی کی مدد کرو

پہلے مجموعے کی مثالوں میں غور کریں کہ جب ان کا کہنے والا کہہ کر خاموش ہو جائے تو سننے والے کو کوئی خبر معلوم ہو گی جیسا کہ خالد کے باادب ہونے کی خبر معلوم ہوئی، کھڑکی کھلنے کی خبر معلوم ہوئی۔ اس بات کی خبر معلوم ہوئی کہ خالد مجرم کو معاف کرے گا، اور اسید دروازہ بند کر رہا ہے۔

دوسرے مجموعے کی مثالوں میں غور کریں کہ ان کے ذریعے کسی بات کی خبر نہیں دی جا رہی بلکہ کسی چیز کی طلب کی جا رہی ہے جیسا کہ پہلی مثال میں متکلم مخاطب سے اپنے سوال کا جواب طلب کر رہا ہے۔ دوسری مثال میں متکلم زید کے حاضر ہونے کی طلب کا خواہش مند ہے۔ تیسری مثال میں متکلم مخاطب سے طلب کر رہا کہ وہ جھوٹ نہ بولے اور چوتھی مثال میں متکلم مخاطب سے اس بات کا طلب گار ہے کہ وہ اپنے بھائی کی مدد کرے۔

لہٰذا معلوم ہوا کہ "مرکبِ مفید اس مرکب کو کہتے ہیں کہ جب متکلم بات کہہ کر خاموش ہو جائے تو سننے والے کو کسی بات سے کسی واقعے کی خبر یا کسی چیز کی طلب معلوم ہو۔" مرکبِ مفید کو مرکبِ تام، جملہ، کلام اور مرکبِ اسنادی بھی کہتے ہیں۔

مرکب مفید کی اقسام:

دونوں مجموعوں میں موجود مثالیں مرکب مفید کی مثالیں ہیں، البتہ پہلے مجموعے میں موجود مثالوں میں سے ہر ایک مثال کے کہنے والے کے بارے میں یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ سچ بول رہا ہے اور یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ وہ جھوٹا ہے۔ جب کہ دوسرے مجموعے میں موجود مثالوں کے کہنے والے کے بارے میں جس طرح یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ سچ بول رہا ہے اسی طرح یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔

لہٰذا مفہوم کے اعتبار سے مرکب مفید (جملہ یا کلام) کی دو قسمیں ہوئی: پہلی قسم وہ جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہہ سکیں اور دوسری قسم وہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہہ سکیں۔ پہلی قسم کو جملہ خبریہ اور دوسری قسم کو جملہ انشائیہ کہتے

ہیں۔ حاصل یہ ہوا کہ

جملہ خبریہ اس جملے کو کہتے ہیں "جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہہ سکیں"، کیوں کہ جب آدمی کسی کو کوئی خبر دے تو اس میں یہ احتمال بھی ہوتا ہے کہ وہ اپنی بات میں سچا ہے، اور یہ بھی ممکن ہوتا ہے کہ جھوٹ بول رہا ہے۔ جیسا کہ پہلے مجموعے میں موجود مثالوں سے واضح ہے۔

جملہ انشائیہ اس جملے کو کہتے ہیں "جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہا جاسکے"، کیوں کہ سچا اور جھوٹا اس کو کہا جاتا ہے جو کوئی خبر دے اور جملہ انشائیہ میں خبر نہیں دی جاتی بلکہ کسی چیز کی طلب، سوال، تمنا، دعا یا تعجب وغیرہ ہوتا ہے، جیسا کہ دوسرے مجموعے کی مثالوں سے معلوم ہوتا ہے۔

تمرین

① مفہوم کے اعتبار سے جملے کی کتنی قسمیں ہیں؟

② جملہ خبریہ اور جملہ انشائیہ کی تعریف کریں۔

③ جملہ انشائیہ کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کیوں نہیں کہہ سکتے؟

④ ذیل کے جملوں میں غور کر کے جملہ خبریہ اور جملہ انشائیہ کی تعیین کریں:

جملے	ترجمہ	جملے	ترجمہ
اِهْدِنَا	ہمیں ہدایت دے	يُؤْمِنُوْنَ	وہ ایمان لائے
خَسَفَ الْقَمَرُ	چاند گرہن ہوا	لَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرَاباً	کاش میں مٹی ہوتا
مَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ	سلیمان نے کفر نہیں کیا	هَلْ أَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ	کیا تم مسلمان ہو
عِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ	ان کی عدت تین ماہ ہے	ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ	وہ ہمیشہ رہنے کا دن ہے
هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ	یہ تو عجیب چیز ہے	بَشِّرِ الَّذِيْنَ آمَنُوْا	ایمان والو کو بشارت دو
خَتَمَ اللّٰهُ	اللہ نے مہر لگائی	الْمُؤْمِنُوْنَ إِخْوَةٌ	مومن بھائی ہیں
لَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحاً		زمین پر اکڑ اکڑ کر مت چلو	
عَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ		آخرت کا عذاب بہت بڑا ہے	
تَاللّٰهِ لَأَكِيْدَنَّ أَصْنَامَكُمْ		اللہ کی قسم میں تمہارے بتوں کے ساتھ کچھ کروں گا	

سبق: 10

جملہ خبریہ کی اقسام

پہلا مجموعہ			
کھڑکی کھلی ہوئی ہے	النافِذۃُ مفتوحۃٌ	خالد باادب طالب علم ہے	خالدٌ طالبٌ مؤدبٌ
جھوٹ بری صفت ہے	الکِذبُ صِفۃٌ سَیِّئۃٌ	کتاب مفید ہے	الکِتَابُ مُفِیدٌ
دوسرا مجموعہ			
بکر نے دیکھا	رَأی بکرٌ	زید زمین پر بیٹھا	جَلَسَ زیدٌ علی الأرض
اسید دروازہ بند کررہا ہے	یَغلِقُ أسیدٌ الباب	عنقریب خالد مجرم کو معاف کریگا	سَیَصفَحُ خَالدٌ

پہلے مجموعے کی مثالوں میں غور کریں کہ ان میں سے ہر جملہ دو کلموں سے مرکب ہے اور اس مرکب جملے کا پہلا کلمہ: خالدٌ، النافذۃُ، الکتابُ، الکذبُ اسم ہے۔ جب کہ دوسرے مجموعے کی مثالوں میں موجود جملوں کا پہلا کلمہ اسم نہیں بلکہ فعل: جَلَسَ، رَأی، سَیَصفَحُ، یَغلِقُ ہے، لہٰذا ذات کے اعتبار سے جملہ خبریہ کی دو قسمیں ہوئیں:

① جملہ اسمیہ خبریہ ② جملہ فعلیہ خبریہ

چونکہ جملے میں کم از کم دو کلمے/ جز ہوتے ہیں، لہٰذا جملہ اسمیہ خبریہ کی تعریف یوں کریں گے کہ

جملہ اسمیہ خبریہ:

"وہ جملہ ہے جس کے دو مقصودی اجزا میں سے پہلا جز اسم ہو۔"

جزِ اول کو مبتدا یا مسند الیہ اور جزِ ثانی کو خبر یا مسند کہتے ہیں جیسا کہ پہلے مجموعے میں مذکورہ مثالوں میں خالدٌ، النافذۃُ، الکتابُ، الکذبُ مبتدا اور طالبٌ مؤدبٌ، مفتوحۃٌ، مفیدٌ، صفۃٌ سیئۃٌ خبر ہے۔

جملہ فعلیہ خبریہ:

اس جملے کو کہتے ہیں جس کے دو مقصودی اجزا میں سے جز اول فعل ہو جیسا کہ دوسرے مجموعے میں موجود مثالوں میں جَلَسَ، رَأی، سَیَصفَحُ، یَغلِقُ فعل اور زیدٌ، بکرٌ، خالدٌ، أسیدٌ فاعل ہیں۔ جزِ اول کو فعل یا مسند اور جزِ ثانی کو فاعل یا مسند الیہ کہتے ہیں۔

مسند الیہ اسے کہتے ہیں "جس کی طرف کسی چیز منسوب کیا جائے یا جس پر حکم لگایا جائے۔" چونکہ مسند الیہ پر کسی چیز کا حکم بھی ہوتا ہے، اس لئے مسند الیہ کو محکوم علیہ (جس پر حکم لگایا جائے) بھی کہتے ہیں اور "مسند اسے کہتے ہیں جس کو دوسری چیز کی طرف منسوب کیا جائے یا جس کے ساتھ کسی پر حکم لگایا جائے"، اسے محکوم بہ بھی کہتے ہیں۔

جیسا کہ پہلے مجموعے کی مثالوں میں غور کریں کہ ان میں خالد کی طرف باادب ہونے کی اسناد/نسبت ہے۔ کھڑکی کی طرف کھلنے کی اسناد/نسبت ہے۔ کتاب کی طرف مفید ہونے کی اسناد/نسبت ہے اور جھوٹ کی طرف بری صفت ہونے کی

اسناد/نسبت ہے۔ بالفاظِ دیگر خالد پر باادب ہونے کا حکم لگایا گیا۔ کھڑکی پر کھلنے کا حکم لگایا گیا۔ کتاب پر مفید ہونے کا حکم لگایا گیا اور جھوٹ پر بری صفت ہونے کا حکم لگایا گیا تو باادب ہونا، کھلنا، مفید ہونا اور بری صفت ہونا مسند اور محکوم بہ ہیں۔ جب کہ خالد، کھڑکی، کتاب اور جھوٹ جن کی طرف نسبت کی گئی یا جن پر حکم لگایا گیا انہیں مسند الیہ یا محکوم علیہ کہتے ہیں۔

اسی طرح دوسرے مجموعے کی مثالوں میں زید کی طرف بیٹھنے کی اسناد/نسبت ہے، بکر کی طرف دیکھنے کی اسناد/نسبت ہے، خالد کی طرف معاف کرنے کی اسناد/نسبت ہے اور اسید کی طرف بند کرنے کی اسناد/نسبت کی گئی۔ بالفاظِ دیگر زید پر بیٹھنے کا حکم لگایا گیا، بکر پر دیکھنے کا حکم لگایا گیا، خالد پر معاف کرنے کا حکم لگایا گیا اور اسید پر بند کرنے کا حکم لگایا گیا تو بیٹھنا، دیکھنا، معاف کرنا اور بند کرنا مسند یا محکوم بہ ہیں، جب کہ زید، بکر خالد اور اسید مسند الیہ اور محکوم علیہ ہیں۔

اسم مسند بھی ہوسکتا ہے اور مسند الیہ بھی جیسے پہلے مجموعے میں موجود تمام مثالوں میں مسند الیہ: خالدٌ، العافِذَةُ، الکتابُ، الکذبُ اور مسند طالبٌ مؤدبٌ، مفتوحةٌ، مفیدٌ، صفةٌ سیئةٌ دونوں اسم ہیں۔ واضح رہے کہ عربی زبان میں مسند اور مسند الیہ دونوں اسم ہوسکتے ہیں، لیکن اردو زبان میں کوئی جملہ فعل سے خالی نہیں ہوتا۔

فعل صرف مسند ہوسکتا ہے مسند الیہ نہیں ہوسکتا جیسے کہ دوسرے مجموعے کی مثالوں میں: جَلَسَ، رَأَی، سَیَصْفَحُ، یَغْلِقُ فعل مسند ہے۔ جب کہ: زیدٌ، بکرٌ، خَالدٌ، أسیدٌ اسم اور مسند الیہ ہے۔

حرف نہ مسند ہوتا ہے اور نہ ہی مسند الیہ۔

تمرین

① ذات کے اعتبار سے جملہ خبریہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

② جملہ اسمیہ خبریہ اور جملہ فعلیہ خبریہ کی تعریف کریں۔

③ جملہ اسمیہ خبریہ کے کتنے اجزاء ہوتے ہیں اور ان کے نام کیا ہیں؟

④ جملہ فعلیہ خبریہ کے اجزا اور ان کے نام تحریر کریں۔

⑤ مسند الیہ اور مسند کی تعریف کریں اور یہ بتائیں کہ ان کا دوسرا نام کون سا ہے؟

⑥ ذیل کی مثالوں سے جملہ اسمیہ خبریہ اور جملہ فعلیہ خبریہ کی تعیین کریں:

فَصَلَتُ العِیْرُ	أُمُّهُ هَاوِیَةٌ	اِنْشَقَّتِ السَّمَاءُ	مَوْعِدُ کُمْ یَوْمُ الزِّیْنَةِ
اللّٰهُ الصَّمَدُ	رِزْقُ رَبِّكَ خَیْرٌ	لَعَنَتْ أُخْتَهَا	لَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ
سَیَکْفِیْکَهُمُ اللّٰهُ	الدِّیْنُ النَّصِیْحَةُ	الْمُؤْمِنُ مَأْلَفٌ	یَسْئَلُكَ أَهْلُ الْکِتَابِ
هُمْ رُقُوْدٌ	رَزَقَکُمُ اللّٰهُ	الشَّمْسُ تَجْرِیْ	لِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِكَ خَیْرٌ
قَتَلْتَ نَفْسًا	وَقُوْدُهَا النَّاسُ	سَنَسْتَدْرِجُهُمْ	الْخَمْرُ جِمَاعُ الْإِثْمِ

سبق: 11

قواعدِ جملہ فعلیہ

جملے	فعل	فاعل	ترجمہ
خَتَمَ اللّٰہُ	خَتَمَ	اللّٰہُ	اللہ نے مہر لگائی
اٰمَنَ النَّاسُ	اٰمَنَ	النَّاسُ	لوگ ایمان لائے
اِقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ	اِقْتَرَبَتْ	السَّاعَۃُ	قیامت قریب آئی
اِنْشَقَّ الْقَمَرُ	اِنْشَقَّ	الْقَمَرُ	چاند پھٹ گیا
مَا کَفَرَ سُلَیْمَانُ	مَا کَفَرَ	سُلَیْمَانُ	سلیمان نے کفر نہیں کیا
لَعَنَتْ	لَعَنَتْ	ھِیَ	اس (عورت) نے لعنت کی
قَالَ	قَالَ	ھُوَ	اس (مرد) نے کہا

جملہ فعلیہ اس جملے کو کہتے ہیں جس کا پہلا جز فعل ہو، اور اسے مسند بھی کہتے ہیں۔ دوسرا جز فاعل (کام کرنے والا جو کسی کام کو انجام دے، یعنی کسی کام کا ہونا یا نہ ہونا اس سے متعلق ہو) ہوتا ہے، اور اسے مسند الیہ بھی کہتے ہیں۔ مذکورہ چارٹ میں دیئے گئے جملوں (اللہ نے مہر لگائی۔ لوگ ایمان لائے۔ قیامت قریب آئی۔ چاند پھٹ گیا۔ سلیمان نے کفر نہیں کیا) میں مہر لگانا، ایمان لانا، قریب آنا، پھٹ جانا، کفر نہ کرنا افعال ہیں اور یہ افعال جس ذات سے متعلق ہیں: اللہ، لوگ، قیامت، چاند، سلیمان یہ فاعل ہیں۔

فاعل کبھی ضمیر کی صورت میں ہوتا ہے، اور کبھی اسمِ ظاہر کی صورت میں ہوتا ہے۔

اگر فاعل اسمِ ظاہر ہو تو مرفوع ہوگا جیسا کہ مذکورہ مثالوں میں ہے۔

فاعل اسمِ ظاہر ہو خواہ مفرد ہو یا تثنیہ یا جمع تو جملہ فعلیہ واحد مذکر یا واحد مؤنث سے شروع ہوتا ہے۔

اسمِ ظاہر کی صورت میں کبھی فاعل مفرد ہوتا ہے جیسا کہ مذکورہ مثالوں میں ہے، کبھی مرکب۔ کبھی مرکب اضافی یعنی مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل بنتا ہے، کبھی مرکب توصیفی یعنی موصوف صفت مل کر فاعل بنتا ہے، کبھی مرکب بنائی، کبھی مرکب صوتی اور کبھی مرکب منع صرف۔

جملہ فعلیہ میں فعل پہلے اور فاعل بعد میں آتا ہے۔ اگر فاعل کو پہلے ذکر کیا جائے تو پھر اسے جملہ فعلیہ نہیں، بلکہ جملہ اسمیہ کہا جائے گا، مثلاً مذکورہ جملوں کے فاعل کو مقدم کیا جائے یعنی: اللّٰہُ خَتَمَ. النَّاسُ آمَنَ. السَّاعَۃُ اِقْتَرَبَتْ. الْقَمَرُ اِنْشَقَّ. سُلَیْمَانُ مَا کَفَرَ تو یہ جملے جملہ اسمیہ کہلائیں گے۔

یہ بات تو واضح ہے کہ "جس ذات سے فعل کا تعلق ہو خواہ وہ تعلق ہونے کے اعتبار سے ہو یا نہ ہونے کے اعتبار سے ہو وہ فاعل ہے۔" اور عبارت میں فاعل کی پہچان یہ ہے کہ اگر فعل کے بعد کوئی کلمہ مرفوع آئے تو وہ فاعل ہوگا۔ بالفاظِ دیگر فاعل

ہمیشہ مرفوع ہوگا۔ ذیل میں جملہ فعلیہ کی وہ مثالیں درج ہیں جن میں فاعل مفرد ہے یعنی مرکب نہیں، اور اسمِ ظاہر کی شکل میں ہے۔ ان جملوں کی ترکیب یوں کریں گے مثلاً: آمَنَ النَّاسُ. آمَنَ فعل، النَّاسُ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ اسی طرح ان جملوں کی ترکیب کریں:

اَرَادَ اللّٰهُ - آمَنَ السُّفَهَاءُ - تُنْبِتُ الْأَرْضُ - اَفَاضَ النَّاسُ - تَوَلّٰى فِرْعَوْنُ - اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ - اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ - اَكَلَ السَّبُعُ - زَاغَتِ الْاَبْصَارُ - اَوَى الْفِتْيَةُ - تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ - حَصْحَصَ الْحَقُّ - تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ - لَفَسَدَتِ الْاَرْضُ - فَصَلَتِ الْعِيْرُ - لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ - فَارَ التَّنُّوْرُ - اِنْشَقَّتِ السَّمَاءُ - اِشْتَعَلَ الرَّأْسُ - تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ - خَسَفَ الْقَمَرُ - تَلَقّٰى آدَمُ - قَالَتِ الْيَهُوْدُ - سَيَقُوْلُ السُّفَهَاءُ - سَالَتْ اَوْدِيَةٌ - يَرْفَعُ اِبْرَاهِيْمُ - تَتْلُوْا الشَّيَاطِيْنُ -

سابقہ مثالوں میں فاعل اسمِ ظاہر اور مفرد تھا۔ درج ذیل امثلہ میں فاعل مرکب ہے یعنی مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل بنا ہے، کبھی دو یا تین مضاف ہوتے ہیں جیسے: تَعَالٰى جَدُّ رَبِّنَا. اس کی ترکیب یوں کریں گے: تَعَالٰى فعل، جَدُّ مضاف، رَبِّ مضاف، نَا ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ برائے جَدُّ مضاف، جَدُّ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔ اسی طرح ذیل کے جملوں کی ترکیب کریں۔

خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ - حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ - حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَا - تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ - حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ - تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ - اِرْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ - تَزْدَرِيْ اَعْيُنُكُمْ - اَبٰى اَكْثَرُ النَّاسِ - اَتٰى اَمْرُ اللّٰهِ - يَاْتِيَ رَبُّكَ - يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ - يَاْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ - جَاءَ اَجَلُهُمْ - اِقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ - تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ - ظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ - يَضِيْقُ صَدْرُكَ - جَاءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ - جَاءَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ - صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا - تَاَذَّنَ رَبُّكَ - اَخَذَ رَبُّكَ - يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيَاتِ رَبِّكَ - تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ - جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا - يَوَدُّ اَحَدُهُمْ - جَاءَتِ الطَّامَّةُ الْكُبْرٰى - اِقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ - يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ

تمرین

فاعل کے اعراب کو ملحوظ رکھتے ہوئے ذیل کے جملوں میں فاعل پر اعراب لگائیں:

نَزَلَ المطر - سَالَ الماء - اِرْتَفَعتْ الطائرة - حَصْحَصَ الحق - فَهِمَ الطلاب - سَاَلَ المؤمن - نَظَرَ الطبيب - يَئِسَ الأطباء - سَاعَدَ المعلم - أسْرَعَ الخطيب - هَجَمَ الذئب - بَدَاَ العام الدراسي-

سبق: 12

مفعول بہ

مفعول بہ کے تفصیلی احکام فعل کی بحث میں ذکر کیے جائیں گے۔ تاہم بعد میں آنے والے جملوں میں مفعول بہ کا استعمال زیادہ ہے اس لئے مختصر طور پر اس کا تعارف پیش کیا جاتا ہے۔ فاعل سے جو فعل صادر ہوتا ہے کبھی تو صرف فاعل پر ہی پورا ہوجاتا ہے جیسا کہ ماقبل میں گزرا۔ اور کبھی فاعل پر ختم نہیں ہوتا، بلکہ فاعل سے صادر ہو کر کسی تیسری چیز پر واقع ہوتا ہے۔ اسی تیسری چیز کو اصطلاح میں مفعول بہ کہتے ہیں۔ اور مفعول بہ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔ مفعول بہ کی وضاحت اور ترکیب کے لئے ذیل کے جملوں میں غور کریں۔

جملے	فعل	فاعل	مفعول	ترجمہ
بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ	بَلَغَتْ	الْقُلُوْبُ	الْحَنَاجِرَ	دل گلوں تک پہنچ گئے
جَاءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ	جَاءَ	السَّحَرَةُ	فِرْعَوْنَ	جادوگر فرعون کے پاس آئے
قَتَلَ دَاوُدُ جَالُوْتَ	قَتَلَ	دَاوُدُ	جَالُوْتَ	داؤد نے جالوت کو قتل کیا
اَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ	اَضَلَّ	فِرْعَوْنُ	قَوْمَهٗ	فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کیا
لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ	لَا يُحِبُّ	اللّٰهُ	الْجَهْرَ	اللہ پاک جہر کو پسند نہیں کرتے
لَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَاءَ	لَا يَسْمَعُ	الصُّمُّ	الدُّعَاءَ	بہرا پکار نہیں سن سکتا
لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ	لَا يُخْزِي	اللّٰهُ	النَّبِيَّ	اللہ نبی کو رسوا نہیں کرے گا

فاعل کی طرح مفعول بہ کی بھی مختلف صورتیں ہوتی ہیں: کبھی ضمیر منصوب متصل کی صورت میں ہوتا ہے، کبھی ضمیر منصوب منفصل کی صورت میں، کبھی اسم ظاہر کی شکل میں، پھر کبھی مفرد، کبھی مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، کبھی موصوف صفت مل کر کبھی مرکب صوتی، مرکب منع صرف، معطوف معطوف علیہ مل کر، کبھی جملہ مفعول بہ بنتا ہے۔ ذیل میں وہ مثالیں ہیں جہاں فاعل اور مفعول بہ دونوں اسم ظاہر ہیں، اور دونوں کا اعراب بالحرکت ہے۔

جملہ فعلیہ کے جس جملے میں مفعول بہ واقع ہو اس کی ترکیب یوں کی جاتی ہے مثلاً: **يَرْفَعُ اِبْرَاهِيْمُ الْقَوَاعِدَ**، يَرْفَعُ فعل، اِبْرَاهِيْمُ فاعل، الْقَوَاعِدَ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ اسی طرح ذیل کے جملوں کی ترکیب کریں:

يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ - يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ - ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلاً - لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْساً - بَعَثَ اللّٰهُ غُرَاباً - يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ - اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ - وَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوُدَ - يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ - اَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ - نَادٰى نُوْحٌ اِبْنَهٗ - يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّه - بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ - يَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهٗ - اَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ - اِمْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ - كَرِهَ اللّٰهُ انْبِعَاثَهُمْ - اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا -

لَا يُخْلِفُ اللهُ وَعْدَهُ - جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيْمَ - اَخَذَ اللهُ سَمْعَكُمْ - يَضْرِبُ اللهُ الْحَقَّ - صَرَفَ اللهُ قُلُوْبَهُمْ - اِحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَابِيًا - عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَشْرَبَهُمْ۔

جملہ فعلیہ میں عموماً فاعل پہلے اور مفعول بہ بعد میں آتا ہے، لیکن کبھی مفعول بہ پہلے اور فاعل بعد میں آتا ہے یعنی (فعل+ مفعول بہ+ فاعل)۔ ایسی مثالوں میں فاعل اور مفعول بہ کے اعراب سے بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ پہلا کلمہ مفعول بہ اور دوسرا فاعل ہے۔ جیسے: حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ۔ اس کی ترکیب یوں ہوگی: حَضَرَ فعل، يَعْقُوْبَ مفعول بہ مقدم، الْمَوْتُ فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ اسی طرح ذیل کی مثالوں کی ترکیب کریں:

اِبْتَلٰى إِبْرَاهِيْمَ رَبُّهُ - لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ - يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ - لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ - مَسَّ الْإِنْسَانَ ضُرٌّ۔

چونکہ اس کی زیادہ تر مثالوں میں ضمیریں ہوتی ہیں، اس لئے اس کی باقاعدہ تمرین ضمائر کے بیان میں آئے گی۔

اسی طرح کبھی مفعول بہ ایک سے زائد ہوتے ہیں، اس کا مستقل بیان انشاء اللہ آئندہ آئے گا، تاہم وضاحت کے لئے چند مثالیں ذکر کی جاتی ہیں:

جملہ	فعل	فاعل	مفعول اول	مفعول ثانی
جَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشاً	جَعَلَ	نَا	النَّهَارَ	مَعَاشاً
اِتَّخَذَ اللهُ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلاً	اِتَّخَذَ	اللهُ	إِبْرَاهِيْمَ	خَلِيْلاً
جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً	جَعَلَ	نَا	الْبَيْتَ	مَثَابَةً
لِيَجْعَلَ اللهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً	لِيَجْعَلَ	اللهُ	ذٰلِكَ	حَسْرَةً
جَعَلَ الْأَرْضَ قَرَاراً	جَعَلَ	هُوَ	الْأَرْضَ	قَرَاراً
آتَيْنَا دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ عِلْماً	آتٰى	نَا	دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ	عِلْماً

کبھی فعل فاعل مفعول بہ پر مشتمل جملے کی ترتیب یوں ہوتی ہے، (فعل+مفعول اول+ فاعل+مفعول ثانی) جیسے:

جملہ	فعل	مفعول اول	فاعل	مفعول ثانی
آتَاهُ اللهُ الْمُلْكَ	آتٰى	هُ	اللهُ	الْمُلْكَ
لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئاً	لَا يَضُرُّ	كُمْ	كَيْدُهُمْ	شَيْئًا
آتَاهُمُ اللهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ	آتٰى	هُمْ	اللهُ	ثَوَابَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

کبھی ترتیب یوں ہوتی ہے (مفعول بہ+فعل+ فاعل) جیسے:

جملہ	مفعول بہ	فعل	فاعل
إِيَّاكَ نَعْبُدُ	إِيَّاكَ	نَعْبُدُ	نَحْنُ
إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ	إِيَّاكَ	نَسْتَعِيْنُ	نَحْنُ
فَرِيْقاً هَدٰى	فَرِيْقاً	هَدٰى	هُوَ

فَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلَالَةُ	فَرِيقاً	حَقَّ	الضَّلَالَةُ
رَبَّكَ فَكَبِّرْ	رَبَّكَ	كَبِّرْ	أَنْتَ
الظَّالِمِيْنَ أَعَدَّ لَهُم	الظَّالِمِيْنَ	أَعَدَّ	هُوَ

تمرین

ذیل کے کلمات میں غور کر کے پہلی لائن میں سے فعل، دوسری سے فاعل اور تیسری سے مفعول بہ کا انتخاب کریں اور فاعل ومفعول بہ کے اعراب کو واضح کریں۔

كَسَرَ - أَكَلْتُ - ضَرَبَ - نَصَرَ - أَكَلَ - رَمَى - حَبَسَ - قَطَفَ - أَنْشَدَ - نَادَى

الصَّيَّاد - الشُّرْطِيّ - الغُلَام - الذِّئْب - إِبْرَاهِيم - الشَّاعِر - نُوح - الرَّجُل - الهِرَّة - الله

الزَّهْرَة - وَلَدَهُ - القَصِيدَة - الشَّبَكَة - اللِّصّ - ابنه - الفَار - الخَرُوف - عَبْدًا - الأَصْنَام

فاعل اور مفعول بہ کی عام ترتیب اور اعراب کو ملحوظ رکھتے ہوئے ذیل کے جملوں پر اعراب لگائیں:

كتب الطالب الدرس - جَنَى المزارع الفاكهة - شرب الطفل الحليب - أعطى الوالد ولده هدية - ذبح زيد البقرة - افترس الاسد الظبي - يُفسد الصَّبِر العسل - أخذ الطالب كتابه - حَصَدَ الفلاَّح القُمح - وعد الله رسوله - يقول المؤمن الحقّ - صام المسلم رمضان - دعا الضعيف ربّه - وَعَى الطالب نصائحَ المعلم - خطب رجل ابنة أحد الوزراء - قَطَفَ الولد الثَّمر - أَطْلَقَ الجُندِيّ الرَّصَاصَة - أَلقَى الشَّاعِر القصيدة - حِسِبْتُ القمر بدرا - ظَنَنْتُ الجَوّ مُعتَدِلا - أَعْطَيْتُ الطِّفْل دينارا۔

سبق: 13

جملہ اسمیہ خبریہ

جملہ اسمیہ اس جملے کو کہتے ہیں جس کا پہلا جز اسم ہو، اور اسے مسند الیہ اور مبتدا بھی کہتے ہیں، دوسرا جز کبھی اسم ہوتا ہے، کبھی فعل، اسے مسند اور خبر کہتے ہیں۔ مبتدا اور خبر کے احکام میں سے چند ابتدائی باتیں ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

* مبتدا اور خبر دونوں مرفوع ہوتے ہیں۔
* عام طور پر مبتدا پہلے اور خبر بعد میں آتی ہے۔
* عام طور پر مبتدا معرفہ اور خبر نکرہ ہوتی ہے، جیسے: الْكِتَابُ مُفِيْدٌ. البتہ کبھی کبھار خبر بھی معرفہ ہوتی ہے، جیسے: اللّٰهُ الصَّمَدُ، الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ.
* مبتدا اور خبر میں افراد تثنیہ وجمع، مذکر ومؤنث میں مطابقت ضروری ہے، جیسے: اللَّحْمُ حَرَامٌ (دونوں مفرد اور مذکر)، الصَّلَاةُ فَرِيْضَةٌ (دونوں مفرد اور مؤنث)، الفَرِيْقَانِ جَاهِلَانِ (دونوں تثنیہ اور مذکر)، الجَنَّتَانِ نَظِيْفَتَانِ (دونوں تثنیہ اور مؤنث)، الشَّاكِرُوْنَ مُحْسِنُوْنَ (دونوں جمع اور مذکر)، السَّاحِرَاتُ كَاذِبَاتٌ (دونوں جمع اور مؤنث)
* مبتدا اور خبر دونوں کبھی اسمِ ظاہر کی صورت میں ہوتے ہیں، جیسے: اللّٰهُ قَدِيْرٌ. اس کی ترکیب یوں ہوتی ہے۔ اللّٰهُ مبتدا، قَدِيْرٌ اس کی خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ذیل میں مذکور جملوں کی اسی طرح ترکیب کریں۔

اللّٰهُ أَحَدٌ - اللّٰهُ الصمدُ - الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ - السحورُ برَكَةٌ - السِّوَاكُ سُنَّةٌ - الصَّبْرُ جَمِيْلٌ - الصُّلْحُ خَيْرٌ - النُّجُوْمُ مُسَخَّرَاتٌ - السَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ - الصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ - الحُرُمَاتُ قِصَاصٌ - اللّٰهُ شَهِيْدٌ - السَّمَاءُ مُنْفَطِرٌ - الآخِرَةُ خَيْرٌ - المُؤْمِنُ مَأْلَفٌ - الوِتْرُ حَقٌّ.

* کبھی مبتدا مضاف اور خبر مفرد ہوتی ہے، جیسے: أُمُّهُ هَاوِيَةٌ. اس کی ترکیب یوں کریں گے۔ أُمّ مضاف، "ہ" ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا اور هَاوِيَةٌ اس کی خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ذیل کے جملوں کی اسی طرح ترکیب کریں:

بَقِيَّةُ اللّٰهِ خَيْرٌ - أَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ - دَارُ الآخِرَةِ خَيْرٌ - كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ - اِسْمُهُ أَحْمَدُ - مَأْوَاكُمُ النَّارُ - حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ - قُلُوْبُهُمْ شَتّٰى - عَذَابُ الآخِرَةِ أَكْبَرُ - قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ - أَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ - قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ - خِتَامُهُ مِسْكٌ - كُلُّ أَمْرٍ مُسْتَقِرٌّ - كُلُّ شِرْبٍ مُحْتَضَرٌ - رَبُّكَ الغَفُوْرُ - رَبُّنَا الرَّحْمٰنُ - مَطْلُ الغَنِيِّ ظُلْمٌ - طَلَبُ العِلْمِ فَرِيْضَةٌ - تُحْفَةُ المُؤْمِنِ المَوْتُ - آيَةُ المُنَافِقِ ثَلَاثٌ - صَلَاةُ النَّهَارِ عَجْمَاءُ - خَيْرُ الذِّكْرِ الخَفِيُّ - قُلُوْبُنَا غُلْفٌ - غُدُوُّهَا شَهْرٌ - حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ - أَوْلِيَاءُهُمُ الطَّاغُوْتُ - اِمْرَأَتُهُ قَائِمَةٌ - أُمُّهُ صِدِّيْقَةٌ - سِبَابُ المُسْلِمِ

فُسُوْقٌ-قِتَالُهُ كُفْرٌ۔

✱ کبھی مبتدا مفرد اور خبر مرکب غیر مفید کی صورت میں ہوتی ہے، جیسے: اللهُ سَرِيْعُ الحِسَابِ. اس کی ترکیب یوں کی جاتی ہے۔ اللہُ مبتدا، سَرِيْعُ مضاف، الحِسَابِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر برائے مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ذیل کے جملوں کی اسی طرح ترکیب کریں:

اللهُ مَوْلَاكُمْ -اللهُ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ- مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ-اللهُ شَدِيْدُ العِقَابِ-البَيْعُ مِثْلُ الرِّبا-
الدُّعَاءُ مُخُّ العِبَادَةِ - الخَمْرُ جُمَّاعُ الإِثْمِ - النِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّيْطَانِ- الخَلْقُ عِيَالُ اللهِ-
المُؤْمِنُ مِرْآةُ المُؤْمِنِ۔

✱ مسند الیہ/مبتدا کبھی ضمیر کی صورت میں ہوتا ہے، جیسے: هُوَ مَكْظُوْمٌ. اس کی ترکیب یوں کرتے ہیں ھو ضمیر مبتدا، مَكْظُوْمٌ اس کی خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ذیل کے جملوں کی اسی طرح ترکیب کریں:

هُوَ مَذْمُوْمٌ - هُوَ مُؤْمِنٌ - هُوَ مُلِيْمٌ - هُمُ المَكِيْدُوْنَ - هُمُ العَدُوُّ - هُمْ نَائِمُوْنَ - هُمْ مُسْتَكْبِرُوْنَ- نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ- نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ- أَنْتَ مَوْلَانَا۔

✱ کبھی مبتدا اسمِ اشارہ کی صورت میں جیسے: هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ. ذٰلِكَ رَجْعٌ بَعِيْدٌ. اس کی ترکیب یوں ہوتی ہے۔ ھذا اسم اشارہ مبتدا، شیءٌ موصوف، عَجِيْبٌ صفت، موصوف صفت مل کر خبر برائے مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ذیل کے جملوں کی اسی طرح ترکیب کریں:

ذٰلِكَ يَوْمُ الخُلُوْدِ - ذٰلِكَ فَضْلُ اللهِ - ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللهِ - ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ - ذٰلِكَ رَجْعٌ بَعِيْدٌ- أُولٰئِكَ أَصْحَابُ الجَنَّةِ - ذٰلِكَ اليَوْمُ الحَقُّ-هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيْمٌ -هٰذِهٖ نَاقَةُ اللهِ-
تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ۔

✱ کبھی مبتدا یا خبر میں سے کوئی ایک جز دگنی اضافت کا حامل ہوتا ہے یا دونوں مرکب اضافی ہوتے ہیں یا کوئی ایک جز مرکب توصیفی ہوتا ہے، جیسے: اللهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ. اس کی ترکیب یوں ہوتی ہے۔ لفظ اللہ مبتدا، متِمُّ مضاف، نُورِ مضاف الیہ مضاف، "ہ" ضمیر مضاف الیہ، نور مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ برائے مُتِمُّ مضاف، مُتِمُّ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر برائے مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ذیل کی مثالوں کی اسی طرح ترکیب کریں:

خَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ - عِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ أَشْهُرٍ - كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ المَوْتِ - عَالِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ-
إِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ- الحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ- حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ- خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ عَرَفَةَ- خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا - أَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ - الحَيَاةُ الدُّنْيَا لَهْوٌ۔

✱ ایک مبتدا کی کئی خبریں ہوتی ہیں جیسے: اللهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ. اس کی ترکیب یوں ہوتی ہے۔ اللہ مبتدا، غنیٌّ خبر اول، حمیدٌ خبر ثانی، مبتدا اپنی دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ذیل کے جملوں کی اسی طرح ترکیب کریں:

اللهُ غَفُوْرٌ رَحِيْمٌ - هُوَ كَذَّابٌ أَشِرٌ - هُوَ العَزِيْزُ الحَكِيْمُ - المُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيْمٌ - الفَاجِرُ خَبٌّ لَئِيْمٌ۔

کبھی معطوف معطوف علیہ مل کر مبتدا یا خبر بنتے ہیں جیسے: الْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَى۔ اس کی ترکیب یوں کی جاتی ہے:
الآخِرَةُ مبتدا، خَيْرٌ معطوف علیہ، واو عاطفہ، أَبْقَى معطوف، معطوف اپنے معطوف علیہ سے مل کر خبر برائے مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ذیل کے جملوں کی اسی طرح ترکیب کریں:

وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ - هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ - رِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَاَبْقٰى - كُلُّ صَغِيْرٍ وَكَبِيْرٍ مُسْتَطَرٌ - الْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةٌ۔

* کبھی خبر جملے کی صورت میں ہوتی ہے جیسے: اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ الْحَقَّ۔ اس کی ترکیب یوں کی جاتی ہے۔ اَكْثَرُ مضاف، هُمْ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا، لَا يَعْلَمُوْنَ فعل فاعل، الْحَقَّ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر برائے مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ذیل کے جملوں کی اسی طرح ترکیب کریں:

الشَّمْسُ تَجْرِيْ - اُولٰئِكَ يَقْرَءُوْنَ كِتَابَهُمْ - اللهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِيْنَ - اللهُ يُقَدِّرُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ - اللهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ - اللهُ يَشْهَدُ - الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ - الْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ۔

ذیل کے کلمات میں سے پہلی لائن سے مبتدا اور دوسری لائن سے مناسب خبر کی تعیین کریں۔

الْبَيْتُ - الْمَلِكُ - الْبَابُ - الشَّجَرَةُ - الْمُجَاهِدُوْنَ - الْمَسْجِدُ - الْوَلَدُ - الرَّاكِبُوْنَ - الزَّوْجَانِ - فَاطِمَةُ - الْعَبْدَانِ - الرَّسُوْلُ - الصَّلَاةُ - الْأَدَبُ - الْأُمَّهَاتُ - الْأُمُّ - الطَّعَامُ - السَّاحِرَاتُ - الْمَوْعِظَةُ - الرِّزْقُ۔

حَسَنَةٌ - نَظِيْفٌ - بَشَرٌ - صَابِرَةٌ - وَاجِبٌ - كَبِيْرَةٌ - صَالِحَانِ - حَلَالٌ - سَاجِدَاتٌ - لَذِيْذٌ - عِبَادَةٌ - شَاكِرَانِ - مَرِيْضَةٌ - كَاذِبَاتٌ - خَائِفُوْنَ - ذَكِيٌّ - وَاسِعٌ - عَادِلٌ - صَابِرُوْنَ - مَفْتُوْحٌ۔

مبتدا اور خبر کی ترتیب اور اعراب کو ملحوظ رکھتے ہوئے ذیل کے جملوں پر اعراب لگائیں:

كل محدثة بدعة - الساحر كاذب - مساجدهم عامرة - ذلك اضعف الايمان - الصدق برّ - الدنيا ملعونة - شفاء العيّ السؤال - فتنة امتي المال - الخلق عيال الله - آية الايمان حبّ الانصار - الطهور شطر الايمان - الجرس مزامير الشيطان - البر حسن الخُلق - القرآن كتاب مقدّس - القواعد صعبة - الطريق طويل - المريض متألم - باكستان دولة قويّة - الشمس ساطعة۔

سبق: 14

جملہ انشائیہ

سبق نمبر:09 میں گزرا کہ جملوں کی دو قسمیں ہیں: جملہ خبریہ جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہا جا سکے، اور جملہ انشائیہ جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہیں کہہ سکتے، کیوں کہ سچا اور جھوٹا اس کو کہا جاتا ہے جو کوئی خبر دے اور جملہ انشائیہ میں خبر نہیں دی جاتی، بلکہ کسی چیز کی طلب، تمنا، دعا، تعجب دریافت وغیرہ ہوتی ہے، اسی لئے جملہ انشائیہ کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہیں کہا جا سکتا۔

جملہ انشائیہ کی مشہور دس قسمیں ہیں:

① امر جیسے: اِضْرِبْ. مار تو یہاں متکلم مخاطب سے طلب کر رہا ہے کہ وہ مارے۔ أقيموا الصلاة نماز قائم کرو۔ یہاں متکلم مخاطبین سے نماز کے قیام کا مطالبہ کر رہا ہے اور اس طلب کے بارے میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ طلب کرنے والا سچ یا جھوٹ بول رہا ہے۔ امر کے تمام صیغے حاضر و غائب وغیرہ جملہ انشائیہ ہیں۔

② نہی جیسے: لَا تَضْرِبْ. یہاں متکلم مخاطب سے نہ مارنے کو طلب کر رہا ہے۔ یہاں بھی مطالبہ کرنے والے کے بارے میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ سچ یا جھوٹ بول رہا ہے۔ نہی کے تمام صیغے: حاضر و غائب وغیرہ جملہ انشائیہ ہیں۔ چونکہ امر اور نہی کے صیغوں میں فاعل اسمِ ظاہر نہیں ہوتا، بلکہ ضمیر کی صورت میں ہوتا ہے، اس لئے اس کی تمرین ضمائر کے اسباق کے بعد ذکر کی جائے گی۔

③ استفہام جیسے: هَلْ ضَرَبَ زَيْدٌ. کیا زید نے مارا؟ اس جملے کے قائل کے بارے میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ سچ یا جھوٹ بول رہا ہے، کیوں کہ وہ ایک بات پوچھ رہا ہے اور بات پوچھنے والے کو سچا یا جھوٹا نہیں کہہ سکتے۔

④ تمنی جیسے: لَيْتَ زَيْدًا حَاضِرٌ. کاش کہ زید حاضر ہوتا۔ یہاں کہنے والا ایک بات کی تمنا کر رہا ہے اور تمنا کرنے والے کو سچا یا جھوٹا نہیں کہا جا سکتا۔

⑤ ترجی جیسے: لَعَلَّ عَمْرًا نَاجِحٌ امید ہے کہ عمر کامیاب ہونے والا ہے۔ یہاں بھی کسی بات کی خبر نہیں دی جا رہی، بلکہ کہنے والا امید کر رہا ہے اور امید کرنے والے کو سچا یا جھوٹا نہیں کہہ سکتے۔

⑥ عقود جیسے خریداری کے موقع پر کہتے ہیں: بِعْتُ وَ اشْتَرَيْتُ. میں آپ سے یہ چیز خرید تا ہوں۔ یا میں آپ کو یہ چیز

امر لغت میں "حکم کرنے" کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں اس صیغے کو کہتے ہیں جس کے ذریعے مخاطب سے فعل کو طلب کیا جائے۔

نہی لغت میں منع کرنا اور اصطلاح میں وہ صیغہ ہے جس کے ذریعے فاعل سے ترکِ فعل (کسی کام کو چھوڑنے) کا مطالبہ کیا جائے۔

بمعنی دریافت کرنا اور یہاں وہ جملہ مراد ہے جس سے یہ معنی مفہوم ہوتے ہوں۔

بمعنی کسی چیز کے حصول کی محبت خواہ حصول کی امید ہو یا نہ ہو اور یہاں وہ جملہ مراد ہے جس سے یہ معنی مفہوم ہوتے ہوں۔

بمعنی کسی ایسی پسندیدہ یا ناپسندیدہ چیز کی امید کرنا جس کے حصول کی امید ہو اور یہاں وہ جملہ مراد ہے جس سے یہ معنی مفہوم ہوتے ہوں:

فائدہ: تمنی اور ترجی میں فرق یہ ہے کہ تمنی کا استعمال محالات میں ہوتا ہے جیسے: يَالَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا (کاش کہ میں مٹی ہوتا) لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُوْدُ (کاش کہ جوانی لوٹ آئے)۔ برخلاف ترجی کے کہ اس کا استعمال ممکنات میں ہوتا ہے، جیسا کہ شاعر کا قول ہے:

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ ۔۔۔ لَعَلَّ اللهَ يَرْزُقُنِيْ صَلَاحًا

میں نیک لوگوں سے محبت کرتا ہوں اور اگرچہ خود ان میں سے نہیں ہوں۔ امید ہے کہ اللہ رب العزت مجھے بھی نیکی کی توفیق عطا فرمائے۔

عقد کی جمع ہے اور عقد بمعنی ایجاب و قبول۔ ایجاب و قبول وہ جملے ہیں جو کوئی معاملہ کرتے وقت استعمال کیے جاتے ہیں۔

فروخت کرتا ہوں۔ **بعت و اشتریت** اس وقت جملہ انشائیہ بنیں گے جب خرید و فروخت کے وقت انہیں استعمال کیا جائے، خرید و فروخت کے بعد اگر ان کا تلفظ کیا جائے تو یہ جملہ فعلیہ خبریہ ہوں گے۔

⑦ ندا جیسے: **یَا اللہ**۔ اور پکارنے والے کے بارے میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ سچ یا جھوٹ بول رہا ہے، اس لئے ندا والا جملہ بھی جملہ انشائیہ ہے۔

⑧ عرض جیسے: **اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيْبَ خَيْرًا**۔ آپ ہمارے ہاں تشریف کیوں نہیں لاتے کہ آپ کو خیر پہنچے۔

⑨ قسم جیسے: **وَاللهِ لَأَضْرِبَنَّ زَيْدًا**۔ اللہ کی قسم میں زید کو ضرور ماروں گا۔

⑩ تعجب اس کے دو وزن ہیں: **مَا أَفْعَلَهُ وَأَفْعِلْ بِهِ** جیسے: **مَا أَحْسَنَهُ** وہ کس قدر حسین ہے۔ **وَأَحْسِنْ بِهِ** وہ کتنا ہی حسین ہے۔

تمرین

① جملہ انشائیہ کی تعریف کریں اور یہ بتائیں کہ اس کی مشہور علامتیں کتنی ہیں؟

② جملہ انشائیہ کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کیوں نہیں کہہ سکتے؟

استفہام کے مختلف حروف ہیں، ان کا تفصیلی تعارف وہیں ہوگا جہاں ان کے بارے میں بحث کی جائے گی، فی الحال ھل اور ہمزۂ استفہام کے ذریعے تمرین ذکر کی جاتی ہے۔ جملہ استفہامیہ اسمیہ انشائیہ بھی ہوتا ہے اور جملہ فعلیہ انشائیہ بھی ہوتا ہے۔ اگر حرف استفہام کے بعد مبتدا و خبر مذکور ہوں تو اسے جملہ اسمیہ انشائیہ کہتے ہیں جیسے: **هَلْ أَنْتُمْ شَاكِرُوْنَ**۔ **هَلْ** حرفِ استفہام، **أَنْتُمْ** ضمیر مبتدا، **شَاكِرُوْنَ** خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔ اگر فعل و فاعل کا ذکر ہو تو وہ جملہ فعلیہ انشائیہ ہوتا ہے جیسے: **هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى**۔ **هَلْ** حرفِ استفہام، **أَتٰى** فعل، **كَ** ضمیر مفعول بہ مقدم، **حَدِيْثُ** مضاف، **مُوْسٰى** مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل برائے فعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ جملہ فعلیہ اور جملہ اسمیہ کی سابقہ تمارین کو مدنظر رکھتے ہوئے ذیل کے جملوں کی ترکیب کریں۔

أَحَقٌّ هُوَ - أَسِحْرٌ هٰذَا - أٰأٰلِهَتُنَا خَيْرٌ - أَبَشَرٌ يَهْدُوْنَنَا - هَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُوْنَ - هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ - هَلْ أَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ - هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمَاتُ وَالنُّوْرُ - هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى - هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهُ - هَلْ أَنْتُمْ مُجْتَمِعُوْنَ - هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ - هَلْ أَنْتُمْ مُطَّلِعُوْنَ - هَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ - هَلْ هُنَّ كَاشِفَاتُ ضُرِّهٖ - هَلْ هُنَّ مُمْسِكَاتُ رَحْمَتِهٖ - هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيْمَ - هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ - هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ۔

ندا بمعنی پکارنا مراد وہ جملہ ہے جس سے یہ معنی بذریعہ حرف ندا مفہوم ہوتے ہوں۔
عرض کے معنی ہیں نرمی کے ساتھ کوئی چیز طلب کرنا مراد وہ جملہ ہے جس سے یہ معنی بذریعہ ہمزۂ استفہام مفہوم ہوں۔
تعجب اس کیفیت کو کہتے ہیں جو نفس میں ایسے امر کے علم سے پیدا ہوئی جس کا سبب مخفی ہو، اسی لئے کہتے ہیں کہ جب سبب ظاہر ہو تو تعجب زائل ہو جاتا ہے۔ یہاں مراد وہ جملہ ہے جو اس معنی کے انشاء پر دلالت کرے، یعنی وہ کلمہ جس کے ذریعے کسی چیز پر تعجب کیا جائے۔

سبق: 15

معرب ومبنی

قسم	حالتِ رفعی	حالتِ نصبی	حالتِ جری
معرب	جَاءَنِیْ زَیْدٌ	رَأَیْتُ زَیْدًا	سَلَّمْتُ عَلٰی زَیْدٍ
مبنی	جَاءَنِیْ هٰذَا وهٰؤُلَاءِ	رَأَیْتُ هٰذَا وهٰؤُلَاءِ	مَرَرْتُ بِهٰذَا وهٰؤُلَاءِ
معرب	یَسْعَدُ الطَّالِبُ بنجاحِه	لَنْ یَسْعَدَ طالبٌ بفشْلِه	لَمْ یَسْعَدْ طالبٌ بالفشل
مبنی	یَسْعَدْنَ	لَنْ یَّسْعَدْنَ	لَمْ یَسْعَدْنَ

مذکورہ مثالوں میں سے پہلی تین مثالوں میں غور کریں کہ لفظ زید جب فاعل بنا تو اس کے آخر میں رفع (پیش) ہے۔ جب مفعول بہ بنا تو آخر میں نصب (زبر) ہے اور تیسری مثال میں حرف جر کے داخل ہونے کی وجہ سے اس کے آخر میں جر (زیر) ہے۔

دوسرے نمبر پر موجود تین مثالوں میں غور کریں کہ ان میں موجود کلمات: هٰذَا اور هٰؤُلَاءِ کے شروع میں بھی وہی کلمات: جَاءَ، رَأَیْتُ، بِا ہیں، لیکن ان کی حالت نہیں بدلی بلکہ بدستور ایک ہی طرح باقی رہی۔

تیسرے نمبر پر مذکور تین مثالوں کو دیکھیں کہ ان میں کلمہ یسعد کے آخر میں موجود اعراب بھی بدل رہا ہے۔ پہلی مثال میں اس کے آخر میں رفع ہے، دوسری مثال میں اس کے آخر میں حرف "لن" کی وجہ نصب ہے اور تیسری مثال میں حرف "لم" کی وجہ سے جزم ہے۔

چوتھے نمبر کی مثالوں کو دیکھیں کہ ان کا اعراب ایک ہی حالت پر باقی ہے تبدیل نہیں ہوا، حالانکہ ان کے شروع میں بھی "لن" اور "لم" داخل ہیں۔

معلوم یہ ہوا کہ

① بعض کلمات ایسے ہیں جن پر آنے والا اعراب مختلف عوامل کی وجہ سے تبدیل ہو جاتا ہے اور بعض کلمات ایسے ہیں جن کا اعراب عوامل کے بدلنے سے تبدیل نہیں ہوتا، بلکہ ایک ہی حالت پر باقی رہتے ہیں۔

ہر وہ کلمہ جس کے آخر میں آنے والا اعراب عامل کے بدلنے سے تبدیل ہو جائے معرب کہلاتا ہے۔ اور جس کلمے کا اعراب عوامل کے بدلنے سے نہ بدلے وہ مبنی کہلاتا ہے۔

② یہ بھی معلوم ہوا کہ جس طرح بعض اسماء معرب اور بعض مبنی ہوتے ہیں، اسی طرح بعض افعال معرب اور بعض مبنی ہوتے ہیں۔ جب کہ حروف میں کوئی بھی معرب نہیں، بلکہ تمام حروف مبنی ہوتے ہیں۔

خلاصہ یہ ہوا کہ مختلف عوامل کے آنے سے کلمہ کے آخر میں رونما ہونے والی لفظی یا تقدیری تبدیلی کو اعراب کہتے ہیں، اور جس کلمے پر اس قسم کی تبدیلی واقع ہو اسے معرب کہتے ہیں اور اعراب کی یہ تبدیلی جس چیز کی وجہ سے ہوتی ہے اسے عامل کہتے ہیں مثلاً: جَاءَنِیْ زَیْدٌ میں زید مرفوع ہے جَاءَ فعل کی وجہ سے تو جَاءَ کو عامل کہیں گے۔ رَأَیْتُ زَیْدًا میں زَیْدًا

منصوب ہے رَأَیْتُ عامل کی وجہ سے، لہٰذا رَأَیْتُ کو عامل کہیں گے۔ مَرَرْتُ بِزَیْدٍ میں زید مجرور ہے بائے جارہ کی وجہ سے، لہٰذا "با" کو عامل کہیں گے۔

لہٰذا یہ کہہ سکتے ہیں کہ کلمات عرب (اسم، فعل) کی دو قسمیں ہیں:

① وہ کلمات جن کا اعراب عوامل کے بدلنے سے بدل ہو جائے۔

② وہ کلمات جن کا اعراب عوامل کے بدلنے سے نہ بدلے۔ جن کلمات کا اعراب عوامل کے بدلنے سے بدل جائے انہیں معرب کہتے ہیں اور جن کلمات کا اعراب عوامل کے بدلنے سے نہ بدلے انہیں مبنی کہتے ہیں۔

فائدہ:

معرب کے اعراب کو رفع، نصب، جر اور جزم سے تعبیر کرتے ہیں، لہٰذا جس معرب کلمے پر رفع ہو اسے مرفوع کہیں گے، جس پر نصب ہو اسے منصوب کہیں گے، جس پر جر ہو اسے مجرور کہیں گے اور جس پر جزم ہو اسے مجزوم کہیں گے۔ جب کہ مبنی کے اعراب کو ضمہ، فتحہ، کسرہ اور سکون کہا جاتا ہے، لہٰذا جس مبنی کلمے کے آخر میں ضمہ ہو اسے مضموم کہیں گے، جس کے آخر میں فتحہ ہو اسے مفتوح کہیں گے، جس کے آخر میں کسرہ ہو اسے مکسور کہیں گے اور جو ساکن ہو اس مجزوم کہیں گے۔

مثلاً: جَاءَنِیْ زَیْدٌ میں زید کو مرفوع کہا جائے گا، اسے مضموم کہنا غلط ہے۔ مَرَرْتُ میں فعل مبنی بر سکون اور ضمیر متکلم مبنی بر ضمہ ہے، یہاں مبنی بر جزم یا، مبنی بر رفع کہنا غلط ہے۔ عَلٰی حرف ہے اور اس کا آخر ساکن ہے، لہٰذا اسے مبنی علی السکون کہیں گے، مبنی علی الجزم کہنا غلط ہے۔

تمرین

① اعراب کسے کہتے ہیں مثال سے وضاحت کریں؟

② معرب کسے کہتے ہیں؟

③ معرب کلمات میں عوامل کے بدلنے سے کلمے کے آخر میں کیا تبدیلی آتی ہے؟

④ معرب اور مبنی کے اعراب کو کیا کہتے ہیں؟

⑤ ذیل کے کلمات مبنی ہیں ان میں غور کر کے بتائیں یہ کس اعراب پر مبنی ہیں؟

هٰذَا - نَصَرَ - هٰؤُلَاءِ - إِلَی - قَبْلُ - كَتَبْنَ - أَنْتَ - الَّذِیْ - بَشَّرْ - أَنْتِ - لَعَلَّ - رُوَیْدَ - أَوْ - إِنَّ - أَمْسِ - حَیْثُ - كَمْ - بَعْدُ - سِیْبَوَیْهِ - مِنْ - رُبَّ - أَحَدَ عَشَرَ - ذَهَبْنَ - نِفْطَوَیْهِ - قَاتَلَ - أَمْ - قَاتِلْ - ذَیْتَ - تَرَاكِ - لٰكِنْ - عَلَیْكَ - إِذْ - حِیْنَ - نَحْنُ - نَزَالِ - مَنْ - حُوْنَ - لَیْتَ - یَأْكُلْنَ - عَوْضُ - ذَهَبَ - الَّذِیْ - حَیْثُ - جَلَسَ - خَلْفُ - یُذْهِبَنَّ -

سبق: 16

معرب و مبنی کی اقسام

مبنی کی پانچ قسمیں ہیں:

① جملہ حروف: حروف عاملہ ہوں یا غیر عاملہ سب مبنی ہیں۔

② فعل ماضی خواہ معروف یا مجہول۔

③ امر حاضر معروف بھی مبنی ہے۔ البتہ امر غائب معروف، امر مجہول (غائب ہو یا حاضر) اور نہی مطلقاً معروف ہو یا مجہول مضارع کے حکم میں داخل ہیں، جو حکم مضارع کا ہے وہ ان کا بھی ہے۔

④ فعل مضارع جب نون جمع مؤنث (غائب و حاضر یعنی یَضْرِبْنَ، تَضْرِبْنَ) یا نون تاکید ثقیلہ و خفیفہ کے ساتھ متصل ہو۔ (یعنی لَیَضْرِبَنَّ کی ساری گردان، اسی طرح لَیَضْرِبَنْ کی گردان، امر اور نہی میں بھی نون تاکید ثقیلہ اور خفیفہ والی گردان)

⑤ اسم غیر متمکن۔ اس کی وضاحت آرہی ہے۔ معرب صرف دو ہیں:

① اسم متمکن جب ترکیب میں واقع ہو۔ اسمِ متمکن اس اسم کو کہتے ہیں جو مبنی الاصل کے مشابہ نہ ہو۔

② فعل مضارع جب نون جمع مؤنث اور نون تاکید (ثقیلہ و خفیفہ) سے خالی ہو۔

اسم غیر متمکن اس اسم کو کہتے ہیں جس کی مشابہت مبنی الاصل کے ساتھ ہو اور مبنی الاصل تین ہیں:

① جملہ حروف ② فعل ماضی ③ امر حاضر معروف

خلاصہ یہ ہوا کہ کلمات عرب تین قسم کے ہیں: اسم، فعل، حرف۔

حروف تو سب کے سب مبنی ہیں۔

افعال میں سے بعض مبنی اور بعض معرب ہیں۔ مبنی درج ذیل ہیں:

① فعل ماضی معروف و مجہول کے سب صیغے

② امر حاضر معروف کے چھ صیغے

③ فعل مضارع معروف کے دو صیغے (جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث حاضر)

اس مشابہت کی چھ صورتیں ہیں: ① شبہ وضعی ② شبہ معنوی ③ شبہ استعمالی ④ شبہ افتقاری ⑤ شبہ اہمالی ⑥ شبہ جمودی

شبہ وضعی: کا مطلب یہ ہے کہ کوئی اسم اپنے وزن یا حروف کی تعداد میں مبنی الاصل کے مشابہ ہو وزن میں مبنی الاصل کے مشابہ ہو جیسے تائے ضمیری (تُ) وزن میں ہمزۂ استفہام کے مشابہ ہیں (تُ بروزن أ)۔ تائے ضمیری (تا) وزن میں حرف نفی "لا" اور "ما" کے مشابہ ہے، چونکہ ہمزۂ استفہام، حرف نفی "لا" اور "ما" حرف ہونے کی وجہ سے مبنی الاصل ہیں، لہٰذا جو اسم وزن میں ان کے مشابہ ہوگا وہ بھی مبنی ہوگا۔

شبہ معنوی: اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی اسم معنی میں مبنی الاصل کے مشابہ ہو جیسے: مَن اور ما استفہامیہ۔ یہ معنی میں حرف استفہام "ہل" کے مشابہ ہیں کہ ہل کی طرح یہ بھی استفہام کے معنی کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

شبہ استعمالی: یعنی کوئی اسم اپنے استعمال میں مبنی الاصل کے مشابہ ہو جیسے اسمائے افعال کہ ان کی مشابہت حروف جارہ کے ساتھ ہے کہ جس طرح حروف جارہ، عامل تو بنتے ہیں، لیکن معمول واقع نہیں ہوتے اسی طرح یہ اسماء بھی عمل کرتے ہیں لیکن معمول واقع نہیں ہوتے۔

شبہ افتقاری: یعنی احتیاج میں مبنی الاصل کے مشابہ ہونا، جیسے اسمائے موصولہ اور اسمائے اشارات ہیں۔ یہ احتیاج اور فقر میں حروف کے مشابہ ہیں کہ جس طرح حروف اپنے معنی پر دلالت کرنے میں غیر کے محتاج ہوتے ہیں، اسی طرح یہ اسماء بھی واضح دلالت میں غیر کے محتاج ہوتے ہیں۔

شبہ اہمالی: کوئی اسم مہمل ہونے میں مبنی الاصل کے مشابہ ہو جیسے فواتح السور (حروفِ مقطعات)۔ ان کی مشابہت حروفِ عاطلہ کے ساتھ ہے کہ جس طرح حروفِ عاطلہ نہ عامل ہوتے ہیں، نہ معمول ہوتے ہیں۔ اسی طرح فواتح السور بھی نہ عامل واقع ہوتے ہیں نہ معمول۔

شبہ جمودی: یعنی کوئی اسم جامد ہونے میں مبنی الاصل کے مشابہ ہو جیسے اسمائے ظروف۔ جامد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی تثنیہ و جمع نہ آئے تو جس طرح حروف کی تثنیہ و جمع نہیں آتی، اسی طرح اسمائے ظروف کی بھی تثنیہ و جمع نہیں آتی۔

④ نون تاکید ثقیلہ اور نون تاکید خفیفہ والی گردان کے تمام صیغے مبنی اور باقی صیغے معرب ہیں۔

اسماء میں بھی بعض مبنی اور بعض معرب ہیں۔ مبنی میں اسم غیر متمکن ہے اور اس کے علاوہ تمام اسماء معرب ہیں۔

تمرین

① مبنی کی کتنی قسمیں ہیں؟ وضاحت سے بیان کریں۔
② فعل مضارع کن صورتوں میں معرب ہوتا ہے؟
③ اسم متمکن کی تعریف کریں۔
④ مبنی الاصل کتنے اور کون سے ہیں؟
⑤ اسم فعل وحرف میں معرب اور مبنی کی تعیین کریں۔
⑥ اسم غیر متمکن کسے کہتے ہیں؟
⑦ ذیل کے تمام کلمات افعال ہیں، لہٰذا افعال میں معرب اور مبنی کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے معرب اور مبنی کی تعیین کریں اور اعراب وبنا کی وجہ بھی بتائیں جیسے:

کلمہ	معرب/مبنی	وجہ
اَنْزَلَ	مبنی	ماضی
یُذْهِبْنَ	مبنی	فعل مضارع با نون جمع مؤنث
لِیُنْذِرَ	معرب	خالی از نون جمع ونونِ تاکید
وَاعْفُ	مبنی	امر حاضر

یَرْفَعُ - اِسْمَعْ - یَنْصُرْنَ - لَمْ یَفْتَحْ - اِرْکَعِیْ - لَیَکْرُمَنَّ - اَنْذَرْتَ - لَنْ یَّحْسِبَ - اِجْتَنِبْ - لِتُضْرَبْ - بُوْرِكَ - قُمْ - اُسْجُدِیْ - لَا تَمْشِ - اِذْهَبَا - یَتَذَکَّرُ - یُؤْمِنُوْنَ - رَزَقْنَا - اُنْزِلَ - کَفَرُوا - یَقُوْلُ - قُلْ - لَنَسْفَعَنْ - لَمْ تَفْعَلُوْا - اُقْنُتِیْ - لِتَشْقَی - اِسْتَوٰی - لَا یَرْجُوْنَ - اَرْضَعَتْ۔

سبق: 17

اسمِ غیر متمکن: ضمیر

اسم غیر متمکن کی آٹھ قسمیں ہیں:

مضمرات، اسمائے اشارات، اسمائے موصولہ، اسمائے افعال، اسمائے اصوات، اسمائے ظروف، اسمائے کنایات، مرکب بنائی

① مضمرات:

عام طور پر گفتگو میں متکلم اپنا نام لے کر بات نہیں کرتا، یعنی اگر زید کسی سے بات کر رہا ہے تو اپنے کسی کام کا ذکر کرتے وقت یہ نہیں کہتا کہ زید نے فلاں کام کیا، بلکہ کہتا ہے کہ میں نے فلاں کام کیا۔ اسی طرح مخاطب کا نام نہیں لیا جاتا، بلکہ کہا جاتا ہے کہ آپ نے/تو نے فلاں کام کیا۔ اگر کسی ایسے شخص کے بارے میں گفتگو ہو رہی ہو جو غائب ہو تو ایک بار اس کا نام آجائے تو بار بار اس کا نام نہیں لیا جاتا، بلکہ ایسے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں جن سے واضح طور پر وہی شخص مراد ہوتا ہے مثلاً: زید نے جمعرات کے دن غیر حاضری کی، جب اس سے غائب ہونے کا سبب پوچھا تو وہ خاموش رہا۔ اس جملے میں لفظ ''اس'' اور ''وہ'' کا ذکر کافی ہے، زید کا نام دہرانے کی ضرورت نہیں۔

لہٰذا ضمیر کی تعریف یوں کریں گے کہ ''ضمیر وہ اسم معرفہ ہے جو متکلم، مخاطب یا ایسے غائب کے لئے وضع کے لئے استعمال کیا جائے جس کا تذکرہ پہلے (لفظاً، حکماً یا معناً) گزر چکا ہو۔''

چونکہ اسم ضمیر اسمِ ظاہر (علم وغیرہ) کا قائم مقام اور نائب ہوتا ہے، لہٰذا اسمِ ظاہر کے بغیر ضمیر کی مستقل حیثیت نہیں ہوتی، بلکہ ضمیر کے لئے کسی اسمِ ظاہر کا ہونا ضروری ہے جس کی طرف ضمیر کو منسوب کیا جاسکے۔ مثلاً لفظاً حکماً یا معناً اسمِ ظاہر کا ذکر کئے بغیر کہا جائے: اس نے کہا تو اس جملے کا کوئی معنیٰ نہیں، البتہ اگر پہلے زید کا ذکر ہو جائے تو پھر یہ جملہ حیثیت رکھتا ہے۔

اردو زبان میں ضمائر عربی کی نسبت کم ہیں، کیوں کہ عربی میں ضمائر کی تعداد ستر ہے۔ فاعل اور مسند الیہ کی حالت کو ظاہر کرنے کے لئے اٹھائیس صیغے، اسی طرح مفعول اور نصب کی حالت کو بیان کرنے کے لئے بھی اٹھائیس صیغے اور جر کی حالت کو بیان کرنے کے لئے چودہ صیغے ہیں۔ ان کی تفصیل یہ ہے۔

اعرابی حالت کے اعتبار سے اسمِ ظاہر کی طرح اسمِ ضمیر کی بھی تین قسمیں ہیں:

❶ اسمِ ضمیر مرفوع ❷ اسمِ ضمیر منصوب ❸ اسمِ ضمیر مجرور۔

اور اسم فعل یا حرف کے ساتھ صورتاً جڑے رہنے یا الگ تھلگ رہنے کے اعتبار سے ضمیر کی دو قسمیں ہیں:

❶ ضمیر متصل ❷ ضمیر منفصل

ضمیر متصل: متصل اتصال سے ہے یعنی ایسی ضمیر جو دوسرے کلمے کے ساتھ ملی ہوئی ہو۔ اس کی تین قسمیں ہیں:

❶ ضمیر مرفوع متصل ❷ ضمیر منصوب متصل ❸ ضمیر مجرور متصل

ضمیر مرفوع متصل وہ ضمیر ہے جو نہ مبتدا بن سکے اور نہ ہی ''الا'' کے بعد آئے۔'' یا یوں کہا جائے کہ ''ضمیر مرفوع متصل اس ضمیر کو کہتے ہیں جو محلِ رفع میں واقع ہو (یعنی فاعل واقع ہو) اور اپنے عامل سے متصل ہو۔'' جیسے: ضَرَبْتَ، ضَرَبْتِ، ضَرَبْتُمیں: تَ، تِ، تُ اور ضَرَبَا، یَضْرِبَانِ میں ''الف''، ضَرَبُوْا، یَضْرِبُوْنَ میں ''واو''۔

ضمیر مرفوع متصل میں درج ذیل ضمیریں داخل ہیں:

① تائے فاعل، جیسے: ضَرَبْتَ، ضَرَبْتِ، ضَرَبْتُ، ضَرَبْتُمَا، ضَرَبْتُمْ، ضَرَبْتُنَّ۔

② نا، جیسے: ضَرَبْنَا۔

③ تثنیہ مذکر اور تثنیہ مؤنث کا الف، جیسے: ضَرَبَا، ضَرَبَتَا، یَضْرِبَانِ، تَضْرِبَانِ، اِضْرِبَا۔

④ جمع کی واو، جیسے: ضَرَبُوْا، یَضْرِبُوْنَ، تَضْرِبُوْنَ، اِضْرِبُوْا۔

⑤ یائے مخاطبہ، جیسے: تَضْرِبِیْنَ، اِضْرِبِیْ۔

⑥ نونِ نسواں، جیسے: ضَرَبْنَ، یَضْرِبْنَ، تَضْرِبْنَ، اِضْرِبْنَ۔

ضمیر مرفوع متصل زیادہ تر بارز (ظاہر) ہوتی ہے اور کبھی مستتر چھپی ہوئی ہوتی ہے، تو ظہور و عدمِ ظہور کے اعتبار سے ضمیر مرفوع متصل کی بھی دو قسمیں ہوئیں: ① ضمیر بارز ② ضمیر مستتر

ضمیر بارز وہ ضمیر ہے ''جو لفظوں میں مذکور ہو اور اس کا تلفظ بھی ہو سکے'' بالفاظِ دیگر ''ضمیر بارز وہ ہے جس کی بولنے اور لکھنے میں ظاہر صورت ہو''، جیسے: ضَرَبْتَ، ضَرَبْتِ، ضَرَبْتُ، یہاں ضمیر ''تَ''، ''تِ''، ''تُ'' تلفظ میں آرہی ہے۔

اور ضمیر مستتر اس ضمیر کو کہتے ہیں ''جو لفظوں میں مذکور نہ ہو یعنی ایسی ضمیر جو کلام میں ملحوظ تو ہو لیکن لکھنے اور بولنے میں نہ آئے''، جیسے: سَلِ اللهَ یُعْطِیْكَ تو اللہ سے مانگ وہ تجھے عطا کرے گا۔ یہاں کلمہ سَلْ میں ایک ضمیر چھپی ہوئی ہے جس کی تعبیر أَنْتَ سے کی جاتی ہے، یہ ضمیر کلام میں ملحوظ تو ہے، لیکن اس کا تلفظ نہیں ہوتا۔ اسی طرح یُعْطِیْكَ میں بھی ایک ضمیر مستتر ہے جس کی تعبیر هُوَ سے کی جاتی ہے اور اگرچہ تلفظ میں نہیں، لیکن کلام میں ملحوظ ہے۔ ذیل کے چار صیغوں میں ضمیر وجوباً مستتر ہوتی ہے:

فعل	صیغہ	مثال	ضمیر مستتر
مضارع	واحد مذکر مخاطب	تَضْرِبُ	أَنْتَ
مضارع	واحد متکلم	أَضْرِبُ	أَنَا
مضارع	جمع متکلم	نَضْرِبُ	نَحْنُ
امر	واحد مذکر مخاطب	اِضْرِبْ	أنتَ

درج ذیل صیغوں میں ضمیر ہر حال میں مستتر نہیں ہوتی، بلکہ جوازاً مستتر ہوتی ہے، کیوں کہ ان کا فاعل کبھی اسم ظاہر کی صورت میں ہوتا ہے اور کبھی ضمیر کی صورت میں، جب فاعل اسمِ ظاہر نہ ہو تو ضمیر جوازاً مستتر ہوتی ہے۔

فعل	صیغہ	مثال	ضمیر مستتر
ماضی	واحد مذکر غائب	ضَرَبَ	هُوَ
ماضی	واحد مؤنث غائب	ضَرَبَتْ	هِیَ

مضارع	واحد مذکر غائب	یَضْرِبُ	هُوَ
مضارع	واحد مؤنث غائب	تَضْرِبُ	هِيَ

ضمیر منصوب متصل: وہ ضمیر جو نصبی حالت میں ہو اور دوسرے کلمے سے ملی ہوئی ہو۔ اگر جملہ فعلیہ میں ہو تو عام طور پر مفعول بہ بنتی ہے۔

ضمیر مجرور متصل: وہ ضمیر جو جری حالت میں عامل سے ملی ہوئی ہو۔ یہ ضمیر یا تو حروفِ جارہ کے بعد آتی ہے یا پھر مضاف الیہ بنتی ہے۔

درجِ ذیل ضمیریں ہیں جو منصوب اور مجرور میں مشترک ہیں:

① یائے متکلم، جیسے: ضَرَبَنِيْ، لِيْ، کِتَابِيْ

② نَا جیسے: ضَرَبَنَا، لَنَا، کِتَابُنَا

③ کاف ضمیر مخاطب، جیسے: ضَرَبَكَ، ضَرَبَكِ، ضَرَبَكُمَا، ضَرَبَكُمْ، ضَرَبَكُنَّ (حالت نصبی میں مفعول بہ ہے)
لَكَ، لَكِ، لَكُمَا، لَكُمْ، لَكُنَّ (حالتِ جری میں مجرور ہے)
کِتَابُكَ، کِتَابُكِ، کِتَابُكُمَا، کِتَابُكُمْ، کِتَابُكُنَّ (حالتِ جری میں مضاف الیہ ہے)

④ ہائے غائب، جیسے: ضَرَبَهُ، ضَرَبَهَا، ضَرَبَهُمَا، ضَرَبَهُمْ، ضَرَبَهُنَّ، لَهُ، لَهَا، لَهُمَا، لَهُمْ، لَهُنَّ

ضمیر منفصل: اس کی دو قسمیں ہیں:

❶ **ضمیر مرفوع منفصل:** جو مبتدا بھی بنے اور "الا" کے بعد بھی آسکے۔ بالفاظِ دیگر جو محلِ رفع میں واقع ہو اور اپنے عامل سے ملی ہوئی نہ ہو۔ جیسے: أَنَا، نَحْنُ، أَنْتَ، أَنْتُمَا، أَنْتُمْ، أَنْتِ، أَنْتُمَا، أَنْتُنَّ، هُوَ، هُمَا، هُمْ، هِيَ، هُمَا، هُنَّ۔ ضمیر مرفوع منفصل عام طور پر مبتدا واقع ہوتی ہے اور بعد والا کلمہ خبر ہوتا ہے، جیسے:

أَنَا بَشَرٌ - أَنَا يُوْسُفُ - نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ - نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ - نَحْنُ مُسْتَهْزِؤُوْنَ - هُوَ شَاعِرٌ - هُوَ اللهُ - هِيَ حَيَّةٌ - هِيَ ظَالِمَةٌ - هُمْ نَادِمُوْنَ - أَنْتَ يُوْسُفُ - نَحْنُ نَرْزُقُكَ - أَأَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهُ - أَنَا رَبُّكُمُ الأَعْلَى - أَنَا أُحْيِيْ وَأُمِيْتُ۔

❷ **ضمیر منصوب منفصل:** جو محلِ نصب میں ہو اور اپنے عامل سے ملی ہوئی نہ ہو، جیسے:

إِيَّايَ، إِيَّانَا، إِيَّاكَ، إِيَّاكُمَا، إِيَّاكُمْ، إِيَّاكِ، إِيَّاكُمَا، إِيَّاكُنَّ، إِيَّاهُ، إِيَّاهُمَا، إِيَّاهُمْ، إِيَّاهَا، إِيَّاهُمَا، إِيَّاهُنَّ۔

یہ ضمیر جملہ فعلیہ میں ہو تو مفعول بہ بنتی ہے اور عام طور پر اس کے ترجمہ میں حصر کا معنی ہوتا ہے، جیسے: إِيَّاكَ نَعْبُدُ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔

ضمیر منفصل، ضمیر متصل کی طرح دو قسم (بارز، مستتر) نہیں ہوتی، بلکہ ہمیشہ بارز ہوتی ہے۔

ذیل میں ضمائر کی تفصیل دوبارہ چارٹ کی صورت میں پیش کی جاتی ہے تاکہ اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے۔ ضمائر کل ستر (70) اور پانچ جماعتوں پر مشتمل ہیں۔ ہر جماعت میں چودہ (14) صیغے ہیں۔

ضمیر مرفوع		ضمیر مجرور		ضمیر منصوب
متصل	منفصل	متصل	متصل	منفصل
ضَرَبْتُ	أَنَا	دِيْنِيْ لِيْ	ضَرَبَنِيْ	إِيَّايَ
ضَرَبْنَا	نَحْنُ	دِيْنُنَا لَنَا	ضَرَبَنَا	إِيَّانَا
ضَرَبْتَ	أَنْتَ	دِيْنُكَ لَكَ	ضَرَبَكَ	إِيَّاكَ
ضَرَبْتُمَا	أَنْتُمَا	دِيْنُكُمَا لَكُمَا	ضَرَبَكُمَا	إِيَّاكُمَا
ضَرَبْتُمْ	أَنْتُمْ	دِيْنُكُمْ لَكُمْ	ضَرَبَكُمْ	إِيَّاكُمْ
ضَرَبْتِ	أَنْتِ	دِيْنُكِ لَكِ	ضَرَبَكِ	إِيَّاكِ
ضَرَبْتُمَا	أَنْتُمَا	دِيْنُكُمَا لَكُمَا	ضَرَبَكُمَا	إِيَّاكُمَا
ضَرَبْتُنَّ	أَنْتُنَّ	دِيْنُكُنَّ لَكُنَّ	ضَرَبَكُنَّ	إِيَّاكُنَّ
ضَرَبَ	هُوَ	دِيْنُهُ لَهُ	ضَرَبَهُ	إِيَّاهُ
ضَرَبَا	هُمَا	دِيْنُهُمَا لَهُمَا	ضَرَبَهُمَا	إِيَّاهُمَا
ضَرَبُوْا	هُمْ	دِيْنُهُمْ لَهُمْ	ضَرَبَهُمْ	إِيَّاهُمْ
ضَرَبَتْ	هِيَ	دِيْنُهَا لَهَا	ضَرَبَهَا	إِيَّاهَا
ضَرَبَتَا	هُمَا	دِيْنُهُمَا لَهُمَا	ضَرَبَهُمَا	إِيَّاهُمَا
ضَرَبْنَ	هُنَّ	دِيْنُهُنَّ لَهُنَّ	ضَرَبَهُنَّ	إِيَّاهُنَّ

تمرین

① اسم غیر متمکن کی کتنی اور کون سی قسمیں ہیں؟

② ضمیر کی تعریف مثال سے واضح کریں۔ اور یہ بتائیں کہ ضمیر متصل کسے کہتے ہیں؟ اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟

③ ظہور و عدم ظہور کے اعتبار سے ضمیر مرفوع متصل کی کتنی اور کون سی قسمیں ہیں؟

④ ضمیر بارز کسے کہتے ہیں؟ مثال سے واضح کریں۔

⑤ وجوباً اور جوازاً مستتر ہونے کے اعتبار سے ضمائر کی اقسام کی وضاحت کریں۔

⑥ ضمیر منصوب متصل اور ضمیر مجرور متصل کسے کہتے ہیں؟

⑦ ان ضمائر کی تعیین کریں جو منصوب اور مجرور ہونے میں مشترک ہیں۔

⑧ ذیل کے جملوں سے صرف ضمیر مرفوع متصل کی تعیین بارز اور مستتر کے ساتھ کریں، مثلاً:

جملہ	ضمیر	مستتر/بارز	جملہ	ضمیر	مستتر/بارز
أَنْفُخُ فِيْهِ	أَنَا	مستتر	نَرْزُقُكَ	نَحْنُ	مستتر

تَعْرِفُ	أَنْتَ	مستتر	تَزْرَعُوْنَهُ	واو	بارز
أَتَعْجَبِيْنَ	یا	بارز	يَنْشُرُ رَحْمَتَهُ	هو	مستتر

أَذْبَحُكَ - نَنْصُرُ رُسُلَنَا - مَا ذَا تَأْمُرِيْنَ - يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا - أُقْنُتِيْ لِرَبِّكِ - لاَ أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ - إِنَّا نَطْمَعُ - مَا ذَا تَفْقِدُوْنَ - نَنْقُصُهَا - يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ - تَنْكِصُوْنَ - أُدْخُلِيْ فِيْ عِبَادِيْ - يَنْفَعُ النَّاسَ - نَسْخَرُ مِنْكُمْ - فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ - اِرْكَبْ مَعَنَا - يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ - قَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ - يَبْخَلُ عَنْ نَفْسِهِ - يَحْكُمَانِ فِي الْحَرْثِ - يَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ - اِذْهَبَا إِلَى فِرْعَوْنَ - يَسْجُدَانِ - اِصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ - أَقِمْنَ الصَّلاَةَ - يَحْمِلُوْنَ أَوْزَارَهُمْ - يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ - اِرْجِعِيْ إِلَى رَبِّكِ - لاَ يَبْغِيَانِ - لاَ تَقْرَبُوْهُنَّ حَتَّى يَطْهَرْنَ - أَوَلَمْ يَرَوْا - اِبْلَعِيْ مَاءَكِ - يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ - أُسْكُنْ أَنْتَ۔

ذیل کے جملوں سے ضمیر منصوب متصل کی تعیین کریں۔

فَكَذَّبُوْهُ - أَهْلَكْنَاهُمْ - فَعَقَرُوْهَا - أَخَذَهُمُ الْعَذَابُ - مَا أَسْأَلُكُمْ - نَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ - نَظُنُّكَ - هَلْ أُنَبِّئُكُمْ - الشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُوْنَ - جَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ - لَأَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ - أَظْهَرَهُ اللهُ عَلَيْهِ - نَبَّأَنِيَ الْعَلِيْمُ - إِنْ طَلَّقَكُنَّ - فَجَانَتَاهُمَا - لاَ تُخْرِجُوْهُنَّ - أَمْسِكُوْهُنَّ۔

سبق: 18

فاعل ومفعول ضمیر کی صورت میں

اب تک جو تمارین گزریں ان میں فاعل اور مفعول بہ وغیرہ اسمِ ظاہر کی صورت میں تھے۔ ذیل کی تمارین میں فاعل اور مفعول بہ وغیرہ اسم ظاہر کی صورت میں نہیں بلکہ ضمیر کی صورت میں ہیں۔ جیسا کہ پہلے گزر چکا کہ جو ضمیر فاعل بنے وہ ضمیر مرفوع متصل کہلاتی ہے تو کہہ سکتے ہیں کہ اس تمرین میں فاعل ضمیر مرفوع متصل کی صورت میں ہے۔ اگرچہ اس تمرین کا مقصد ضمیر مرفوع متصل کی پہچان کرانا ہے، لیکن ضمناً اس میں ضمیر منصوب متصل اور ضمیر مجرور متصل کی ضمائر بھی ہیں، لہٰذا ترکیب میں اس بات کا لحاظ بھی رکھا جائے۔

ترجمہ	مفعول	فاعل	فعل	جملے
ہم نے نوح کو بھیجا	نُوحاً	نَا	اَرْسَلَ	اَرْسَلْنَا نُوحًا
اس نے تختیوں کو پکڑا	الاَلْوَاحَ	هُوَ	اَخَذَ	اَخَذَ الْاَلْوَاحَ
تو نے ایک نفس کو قتل کیا	نَفْساً	تَ	قَتَلَ	قَتَلْتَ نَفْساً
تم راستے بند کرتے ہو	السَّبِيْلَ	و	تَقْطَعُ	تَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ
وہ توبہ قبول کرتا ہے	التَّوْبَةَ	هُوَ	يَقْبَلُ	يَقْبَلُ التَّوْبَةَ
تم مجھے اجرت پر لے لو	ى	اَنْتَ	تَأْجُرَ	تَأْجُرَنِيْ
اس نے نماز قائم کی	الصَّلاةَ	هُوَ	اَقَامَ	اَقَامَ الصَّلاةَ
وہ آپ سے پوچھتے ہیں	كَ	و	يَسْتَفْتِيْ	يَسْتَفْتُوْنَكَ

اس تمرین کی ترکیب یوں ہوں گی: اَرْسَلْنَا نُوحًا. اَرْسَلَ فعل، نَا ضمیر بارز مرفوع متصل فاعل، نُوحاً مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ اسی طرح ذیل کے جملوں کی ترکیب کریں، اور ضمیر کی تعیین کریں۔

اِتَّخَذَتْ بَيْتًا - اِتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ - اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ - تَفَقَّدَ الطَّيْرَ - قَتَلْتُمْ نَفْسًا - قَرَأْتَ الْقُرْآنَ - اِبْتَغَوُا الْفِتْنَةَ - اَقَلَّتْ سَحَابًا - اَقَامَ الصَّلاةَ - جَمَعَ كَيْدَهٗ - آتَيَا اَهْلَ قَرْيَةٍ - تَأْتِيْ سُنَّةَ الْاَوَّلِيْنَ - اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ - شَدَدْنَا اَسْرَهُمْ - اِسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ - فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ - فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ - اَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ - لَا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ - صَكَّتْ وَجْهَهَا - تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ - نُقَتِّلُ اَبْنَاءَهُمْ - لَا يَرْجُوْنَ لِقَاءَنَا - تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا - قَضَيْتُمْ مَنَاسِكَكُمْ - قَطَّعَ اَمْعَاءَهُمْ - قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ - يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ - يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ - يَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ - لَعَنَّا اَصْحٰبَ السَّبْتِ - لَعَنَتْ اُخْتَهَا - نُرِيْ اِبْرَاهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ - اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ - فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ - قَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً - يُقَدِّرُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ - نُقَلِّبُ

اَفْئِدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ - اٰتَيْنَا اٰلَ اِبْرَاهِيْمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ۔

ذیل میں وہ مثالیں درج ہیں جن میں فاعل ومفعول بہ دونوں ضمیر کی صورت میں ہیں۔

اَخَذَتْهَا - خَلَقْنَاهُمْ - فَتَقْنَاهُمَا - يَسْتَفْتُوْنَكَ - اِفْتَرَاهُ - اَفْسَدُوْهَا - قَاسَمَهُمَا۔

عام طور پر جملہ فعلیہ کی ترتیب یوں ہوتی ہے: پہلے فعل، پھر فاعل، اس کے بعد مفعول بہ۔ لیکن کبھی اس طرح ہوتا ہے کہ مفعول بہ مقدم اور فاعل مؤخر ہوتا ہے۔ ذیل میں وہ امثلہ درج ہیں جن میں مفعول بہ مقدم اور فاعل مؤخر ہے۔ جہاں فاعل یا مفعول بہ اسمِ ظاہر کی صورت میں ہوں وہاں فاعل اور مفعول بہ کا ضابطہ یاد رہنا چاہیے کہ فاعل مرفوع اور مفعول بہ منصوب ہوتا ہے۔

اس کی ترکیب یوں ہوتی ہے: جَاءَ كُمْ رَسُوْلٌ، جَاءَ فعل، كُمْ ضمیر منصوب متصل مفعول بہ، رَسُوْلٌ فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ذیل کے جملوں کی ترکیب اسی طرح کریں، اور ضمائر کی تعیین کریں۔

لَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ - اِبْتَلٰى اِبْرَاهِيْمَ رَبُّهٗ - سَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ - اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ - يُرِيْهُمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ - حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ - سَاَلَكَ عِبَادِيْ - يَاْتِيَهُمُ اللّٰهُ - اَمَرَكُمُ اللّٰهُ - لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ - جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ - لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ - لَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا - اَمَاتَهُ اللّٰهُ - يَتْبَعُهَا اَذًى - اَصَابَهٗ وَابِلٌ - اَصَابَهُ الْكِبَرُ - يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ - اَخَذَهُمُ اللّٰهُ - يُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ - تَقَبَّلَهَا رَبُّهَا - نَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ - بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ - لَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ - مَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ - اِسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ - تَاْكُلُهُ النَّارُ - مَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ - يَسْئَلُكَ اَهْلُ الْكِتَابِ - غَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا - اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ - لَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ - اِلْتَقَمَهُ الْحُوْتُ - اَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ - عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى - تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ - سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَا - اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ - مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ - يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَاءَ - لَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ - اَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ - اَنْسٰهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ - صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ - حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى - يَاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ - يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ - لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ۔

جملہ فعلیہ کی بحث میں گزرا تھا کہ کبھی ایک فعل کے دو مفعول بہ ہوتے ہیں۔ ذیل میں وہ مثالیں درج ہیں جن میں فعل کے لئے ایک سے زائد مفعول ہیں۔

اٰتَاهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ - تَتَّخِذُنَا هُزُوًا - اٰتَيْتُمْ اِحْدٰهُنَّ قِنْطَارًا - جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً - يَبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا - اٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا - اٰتَاهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا - لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ۔

کبھی مفعول بہ فعل سے بھی پہلے آتا ہے۔ اگر مفعول بہ اسمِ ظاہر ہو تو منصوب ہوگا۔ اگر ضمیر کی صورت میں ہو تو اس ضمیر کو ضمیر منصوب منفصل کہتے ہیں۔ ذیل کی مثالوں میں مفعول بہ فعل اور فاعل دونوں پر مقدم ہے۔

اِيَّاكَ نَعْبُدُ - فَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ - فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ - اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ - غَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ - كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى - اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ - اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ - الْحَقَّ اَقُوْلُ - اللّٰهَ اَعْبُدُ۔

ذیل کی مثالیں جملہ انشائیہ کی مثالیں ہیں، جملہ انشائیہ کی اقسام اور ضمائر کی پہچان کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے ان کی ترکیب

اس طرح کریں: آتُوا الیَتٰمیٰ أَمْوَالَهُمْ۔ آتُوا فعل امر معرف، واو ضمیر بارز فاعل، اموال مضاف، هم ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ذیل کے جملوں کی اسی طرح ترکیب کریں۔

أُعْبُدُوْا رَبَّكُمْ - أُدْعُوْا شُهَدَاءَ كُمْ - إِتَّقِ اللهَ - آمِنُوْا - أَقِيْمُوْا الصَّلَاةَ - إِتَّقُوْا النَّارَ - أُذْكُرُوْا نِعْمَتِيْ - آتُوْا الزَّكٰوةَ - أُقْتُلُوْا أَنْفُسَكُمْ - أُدْخُلُوْا هٰذِهِ القَرْيَةَ - إِهْبِطُوْا - إِجْعَلْ هٰذَا بَلَداً آمِنًا - وَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ - لَا تَنْتِفُوْا الشَّيْبَ - أَعْطُوْا الأَجِيْرَ أَجْرَهُ - لَا تَسُبُّوْا الأَمْوَاتَ - أَطْعِمُوْا الجَائِعَ - لَا تَتَّخِذُوْا ظُهُوْرَ دَوَابِّكُمْ مَنَابِرَ - عُوْدُوْا المَرِيْضَ - تَعَاهَدُوْا القُرْآنَ - إِتَّقِ دَعْوَةَ المَظْلُوْمِ - لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ - لَا تَكْفُرْ - لَا تَخْشَوْهُمْ - لَا تَقْرَبُوْهَا - لَا تَحْلِقُوْا رُؤُوْسَكُمْ - لَا تَجْعَلُوْا اللهَ عُرْضَةً - لَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ - لَا تَنْسَوُا الفَضْلَ - لَا تَيَمَّمُوْا الخَبِيْثَ - لَا تَكْتُمُوْا الشَّهَادَةَ - لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا - لَا تُؤْتُوْا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمْ - لَا تُحِلُّوْا شَعَائِرَ اللهِ - لَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ - لَا تَقْتُلُوْا الصَّيْدَ۔

ذیل میں دی گی خالی جگہوں میں مناسب ضمائر تحریر کر کے جملہ اسمیہ بنائیں:

۱۔ مُجْتَهِدَةٌ	۲۔ نَشِيْطٌ
۳۔ الَّذِيْ رَئِيْسُ الجَامِعَةِ	۴۔ مُؤَدَّبَانِ
۵۔ نَشِيْطُوْنَ	۶۔ مُؤْمِنَتَانِ
۷۔ الَّذِيْ فُزْتَ فِي الامتحان	۸۔ كَسُوْلَاتٌ

ضمائر کی تبدیلی کالحاظ کرتے ہوئے جملے: قَدِمَ الشَّامَ فِيْ صَبَاهُ سے چھ جملے بنائیں:

۱۔ البنتان... الشَّامَ فِيْ صَبَا ...	۲۔ البنات... الشَّامَ فِيْ صَبَا ...	۳۔ الأولاد... الشَّامَ فِيْ صَبَا ...
۴۔ أَنْتَ... الشَّامَ فِيْ صَبَا ...	۵۔ أَنْتِ... الشَّامَ فِيْ صَبَا ...	۶۔ أَنْتُمْ... الشَّامَ فِيْ صَبَا ...

سبق: 19

اسمائے اشارات

برائے مذکر		برائے مؤنث	
هذا طالبٌ مجتهدٌ	یہ محنتی طالب علم ہے	هذه طالبةٌ مجتهدةٌ	یہ محنتی طالبہ ہے
هذان طالبان مجتهدان	یہ دونوں محنتی طالب علم ہیں	هاتان طالبتان مجتهدتان	یہ دونوں محنتی طالبات ہیں
هؤلاء طلابٌ مجتهدون	یہ سب محنتی طالب علم ہیں	هؤلاء طالباتٌ مجتهداتٌ	یہ سب محنتی طالبات ہیں
برائے مذکر		برائے مؤنث	
ذاك ولدٌ مؤدبٌ	وہ باادب لڑکا ہے	تاكَ بنتٌ مؤدبةٌ	وہ باادب لڑکی ہے
ذانِكَ ولدان مؤدبان	وہ دونوں باادب لڑکے ہیں	تانكَ بنتان مؤدبتان	وہ دونوں باادب لڑکیاں ہیں
أولئك أولادٌ مؤدبون	وہ سب باادب لڑکے ہیں	أولئك بناتٌ مؤدباتٌ	وہ سب باادب لڑکیاں ہیں

مذکورہ مثالوں سے غور کریں کہ ان میں ایک لفظ سے کسی چیز کی طرف اشارہ کر کے اسے واضح اور ممتاز کیا جا رہا ہے۔ پہلی مثال میں ایک طالب علم کی طرف اشارہ کر کے اسے متعین کیا کہ یہ محنتی طالب علم ہے، دوسری میں ایک طالبہ کی طرف اشارہ ہے۔ تیسری میں دو طالب علموں کی طرف اور چوتھی مثال میں دو طالبات کی طرف اشارہ ہے۔ پانچویں میں محنتی طلبا کی جماعت کی طرف اشارہ کر کے ان کو متعین کیا گیا اور چھٹی مثال میں محنتی طالبات کی جماعت کی طرف اشارہ کر کے ان کی تعیین ہوئی۔

اسی طرح دوسرے مجموعے کی مثالوں میں بھی اسی ترتیب سے باادب لڑکے اور باادب لڑکی کی طرف اشارہ کر کے انہیں متعین کیا گیا۔ پہلے مجموعے میں جن طلباء و طالبات کی طرف اشارہ کیا گیا وہ قریب تھے، اس لئے اشارہ کے لئے هذا، هذه، هذان، هاتان اور هؤلاء کو استعمال کیا گیا۔ جب کہ دوسرے مجموعے میں جن لڑکے لڑکیوں کی طرف اشارہ کیا گیا وہ قریب نہ تھے، اس لئے اشارہ کے لئے ذاك، تاكَ، ذانك، تانكَ اور أولئك کے الفاظ ہیں۔

لہٰذا معلوم ہوا کہ ''اسمائے اشارات ان اسماء کو کہتے ہیں جنہیں کسی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہو۔'' اور جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اسے مشارٌ الیہ کہا جاتا ہے جیسے مذکورہ مثالوں میں مجتهد اور مؤدب چونکہ اشارہ عام طور پر اسی چیز کی طرف کیا جاتا ہے جو محسوس اور نظر آنے والی ہو، اس لئے کہا جاتا ہے کہ مشارٌ الیہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ نظر آئے، البتہ بسا اوقات ذہن میں موجود چیز کو بھی مشارٌ الیہ بنایا جاتا ہے جیسے: قبر کے سوال والی حدیث میں ہے: مَا ذَا تَقُوْلُ فِيْ هَذَا الرَّجُلِ؟ آپ ان کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ چونکہ نبی اکرم ﷺ حاضر فی الذہن ہیں اس لئے اشارہ آپ ﷺ کی طرف ہے۔

اسمائے اشارات درج ذیل ہیں:

برائے مذکر			
اسم اشارہ	قریب	متوسط	بعید
مفرد	هذا	ذاكَ	ذالكَ
تثنیہ	هذان/هذين	ذانِك/ذينك	ذانِك/ذينك
جمع	هؤلاء	أولئك	أولالك

برائے مؤنث			
اسم اشارہ	قریب	متوسط	بعید
مفرد	هذه	تاكَ	تلك
تثنیہ	هاتانِ/هاتين	تأنكَ/تَيْنِكَ	تأنكَ/تَيْنِكَ
جمع	هؤلاء	أولئِكَ	أولالك

اسمائے اشارات کے احکام:

اصل اسم اشارہ "ذا" ہے۔ تثنیہ کے لئے ذا کے آخر میں الف نون اور یا نون لگانے سے ذان اور ذین بنا، مؤنث کے لئے آخر میں "ی" لگانے سے "ذِہٖ" ہوا۔ کبھی اس شروع میں تنبیہ کے لئے "ھا" لگاتے ہیں تو اس کی صورت یوں ہوتی ہے: هذا، هذان، هذين، هذه۔

قریب کی طرف اشارہ کرنا ہو تو اس آخر میں "ک" خطاب لگاتے ہیں، جیسے: ذاكَ، ذانِكَ، ذَيْنِكَ۔ دور کی طرف اشارہ کرنا ہو تو "لك" لگاتے ہیں، جیسے: ذٰلِكَ ھاء التنبیہ اور "ك" کبھی جمع نہیں ہوتے۔

"ك" خطاب مخاطب کے مذکر و مؤنث، مفرد و تثنیہ جمع ہونے کے اعتبار سے تبدیل ہوتا ہے، مثلاً: ذلكَ، ذلكُما، ذلكُم، ذلكُنَّ وغیرہ۔

اگر کسی قریبی جگہ کی طرف اشارہ کرنا ہو تو اسمائے ظروف هُنا /ههُنا، درمیانی جگہ کے لئے هُناكَ اور دور کے لئے هُنالِكَ/ثَمَّ یا ثَمَّةَ استعمال ہوتے ہیں۔

مشارٌ الیہ کا اعراب اسمِ اشارہ کے موافق مرفوع، منصوب یا مجرور ہوتا ہے، جیسے: هٰذا الكِتابُ مُفِيْدٌ طالَعْتُ هٰذَا الكِتَابَ، نَظَرْتُ إلى ذٰلكَ الكِتَابِ۔

اسمائے اشارہ جملہ اسمیہ میں مبتدا بنتے ہیں اور عام طور پر ان کی خبر "ال" سے خالی ہوتی ہے، جیسے: هذا غلامٌ، هذه ناقةُ الله

عام طور پر مشار الیہ معرف باللام ہوتا ہے یا مضاف۔ اگر معرف باللام ہو تو اسم اشارہ پہلے اور مشار الیہ بعد میں آتا ہے، اس صورت میں اسم اشارہ کو موصوف اور مشار الیہ کو صفت یا اسم اشارہ کو مبدل منہ اور مشار الیہ کو بدل کہتے ہیں، جیسے: ذلك الكتابُ مفيدٌ، هذا الولدُ ذكيٌّ، لا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ، اُدْخُلُوا هٰذِهِ القَرْيَةَ، أُوحِيَ إلَيَّ هذا القرآنُ۔

اگر مشار الیہ مضاف ہو تو اسم مشار الیہ پہلے اور اسم اشارہ بعد میں آتا ہے، جیسے: اذْهَبُوا بقميصي هذا،

لتنبّئنّهم بأمرهم هذا۔

جمع کے اشارے صرف ذوی العقول کے لئے استعمال ہوتے ہیں جیسے: أولئِكَ أَصْحَابُ الجَنَّةِ، هٰؤلاءِ قَوْمٌ كَافِرُوْنَ، أولٰئِكَ أَصْحَابُ محمَّدٍ۔

جمع غیر عاقل کے لئے واحد مؤنث کا اشارہ استعمال ہوتا ہے، جیسے: هٰذِهِ فَنَاجِيْنُ و تِلْكَ كُئُوسٌ۔

تمرین

① اسم اشارہ کی کیا تعریف ہے اور مشار الیہ کسے کہتے ہیں؟

② اصل اسم اشارہ کون سا ہے؟ اور اس کے شروع یا آخر میں لگائے جانے والے حروف کا کیا مقصد ہے؟

③ مشار الیہ کے احکام کیا ہیں؟

④ چونکہ اسمائے اشارات مبنی ہیں اور مبنی کا اعراب محلی ہوتا ہے، لہٰذا ذیل کی مثالوں میں اسمائے اشارہ کے محلی اعراب کی وضاحت کریں:

إجْعَلْ هٰذَا بَلداً آمِناً - عَلَى الوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ - مِنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا - ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ - مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلاً - أُوْحِيَ إلَيَّ هٰذَا القُرْآنُ - لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا - حَرَّمَ هٰذَا - مَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ - عَرَضَ هٰذَا الأَدْنٰى - ذٰلِكَ مَتَاعُ الحَيَاةِ الدُّنْيَا - عَنْ هٰذَا غَافِلِيْنَ - مَتٰى هٰذَا الوَعْدُ - أَعْرِضْ عَنْ هٰذَا۔

⑤ درج ذیل کلمات کے شروع میں اسم اشارہ قریب لگائیں:

قَلَمٌ - أَقْلَامٌ - حُجْرَةٌ - مُعَلِّمَاتٌ - خَصْمَانِ - بُرْهَانٌ - آيَتَانِ - طَالِبَةٌ - بُرْهَانَانِ - مُعَلِّمُوْنَ۔

⑥ درج ذیل کلمات کے شروع میں اسم اشارہ بعید لگائیں:

سَاحِرُوْنَ - بَنَاتِيْ - فَضْلُ اللهِ - قَلَمَانِ - الأَنْهَارُ - أُمَّةٌ - طَالِبَتَانِ - مُعَلِّمَاتٌ - كُتُبٌ - المُفْلِحُوْنَ۔

⑦ ذیل کے جملوں کی ترکیب کریں:

هذا صراطٌ مُسْتَقِيْمٌ - هذا خَلْقُ اللهِ - هذا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ - هذَا عَطَاءُنَا - هذه الحَيَاةُ الدنيا متاعٌ - هذا تأْوِيْلُ رُؤْيَايَ - هذه سَبِيْلِيْ - هذا فَوْجٌ مُقْتَحِمٌ - ذَانِكَ بُرْهَانَانِ - هؤلاء بَنَاتِيْ - هذانِ لَسَاحِرَانِ - هذه الأَنْهَارُ تَجْرِيْ - أولئكَ أَصْحَابُ مُحمدٍ - هذَانِ خَصْمَانِ - أُذٰلِكَ خَيْرٌ - أولئِكَ أَصْحَابُ المَيْمَنَةِ - أولئكَ المُقَرَّبُوْنَ - تِلْكَ آيَاتُ الكِتَابِ الحَكِيْمِ - هَذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ - ذَلِكَ يَوْمُ الحَقِّ - هَذا مِلْحٌ أُجَاجٌ - ذلِكَ أَمْرُ اللهِ - ذلِكَ جَزَاؤُهُمْ - تِلْكَ حُدُوْدُ اللهِ۔

سبق: 20

اسمائے موصولہ

درجِ ذیل جملوں میں غور کریں:

پہلا مجموعہ			
كَسَبَتْ	اس نے کمایا	ظَلَمُوْا	انہوں نے ظلم کیا
اَنْزَلَ الْكِتَابَ	کتاب نازل کی	خَلَقَكُمْ	اس نے تمہیں پیدا کیا
يَدُعُّ الْيَتِيْمَ	یتیم کو دھتکارتا ہے	آمَنُوْا	وہ ایمان لائے
دوسرا مجموعہ			
مَا كَسَبَتْ	جو اس نے کمایا	الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا	جنہوں نے ظلم کیا
الَّذِيْ اَنْزَلَ الْكِتَابَ	جس نے کتاب نازل کی	الَّذِيْ خَلَقَكُمْ	جس نے تمہیں پیدا کیا
الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ	جو یتیم کو دھتکارتا ہے	الَّذِيْنَ آمَنُوْا	جو ایمان لائے

تیسرا مجموعہ	
لَهَا مَا كَسَبَتْ	اس کو ملے گا جو اس نے کمایا
اللّٰهُ الَّذِيْ اَنْزَلَ الْكِتَابَ	اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے کتاب نازل کی
ذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ	وہی ہے جو یتیم کو دھتکارتا ہے
يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا	دیکھ لیں گے وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا
اُعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ	اپنے اس رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا کیا
بَشِّرِ الَّذِيْنَ آمَنُوْا	خوشخبری دو ان لوگوں کو جو ایمان لائے

پہلے مجموعے میں دیکھیں کہ اس میں مذکورہ جملے كَسَبَتْ، اَنْزَلَ، يَدُعُّ، ظَلَمُوْا، خَلَقَكُمْ، آمَنُوْا تام اور کامل ہیں اور ان پر جملہ خبریہ کی تعریف صادق آ رہی ہے۔ دوسرے مجموعے میں دیکھیں کہ جب ان کے شروع میں اسمِ موصول آیا تو اب ان کی وہ حیثیت نہ رہی، بلکہ اب تام نہیں اور ان پر جملہ خبریہ کی تعریف صادق نہیں آ رہی۔ تیسرے مجموعے میں دیکھیں کہ اسم موصول کے شروع میں کچھ کلمات کا اضافہ ہے۔ اس اضافے کی وجہ سے یہ تام اور مکمل جملہ بن گئے۔

وصل ملانے کو کہتے ہیں چونکہ اسم موصول عام طور پر اپنے بعد والے جملے کو ماقبل سے ملاتا ہے اس لئے اسے اسم موصول کہتے ہیں۔ اسم موصول کی تعریف یہ ہے کہ "وہ اسم ناتمام کہ جب تک اس کے ساتھ ایک جملہ مذکور نہ ہو کسی جملے کا جزو تام بننے کی صلاحیت نہ رکھے" یعنی اکیلا نہ فاعل ہو سکتا ہے، نہ مفعول، نہ مبتدا، نہ خبر۔

بالفاظِ دیگر جو دو جملوں کو ملا کر ایک کر دے اور خود جملے میں تنہا نہ فاعل ہو سکے، نہ مفعول، نہ مبتدا اور نہ خبر، بلکہ وہ جس جملے

کے شروع میں واقع ہو وہ پورا جملہ مبتدا، خبر یا فاعل یا مفعول بنے۔ جیسا کہ پہلی مثال میں اسم موصول "ما" اپنے صلہ سے مل کر مبتدا ہے اور لھا خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

دوسری مثال میں اسم موصول "الذی" اپنے صلہ أنزل الکتاب سے مل کر مبتدا لفظ اللہ کے لئے خبر ہے۔ تیسری مثال میں اسم موصول "الذی" اپنے صلہ یدع الیتیم سے مل کر مبتدا کے لئے خبر ہے۔

چوتھی مثال میں اسمِ موصول الذین اپنے صلے ظلموا سے مل کر فاعل بن رہا ہے۔ پانچویں مثال میں اسم موصول الذی اپنے صلہ خلقکم سے مل کر ربکم موصوف کے لئے صفت ہے اور موصوف صفت مل کر اعبدوا کے لئے مفعول بہ ہیں، اور چھٹی مثال میں اسم موصول الذین اپنے صلہ آمنوا سے مل کر بشر کے لئے مفعول بہ ہے۔

عام طور پر اسم موصول کے ترجمے میں یہ الفاظ آتے ہیں: جو، جس، جنہوں نے۔

اسم موصول کے بعد والا جملہ صلہ کہلاتا ہے اور صلے کے لئے ضروری ہے کہ وہ جملہ خبریہ ہو کیوں کہ جملہ انشائیہ صلہ نہیں بن سکتا۔

اسم موصول اپنے صلہ اور ضمیر عائد کا محتاج ہوتا ہے۔ صلہ کا ہونا اس لئے ضروری ہے کہ اس کے بغیر اسم موصول اپنے معنی پر دلالت نہیں کرتا، کیوں کہ صرف لفظ "جو، جنہوں نے، جس نے" کا کوئی معنی نہیں ہوتا۔

ضمیر عائد سے مراد وہ ضمیر ہے جو صلے کا تعلق اسمِ موصول سے جوڑتی ہے اور مفرد، تثنیہ جمع، مذکر و مؤنث میں اسم موصول کے مطابق ہوتی ہے جیسا کہ مذکورہ مثالوں میں سے پہلی مثال میں صلہ کسبت میں ضمیر "ھا" اسم موصول "ما" کی طرف راجع ہے۔ دوسری مثال میں صلہ أنزل الکتاب ہے اور انزل میں ضمیر "ھو" اسمِ موصول الذی کی طرف راجع ہے۔ تیسری مثال میں یدع میں ضمیر "ھو" اسمِ موصول الذی کی طرف راجع ہے۔ چوتھی اور چھٹی مثال میں صلہ ظلموا اور آمنوا میں ضمیرِ بارز "واو" اسم موصول الذین کے مطابق ہے۔ اسی طرح صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ (ان لوگوں کا راستہ جن پر تونے انعام کیا) میں "ھم" ضمیر اسم موصول کی طرف راجع ہے اور عائد کا ہونا اس لئے ضروری ہے کہ اسم موصول مستقل اسم ہے اور جملہ بھی مستقل ہے۔ ان دونوں کو ملانے کے لئے کسی رابطے کی ضرورت ہوتی ہے جو دونوں میں ربط کا کام دے اور عائد یہی کام کرتا ہے۔

اسمائے موصولہ دو طرح کے ہیں: اسمائے موصولہ خاص، اسمائے موصولہ عام۔ اسمائے موصولہ خاص یہ ہیں:

مذکر			مؤنث		
واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
الَّذِی	اللذان اللذین	الَّذِيْنَ	الَّتِي	اللتان اللتین	اللَّاتِي اللَّوَاتِي

اللذان، اللذین: دونوں مستقل لغت ہیں۔ "الَّذِيْنَ" جمع مذکر کے لئے، "الَّذُوْنَ" بھی اسی طرح ہے۔ اللتان، اللتین تثنیہ مؤنث کے لئے، دونوں مستقل لغات ہیں۔ اللاء بھی جمع مؤنث کے لئے ہے، جیسے: وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ (وہ عورتیں جو ماہواری آنے سے مایوس ہو گئیں)

جب کہ اسمائے موصولہ عام میں درج ذیل اسماء داخل ہیں:

صلہ عام طور پر جملے کی صورت میں ہوتا ہے اور کبھی قائم مقام جملہ کی صورت میں ہوتا ہے۔ قائم مقام جملہ کی وضاحت اگلے اسباق میں آئے گی۔

① مَنْ: یہ عموماً ذوی العقول (مذکر و مؤنث، مفرد و جمع سب) کے لئے آتا ہے جیسے: وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ (تو جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے) اور کبھی "ما" کے معنی میں غیر ذوی العقول کے لئے آتا ہے، جیسے: فَمِنْهُمْ مَنْ يَمْشِي عَلَى بَطْنِهِ (ان میں سے بعض ایسے ہیں جو پیٹ کے بل چلتے ہیں/ رینگتے ہیں)

② ما: عموماً غیر ذوی العقول کیلئے آتا ہے جیسے: لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ (میں ان معبودوں کی عبادت نہیں کرتا جن کی عبادت تم کرتے ہو) اور کبھی "مَنْ" کے معنی میں ذوی العقول کیلئے آتا ہے، جیسے: وَالسَّمَاءِ وَمَا بَنٰهَا (آسمان اور اس ذات کی قسم جس نے اسے بنایا)، فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ (نکاح کروان عورتوں میں سے جو تمہیں پسند آئیں)

③ أَيٌّ وَ أَيَّةٌ: پہلا مذکر کیلئے اور دوسرا مؤنث کے لئے ہے اور ذوی العقول وغیر ذوی العقول دونوں کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ یہ دونوں اسماء اگرچہ اسمائے موصولہ میں سے ہیں اور اسمائے موصولہ اسم غیر متمکن کی قسم ہے جو مبنی ہے، لیکن یہ دونوں بہرصورت مبنی نہیں، بلکہ ان کی چار حالتیں ہیں، تین حالتوں میں معرب اور ایک حالت میں مبنی ہوتے ہیں۔

صورتیں	حالتِ رفعی	حالتِ نصبی	حالتِ جری
مضاف ہوں اور صدرِ صلہ مذکور ہو	يُعْجِبُنِي أَيُّهُم هو قائمٌ	رأيتُ أَيُّهُم هو قائمٌ	مررتُ بأَيُّهم هو قائمٌ
نہ مضاف ہوں، نہ صدرِ صلہ مذکور ہو	يُعْجِبُنِي أَيٌّ قائمٌ	رأيتُ أَيًّا قائمٌ	مررتُ بأَيٍّ قائمٌ
مضاف نہ ہوں اور صدرِ صلہ مذکور ہو	يُعْجِبُنِي أَيٌّ هو قائمٌ	رأيتُ أَيًّا هو قائمٌ	مررتُ بأَيٍّ هو قائمٌ
مضاف ہوں اور صدرِ صلہ مذکور نہ ہو	يُعْجِبُنِي أَيُّهُم قائمٌ	رأيتُ أَيُّهُم قائمٌ	مررتُ بأَيُّهُم قائمٌ

من، ما، أَيٌّ اور أَيَّةٌ استفہام اور شرط کے لئے بھی استعمال ہوتے ہیں۔

④ الْ: اسم فاعل و اسم مفعول جب معنی حدثی میں ہوں یا بالفاظ دیگر دوام و استمرار پر دلالت نہ کریں تو ان پر داخل الف لام الذی کے معنی میں ہوگا۔ اگر معنی حدثی میں نہ ہوں تو ان پر جو الف لام داخل ہوگا وہ الذی کے معنی میں نہیں ہوگا بلکہ الف لام حرفی ہوگا، جیسے: المؤمن، الکافر وغیرہ۔

⑤ ذو: قبیلہ بنو طے کی لغت میں ذو بمعنی الذی ہوتا ہے، جیسا کہ شاعر بنو طے کا شعر ہے:

فَإِنَّ الْمَاءَ مَاءُ أَبِيْ وَ جَدِّيْ   وَ بِئْرِيْ ذُوْ حَفَرْتُ وَ ذُوْ طَوَيْتُ

أي: الَّذِيْ حَفَرْتُهُ وَالَّذِيْ طَوَيْتُهُ۔ لہٰذا جَاءَنِيْ ذُوْ ضَرَبَكَ کا معنی جَاءَنِي الَّذِيْ ضَرَبَكَ ہوگا۔ یہ ذو مبنی ہوتا ہے اور کبھی مضاف نہیں ہوتا۔ ایک ذو بمعنی صاحب ہوتا ہے جو اسمائے ستہ مکبرہ میں سے ہے اور جنس کی طرف مضاف اور معرب ہوتا ہے، حالتِ رفعی میں ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنِ، حالتِ نصبی میں يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ اور حالتِ جری میں عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ۔

هُوَ قائمٌ صلہ ہے اور صدرِ صلہ یعنی صلہ کا پہلا جز "هو" مذکور ہے۔ جب یہ مضاف ہوں اور صدرِ صلہ مذکور نہ ہو تو اس صورت میں مبنی جب کہ باقی تینوں صورتوں: مضاف ہوں اور صدرِ صلہ مذکور ہو، ۲- نہ مضاف ہوں نہ صدرِ صلہ مذکور ہو، ۳- مضاف نہ ہوں اور صدرِ صلہ مذکور ہو، ان صورتوں میں معرب ہیں۔

تمرین

① اسم موصول کسے کہتے ہیں؟
② صلہ کی تعریف کریں اور یہ بتائیں کہ صلے کا ہونا کیوں ضروری ہے؟
③ ضمیر عائد کسے کہتے ہیں اور کا ہونا کیوں ضروری ہے؟
④ ای اور ایّۃٌ معرب ہیں یا مبنی؟ اور مبنی ہونے کی کون سی صورت ہے؟
⑤ من اور ما میں کیا فرق ہے؟
⑥ "ال" کب اسم موصول کے معنی پر دلالت کرتا ہے؟

موصول و صلے کی ترکیب کے متعلق چند باتیں ملحوظ رکھیں:

1. صرف اسمِ موصول ''اسمِ ناقص'' ہے اور اپنے معنی پر واضح طور پر دلالت نہیں کرسکتا، بلکہ اس کے لئے صلہ کا ہونا ضروری ہے۔
2. اسمِ موصول اپنے صلے کے ساتھ مل کر ترکیب میں مبتدا، خبر، فاعل، مفعول بہ، مضاف الیہ وغیرہ واقع ہوتا ہے۔
3. چونکہ اسمِ موصول مبنی ہے اور مبنی کا اعراب محلی ہوتا ہے، لہٰذا اسم موصول کبھی اپنے صلہ سے مل کر مرفوع محلاً کبھی منصوب محلاً اور کبھی مجرور محلاً ہوگا۔ اس لئے تین قسم کی تمارین ذکر کی جاتی ہیں۔ پہلی قسم میں وہ مثالیں ہیں جہاں اسم موصول محلاً مرفوع ہے یعنی ایسی جگہ میں واقع ہے کہ اگر اس جگہ کوئی ایسا رکھا جائے جس پر اعراب آتا ہے تو وہ مرفوع ہوگا۔ ذیل کی مثالوں میں اسم موصول مبتدا، خبر یا فاعل ہونے کی بنا پر محلاً مرفوع ہے لہٰذا اس بات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ذیل کی مثالوں کی اس طرح ترکیب کریں: أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ۔ أُولٰئِكَ اسمِ اشارہ مبنی بر فتحہ مرفوع محلاً مبتدا، الَّذِيْنَ اسم موصول، اشْتَرَوْا فعل، واؤ ضمیر بارز فاعل، الضَّلٰلَةَ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول اپنے صلے سے مل کر مرفوع محلاً خبر برائے مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ أَنْزَلَ الْكِتَابَ - ذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ - هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ - أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا - قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ - لَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ - تَبَرَّأَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا - رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ - سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى - قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى - ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ - قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا - بَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا۔

اس تمرین میں اسم موصول محلاً منصوب ہے اور منصوب ہونے کی وجہ یا تو مفعول بہ ہوتا ہے یا مفعول بہ کی صفت ہونا ہے۔ لہٰذا اس بات کو ملحوظ رکھتے ہوئے ذیل کی مثالوں کی اس طرح ترکیب کریں۔ آتِنَا مَا وَعَدْتَنَا۔ آتِ فعل امر مبنی بر کسرہ، نَا ضمیر مرفوع متصل مبنی بر سکون مرفوع محلاً فاعل، مَا اسم موصول مبنی بر سکون اسم موصول، وَعَدْتَ فعل ماضی مبنی بر سکون، تَا ضمیر مرفوع متصل مبنی بر فتح مرفوع محلاً فاعل، نَا ضمیر منصوب متصل مبنی بر سکون منصوب محلاً مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ برائے موصول، موصول اپنے صلے سے مل کر منصوب محلاً مفعول بہ برائے فعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

لَقُوا الَّذِيْنَ آمَنُوْا - اُعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ - بَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْ - اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْن - اَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ - اُذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِیْ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ - اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰی بِالَّذِیْ هُوَ خَيْرٌ - اِتَّبَعُوْا مَا تَتْلُو الشَّيٰطِنُ - هَدَى اللهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا - اَرَأَيْتَ الَّذِیْ يَنْهٰی - اِتَّقُوْا الَّذِیْ خَلَقَكُمْ - فَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِیْ فَعَلْتَ - لَاتَقْتُلُوْا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللهُ - اِتَّبِعُوْا مَنْ لَا يَسْئَلُكُمْ اَجْراً - اَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهُ هَوَاهُ - آتِنَا غَدَاءَنَا - يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ - اِنَّ اللهَ لَا يَهْدِیْ مَنْ يُّضِلُّ - سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مَنْ يَأْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ - خُذْ مَا آتَيْتُكَ - يُخَادِعُوْنَ اللهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا - اِتَّقُوْا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ - عَلِمَتْ نَفْسٌ مَا أَحْضَرَتْ۔

تیسری تمرین یعنی اسم موصول محلاً مجرور کا ذکر حروف جارہ کے تعارف اور متعلق کی وضاحت کے بعد کیا جائے گا۔

ذیل کے جملے پر اعراب لگائیں اور غور کر کے بتائیں کے کون سا اسم موصول محلاً مرفوع ہے؟ کون سا محلاً منصوب ہے؟ اور کون سا محلاً مجرور ہے؟

هذا هو الرَّجل الذِی ضرب الكلب الذی قتل الفار الذی أكل الخبز الذی كان فی الخزانة التی فی المطبخ الذی كان فی بيت أحمد الذی يسكن مكة۔

ذیل کی خالی جگہوں میں مناسب اسمِ موصول تحریر کریں:

① الرجلُ.................. يحترمُ النَّاسَ محبوبٌ
② الطالبة.................. تتذا كر تتفوَّق
③ البنتان.................. رأيتهما مؤدَّبتان
④ الطالبات.................. يجتهدن يتفوَّقن
⑤ .... تذا كران دروسهما تنجحان
⑥ جاء.................. أكرمتُهُمَا
⑦ الرجال.................. يخلصون لهم ثوابٌ عظيم
⑧ .... يذا كرنَ دُرُوْسَهُنَّ يَنْجَحْنَ
⑨ كَافَأْتُ.................. تَفَوَّقَتَا

سبق: 21

اسمائے افعال

اسم، فعل اور حرف کی تعریف کے بیان میں گزرا تھا کہ "اسم اس کلمے کو کہتے ہیں جو کسی ذات یا معنی پر دلالت کرے، اور اس میں تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ بھی نہ پایا جائے۔" لیکن بعض اسماء ایسے ہوتے ہیں جن میں کسی فعل کا معنی پایا جاتا ہے۔ اس قسم کے اسماء کو اسمائے افعال کہتے ہیں، لہٰذا اسمائے افعال کی تعریف یوں کریں گے کہ اسمائے افعال ان اسماء کو کہا جاتا ہے جن میں یہ چار باتیں پائی جائیں:

① کسی معین فعل پر دلالت کریں۔
② اور یہ اس فعل کا عمل کریں۔
③ اور اس کے معنی، زمانے اور عمل کو شامل ہوں، یعنی ان میں کسی معین فعل کا معنی پایا جائے۔
④ لیکن فعل کی علامات تائے تانیث وغیرہ قبول نہ کریں۔

اسمائے افعال کی تین قسمیں ہیں:

❶ اسمائے افعال بمعنی امر حاضر ❷ بمعنی فعل ماضی ❸ بمعنی فعل مضارع

اسمائے افعال بمعنی امر حاضر: اسمائے افعال کی یہ قسم امر حاضر کے معنی پر دلالت کرتی ہے اور اس کا عمل بھی امر حاضر والا ہوتا ہے، یعنی اپنے مابعد کو نصب دینا۔ اس قسم کے چند اہم اسما یہ ہیں:

① عَلَيْكَ بمعنی اَلْزِمْ لازم کرلو/ اختیار کرلو۔
② هَلُمَّ بمعنی اَقْبِلْ، تَعَالَ (متوجہ ہو، آؤ، بلاؤ، لا، آجا، چلے چل)
③ هَا بمعنی خُذْ (لے، پکڑ لے)
④ هَيْتَ (جلدی آ) یہ هَلُمَّ کے معنی میں ہے۔
⑤ تَعَالَ بمعنی ایتِ (آجا)
⑥ هَاتِ بمعنی اَعْطِنِي مجھے دے دو، لے آؤ۔
⑦ إِلَيْكَ بمعنی خُذْ۔

جیسے: يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ (اے ایمان والو! اپنی فکر کرو)۔ عَلَيْكَ بِالسُّنَّةِ (سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھو) عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ (اللہ کے تقویٰ کو اختیار کرو) عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ (میری سنت اور میرے ہدایت یافتہ راشد خلفا کی سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھو) عَلَيْكَ بِالرِّفْقِ (ہمیشہ نرمی اختیار کرو)

جیسے: قُلْ هَلُمَّ شُهَدَاءَكُمْ (ان سے کہو لاؤ اپنے گواہ) وَالْقَائِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا (منافقین جو اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں کہ آؤ ہماری طرف) هَلُمَّ جَرًّا (کھینچتا ہوا آگے چل) اسی طرح آگے کہتے جاؤ۔ هَلُمَّ هَا+لُمَّ (دیکھو+تیار ہو جاؤ) سے مرکب ہے۔

جیسے: هَاؤُمُ (ہاں لو) اسی طرح هَاؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ (لو میرا نامۂ اعمال پڑھو) بعض علما کے نزدیک یہ هَا+اُمُّ سے مرکب ہے۔ اُمُّ کا مطلب ہے لو! جناب!

جیسے: قَالَتْ هَيْتَ لَكَ (وہ بولی تو جلدی سے آ)

جیسے: قُلْ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ (اے نبی! کہو اے اہل کتاب! آؤ ایک ایسی بات کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے)

جیسے: قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (ان سے کہو اپنی دلیل پیش کرو اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو)

جیسے: إِلَيْكَ هٰذَا، أي: خُذْهُ (اسے لے لو) اسی طرح تَبَعَّدْ عَنِّي کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے جیسے: إِلَيْكَ عَنِّي (مجھ سے دور ہو جاؤ)

⑧ بَلْهَ بمعنی دَعْ (چھوڑ دو)

⑨ حَيَّهَلْ: بمعنی أَقْبِلْ، عَجِّلْ (متوجہ ہو، جلدی کرو، دوڑو)

⑩ دُونَكَ بمعنی خُذْ (پکڑو، تھامو، لو)

⑪ رُوَيْدَ بمعنی أَمْهِلْ (مہلت دو)

⑫ مَكَانَكُمْ اپنی جگہ پر رہو، ٹھہرو۔

⑬ مَه بمعنی اُكْفُفْ رک جاؤ۔

⑭ صَهْ بمعنی اُسْكُتْ خاموش ہو جاؤ۔

⑮ قَطْ بمعنی اِنْتَهِ رک جاؤ۔

⑯ عَلَيَّ بِهٖ جِيئْ بِهٖ اس کو بھی ساتھ لاؤ۔

⑰ حَذَارِ بمعنی اِحْذَرْ بچو۔

⑱ نَزَالِ بمعنی اُنْزِلْ نیچے اُترو۔

اسمائے افعال بمعنی ماضی:

اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی: اسمائے افعال کی یہ قسم فعل ماضی کے معنی پر دلالت کرتی ہے اور اس کا عمل بھی فعل ماضی والا ہوتا ہے، یعنی اپنے مابعد کو رفع دینا، جیسے: هَيْهَاتَ یہ مبنی ہے، اس کا فاعل کبھی اسمِ ظاہر ہوتا ہے اور کبھی ضمیر مستتر کی شکل میں ہوتا ہے جیسے: هَيْهَاتَ بمعنی بَعُدَ (دور ہوا) هَيْهَاتَ يَوْمُ الْعِيْدِ (عید تو ابھی بہت دور ہے)۔ کبھی اس کے فاعل پر لام جارہ داخل ہوتا ہے، جیسے: هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ (دور، بہت دور ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے)

شَتَّانَ بمعنی اِفْتَرَقَ جدا ہوا۔ شَتَّانَ جس افتراق پر دلالت کرتا ہے اس میں شرط یہ ہے کہ افتراق امورِ معنویہ علم وصلاح، شجاعت وبزدلی میں ہو، جیسے: شَتَّانَ الإِحسانُ والإِساءةُ (احسان اور برائی میں کتنی ہی دوری ہے) شَتَّانَ بَيْنَ الْعَالِمِ وَالْجَاهِلِ عالم اور جاہل کے (مرتبے کے) درمیان کتنا فرق ہے، لہٰذا شَتَّانَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو کہنا درست نہیں۔

سَرْعَانَ بمعنی سَرُعَ یا أسرع اس نے بہت ہی جلدی کی، جیسے: سَرْعَانَ الشَّيْبُ إِلَى ذَوِي الْهُمُوْمِ متفکر لوگوں پر بڑھاپا بہت جلد آجاتا ہے۔

اسمائے افعال بمعنی فعل مضارع:

یہ بھی مبنی ہیں اور ان کا فاعل ضمیر مستتر کی صورت میں ہوتا ہے۔ جیسے: أَوَّهْ بمعنی أَتَزَجَّرُ، أُفٍّ بمعنی أَتَوَجَّعُ (میں تو تنگ آگیا) کلمہ بیزاری ہے، جیسے: وَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ اور ان دونوں کو اُف تک نہ کہو۔

وَيْ بمعنی أَتَعَجَّبُ تعجب ہے افسوس ہے، کبھی اس کے آخر میں کاف لگاتے ہیں، جیسے: وَيْكَأَنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُوْنَ افسوس ہم کو یاد نہ رہا کہ کافر لوگ فلاح نہیں پایا کرتے۔ بیضاوی نے اسے وَيْلٌ کا مخفف قرار دیا ہے اور بعض علما اسے اِعْلَمْ کے معنی میں استعمال کرتے ہیں۔

جیسے: بَلْهَ التَّفَكُّرَ بِمَا لَا يَعْنِيكَ (بےفائدہ چیزوں میں فکر کرنا چھوڑ دو)
حَيَّهَلْ مِن کے ساتھ بھی مستعمل ہے اور کبھی صرف عَلٰی استعمال ہوتا ہے، اس صورت میں اس کے آخر میں لا لگاتے ہیں جیسے اذان میں ہے: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ (نماز کی طرف دوڑو، جلدی کرو)
جیسے: دُونَكَ زَيْدًا (زید کو پکڑو) دُونَكَ اللَّبَنَ (دودھ لے لو)
جب یہ بطیر عوین کے استعمال ہو تو اسم فعل ہے اور عوین کے ساتھ مصدر ہے جیسے: أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا (انہیں کچھ اور مہلت دے دو)
جیسے: نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا مَكَانَكُمْ أَنْتُمْ وَشُرَكَاؤُكُمْ (قیامت کے دن ہم ان لوگوں سے جنہوں نے شرک کیا ہے کہیں گے کہ ٹھہر جاؤ تم بھی اور تمہارے بنائے ہوئے شریک بھی۔)

فائدہ:

اسمائے افعال میں سے بعض ایسے ہیں کہ ہمیشہ معرفہ ہوتے ہیں اور بعض نکرہ ہوتے ہیں اور بعض تنوین کے ساتھ نکرہ اور بغیر تنوین کے معرفہ ہوتے ہیں۔ صهٍ، مَهٍ نکرہ اور صَهْ، مَهْ معرفہ ہیں۔

اسم فعل جس فعل کے معنی پر دلالت کرتا ہے معنی پر دلالت کرنے میں اس فعل سے قوی ہوتا ہے، کیونکہ اسم فعل میں مبالغہ بھی پایا جاتا ہے، مثلاً: بَعُدَ کا معنی دور ہوا جب کہ هَيْهَاتَ کا معنی خوب دور ہوا۔ سَرُعَ کا معنی تیز چلا اور سَرْعَانَ کا معنی خوب تیز چلا۔

تمرین

① اسمائے افعال کی تعریف کریں۔
② شتان کے استعمال کی کیا شرط ہے؟
③ اسمائے افعال بمعنی فعل امر حاضر کیا عمل کرتے ہیں؟
④ اسمائے افعال بمعنی ماضی ومضارع کے عمل کی مثال سے وضاحت کریں۔
⑤ درجِ ذیل جملوں میں غور کرکے یہ بتائیں کہ ان میں اسمائے افعال کا استعمال کن معانی میں ہے؟

هيهاتَ يومُ العيد - رويد المخطيءَ - سرعانَ حسنٌ - حيَّهل الماءَ - بلْهَ بكراً - عليك بالرفق - آمين - هايدِى - دونك الكتابَ - هلُمَّ الطعامَ - عليكمْ بسُنَّتِي۔

سبق: 22

اسمائے اصوات

اصوات صوت کی جمع ہے اور صوت کا معنی آواز ہے۔ اسمائے اصوات کی دو قسمیں ہیں:

① وہ اسماء جن کے ذریعے غیر ذوی العقول یعنی جانوروں یا چھوٹے بچوں کو مخاطب کیا جائے جیسے: گھوڑے کو بھگانے کے لئے کہتے ہیں هَلاً، خچر کو بھگانے کے لئے عَدَس، بکری کو بھگانے کے لئے هَسّ، بچے کو ڈرانے کے لئے کِخ وغیرہ۔

② وہ اسما جن کے ذریعے کسی آواز کی نقل کی جائے جیسے:

کوے کی آواز کی کا تذکرہ اور نقل یوں کی جاتی ہے: غَاقِ غاق، أزْعَجَنا غاقِ غاق. اردو میں اس کی تعبیر کاں کاں سے کرتے ہیں، مثلاً: ہمیں کوے کی کاں کاں نے پریشان کر دیا۔

نَخّ نَخّ وہ آواز جس کے ذریعے اونٹ کو بٹھاتے ہیں: سمعته يقول: نخّ نخّ میں نے اسے سنا کہ وہ نخ نخ کہہ رہا تھا۔

شِيْبِ اونٹ کو پانی پلانے کے جو آواز دی جاتی ہے۔ أرسلتُ الناقةَ. ثم ناديتُها بِشِيْبِ میں نے اونٹنی کو چھوڑا، پھر اسے شیب کہہ کر پکارا۔

نِخّ وہ آواز جو اونٹ کو بٹھانے کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ كان جملي لا يجلس، فقلتُ: نِخّ فجلس میرا اونٹ نہیں بیٹھ رہا تھا، میں نے اسے نخ کہا تو وہ بیٹھ گیا۔

ماءِ ہرن کی آواز تجوّلتُ في البستان فأعجبني صوتُ الظبي: ماءِ میں باغ میں گھوم رہا تھا تو مجھے ہرن آواز ماءِ بہت بھلی لگی۔

اسی طرح دیگر جانوروں کو بلانے، دھتکارنے وغیرہ کے لئے جو آوازیں استعمال ہوتی ہیں وہ اسمائے اصوات کہلاتی ہیں۔ نیز روتے وقت کی کیفیت یا کھانسنے کی کیفیت کو الفاظ میں بیان کریں مثلاً اوں اوں، اُح اُح تو اس قسم کے الفاظ بھی اسمائے اصوات ہیں۔

سبق: 23

اسمائے ظروف/ظرفِ زمان

ظروف ظرف کی جمع ہے اور ظرف اس اسم کو کہتے ہیں جو کسی فعل یا خبر کے واقع ہونے کے وقت یا جگہ پر دلالت کرے۔ اسمائے ظروف معرب بھی ہوتے ہیں اور مبنی بھی۔ ظروف میں مبنی کم اور معرب زیادہ ہیں۔ یہاں ان ظروف کا بیان ہے جو ہر حال میں یا بعض صورتوں میں مبنی ہوتے ہیں۔ ظرف کی کچھ تفصیل مفعول فیہ کی بحث میں آئے گی۔

ظرف کی دو قسمیں ہیں: ① ظرف زمان ② ظرف مکان

ظرف زمان ان اسماء کو کہتے ہیں جو فعل یا خبر کے واقع ہونے کے زمانے پر دلالت کریں، جیسے: إِذْ، إِذَا، مَتَى، أَيَّانَ، أَمْسِ، مُذْ، مُنْذُ، قَطُّ، عَوْضُ، قَبْلُ، بَعْدُ.

إِذْ بمعنی "حین (جب)" عموماً جملہ فعلیہ کی طرف مضاف ہوتا ہے اور ماضی کیلئے استعمال ہوتا ہے اگرچہ مستقبل پر داخل ہو، جیسے: إِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ اور یاد کرو جب ابراہیم اور اسماعیل اس گھر کی دیواریں اٹھا رہے تھے۔

إِذْ کے بعد جملہ اسمیہ بھی واقع ہوتا ہے، جیسے: إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ جب وہ دونوں (حضور ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ) غار میں تھے۔ اسی طرح: وَاذْكُرُوا إِذْ أَنْتُمْ قَلِيلٌ یاد کرو وہ وقت جب کہ تم تھوڑے تھے۔ لَوْ تَرَى إِذِ الظَّالِمُونَ فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ، وَاذْكُرُوا إِذْ كُنْتُمْ قَلِيلاً

کبھی حین کے معنی میں نہیں ہوتا، بلکہ بطورِ اسم مستقبل پر دلالت کرتا ہے، جیسے: فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ إِذِ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ، إِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ.

فائدہ:

قرآنِ مجید میں جہاں جہاں إِذْ کا استعمال آیت کے آغاز میں کیا گیا وہاں اُذْكُرْ یا اذْكُرُوا محذوف سمجھا جاتا ہے اور إِذْ سے ایک نئے واقعہ کا ذکر ہوتا ہے۔

إِذْ مضاف الیہ بھی واقع ہوتا ہے اور عام طور پر بَعْدَ، حِيْنَ، يوم، قبل، ساعة کے لئے مضاف الیہ بنتا ہے۔

إِذَا ظرفیہ عموماً جملہ فعلیہ (فعل ماضی) پر داخل ہوتا ہے اور اسے مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے، اس میں شرط کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے۔ اپنے مابعد شرط والے جملے کیلئے مضاف بنتا ہے، مضاف اور مضاف الیہ مل کر جزا سے متعلق ہوتے ہیں جیسے:

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ

جیسے: فَلَوْلَا إِذْ جَاءَهُمْ بَأْسُنَا. إِذْ هَمَّ قَوْمٌ أَنْ يَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ. فَقَدْ نَصَرَهُ اللهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا. وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انْتَبَذَتْ.

اسی طرح: إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللهَ مَعَنَا.

جیسے: وَنُرَدُّ عَلَى أَعْقَابِنَا بَعْدَ إِذْ هَدَانَا اللهُ. وَمَا كَانَ اللهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ. وَأَنْتُمْ حِينَئِذٍ تَنْظُرُونَ. وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَخْسَرُ الْمُبْطِلُونَ۔ فائدہ: حِينَئِذٍ، يَوْمَئِذٍ میں إِذْ ماقبل کے لئے مضاف الیہ اور مابعد کے لئے مضاف تھا، اس کا مضاف الیہ جملہ تھا، مضاف الیہ کو حذف کرکے اس کے عوض میں تنوین دی گئی۔ إِذْ مبنی بر سکون ہے اور تنوین بھی ساکن تو اجتماع ساکنین کی وجہ سے ذال کو کسرے کی حرکت دی تو ذال متحرک ہوگئی۔ مذکورہ جملوں کی تقدیری عبارت یوں ہے: وَأَنْتُمْ حِينَ إِذْ بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ تَنْظُرُونَ. يَوْمَ إِذْ تَقُومُ السَّاعَةُ يَخْسَرُ الْمُبْطِلُونَ

کیوں کہ یہ ان ظروف میں سے ہے جن کے لئے جملہ فعلیہ کی طرف اضافت ضروری ہے جیسے: إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا. حَتَّى إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا.

کبھی ماضی کے لئے استعمال ہوتا ہے، جیسے: حَتّٰى إِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ یہاں تک کہ ذوالقرنین نے جب دونوں پہاڑوں کے درمیانی خلا کو پاٹ دیا۔

کبھی صرف ظرفیت پر دلالت کرتا ہے اور شرط کے معنی کو متضمن نہیں ہوتا۔ عام طور پر ایسا قسم کے بعد ہوتا ہے، جیسے:

وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى، وَالنَّجْمِ إِذَا هَوٰى، وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجٰى

مَتٰى: اسم استفہام مبنی بر سکون منصوب محلاً مابعد والے فعل کے لئے ظرف بنتا ہے اور ماضی و مستقبل دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے: مَتٰى حَضَرْتَ؟ مَتٰى تُسَافِرُ؟ اگر اس کے بعد اسم ہو تو یہ خبر محذوف کا قائم مقام بنتا ہے جیسے: يَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ؟ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ، يَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ۔

شرط کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے جیسے: مَتٰى تَصُمْ أَصُمْ جب تو روزہ رکھے گا میں بھی روزہ رکھوں گا۔ اس کی تفصیل سبق: 68 اسمائے شرطیہ کے بیان میں ہے۔

أَيَّانَ یہ بھی استفہام کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ متی اور اس میں فرق یہ ہے کہ یہ زمانہ مستقبل کے ساتھ خاص ہے اور اس کا استعمال اہم ترین امور میں کیا جاتا ہے، جیسے: يَسْئَلُوْنَ أَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ وہ پوچھتے ہیں جزوسزا کا دن کب آئے گا؟ اسی طرح: وَمَا يَشْعُرُوْنَ أَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ اور وہ (تمہارے معبود تو یہ بھی) نہیں جانتے کہ کب وہ اٹھائے جائیں گے؟

متی کی طرح یہ بھی شرط کے لئے استعمال ہوتا ہے، جیسے: أَيَّانَ تُطِعِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَكَ مَخْرَجاً جب تو اللہ کی اطاعت کرے گا وہ اللہ تیرے لئے راستے کھول دے گا۔

مُذْ، مُنْذُ: مُذْ مبنی بر سکون اور مُنْذُ مبنی بر ضم۔ اگر ان کے بعد جملہ فعلیہ یا اسمیہ ہو تو اس کے لئے مضاف بنتے ہیں، پھر مرکب اضافی منصوب محلاً ماقبل کے لئے ظرف ہوتا ہے، جیسے: لَمْ أَتَخَلَّفْ مُذْ وَعَدْتُكَ بِالْحُضُوْرِ، لَمْ أُقَصِّرْ فِيْ وَاجِبِيْ مُذْ أَنَا طَالِبٌ، لَمْ أُقَصِّرْ مُنْذُ عَلَّمْتَنِيْ، لَقَدْ قَاطَعْتَنِيْ مُنْذُ مُحَمَّدٌ سَافَرَ

بَيْنَا، بَيْنَمَا: اصل میں بَيْنَ تھا، آخر میں الف زیادہ کرنے سے بَيْنَا اور مَا زیادہ کرنے سے بَيْنَمَا بنا۔ دونوں ظرف زمان ہیں اور عام طور پر جملہ اسمیہ کی طرف مضاف ہوتے ہیں، کبھی جملہ فعلیہ کی طرف بھی مضاف ہوتے ہیں، جیسے: بَيْنَا كُنْتُ أَسِيْرُ قَابَلَنِيْ صَدِيْقِيْ، بَيْنَا أَنَا جَالِسٌ مَرَّ بِيْ مُحَمَّدٌ، بَيْنَمَا نَسِيْرُ فِي الطَّرِيْقِ أَبْصَرْنَا رَجُلاً ضَرِيْراً۔

حِيْنَ: (جب) ظرف زمان مبہم ہے اور مفرد و جملے دونوں کی طرف مضاف ہوتا ہے جیسے: اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْأَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا، سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ۔ اگر اس کی ضافت ایسے جملے کی طرف ہو جو فعل ماضی پر مشتمل ہو تو اسے مبنی علی الفتح قرار دینا راجح ہے جیسے: خَرَجْتُ حِيْنَ حَضَرْتَ۔ اگر جملے کا پہلا جز معرب ہو تو یہ معرب منصوب بالفتحہ ہوتا ہے جیسے:

ان کا استعمال بطور اسم بھی ہوتا ہے، اس صورت میں ان کے بعد آنے والا اسم فعل محذوف كَانَ یا مَضٰى کا فاعل ہونے کی بنا پر مرفوع ہوتا ہے جیسے: مَا رَأَيْتُهُ مُذْ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، مَا رَأَيْتُهُ مُنْذُ يَوْمَانِ، أَيْ: مُذْ كَانَ أَوْ مَضٰى يَوْمُ الْجُمُعَةِ۔ چونکہ اس صورت میں مُذْ اور مُنْذُ کی اضافت ایک ایسے جملے کی طرف ہوتی ہے جس کا پہلا جز محذوف ہو لہٰذا ظاہر پر عمل کرتے ہوئے مابعد والے اسم کو مضاف الیہ کا اعراب بھی دے سکتے ہیں۔

اسی طرح یہ دونوں حرف جر کے طور پر بھی استعمال ہوتے ہیں، جیسے: مَا ذَهَبْتُ إِلٰى عَمَلِيْ مُذْ يَوْمَيْنِ، مَا الْتَقَيْتُ بِحَبِيْبِيْ مُنْذُ أُسْبُوْعٍ۔ حروف جارہ ہونے کی صورت میں اگر ان کے بعد والا زمانہ ماضی پر دلالت کرے تو مِنْ کے معنی میں ہوتے ہیں، جیسے: مَا شَاهَدْتُهُ مُذْ حُلُوْلِ الضَّيْفِ أَوْ مُنْذُ يَوْمِ الْخَمِيْسِ اگر زمانہ حال ہو تو فِيْ یا إِلٰى کے معنی میں ہوتے ہیں، جیسے: مَا رَأَيْتُهُ مُذِ الْيَوْمِ أَوْ مُنْذُ يَوْمِنَا۔

سُبْحَانَ اللهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ. لَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ. يَرْهَقُ الإِنْسَانُ حِيْنَ يُوَاصِلُ السَّهَرَ۔

اسی طرح جملہ اسمیہ کی طرف اضافت ہو، جیسے: محمدٌ جَوَّادٌ عَلَى حِيْنِ الأجوادُ قِلَّةٌ یا مفرد کی طرف مضاف ہو، جیسے: دَخَلَ المَدِيْنَةَ عَلَى حِيْنِ غَفْلَةٍ تو معرب ہوتا ہے۔

اگر دھر یا مبہم زمانے کے معنی میں ہو تو اس پر تنوین بھی آتی ہے، اس صورت میں مدت کم ہو یا زیادہ، زمانہ ماضی ہو یا حال واستقبال سب کے لئے استعمال ہوسکتا ہے، جیسے: هَلْ أَتَى عَلَى الإِنْسَانِ حِيْنٌ مِنَ الدَّهْرِ. تُؤْتِيْ أُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ. وَتَوَلَّى عَنْهُمْ حَتَّى حِيْنٍ. اسْتَغْرَقْتُ فِيْ إِصْلاحِ القَوْمِ حِيْناً۔

قَطُّ (ہرگز) تکلم سے قبل جتنا زمانہ گزرا اس کے استغراق اور شمول پر دلالت کرتا ہے اور نفی یا استفہام کے ساتھ تاکید کے لئے استعمال ہوتا ہے، جیسے: مَا ضَرَبْتُهُ قَطُّ. أي: مَا ضَرَبْتُهُ فِيمَا انقطعَ مِنْ عُمُرِيْ میں نے اسے ہرگز/کبھی نہیں مارا۔ فرزدق شاعر کے مشہور قصیدے میں ہے۔

مَا قَالَ لاَ قَطُّ إِلاَّ فِيْ تَشَهُّدِهِ ۔۔۔ لَوْ لاَ التَّشَهُّدُ كَانَتْ لاَءُهُ نَعَمْ

لاَ أَفْعُلُهُ قَطُّ کہنا درست نہیں، کیوں کہ لا أفعلُ مستقبل کے لئے ہے اور قَطُّ مستقبل کے لئے استعمال نہیں ہوتا۔

عَوْضُ (ہرگز) مستقبل منفی کی تاکید کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے: لاَ أَضْرِبُهُ عَوْضُ میں اسے ہرگز/کبھی نہیں ماروں گا، نیز مَا شَرِبْتُ الخَمْرَ قَطُّ وَلاَ أَشْرَبُهَا عَوْضُ نہ تو میں نے کبھی شراب پی اور نہ کبھی پیوں گا۔

أَمْسِ: معرب اور مبنی دونوں طرح استعمال ہوتا ہے اگر اس سے مراد گزرا ہوا کل ہو تو نکرہ اور مبنی علی الکسر ہوتا ہے، جیسے: جَاءَنِيْ زَيْدٌ أَمْسِ کل میرے پاس زید آیا تھا۔ أَيْنَ الطَّالِبُ الذي غابَ أَمْسِ؟ وہ طالب علم کہاں ہے جو کل غیر حاضر تھا؟ ذَهَبَ أَمْسِ بِمَا فِيْهِ کل اپنے احوال کے ساتھ گزر گیا۔ أَمْسِ الفَائِتُ لاَ يَعُوْدُ، گزشتہ کل لوٹ کر نہیں آئے گا۔

اگر خاص گزشتہ کل مراد نہ ہو، بلکہ سابقہ دن مراد ہوں یا معرف باللام ہو تو معرب ہے جیسے: كُلُّ يَوْمٍ يُصْبِحُ أَمْساً. وبِالأَمْسِ أُقِيْمَتْ نَدْوَةٌ كُبْرَى، اسی طرح: كَأَنْ لَمْ تَغْنَ بِالأَمْسِ۔

الآنَ (اب) زمانہ حال کے لئے ظرف زمان ہے، جیسے: قَالُوْا الآنَ جِئْتَ بِالحَقِّ. الآنَ خَفَّفَ اللهُ عَنْكُمْ. آلآنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ. الآنَ حَصْحَصَ الحَقُّ۔

لَمَّا: حین اور إِذْ کے معنی میں ماضی کے لئے ظرف زمان کے طور پر استعمال ہوتا ہے اور شرط کے معنی کو بھی متضمن ہوتا ہے۔ یہ اپنے بعد والے جملے کے لئے مضاف بنتا ہے اور مضاف مضاف الیہ مل کر جزا کے لئے ظرف واقع ہوتے ہیں جیسے: لَمَّا نَجَّاكُمْ إِلَى البَرِّ أَعْرَضْتُمْ. كَذَّبُوْا بِالحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ۔ شرط اور جزا دونوں ماضی کے صیغے ہوتے ہیں، اگر کوئی مضارع کا صیغہ ہو تو اسے ماضی کی تاویل میں کیا جاتا ہے، جیسے: لَمَّا ذَهَبَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ الرَّوْعُ يُجَادِلُنَا. أي: جَادَلَنَا۔

مَعَ: (ساتھ، پاس) عام طور پر مضاف بنتا ہے اور ظرف زمان اور مکان دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے، اگر مضاف

الیہ زمانہ ہو تو ظرف زمان ہے، اگر مکان ہو تو ظرف مکان بنتا ہے جیسے: جِئْتُكَ مَعَ العَصْرِ، إِنَّ مَعَ العُسْرِ يُسْراً، كُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ، تَوَفَّنَا مَعَ الأَبْرَارِ۔

مضاف نہ ہونے کی حالت میں معرب ہوتا ہے جیسے: جَاءَ الرَّجُلَانِ مَعاً، وَصَلَ المُسَافِرَانِ مَعاً۔

قَبْلُ، بَعْدُ (پہلے، بعد) دونوں ظرف مبہم اور ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ اصل وضع کے اعتبار سے جہاتِ ستہ کے لئے موضوع تھے، پھر ان کا استعمال مبہم زمانے کے لئے ہونے لگا۔ لہٰذا اگر ان کی اضافت مکان کی طرف ہو تو ظرف مکان کہلائیں گے، جیسے: مَكَّةُ قَبْلَ الطَّائِفِ، الرِّيَاضُ بَعْدَ مَكَّةَ۔ اگر اضافت زمانے کی طرف ہو تو ظرف زمان بنتے ہیں، جیسے: وَصَلْتُ مِنَ السَّفَرِ قَبْلَ الظُّهْرِ، رَحَلْتُ عَنِ المَدِينَةِ بَعْدَ العَصْرِ۔

یہ دونوں کبھی معرب اور کبھی مبنی ہوتے ہیں۔

اگر مضاف نہ ہوں تو معرب ہوں گے، جیسے: جِئْتُكَ قَبْلاً، مَا ضَرَّهُ أَنْ يَأْتِيَ قَبْلاً أَوْ بَعْداً۔

اگر مضاف ہوں اور مضاف الیہ مذکور ہو تو معرب ہوں گے اور ان کا اعراب عامل کے مقتضا کے مطابق نصب یا جر ہوگا، جیسے: سَافَرْنَا قَبْلَ العِشَاءِ أَوْ مِنْ قَبْلِ العِشَاءِ، وَصَلْنَا بَعْدَ الفَجْرِ أَوْ مِنْ بَعْدِ الفَجْرِ۔ ذیل کی آیات میں بھی ان کا استعمال معرب کے طور پر ہے:

لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ، سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا، مَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِنْ قَبْلِكَ الخُلْدَ، مِنْ قَبْلِ صَلَاةِ الفَجْرِ، يَرُدُّوكُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ كَافِرِينَ، مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ البَيِّنَةُ۔

اگر مضاف ہوں لیکن مضاف الیہ محذوف ہو اور اس کا لفظ نیت میں ہو تو بھی معرب ہوں گے اور عامل کے مقتضا کے مطابق منصوب و مجرور ہوں گے، جیسے: جِئْتُ قَبْلَ، جِئْتُ مِنْ قَبْلِ، جِئْتُ بَعْدَ أَوْ مِنْ بَعْدِهِ، أَيْ: قَبْلَهُ أَوْ مِنْ قَبْلِهِ، بَعْدَهُ أَوْ مِنْ بَعْدِهِ۔

اگر مضاف ہوں اور مضاف الیہ مذکور نہ ہو، لیکن اس کا معنی نیت میں ہو تو مبنی برضمہ ہوں گے جیسے: لِلّٰهِ الأَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ، حَرَّمْنَا عَلَيْهِ المَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ، إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِي أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ، فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ۔

أَوَّلُ: ظرف زمان اور قبل کے معنی میں ہے اور اس کا حکم بھی قبلُ والا ہے جیسے: وَصَلْتُ مِنَ السَّفَرِ أَوَّلَ الصَّبَاحِ، تَسَابَقَ الطُّلَّابُ فَجَاءَ مُحَمَّدٌ أَوَّلَ، جِئْتُ أَوَّلاً، حَضَرْتُ أَوَّلُ۔

سبق: 24

ظرف مکان

ظرف مکان وہ اسماء ہیں جو فعل یا خبر کے واقع ہونے کے مکان یا جگہ کے لئے استعمال ہوں۔ یہ درج ذیل ظروف ہیں:

حَيْثُ (جس جگہ، جہاں) یہ اکثر جملہ فعلیہ کی طرف مضاف ہوتا ہے، جیسے: سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لاَ يَعْلَمُوْنَ، اللهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ، ثُمَّ أَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ، وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهُ، وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ. جملہ اسمیہ کی طرف بھی مضاف ہوتا ہے، لیکن یہ قلیل ہے جیسے: اِجْلِسْ حَيْثُ زَيْدٌ جَالِسٌ، قِفْ حَيْثُ أَخُوْكَ وَاقِفٌ۔

کبھی بطور اسم استعمال ہوتا ہے، جیسے: كُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا، لَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ أَمَرَهُمْ أَبُوْهُمْ، كُلْ مِنْ حَيْثُ يَأْكُلُ أَخُوْكَ، تَقَدَّمْ مِنْ حَيْثُ يَتَقَدَّمُ مُحَمَّدٌ، إِذْهَبْ إِلَى حَيْثُ تَشَاءُ. ان مثالوں میں حیث اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہے اور جار مجرور فعل سے متعلق ہیں۔ اس کا استعمال بطور اسمِ شرط بھی ہوتا ہے جس کی تفصیل سبق: 68 میں ہے۔

هُنَا: قریبی مکان کے لئے بطور اسمِ اشارہ استعمال ہوتا ہے، جیسے: هُنَا حَدِيْقَةٌ جَمِيْلَةٌ، کبھی اس کے شروع میں تنبیہ کے لئے "ھا" کا اضافہ کیا جاتا ہے، جیسے: إِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ، لَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ۔ اس کے آخر میں دور کی طرف اشارے کے لئے لام اور کبھی کافِ خطاب بھی آتا ہے، جیسے: هُنَاكَ جَبَلٌ كَبِيْرٌ، هُنَالِكَ وَاحَةٌ خَضْرَاءُ. بعض اوقات زمانے پر بھی دلالت کرتا ہے، جیسے: هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ، هُنَالِكَ تَبْلُوْ كُلُّ نَفْسٍ۔

ثَمَّ: حکم اور معنی میں هُنَا کی طرح ہے کہ مکان بعید کے لئے بطور اسم اشارہ استعمال ہوتا ہے جیسے: ثَمَّ مَنْظَرٌ جَمِيْلٌ، إِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ، أَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللهِ. کبھی اس کے آخر میں "تا" آتی ہے، جیسے: لَيْسَ ثَمَّةَ جَاهِلٌ۔

فَوْقُ: اسمائے جہات میں سے ظرف مکان مبہم اور تَحْتُ کی نقیض ہے۔ تین حالتوں میں معرب اور ایک حالت میں مبنی ہے، جیسے: لَأَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِم، وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ، أُجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ۔

تَحْتُ: اسمائے جہات میں سے ظرفِ مکان مبہم اور فَوْقُ کی نقیض ہے۔ کبھی معرب اور کبھی مبنی ہوتا ہے، جیسے: نَادَاهَا مِنْ تَحْتِهَا، جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا، يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ. تین حالتوں میں معرب اور ایک حالت میں مبنی ہے۔ ان حالتوں کا ذکر آگے ہے۔

يَمِيْنُ: اسمائے جہات میں سے ظرفِ مکان مبہم اور شمال کی ضد ہے، اس کا حکم بھی قَبْلُ اور بَعْدُ والا ہے، جیسے: جَلَسْتُ يَمِيْنَ الصَّفِّ، سِرْتُ يَمِيْناً، دَخَلْتُ مِنْ يَمِيْنُ۔

شِمَالُ، يَسَارُ: اسمائے جہات میں سے ظرفِ مکان مبہم ہیں۔ عام طور پر مضاف استعمال ہوتا ہے اور قبل بعد کی طرح ان کی بھی چار حالتیں ہیں، جیسے: قِفْ شِمَالاً، سِرْ يَمِيْناً. اضافت کی صورت میں وَقَفْتُ شِمَالَ الْحَائِطِ. مضاف الیہ

محذوف لفظا نیت کی صورت میں: هٰذِهٖ مِنَصَّةٌ فَأَجْلِسْ شِمَالَ، أي: شِمَالَهَا، هُنَاكَ جِدَارٌ سِرْ مِنْ شَمَالٍ، أي مِنْ شِمَالِهٖ مضاف الیہ محذوف غیر منوی کی صورت میں: اِجْلِسْ شِمَالُ، اُدْخُلْ مِنْ شِمَالُ۔

أَمَامُ، قُدَّامُ: اسمائے جہات میں ظرف مکان مبہم ہیں اوران کا حکم بھی قبلُ بعدُ فوقُ تحتُ والا ہے، جیسے: وَقَفْتُ أَمَامَ البَابِ، مَشَيْتُ مِنْ أَمَامِكُمْ، اِجْلِسْ أَمَامَ، أي: أَمَامَ الوَلَدِ ونَحوِه، قِفْ إِمَاماً، اِمْشِ أَمَامُ۔

خَلْفُ، وَرَاءُ: اسمائے جہات میں سے ظرف مکان مبہم اور امام کی نقیض ہیں ان کا حکم بھی أَمامُ والا ہے، جیسے: وَقَفْتُ خَلْفَ الطُّلاَّبِ، سِرْتُ مِنْ خَلْفِهِمْ، دَخَلَ الطُّلاَّبُ وَدَخَلَ المُعَلِّمُ خَلْفَ، هَاجَمَ الجُنُودُ العَدُوَّ مِنْ أَمَامُ وَمِنْ خَلْفُ۔

أَسْفَلَ: ظرف مکان مبہم ہے، اس کا حکم بھی قَبْلُ والا ہے۔

أَيْنَ (کہاں) بطورِ استفہام استعمال ہوتا ہے اوراس کے ذریعے اس مکان کے بارے میں پوچھا جاتا ہے جس میں پوچھی گئی چیز کا حلول ہو، جیسے: أَيْنَ مُحَمَّدٌ؟ أي: فِيْ أَيِّ مَكَانٍ هُوَ؟ أَيْنَ تذهبُ؟ أي: فِي أَيِّ مَكَانٍ تَذْهَبُ؟ اسی طرح أَيْنَ المَفَرُّ؟ اگراس سے پہلے "من" جارہ ہوتو پھر سوال اس مکان کے بارے میں ہوتا ہے جس سے وہ چیز وجود میں آئی جیسے: مِنْ أَيْنَ لَكَ هٰذَا، اگراس سے پہلے إلی ہوتو سوال اس مکان کے بارے میں ہوتا جس میں اس چیز کی انتہا ہو، جیسے: إِلَى أَيْنَ تُسَافِرُ هٰذَا الصَّيْفَ؟ اس کا استعمال بطور شرط بھی ہوتا ہے جس کی تفصیل سبق:68 میں ہے۔

تو پھر کہاں ہے جائے فرار؟ شرط کے لئے جیسے: أَيْنَ تَجْلِسْ أَجْلِس جہاں آپ بیٹھیں گے میں بھی بیٹھوں گا۔

أَنَّى ظرفِ مکان ہے اور استفہام کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے، کبھی شرط کے معنی استعمال ہوتا ہے جیسے: أَنّٰى لَكِ هٰذَا؟ اے مریم! یہ تمہارے پاس کہاں سے آیا؟ فَأْتُوْا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ لہٰذا تم لوگ آؤ اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو۔ أَنَّى تَجْلِسْ أَجْلِسْ؟ توجہاں بیٹھے گا میں بھی بیٹھوں گا۔

عِنْدَ (پاس، قریب) قبضہ ملکیت اور تصرف ثابت کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے، البتہ اس چیز کا بالفعل قریب ہونا ضروری نہیں، کبھی ہوتی ہے کبھی نہیں، حقیقتاً قریب ہو جیسے: وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقاً وہ (حضرت زکریا علیہ السلام) حضرت مریم کے پاس کچھ نہ کچھ کھانے پینے کا سامان پاتے۔ معنوی طور پر قریب ہو، جیسے: ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ اسی میں تمہارے خالق کے نزدیک تمہاری بہتری ہے۔

لَدَىٰ، لَدُنْ: دونوں عِنْدَ کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں، لیکن عند میں کسی شے کا قبضہ اور ملکیت ہی کافی ہوتی ہے، جب کہ لدی اور لدن میں قبضے اور تصرف کے ساتھ قربِ مکانی ضروری ہے جیسے: المَالُ لَدَىٰ زَيْدٍ مال زید کے پاس حاضر موجود ہے، الكِتَابُ لَدَيْكَ کتاب آپ کے پاس ہے۔

عَلُوُ (عِلُوُ) جیسے نَحْنُ فِيْ سُفْلِ البَيْتِ وَضَيْفُنَا فِيْ عَلُوُ ہم مکان کے نچلے حصے میں ہیں اور ہمارے مہمان بالائی حصے میں۔

اقسام ظروف باعتبار معرب ومبنی:

معرب ومبنی کے اعتبار سے ظروف کی چار قسمیں ہیں:

قسم اوّل میں وہ اسمائے ظروف ہیں جو ہر حال میں مبنی ہوتے ہیں، جیسے: إذْ، إذَا، مَتَى، كَيْفَ، أيَّانَ، أمْسِ، مُذْ، مُنْذُ، حَيْثُ، الآنَ۔ اور مَعَ لغت ربیعہ وغنم میں۔

قسم ثانی میں وہ اسمائے ظروف داخل ہیں جو کبھی معرب اور کبھی مبنی ہوتے ہیں، جیسے: قَبْلُ، بَعْدُ، قُدَّامُ، خَلْفُ فَوْقُ، تَحْتُ۔ وغیرہ انہیں ظروف غایۃ، مخففات یا مقطوع عن الاضافہ بھی کہتے ہیں۔

قسم ثالث اس میں وہ اسمائے ظروف داخل ہیں جو مبنی کے ساتھ مل کر مبنی ہو جاتے ہیں، جیسے: يَوْمَ، حِيْنَ، وقتَ وغیرہ يَوْمَئِذٍ، حِيْنَئِذٍ، وَقْتَئِذٍ میں مبنی ہیں۔اصل میں يَوْمَ إذْ كَانَ كَذَا، حِيْنَ إذْ كَانَ كَذَا، وَقتَ إذْ كَانَ كذا تھا، اور جملہ من حيث أنها جملة مبنی ہوتا ہے، تو جب ان کی اضافت مبنی کی طرف ہوئی تو یہ بھی مبنی ہوئے۔

قسم رابع میں وہ ظروف ہیں جو مبنی نہیں ہوتے، ہمیشہ معرب ہوتے ہیں ان کا بیان مفعول فیہ کی بحث میں آئے گا۔

تمرین

① اسمائے ظروف کسے کہتے ہیں؟

② وہ کون سے اسمائے ظروف ہیں جو ہر حال میں مبنی ہوتے ہیں؟

③ ظروف الغایۃ کون سے ہیں؟

④ معرب اور مبنی ہونے کے اعتبار سے ظروف کی کتنی قسمیں ہیں ہیں؟

⑤ ذیل کی آیات میں موجود ظروف معرب ہیں یا مبنی؟ اعراب وبنا کی وجہ بھی بتائیں۔

وَهُوَ القَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ. جَاؤُوْكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ. يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ. تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الأنْهَارُ. يُرِيْدُ الإنْسَانُ لِيَفْجُرَ أمَامَهُ. مِنْ خَلْفِهِ رَصَداً. يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ. وَاتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَاءَكُمْ ظِهْرِيّاً. وَمِنْ وَّرَائِهِ عَذَابٌ غَلِيْظٌ.

ذیل کے جملوں پر اعراب لگائیں اور معرب و مبنی، زمان و مکان کے اعتبار سے ظروف کی تعیین کریں۔

القانون فوق الكل - اتّجه يمينا - الحق فوق الباطل - وقف المدير أمام الطلابِ - جلست تحتَ الشَّجرة - الكِتاب فوْق المكتَب - صلّيت خَلْفَ الإمام - يَهْرُب الطّلاّب منْ وَرَاءِ السُّور - ضَع الكِتَاب فَوْق، أي: فَوْقَ المَكْتَب - أنْزِل مِنْ فَوْق، أي: فَوْق الشَّجرة - قِفْ أمَامَ، أي: أمامَ المَسجد - لاَ تَمْشِ أمَامَ، أي: أمام السَّيَّارَة - سرتُ يَمِيْناً - اتَّجَهْت شِمَالا - جَلَس زَيْدٌ تَحْت وصَعِد عَمْرو فَوْق - يقف الطّائر فوق الغصن - جلس الطّلاب أمام المعلم - وقفت خلف سُور الجامعة - صعد الجنود فوق الجبل.

سبق: 25

اسمائے کنایات

کنایات کنایہ کی جمع ہے، کنایہ کہتے ہیں "کسی معین چیز کو ایسے لفظ سے تعبیر کرنا جو اس پر صراحتاً دلالت نہ کرتا ہو۔" یہاں اسمائے کنایات سے مخصوص اسماء یعنی "ایسے اسماء مراد ہیں جو کسی مبہم بات، عدد یا فعل پر دلالت کریں۔" اسمائے کنایات میں سے مبنی اسماء درج ذیل ہیں: كَمْ، كَذَا، كَأَيِّن، كيت، ذَيْتَ۔

كَيْتَ و ذَيْتَ: مبہم بات اور مبہم فعل پر دلالت کرتے ہیں۔ یعنی کسی واقعے یا حادثے کو اشاروں میں بیان کرنے کے لئے كَيْتَ اور ذَيْتَ استعمال ہوتے ہیں اور مفرد استعمال نہیں ہوتے، بلکہ مکرر استعمال ہوتے ہیں، مثلاً قُلْتُ لَهُ كَيْتَ وَ كَيْتَ میں نے اسے ایسا ایسا کہا، فَعَلْتُ ذَيْتَ وَذَيْتَ میں نے ایسا ایسا کیا۔

كَمْ، كَذَا، كَأَيِّن مبہم عدد پر دلالت کرتے ہیں۔ کم کیلئے ضروری ہے کہ وہ جملے کے شروع میں ہو۔ كَمْ کی دو قسمیں ہیں: ① كَمْ استفهاميه ② كم خبريه

كم استفهاميه: اس کے ذریعے کسی ایسی چیز کے عدد کے بارے میں پوچھا جاتا ہے جس کی مقدار مجہول ہو اور جس چیز کے عدد کے بارے میں پوچھا جائے اسے کم کی تمیز کہتے ہیں اور وہ عام طور پر مفرد اور منصوب ہوتی ہے۔ کم استفہامیہ صدارتِ کلام کا تقاضا کرتا ہے یعنی کلام کے شروع میں ہی آتا ہے، اور جواب کا محتاج بھی ہوتا ہے جیسے:

كَمْ طالباً في صفِّك؟	آپ کی کلاس میں کتنے طلبا ہیں؟
كَم دِرْهَماً عِنْدَكَ؟	آپ کے پاس کتنے درہم ہیں؟
كَمْ يَوماً في الأسبوع؟	ہفتے میں کتنے دن ہوتے ہیں؟
كَمْ ساعةً تَنَامُ فِي الليل؟	آپ رات میں کتنے گھنٹے سوتے ہیں؟

البتہ مضاف الیہ اور مجرور ہونے کی صورت میں مضاف اور حرف جر اس سے پہلے آتے ہیں جیسے: فِيْ كَمْ عَامٍ تَعَلَّمتَ العَرَبِيَّةَ؟ بِكَمْ رِيَالٍ ابْتَعتَ الكِتَابَ؟ وَرَقَةَ كَمْ طَالِبٍ صَحَّحتَ؟

كَمْ خبريه: اس کے ذریعے مبہم عدد کی کثرت بتائی جاتی ہے اور بہت اور کئی، کتنا وغیرہ کے معنی پر دلالت کرتا ہے۔ یہ جواب کا محتاج نہیں ہوتا اور عام طور پر تفاخر پر دلالت کرتا ہے۔ اس کی تمیز یعنی وہ چیز جس کے بارے میں خبر دی جائے مجرور ہوتی ہے اور مفرد و جمع دونوں طرح آتی ہے جیسے: كَمْ مَالٍ أنفَقتُه، أي: أنفقتُ مالاً كثيراً (میں نے بے تحاشا / بہت مال خرچ کیا) كَمْ دَارٍ بَنَيْتُ، أي بنيت دُوراً كثيرةً. میں نے بہت گھر بنائے۔ كَمْ رُبِيَةٍ عندہ أي: عِنْدَهُ رُبِيَّاتٌ كَثِيرَةٌ. اس کے پاس کافی رقم ہے۔ كَمْ رِجالٍ لَقِيْتُهُمْ، أي: لَقِيتُ رِجالاً كَثِيرِيْنَ میں نے کئی لوگوں سے ملاقات کی۔

کم خبریہ کی تمیز میں تعداد کی بہتات/ مبالغے کے لئے "مِن" کا اضافہ بھی کیا جاتا ہے، جیسے: كَمْ مِنْ مَلَكٍ فِيْ السمٰوات

آسمان میں کتنے ہی فرشتے ہیں۔ كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللهِ۔ اللہ کے حکم سے کئی مرتبہ چھوٹی چھوٹی جماعتیں بڑے بڑے گروہوں پر غالب آگئیں۔ كَمْ مِنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا۔ کتنی ہی بستیوں کو ہم نے ہلاک کیا۔

کذا: کافِ تشبیہ اور ذا اسم اشارہ سے مرکب ہے۔ ترکیب کے بعد ایک ہی کلمہ بن گیا جو عام طور پر عدد مجہول کی قلت یا کثرت پر دلالت کرتا ہے، جیسے: اشْتَرَيْتُ كَذَا كُرَّاساً۔ کبھی عطف کے بغیر مکرر استعمال ہوتا ہے، جیسے: ابْتَعْتُ كَذَا كَذَا قَلَماً۔ کبھی عطف کے ساتھ مکرر استعمال ہوتا ہے جیسے: قَرَأْتُ كَذَا وَ كَذَا كِتَاباً۔ اور اس کی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے جیسا کہ مذکورہ مثالوں میں ہے۔ کبھی جمع منصوب بھی آتی ہے جیسے: قَرَأْتُ كَذَا كُتُباً۔

بسا اوقات عدد کے علاوہ کسی قول اور فعل کے لئے بھی بطورِ کنایہ استعمال ہوتا ہے، مثلاً: فَعَلْتُ كَذا و كَذا میں نے یہ اور یہ کیا، میں نے ایسا ایسا کیا۔ اسی طرح ایک حدیث میں وارد ہے: يُقَالُ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: أَتَذْكُرُ يَوْمَ كَذَا وَ كَذَا، فَعَلْتَ فِيهِ كَذَا وَ كَذَا۔ بِمَكَانِ كذا و كذا فلاں اور فلاں کے مکان پر۔

كَأَيِّنْ / كَأَيٍّ: یہ بھی کلام کے شروع میں آتا ہے اور "کم" خبریہ کی طرح عدد کی کثرت پر دلالت کرتا ہے۔ یہ صرف فعل ماضی پر داخل ہوتا ہے اور عام طور پر اس کی تمیز مفرد مجرور ہوتی ہے، جیسے: وَ كَأَيِّنْ مِنْ نَبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ، كَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا۔ كَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ۔ كَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ هِيَ أَشَدُّ قُوَّةً مِنْ قَرْيَتِكَ۔

اسمائے کنایات کی کچھ تفصیل سبق: 79 میں آئے گی۔

تمرین

① اسمائے کنایہ کی تعریف کریں۔
② اسمائے کنایہ کتنے ہیں؟
③ کم کی اقسام کی وضاحت مثالوں سے کریں۔
④ کیت وذیت کس چیز پر دلالت کرتے ہیں؟ اور ان کا استعمال کس طرح ہوتا ہے؟
⑤ اسمائے کنایات کی تمیز کے اعراب کو ملحوظ رکھتے ہوئے ذیل کے جملوں پر اعراب لگائیں۔

كأين من عالم بذل حياته في سبيل العلم - قبضت كذا و كذا درهما - كم معركة خاضها المسلمون - كأي من فائز كرّمه زملاؤه - كم كتاب قرأت - عندي كذا كتابا - كأي من معلم في مدارسنا - الكراسات كذا كراسة - كأي من ريال ربحت - جاء كذا طالبا - كم طالب يتوجه إلى المدارس صباح كل يوم - كأي من مرّة نصحتك - كم ملوك باد ملكهم - اشتريت كذا كتابا - سافرت كذا يوما - سرت كذا ميلا - ضرب الجلاد اللص كذا ضربة - سلمت على كذا ضيفا۔

سبق: 26

مرکب بنائی

مرکب بنائی: ''بنائی'' اسمِ منسوب ہے، جس کے معنی ہیں بناء والا، اور یہ بنا والا بایں معنی ہے کہ اس کے دونوں جز مبنی ہوتے ہیں۔ مرکب بنائی کی تعریف یہ ہے کہ ''وہ مرکب جس میں دو اسموں کو اضافت واسناد کے بغیر ایک کیا جائے اور دوسرا اسم بذاتِ خود یا باعتبارِ اصل ''واؤ'' عاطفہ کے معنی کا متضمن ہو اور تاءِ تانیث کی حیثیت رکھتا ہو۔''

حرفِ عطف کے معنی کو خود متضمن ہو جیسے: أَحَدَ عَشَرَ کہ اصل میں أَحَدٌ وَعَشَرٌ تھا۔ یا اس کی اصل متضمن ہو، جیسے: حَادِيَ عَشَرَ کہ اس کا جزِ ثانی خود تو متضمن نہیں، بلکہ اس کی اصل یعنی أَحَدَ عَشَرَ متضمن ہے، کیونکہ حَادِيَ عَشَرَ، أَحَدَ عَشَرَ سے بنا ہے، اسی طرح ثَانِيَ عَشَرَ إِثْنَا عَشَرَ سے، ثَالِثَ عَشَرَ ثَلٰثَةَ عَشَرَ سے، رَابِعَ عَشَرَ أَرْبَعَةَ عَشَرَ سے، اسی طرح تَاسِعَةَ عَشَرَ تک۔

اگر مرکبِ بنائی کا جزِ ثانی حرفِ عطف کے معنی کو متضمن ہو اس کو مرکبِ عددی بھی کہتے ہیں، اور یہ باختلافِ صیغہائے مذکر ومؤنث أَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک اور حَادِيَ عَشَرَ سے تَاسِعَ عَشَرَ تک ہے، یعنی کل اٹھارہ صیغے ہیں۔ ان کے دونوں جزو مبنی بر فتح ہوتے ہیں، سوائے إِثْنَا عَشَرَ کے کہ اس کا جزِ اول معرب ہے، بحالتِ رفع إِثْنَا عَشَرَ اور بحالتِ نصب وجر إِثْنَيْ عَشَرَ اور جزِ ثانی مبنی بر فتح ہے۔

شَذَرَ مَذَرَ، هٰذَا جَارِيْ بَيْتَ بَيْتَ، تَسَاقَطُوْا أَخْوَلَ أَخْوَلَ، تَفَرَّقُوْا أَيْدِيْ سَبأً، يَحْضُرُ يَوْمَ يَوْمَ، يَأْتِيْ لِعَمَلٍ صَبَاحَ مَسَاءَ، يَسْقُطُ بَيْنَ بَيْنَ بھی مرکب بنائی کی مثالیں ہیں کہ ان جملوں میں مرکب کے دونوں جز مبنی بر فتحہ ہیں۔

کسی اور حرف کے معنی کو متضمن ہو، جیسے: بَيْتَ بَيْتَ کہ اصل میں بَيْتَ لِبَيْتٍ تھا، اور یہ اصل میں بَيْتِيْ مُلاَصِقٌ لِبَيْتِكَ ہے، تو بَيْتَ ثانی لامِ حرفِ جار کے معنی کو متضمن ہے۔ الحاصل مرکب بنائی دو قسم پر ہے: اوّل وہ جو خود یا باعتبارِ اصل حرفِ عطف کے معنی پر مشتمل ہو، اور یہ اٹھارہ صیغے ہیں۔ دوم وہ جو کسی دوسرے حرف کے معنی کو متضمن ہو۔

سبق: 27

معرفہ ونکرہ

اسمِ نکرہ	ترجمہ	اسمِ معرفہ	ترجمہ
كِتَابٌ	ایک کتاب	الْكِتَابُ	خاص کتاب/ وہی کتاب
بَيْتٌ	ایک گھر	بَيْتُ اللّٰهِ	اللہ کا گھر
وَلَدٌ	ایک لڑکا	هٰذَا الْوَلَدُ	یہ لڑکا

مذکورہ مثالوں میں غور کریں کہ اسمِ نکرہ کے تحت مذکور کلمات عام ہیں ان سے کوئی خاص چیز، فرد یا جگہ مراد نہیں، جب کہ اسمِ معرفہ کے تحت مذکور کلمات میں عموم نہیں، بلکہ ایک خاص، چیز، جگہ اور فرد ہے۔ معلوم ہوا کہ بعض اسماء ایسے ہوتے ہیں جو کسی چیز، فرد یا جگہ کے ساتھ خاص نہیں ہوتے، بلکہ ان سے کوئی بھی چیز، جگہ اور کوئی بھی فرد مراد ہو سکتا ہے جب کہ بعض اسماء ایسے ہوتے ہیں جو کسی چیز، جگہ اور فرد کے ساتھ خاص ہوتے ہیں۔ تو عام اور خاص ہونے کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہوئیں:

① معرفہ ② نکرہ

نکرہ وہ اسم ہے جو غیر معین شخص، چیز یا جگہ پر دلالت کرے، جیسے: رَجُلٌ (ایک آدمی/کوئی آدمی)، فَرَسٌ (ایک گھوڑا/کوئی گھوڑا)، بَلَدٌ (ایک شہر/کوئی شہر) وغیرہ۔

اور معرفہ وہ اسم ہے جو کسی معین شخص، چیز یا جگہ پر دلالت کرے۔ اس کی سات قسمیں ہیں:

① اسم نکرہ کو معرف باللام کیا جائے یعنی اس کے شروع میں الف لام لگا دیں جیسے: رجلٌ سے الرَّجُلُ، فَرَسٌ سے الْفَرَسُ، بَلَدٌ سے الْبَلَدُ معرفہ ہونے کی صورت میں ان کا ترجمہ وہی شخص، وہی گھوڑا، وہی شہر یا اس جیسے ان الفاظ سے کریں گے جن سے اس شخص، گھوڑے یا شہر کی تعیین ہو جائے۔

② علم یعنی کسی خاص شخص، جگہ یا چیز کا ذاتی نام، جیسے: محمد، مكة، رَمَضَان، جهنم۔

③ اسمِ ضمیر: سبق: 17 میں ضمیر کی تعریف اور تفصیل گزر چکی۔ چونکہ اسمِ ضمیر علم کا قائم مقام ہوتا ہے اور علم معرفہ ہے تو اس کا قائم مقام بھی معرفہ ہوگا۔

④ اسمائے اشارات، سبق: 19 میں ان کی وضاحت ہو چکی ہے، چونکہ اشارہ تعیین کرنے کے لئے ہی استعمال کیا جاتا ہے اس لئے اسمائے اشارات معرفہ ہیں۔

⑤ اسمائے موصولہ، ان کا بیان سبق: 20 میں ہوا۔ چونکہ اسمِ موصول کا مصداق خاص شخص، جگہ یا چیز ہوتی ہے، اس لئے اسمائے موصولہ بھی معرفہ ہیں۔

⑥ ان پانچوں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو، جیسے: غُلَامُ الرَّجُلِ (اسی آدمی کا غلام)، غُلَامُ زَيْدٍ (زید کا غلام)، غُلَامُهُ (اُس کا غلام) غُلَامُ هٰذَا (اِس کا غلام)، غُلَامُ الَّذِيْ قَامَ (اس شخص کا غلام جو کھڑا ہے)

⑦ اسمِ منادیٰ یعنی وہ اسم جسے پکارا جائے، جیسے: یَاوَلَدُ اے لڑکے۔ ندا سے نکرہ معرفہ میں بدل جاتا ہے مثلاً آپ کسی لڑکے کو پکارنا چاہیں تو وَلَدٌ کے بجائے یَاوَلَدُ کہیں گے، اسی طرح رَجُلٌ کے بجائے یَا رَجُلُ کہہ کر آواز دیں گے، چونکہ پکارنے کے بعد وہ شخص جسے ندا دی گئی خاص ہو گیا اس لئے یہ معرفہ ہے۔

فائدہ:

معرفہ میں سب سے زیادہ معرفہ یعنی اعرف المعارف لفظ اللہ ہے، پھر ضمیر متکلم، پھر ضمیر مخاطب، پھر غائب کی ضمیر جو ابہام سے خالی ہو، اس کے بعد علم شخصی نہ کہ علم جنسی پھر اسمائے اشارات، اس کے بعد اسمائے موصولات پھر معرفہ بہ ندا ہے۔ محققین معرفہ بہ ندا کو معارف میں شمار نہیں کرتے، اور آخر میں معرف باللام۔

اسم نکرہ کے آخر میں تنوین آتی ہے اور اس کا ترجمہ کوئی، کسی، ایک یا اس طرح کے الفاظ سے کیا جاتا ہے۔ جب کہ اسم معرفہ کے آخر میں تنوین نہیں آتی۔

تمرین

① معرفہ کی تعریف اور اقسام ذکر کریں۔
② نکرہ کسے کہتے ہیں؟
③ معرفہ ہونے میں کون سی قسم کس پر مقدم ہے؟
④ سورۃ البقرۃ سے معرفہ کی تمام اقسام کی پانچ پانچ مثالیں تحریر کریں۔
⑤ سورۃ آل عمران سے بیس ایسے اسمائے نکرہ تلاش کریں جو حروفِ شمسی سے شروع ہوتے ہوں پھر ان کو اسمائے معرفہ میں تبدیل کریں۔

فائدہ:

اسمائے اشارات اور اسمائے موصولہ کو مبہمات بھی کہتے ہیں، کیوں کہ ان کے معنی میں ابہام یعنی خفا ہوتا ہے جو اسمِ اشارہ میں صفت یا اشارہ حسیہ کی وجہ سے زائل کیا جاتا ہے، اور اسمِ موصول میں صلہ کی وجہ سے ختم ہو جاتا ہے۔ جیسے کسی نے کہا: هٰذَا تَاجِرٌ۔ یہاں پر "هٰذَا" کے معنی میں خفا یعنی پوشیدگی بایں معنی ہے کہ "هٰذَا" کے معنی ہیں مفرد مذکر جس کی طرف کسی عضو سے اشارہ کیا جائے۔ یہ زید، عمر، خالد وغیرہ سے ہر ایک ہو سکتا ہے، کسی ایک کو معین کرنے کے لئے ضروری ہے کہ "هٰذَا" کہنے کے ساتھ ساتھ متکلم اشارہ بھی کرے۔ جب زید کی طرف اشارہ کیا تو وہ مشارٌ الیہ قرار پایا اور مذکورہ بالا خفا دور ہو گیا۔ اگر یوں کہا کہ: هٰذَا الَّذِیْ سَلَّمَ عَلَیَّ الْآنَ تَاجِرٌ۔ تو "هٰذَا" کے معنی کا مذکورہ خفا "الَّذِیْ سَلَّمَ عَلَیَّ الْآنَ" سے زائل ہوا جو "هٰذَا" کی صفت ہے۔

اسی طرح اَلَّذِیْ جَاءَنِیْ الْآنَ تَاجِرٌ۔ جو میرے پاس ابھی آیا تھا تاجر ہے۔ "اَلَّذِیْ" کے معنی میں ابہام ہے کہ اس کے معنی ہیں مفرد مذکر جو زید، عمر، بکر، خالد میں سے ہر ایک پر صادق آتا ہے "جَاءَنِیْ الْآنَ" کہنے سے وہ خفا دور ہوا اور متعین ہو گیا کہ "اَلَّذِیْ" کا مصداق متکلم کے پاس ابھی آنے والا ہے۔ غرضیکہ اسمائے اشارہ اپنے معنی یعنی مشارٌ الیہ کے ابہام کو دور کرنے میں صفت یا اشارہ حسیہ کے محتاج ہیں، اور اسمائے موصولہ صلے کے محتاج ہیں۔

سبق: 28

مذکرومؤنث

پہلا مجموعہ	أُسَيْدٌ طالبٌ مؤدَّبٌ	نَجحتْ فَاطِمَةُ	زَيْنَبُ طالبةٌ مؤدَّبةٌ
دوسرا مجموعہ	حضرت عائشةُ	ليلىٰ طالبةٌ نشيطةٌ	أسماء طالبةٌ مجتهدةٌ
تیسرا مجموعہ	أرضُ الله واسعةٌ	اشتعلتْ النارُ	فصلَتْ العِيرُ

واضح رہے کہ مذکورہ تقسیم اسم متمکن کی ہے، اسم غیر متمکن کی نہیں، کیوں کہ مذکر ومؤنث کی تعریف هِيَ، هٰذه اور الَّتِي وغیرہ پر صادق نہیں آتی۔

پہلے مجموعے کی مثالوں کو دیکھیں کہ پہلی مثال میں لفظ محمد مذکر پر دلالت کر رہا ہے اور دوسری مثال میں لفظ فاطمہ اور تیسری میں زینب مؤنث پر دلالت کر رہا ہے۔ دوسرے مجموعے کی مثالوں کو دیکھیں کہ ان میں موجود اسماء میں کچھ علامات موجود ہیں جن کے ذریعے اسم کے مؤنث ہونے پر دلالت ہوتی ہے مثلاً پہلی مثال میں لفظ عائشہ کے آخر میں تائے تانیث موجود ہے، دوسری مثال میں لفظ لیلیٰ کے آخر میں الفِ مقصورہ ہے، تیسری مثال میں لفظ اسماء کے آخر میں الف ممدودہ ہے۔ تیسرے مجموعے کی مثالوں میں غور کریں کہ ان میں ظاہری طور پر کوئی علامت تانیث نہیں، اس کے باوجود یہ اسماء مؤنث ہیں۔ لہٰذا کہہ سکتے ہیں کہ جنس کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں: ① مذکر ② مؤنث

پھر ان دونوں میں سے ہر ایک دو دو قسمیں ہیں: ❶ مذکرِ حقیقی ❷ مذکرِ مجازی

❶ مؤنثِ حقیقی ❷ مؤنثِ مجازی

مذکرِ حقیقی	مؤنثِ حقیقی	مذکرِ مجازی	مؤنثِ مجازی
رَجُلٌ-اِمْرَأَةٌ	أُخْتٌ-أَخٌ	قَمَرٌ	شَمْسٌ
جَمَلٌ-نَاقَةٌ	بِنْتٌ-اِبْنٌ	قَلَمٌ	أَرْضٌ
دِيْكٌ-دَجَاجَةٌ	أُمٌّ-أَبٌ	كِتَابٌ	عَيْنٌ

مذکورہ مثالوں میں غور کرنے کے بعد مذکر ومؤنث اور ان کی اقسام کی تعریف یوں ہوگی کہ "اسم مذکر اس اسم کو کہتے ہیں جس میں علامت تانیث نہ ہو" اور مذکرِ حقیقی وہ اسم ہے جس کے مدلول کے مقابلے میں کوئی مؤنث ہو، جب کہ مذکرِ مجازی وہ اسماء ہیں جن کے مقابلے میں مؤنث نہ ہو، لیکن ان کے احکام مذکر والے ہوں جیسا کہ مذکورہ مثالوں سے واضح ہے۔

اور اسم مؤنث اس اسم کو کہتے ہیں جس میں درجِ ذیل باتیں پائی جائیں:

① مؤنث کی ذات یا جنس پر دلالت کرے، جیسے: زینبُ، مَرْيَمُ، عَائِشَةُ، أُمٌّ، أختٌ، عَرُوْسٌ، حَائِضٌ

② یا اس میں علامت تانیث پائی جائیں

③ یا عرب اسے بطور مؤنث استعمال کریں، اور مؤنثِ حقیقی وہ اسم ہے جس کے مقابلے میں مذکر ہو، اور مؤنث مجازی

وہ اسم ہے جس کے مقابلے میں مذکر نہ ہو۔

اسم مؤنث کے آخر میں لاحق ہونے والی علامات تانیث تین ہیں:

❶ اسم کے آخر میں گول تا "ۃ" ہو خواہ تانیث کی "تا" ہو، جیسے: جَنَّةٌ، آيَةٌ، آخِرَةٌ، سَاعَةٌ، عَابِدَةٌ۔ جمع کی "تا" ہو جیسے: مَلَائِكَةٌ، مصدر کی "تا" ہو، جیسے: الرُّجُوْلِيَّةُ، العَالِمِيَّةُ، اسمِ جنس کی "تا" ہو، جیسے: شَجَرَةٌ، وحدت کی "تا" ہو، جیسے: تَمَرَةٌ۔

❷ اسم کے آخر میں الفِ مقصورہ، جیسے: تَقْوٰی، حُسْنٰی، کُبْرٰی۔

❸ اسم کے آخر میں الف ممدودہ جیسے: حَمْرَاءُ، سَوْدَاءُ، بَيْضَاءُ، بَبْغَاءُ

علاماتِ تانیث کے اتصال وعدمِ اتصال کے اعتبار سے اسمِ مؤنث کی چار قسمیں ہیں:

مؤنثِ لفظی، مؤنثِ معنوی، مؤنثِ معنوی لفظی، مؤنثِ سماعی۔

مؤنثِ لفظی وہ اسما ہیں جن کا مدلول مؤنث حقیقی نہ ہو، لیکن ان کے آخر میں علاماتِ تانیث میں سے کوئی علامت ہو جیسے: طَلْحة، عبیدۃ، معاویۃ، زکریا۔

مؤنث معنوی وہ اسما ہیں جو مؤنث حقیقی پر دلالت کریں اور ان کے آخر میں تانیث کی کوئی علامت نہ ہو جیسے: مریم، سعاد، ھند، زینب۔

مؤنث لفظی معنوی وہ اسما ہیں جو مؤنث حقیقی پر دلالت کریں اور ان کے آخر میں علامت تانیث بھی ہو جیسے: فاطمۃ، خدیجۃ، سلمی، لیلی، صحراء، اسماء ان تینوں کو مؤنث قیاسی بھی کہتے ہیں۔

مؤنث سماعی وہ اسما ہیں جن کا مدلول مؤنث حقیقی نہ ہو اور نہ ہی ان کے آخر میں تانیث کی کوئی علامت ہو، لیکن اہلِ عرب ان پر مؤنث والے احکام جاری کرتے ہوں۔ چند ایک مؤنث سماعی یہ ہیں:

① بدن کے ان اعضاء کے نام جو دوہرے ہیں، مثلاً: یَدٌ، رِجْلٌ، عینٌ، شَفَةٌ، البتہ خدٌّ، کعبٌ، مِرْفَقٌ مذکر ہیں۔

② ہواؤں کے نام مؤنث ہیں: جیسے: رِيحٌ، صَرْصَر، صَبَا، سَمُوْمٌ۔

③ دوزخ کے نام مؤنث ہیں: جیسے: جَهَنَّم، نَارٌ، سَعِيْرٌ، سَقَرٌ۔

④ شہروں، ملکوں اور قبیلوں کے نام جیسے: مِصر، قُرَيْش، تَغلِب۔

⑤ جنگوں اور لڑائیوں کے نام۔

⑥ شراب کے تمام نام جیسے: خَمْرٌ، الطِّلاءُ۔

مؤنث سماعی کی دو قسمیں ہیں: ❶ واجب التانیث ❷ جائز التانیث

واجب التانیث: جسے مؤنث پڑھنا واجب ہے یعنی جس پر مؤنث کے احکام جاری کرنا لازمی ہے، جیسے وہ اسماء جن میں اہلِ عرب تقدیر "تا" کا التزام کرنے کی وجہ سے ہمیشہ مؤنث استعمال کرتے ہیں، مثلاً: مذکورہ بالا اسماء اور أُذُنٌ، إِصْبَعٌ، دَارٌ، سَاقٌ، نَعْلٌ، قَدَمٌ، رِيحٌ، فَخِذٌ، رِجْلٌ، ذِرَاعٌ، نَفْسٌ کیوں کہ قرآن میں اس پر مؤنث کے احکام جاری ہیں، مثلاً:

فائدہ: ہر الف مقصورہ اور الفِ ممدودہ تانیث کی علامت نہیں، بلکہ جو الف مقصورہ اور ممدودہ زائدہ ہوں وہ تانیث کی علامت ہیں۔ لہذا عَصَا (عَصَی) بروزن فَعَل کہ اصل میں عَصَی تھا میں الف مقصورہ اور قُرَّاء بروزن فُعَّال جمع قاری میں الف ممدودہ تانیث کی علامت نہیں، کیوں کہ یہ اصلی ہیں۔ اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ وہ الف تائے تانیث کو قبول نہ کرے لہذا اَرْطٰی میں الف مقصورہ باوجودیکہ زائد ہے علامت تانیث نہیں، کیونکہ یہ تائے تانیث قبول کرتا ہے کہا جاتا ہے اَرْطَاۃٌ۔ اور علْبَاء میں بھی الف ممدودہ اگر چہ زائد ہے لیکن تائے تانیث کو قبول کرتا ہے، کہا جاتا ہے علباءۃ، اس لئے تانیث کا نہیں۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ، لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ۔

جائز التانیث: جسے مذکر ومؤنث دونوں طریقوں سے پڑھ سکتے ہیں، جیسے: السماء کبھی مذکر استعمال ہوتا ہے، "السَّمَاءُ مُنْفَطِرٌ بِهِ" اور کبھی مؤنث "إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ، وَالسَّمَاءَ بَنَيْنٰهَا"۔ باعتبارِ تقدیرِ "تا" مؤنث اور باعتبارِ تقدیرِ عدم "تا" مذکر جیسے: حَالٌ بمعنی حالت، طَرِيْقٌ، سَبِيْلٌ، سُوْقٌ، قَمِيْصٌ، قِدْرٌ، سِكِّيْنٌ، عُنُقٌ وغیرہ۔

فائدہ: مؤنث قیاسی کے حکم میں غیر عاقل یعنی انسانوں، جنوں اور فرشتوں کے علاوہ دیگر اشیاء کی جمع مکسر بھی داخل ہے کہ یہ واحد مؤنث کے حکم میں ہوتی ہے، اسی لئے ان کے لئے صفت واحد مؤنث استعمال ہوتی ہے جیسے: الْأَيَّامُ الْخَالِيَةُ، سُرُرٌ مَرْفُوعَةٌ، أَبْوَابٌ مُتَفَرِّقَةٌ، صُحُفٌ مُطَهَّرَةٌ، ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهُ، خَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ، نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ، عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ۔

اور عاقل کی جمع مکسر کو مذکر اور مؤنث دونوں طرح استعمال کرنا جائز ہے جیسے: قَامَ الرِّجَالُ یا قَامَتِ الرِّجَالُ، تِلْكَ الرُّسُلُ، قَالَ نِسْوَةٌ، قَالَتِ الْأَعْرَابُ۔

تمرین

① اسمِ مذکر اور اسمِ مؤنث کی تعریف کریں۔
② علامتِ تانیث کتنی اور کون سی ہیں؟
③ مؤنث سماعی کسے کہتے ہیں اور اس کی پہچان کا کیا طریقہ ہے؟
④ واجب التانیث اور جائز التانیث کا کیا مطلب ہے؟
⑤ ذیل کے جملوں پر اعراب لگائیں اور ان میں موجود اسماء کے بارے میں بتائیں کہ وہ مذکر ہیں یا مؤنث، اور مؤنث ہونے کی صورت میں چار قسموں میں سے کون سے قسم میں داخل ہیں؟

هذا سحر مبين - هذا رجل كريم - أنت مهذب - سمعت بلبلا منشدا - صافحت رجلا ضريرا - حضر عليّ إلى الجامعة - زرت حديقة لاهور - عادت زينب من السوق - طلعت الشمس اليوم - رأيت سعاد في الحديقة - حمزة أسد الله۔

⑥ ڈکشنری کی مدد سے ذیل کے کلمات کے معانی لکھیں اور انہیں درج ذیل طریقے سے حل کریں۔

اسم	ترجمہ	مذکر/مؤنث	علامت	قسم
حَجَرٌ	پتھر	مذکر	خالی از علامت تانیث	مذکر مجازی
نَعْجَةٌ	مادہ بھیڑ	مؤنث	تائے تانیث	لفظی معنوی
رِجْلٌ	پاؤں	مؤنث	مؤنث سماعی	

ليل - حسنة - ذكرى - منزل - جدار - حمراء - الدنيا - شارع - سلمى - خادمة - سوق - بيضاء - ابريق - حلال - ليلى - حرام - معلمة - البطن - القميص - بشرى - تلامذة - اليد۔

سبق: 29

مفرد، تثنیہ، جمع

حالت	مفرد	تثنیہ	جمع
رفعی	جَاءَنِیْ مُسْلِمٌ وَخَالَةٌ	مُسْلِمَانِ وَخَالَتَانِ	مُسْلِمُوْنَ وَخَالَاتٌ
نصبی	رَأَیْتُ مُسْلِماً وَخَالَةً	مُسْلِمَیْنِ وَخَالَتَیْنِ	مُسْلِمِیْنَ وَخَالَاتٍ
جری	سَلَّمْتُ عَلٰی مُسْلِمٍ وَخَالَةٍ	مُسْلِمَیْنِ وَخَالَتَیْنِ	مُسْلِمِیْنَ وَخَالَاتٍ

اسم کی دلالت کبھی ایک چیز پر، کبھی دو پر اور کبھی دو سے زیادہ پر ہوتی ہے تو عدد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہوئیں: واحد، تثنیہ، جمع۔ واضح رہے کہ یہ تقسیم بھی اسمِ متمکن کی ہے، کیوں کہ اسمِ غیر متمکن **هُمَا**، **اَنْتُمَا**، **هُمْ**، **اَنْتُمْ** پر تثنیہ اور جمع کی تعریف صادق نہیں آتی۔

واحد: وہ اسم ہے جو ایک پر دلالت کرے بالفاظ دیگر جس کا مدلول مفرد ہو جیسے: **مُسْلِمٌ، خَالَةٌ، رَجُلٌ، فَرَسٌ**۔

تثنیہ: اس اسم کو کہتے ہیں جو واحد کے آخر میں مخصوص اضافے کی وجہ سے دو پر دلالت کرے۔ مذکورہ مثالوں میں غور کریں تثنیہ بنانے کیلئے مفرد کے آخر میں حالتِ رفعی میں الف ماقبل مفتوح اور نون مکسور (انِ) اور حالتِ نصبی وجری میں یا ماقبل مفتوح اور نون مکسور (یْنِ) کا اضافہ کیا گیا، چونکہ یہ اضافہ تنوین کا قائم مقام ہے، اس لئے واحد کے آخر میں موجود تنوین کو تثنیہ اور جمع دونوں میں حذف کیا جاتا ہے اور اضافت کی صورت میں تنوین کی طرح "نون" کو بھی ختم کیا جاتا ہے۔

جمع: وہ اسم جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے۔ چونکہ جمع کی دو قسمیں ہیں: جمع سالم اور جمع تکسیر، لہٰذا دونوں کے بنانے کا طریقہ الگ ہے۔ جمع سالم یا جمع تصحیح اس جمع کو کہتے ہیں جس میں مفرد کے حروف جوں کے توں رہتے ہیں، جمع بنانے کے لئے مفرد کے آخر میں متعین اور مخصوص اضافہ کیا جاتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں:

① جمع تصحیح مذکر/جمع مذکر سالم

② جمع تصحیح مؤنث/جمع مؤنث سالم۔

جمع مذکر سالم: وہ جمع جو مفرد کے آخر میں حالتِ رفعی میں واو ماقبل مضموم اور نون مفتوح (وْنَ) اور حالتِ نصبی وجری میں یا ماقبل مکسور اور نون مفتوح (یْنَ) لگانے سے بنے، جیسے مذکورہ مثالوں میں **مُسْلِمٌ** سے **مُسْلِمُوْنَ** اور **مُسْلِمِیْنَ**۔

جس اسم کی جمع مذکر سالم بنائی ہو اس میں درج ذیل شرائط کا پایا جانا ضروری ہے۔
علامت ،تانیث اور ترکیب سے خالی مذکر عاقل کے لئے علم ہو، لہٰذا رَجلٌ غُلامٌ کی جمع مذکر سالم نہیں آئے گی، کیوں کہ یہ مذکر کے لئے اسم جنس ہیں علم نہیں۔ اسی طرح ھند، زینب سے ھندون، زینبون کہنا جائز نہیں کیوں کہ یہ غیر مذکر کے لئے علم ہیں، نیز لاحق گھوڑے کا علم ہے اس کی جمع مذکر سالم نہیں آئے گی، کیوں یہ غیر عاقل کا علم ہے۔ اور طلحہ سے طلحون، عبیدۃ سے عبیدون کہنا بھی جائز نہیں کیوں کہ ان کے آخر میں تائے تانیث آتی ہے۔ نیز عبداللہ، سیبویہ، معدی کرب کی جمع مذکر سالم بھی نہیں آتی، کیوں کہ یہ مرکب ہیں۔

جمع مؤنث سالم: جو ۔ رد کے آخر میں الف اور تا کی زیادتی سے بنے جیسے مذکورہ مثالوں میں خَالَةٌ سے خَالَاتٌ۔

اگر الف یا تا اصلی ہو تو وہ جمع مؤنث سالم نہیں جیسے: قُضَاةٌ، رُمَاةٌ، نُحَاةٌ، أَمْوَاتٌ۔ پہلے تینوں کلمات میں الف زائد نہیں بلکہ حرف اصلی سے تبدیل شدہ ہے، اور أموات میں ''تا'' زائد نہیں بلکہ اصلی ہے۔

فائدہ: جس طرح مفرد کو مضاف بنایا جائے تو اس کے آخر سے تنوین حذف کرنا واجب ہے، اسی طرح تثنیہ اور جمع کو مضاف بنانے کی صورت میں ان کے آخر سے ''نون'' کو حذف واجب ہے جیسے: يَدَانِ کی اضافت أبي لهب کی طرف کی جائے تو نون کو حذف کیا جائے گا اور يَدَا أَبِي لَهَبٍ (ابولہب کے دونوں ہاتھ) کہیں گے۔ اسی طرح طَرَفِي النَّهَارِ اصل میں طَرَفَيْنِ تھا اضافت کی وجہ سے ''نون'' گر گیا۔ اِبْنَيْ آدَمَ، صَاحِبَيِ السِّجْنِ، حَاضِرِي المسجدِ الحرامِ، مُقِيمِي الصَّلَاةِ، مُهْلِكُوا الْقُرَى، عَابِرِي السَّبِيلِ اصل میں اِبْنَيْنِ، صَاحِبَيْنِ، حَاضِرِيْنَ، مُقِيمِيْنَ، مُهْلِكُوْنَ، عَابِرِيْنَ تھے، اضافت کی وجہ سے ''نون'' کو حذف کیا گیا۔

تمرین

① واحد، تثنیہ اور جمع کی تعریف کریں۔
② جمع کی کتنی قسمیں ہیں؟ اور جمع مذکر سالم بنانے کا کیا طریقہ ہے؟
③ جمع مؤنث سالم کی زیادتی کے لئے کیا شرط ہے؟
④ ذیل کے کلمات سے تثنیہ کی حالتِ نصبی بنائیں:

سَنٌّ۔ رَجُلٌ۔ غُلَامٌ۔ مِأَةٌ۔ أَلْفٌ۔ قَرْيَةٌ۔ عَمٌّ۔ مَغْرِبٌ۔ فَرِيْقٌ۔ زَوْجٌ۔ سَاعَةٌ۔ عَيْنٌ۔ قَاعَدَةٌ۔ شَفَةٌ۔ يَوْمٌ۔

⑤ ذیل کے کلمات سے جمع مذکر سالم کی حالتِ رفعی اور جری بنائیں:

عَامِلٌ۔ مُصْطَفَى۔ حَاشِرٌ۔ غَائِبٌ۔ مُرْتَضَى۔ قَانِتٌ۔ رَافِعٌ۔ الدَّاعِيْ۔ صَالِحٌ۔ ظَالِمٌ۔ قُرَّاءٌ۔ عَابِدٌ۔ مُجْتَهِدٌ۔ حَاضِرٌ۔

⑥ ذیل کے کلمات سے جمع مؤنث سالم بنائیں:

مُؤْمِنَةٌ۔ صَابِرَةٌ۔ خَاشِعَةٌ۔ ذَاكِرَةٌ۔ ثَيِّبَةٌ۔ طَيِّبَةٌ۔ عَمَّةٌ۔ طَالِبَةٌ۔ فَائِزَةٌ۔ مُنِيْبَةٌ۔

⑦ ذیل کے کلمات کو مرکبِ اضافی میں تبدیل کریں:

شَهْرَانِ، عَامٌ - صَائِمُوْنَ، رَمَضَان - مُسْلِمُوْنَ، بَاكِسْتَان - كِتَابَانِ، زَيْدٌ - مِرْوَحَتَيْنِ، الْمَسْجِدُ۔ طِفْلَانِ، زَيْنَب۔ عَمَّتَانِ، لِيْ۔ مُجْتَهِدُوْنَ، الأَحْنَافُ۔

مذکر عاقل کی صفت ہو اور تائے تانیث سے خالی ہو اور اس کے آخر میں تائے تانیث لاحق ہو سکتی ہو جیسے: ماهرٌ، عاقِلٌ، جالسٌ سے ماهرُون، عاقلُون، جالسُون۔

یا صفت أفعل التفضیل کے وزن پر ہو اور اس کی مؤنث فعلاء کے وزن پر نہ آئے جیسے: أعظمُ، أكبَرُ، أحسَنُ سے اعظمُونَ، أكبرُونَ، أحسنُونَ۔ اگر اس کی مؤنث فعلاء کے وزن پر آئے جیسے: أحمر حمراء، أخضر خضراء تو اس کی جمع مذکر سالم نہیں آتی۔

اسی طرح اگر صفت فعلان کے وزن پر ہو تو اس کی جمع مذکر سالم نہیں آتی جیسے: عطشان، عطشی، سکران سکری۔

اسی طرح وہ صفات جو مذکر و مؤنث کے لئے یکساں طور پر استعمال ہوں ان کی جمع مذکر سالم نہیں آتی جیسے: صَبُوْرٌ، جَرِيْحٌ، غَرِيْقٌ، غَيُوْرٌ۔

فائدہ: وَأُولَاتُ الأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ میں أُولَاتُ ملحق جمع مؤنث سالم ہے اور اسم جمع ہے، اصل میں أَلِيَة تھا لیکن اس کا اعراب جمع مؤنث سالم والا ہی ہوگا۔ اسی طرح عرفات، مرفوعات، منصوبات، مجرورات جمع مؤنث سالم نہیں لیکن اس وزن پر ہونے کی وجہ سے ان کا اعراب بھی جمع مؤنث سالم والا ہوگا۔

واضح رہے کہ واحد مؤنث کے آخر میں آنے والا اضافہ تنوین کا قائم مقام نہیں ہوتا، اس لئے اس اضافے کے باوجود تنوین آتی ہے، البتہ پہلے والی تنوین کو ختم کیا جاتا ہے، کیوں کہ تنوین کلمے کے آخر میں آتی ہے درمیان میں نہیں۔ نیز یہ بات بھی ملحوظ رہے کہ واحد مؤنث مثلاً: خَالَةٌ، مُؤْمِنَةٌ کے آخر میں اضافہ کیا جائے تو خَالَتَاتٌ اور مُؤْمِنَتَاتٌ بنتا ہے، اس طرح ایک اسم میں تانیث کی دو علامتیں جمع ہو جاتی ہیں جو جائز نہیں، لہٰذا مفرد کی ''تا'' کو حذف کیا جاتا ہے۔

سبق: 30

جمع تکسیر

جمع کی دوسری قسم جمع مکسر یا جمع تکسیر ہے۔ جمع تکسیر اس جمع کو کہتے ہیں جس میں مفرد کی شکل وصورت باقی نہ رہے، بلکہ ٹوٹ جائے، بالفاظِ دیگر جمع تکسیر بنانے کے لئے مفرد کی شکل وصورت میں تغیر کیا جاتا ہے، جیسے:

مفرد	جمع	مفرد	جمع	مفرد	جمع
رَجُلٌ	رِجَالٌ	فَرَسٌ	أَفْرَاسٌ	عَبْدٌ	عِبَادٌ
نَبِيٌّ	أَنْبِيَاءُ	إِلٰهٌ	آلِهَةٌ	صَحِيْفَةٌ	صُحُفٌ

جمع تکسیر/مکسر بنانے کا کوئی ضابطہ اور قانون نہیں، اس کے اوزان ثلاثی میں سماعی ہیں۔ ان میں چند کا بیان جمع قلت وکثرت میں ہے۔ البتہ رباعی اور خماسی سے عموماً جمع تکسیر فَعَالِلُ کے وزن پر آتی ہے، جیسے: جَعْفَرٌ سے جَعَافِرُ، خماسی میں جَحْمَرِشٌ سے جَحَامِرُ یا جَحَارِشُ۔

جمع مکسر/تکسیر باعتبار معنی دو قسم پر ہے:

① جمع قلت ② جمع کثرت

جمع قلت جس کا اطلاق تین سے دس تک افراد واشیاء پر ہو اور اس کے چھ وزن ہیں:

وزن	مثال	واحد
أَفْعُلٌ	أَكْلُبٌ، أَنْهُرٌ، أَبْحُرٌ، أَرْجُلٌ، أَنْفُسٌ	كَلْبٌ، نَهْرٌ، بَحْرٌ، رِجْلٌ، نَفْسٌ
أَفْعَالٌ	أَقْوَالٌ، أَصْحَابٌ، أَشْخَاصٌ، أَقْلَامٌ، أَرْبَابٌ	قَوْلٌ، صَاحِبٌ، شَخْصٌ، قَلَمٌ، رَبٌّ
أَفْعِلَةٌ	أَعْوِنَةٌ، أَسْلِحَةٌ، أَلْسِنَةٌ، أَهِلَّةٌ، أَجْنِحَةٌ	عَوْنٌ، سِلَاحٌ، لِسَانٌ، هِلَالٌ، جَنَاحٌ
فِعْلَةٌ	غِلْمَةٌ، فِتْيَةٌ، إِخْوَةٌ، غِزْلَةٌ	غُلَامٌ، فَتًى، أَخٌ، غَزَالٌ
مُفْعِلُوْنَ	مُسْلِمُوْنَ	مُسْلِمٌ
مُفْعِلَاتٌ	مُسْلِمَاتٌ	مُسْلِمَةٌ

آخری دو وزن اگر الف لام کے ساتھ ہوں یعنی المُسْلِمُوْن، المُسْلِمات تو پھر جمع قلت نہیں کثرت میں داخل ہیں۔

جمع کثرت: جس کا اطلاق نو سے زیادہ پر ہو، جمع قلت کے اوزان کے علاوہ باقی سب اوزان جمع کثرت ہیں۔ جمع کثرت کے اوزان تمرین میں ملاحظہ فرمائیں۔

اس تکسیر کی چار صورتیں ہیں:

- تکسیر بالزیادہ: جمع میں کسی لفظ کا اضافہ ہو لیکن اس اضافے کے باوجود مفرد کی شکل نہ بگڑے جیسے: صِنْوٌ سے صِنْوَانٌ۔
- تکسیر بالنقصان: جمع میں کوئی لفظ کم ہو جائے لیکن اس کمی سے مفرد کی شکل تبدیل نہ ہو جیسے: تُخَمَةٌ سے تُخَمٌ۔
- تکسیر تبدیل شکل: مفرد کی شکل تبدیل ہو لیکن کسی حرف کی زیادتی یا نقصان نہ ہو، جیسے: أَسَدٌ سے أُسْدٌ۔
- بالزیادہ و تبدیل شکل: جمع میں کسی لفظ کا اضافہ ہو اور شکل بھی تبدیل ہو جائے، جیسے: رَجُلٌ سے رِجَالٌ۔

فائدہ:

جمع قلت وجمع کثرت میں سے ہرایک کا اطلاق ایک دوسرے پر ہوتا ہے، إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُونَ میں نو مرادنہیں بلکہ زیادہ ہیں، عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ۔ أَنْفُس أَفْعُل جمع قلت کا وزن ہے لیکن نو میں محدود نہیں، ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ جمع کثرت کا وزن ہے لیکن مراد تین ہیں، باوجودیکہ قُرْءٌ کی جمع قلت أَقْرَاءٌ موجود ہے لیکن پھر بھی جمع کثرت کو لایا گیا۔

جمع من غیر لفظہ: کبھی جمع اور مفرد کا مادہ ہی الگ ہوتا ہے، جیسے: نِسَاءٌ اِمْرَأَةٌ کی جمع ہے، اور أُوْلُو جمع ہے ذُو کی، اسے جمع من غیر لفظہ کہتے ہیں۔

اسم جمع: یہ وہ مفرد اسم ہوتا ہے جو معنوی اعتبار سے جمع اور ظاہری اعتبار سے مفرد ہو۔ عام طور پر اس کا استعمال گروہ کے لئے ہوتا ہے، جیسے: خَيْلٌ، قَوْمٌ، رَهْطٌ، جَيْشٌ، حِزْبٌ۔

شبہ جمع: ایسا اسم جو جمع کے معنی کو ظاہر کرے۔ اگر غیر ذوی العقول کے لئے ہو تو عام طور پر مفرد کے آخر میں "ة" ہوتی ہے جسے جمع میں حذف کیا جاتا ہے، جیسے: وَرَقَةٌ، تَمْرَةٌ سے وَرَقٌ، تَمْرٌ۔ اگر ذوی العقول کے لئے ہو تو مفرد کے آخر سے یائے نسبتی کو حذف کیا جاتا ہے، جیسے: الرُّوْمِيُّ، المَجُوْسِيُّ سے الرُّوْمُ، المَجُوْسُ۔

تمرین

① جمع تکسیر کسے کہتے ہیں۔

② جمع قلت کے کتنے اوزان ہیں؟

③ اسم جمع اور شبہ جمع کی تعریف کو مثال سے واضح کریں۔

④ ذیل میں جمع کثرت کے کچھ اوزان اور مفرد کلمات دیئے گئے ہیں۔ ان کی جمع تحریر شدہ وزن کے مطابق ڈھالیں۔

وزن	مفرد
فِعَالٌ	عَبْدٌ-حَبْلٌ-عَظْمٌ-جَفْنَةٌ-بَغْلَةٌ-كَبِيْرٌ-خَيْمَةٌ-خَيْرٌ-رَقَبَةٌ-غَلِيْظٌ-دَارٌ-بَحْرٌ
فُعْلَانٌ	بَلَدٌ-رَاهِبٌ-شُجَاعٌ-رَاكِبٌ-حَمَلٌ-قَضِيْبٌ-سَرِيْعٌ-أَعْمَىٌ-فَارِسٌ

⑤ **تغیر بالنقصان وتبدیل شکل:** جمع میں کوئی لفظ کم ہو جائے اور مفرد کی شکل بھی تبدیل ہو جیسے: رَسُوْلٌ سے رُسُلٌ۔

⑥ **تغیر بالزیادۃ والنقصان وتبدیل شکل:** جمع میں تینوں قسم کی تبدیلیاں واقع ہوں جیسے: غُلَامٌ سے غِلْمَان، شکل تو ویسے ہی تبدیل ہے اور لام کے بعد جو الف تھا وہ کم ہو گیا، میم کے بعد الف بڑھ گیا۔

وزن	مفرد
فُعُوْلٌ	قَلْبٌ-شَاهِدٌ-نَجْمٌ-فَنٌّ-حَدٌّ-جُنْدٌ-بَيْتٌ-نَذْرٌ-قَرْنٌ-أَلْفٌ-جَنْبٌ-شَيْخٌ-نَفْسٌ
فَعَلَةٌ	سَاحِرٌ-فَاجِرٌ-كَافِرٌ-سَافِرٌ-خَازِنٌ-كَاتِبٌ-بَارٌّ
فُعَّلٌ	رَاكِعٌ-شَارِعٌ-قُبْلَةٌ-سَاجِدٌ-كَانِسٌ-نَائِمٌ-جَائِعٌ
أَفْعِلَاءُ	غَنِيٌّ-شَقِيٌّ-قَرِيْبٌ-وَلِيٌّ-تَقِيٌّ-قَوِيٌّ-صَفِيٌّ-صَدِيْقٌ-دَعِيٌّ-خَلِيْلٌ-حَبِيْبٌ-شَدِيْدٌ

فُعَلَاءُ	شَاعِرٌ-عَلِيْمٌ-حَنِيْفٌ-خَلِيْفَةٌ-شَفِيْعٌ-وَارِثٌ-وَكِيْلٌ-شَرِيْفٌ-وَزِيْرٌ-ضَعِيْفٌ-شَهِيْدٌ
فُعُلٌ	طَرِيْقٌ-خشَبَةٌ-سَفِيْنَةٌ-صَحِيْفَةٌ-كِتَابٌ-سَرِيْرٌ-فِرَاشٌ-رَسُوْلٌ-سَبِيْلٌ-نَذِيْرٌ-جِدَارٌ
فُعَلٌ	صُوْرَةٌ-أُمَّةٌ-سُنَّةٌ-شُعْبَةٌ-ظُلْمَةٌ-عُقْدَةٌ-غُرْفَةٌ-زُلْفَةٌ-سُوْرَةٌ-رُطْبَةٌ-جُمْلَةٌ-زُمْرَةٌ
فَعْلَى	مَرِيْضٌ-قَتِيْلٌ-أَسِيْرٌ-مَيِّتٌ-صَرِيْعٌ
فَعَلٌ	عَمُوْدٌ-قَتْرَةٌ-نَمْلَةٌ-حَرَسِيٌّ-طَبْقَةٌ-شَرَرَةٌ
فِعَلٌ	قِصَّةٌ-بِيْعَةٌ-عِصْمَةٌ-حِيْلَةٌ-شِيْعَةٌ
فِعْلَانٌ	حُوْتٌ-غُلَامٌ-جَارٌ-صَبِيٌّ-أَخٌ-خَرُوْفٌ-صِنْوٌ-غُرَابٌ-تَاجٌ-غَزَالٌ-نَارٌ-فَتًى
فُعَّالٌ	صَائِغٌ-كَافِرٌ-زَائِرٌ-سَاكِنٌ-عَامِلٌ-طَالِبٌ-حَاكِمٌ-خَادِمٌ
فَعَالِلَة	أُسْتَاذٌ-تِلْمِيْذٌ-مَلَكٌ
فَوَاعِلُ	كَاعِبٌ- كَوْكَبٌ-جَوْهَرٌ-فَاكِهَةٌ-فَاحِشَةٌ-شَاهِدٌ-قَاعِدَةٌ-رَاكِدٌ-خَاتَمٌ -كَافِرَةٌ
فَعَائِلُ	أَرِيْكَةٌ-خَبِيْثَةٌ-صَحِيْفَةٌ-رِسَالَةٌ-خَزِيْنَةٌ-عَقِيْدَةٌ-قَبِيْلَةٌ-بَصِيْرَةٌ-سَرِيْرَةٌ-رَبِيْبَةٌ-قَلَادَةٌ
أَفَاعِيْلُ	أُسْطُوْرَةٌ-حَدِيْثٌ-أَقْوَالٌ-إِبْرِيْقٌ
أَفَاعِلُ	إِصْبَعٌ-سَوَارٌ-أَكْبَرُ-أَرْذَلُ-أَنْمِلَةٌ
فَعَالِلُ	سِلْسِلَةٌ-سُنْبُلَةٌ-مَعِيْشَةٌ-دِرْهَمٌ -زَلْزَلَةٌ-حَنْجَرَةٌ-ضِفْدَعٌ-نُمْرُقَةٌ-عُنْصُرٌ
مَفَاعِلُ	مَصْنَعٌ-مَنْزِلٌ-مِرْفَقٌ-مَجْلِسٌ-مَقْعَدٌ-مَسْجِدٌ-مَكْتَبٌ-مَنْسَكٌ-مَغْرِبٌ-مَضْجَعٌ
فَعَالِيْلُ	عُصْفُوْرٌ-قِرْطَاسٌ-خِنْزِيْرٌ-سِرْبَالٌ-فِنْجَانٌ-بُسْتَانٌ-قِنْطَارٌ-سُلْطَانٌ-قِنْدِيْلٌ-صَنْدُوْقٌ
مَفَاعِيْلُ	مِصْبَاحٌ-مِفْتَاحٌ-مَشْهُوْرٌ-مَوْزُوْنٌ-مِقْدَارٌ-مَكْتُوْبٌ-مِيْقَاتٌ-مِحْرَابٌ-مَوْعُوْدٌ

سبق: 31

اسمِ متمکن باعتبارِ اعراب

مختلف عوامل کے آنے کی وجہ سے کلمے کے آخر میں رونما ہونے والی لفظی یا تقدیر تبدیلی کو اعراب کہتے ہیں۔

اعراب کی چار قسمیں ہیں:

① حرکتی ② حرفی ③ تقدیری ④ محلی

اعرابِ حرکتی: جس کا اظہار زبر، زیر، پیش اور جزم سے ہوتا ہے۔

اعرابِ حرفی: حروف (واو، الف، یا) رفع، نصب، جر پر دلالت کریں تو اسے اعرابِ حرفی کہتے ہیں۔

اعرابِ تقدیری: اعراب کی علامت حرکت یا حروف سے ظاہر نہ ہو۔ یہ اعراب اس معرب کلمہ کا ہوتا ہے جس پر الف مقصورہ یا کسی اور وجہ سے اعراب ظاہر نہ ہو۔

اعرابِ محلی: کلمے پر عامل کی تبدیلی کی وجہ سے اعراب نہ آئے، لیکن اگر اس کلمے کی جگہ کسی معرب کلمے کو رکھا جائے تو اعراب ظاہر ہو۔ یہ اعراب مبنی کا ہوتا ہے۔

اعرابِ حرکتی کی چار علامتیں ہیں: ① رفع ② نصب ③ جر ④ جزم

رفع اور نصب اسم و فعل دونوں پر آتا ہے۔ جر صرف اسم کے ساتھ خاص ہے، جب کہ جزم فعل کے ساتھ خاص ہے۔

اعراب کی ان اقسام کو جاننے کے لئے ذیل کے مجموعات میں غور کریں:

پہلا مجموعہ:

عامل	معمول حالتِ رفعی میں
جَاءَنِیْ	زَیْدٌ، مُسْلِمَاتٌ، عُمَرُ، اَبُوْكَ، رَجُلَانِ، مُسْلِمُوْنَ، القَاضِیْ، مُوْسیٰ، مُسْلِمِیَّ

دوسرا مجموعہ:

عامل	معمول حالتِ نصبی میں
رَاَیْتُ	زَیْداً، مُسْلِمَاتٍ، عُمَرَ، أَبَاكَ، رَجُلَیْنِ، مُسْلِمِیْنَ، القَاضِیَ، مُوْسیٰ، مُسْلِمِیَّ

تیسرا مجموعہ:

عامل	معمول حالتِ جری میں
سَلَّمْتُ	علی زَیْدٍ، مُسْلِمَاتٍ، عُمَرَ، أَبِیْكَ، رَجُلَیْنِ، مُسْلِمِیْنَ، القَاضِیْ، مُوْسیٰ، مُسْلِمِیَّ

پہلے مجموعے میں غور کریں کہ معمول حالتِ رفعی میں ہے اور رفع کی مختلف صورتیں ہیں: تنوین کے ساتھ رفع، رفع بلا تنوین، واو کی صورت، الف ماقبل مفتوح کی صورت، واو ماقبل مضموم کی صورت، تقدیری رفع اور واو مقدر کی صورت ہے۔

دوسرے مجموعے میں معمول نصب کی حالت میں ہے اور نصب کی بھی مختلف صورتیں ہیں: زبر مع التنوین، زبر بلا تنوین،

زیر کی صورت میں، الف کی صورت میں، ''یا'' ماقبل مفتوح کی صورت، ''یا'' ماقبل مکسور کی صورت، تقدیری۔

تیسرے مجموعے میں معمول جر کی حالت میں ہے اور جر کی بھی مختلف صورتیں ہیں: زیر کی صورت، نصب کی صورت، ''یا'' کی صورت، ''یا'' قبل مفتوح کی صورت، ''یا'' ماقبل مکسور کی صورت، تقدیری۔

جیسا کہ مذکورہ چارٹ سے معلوم ہوا کہ بعض اسماء ایسے ہیں جن کا اعراب تینوں حالتوں میں اعراب بالحرکت ہوتا ہے اور بعض کا تینوں حالتوں میں اعراب بالحرف، اور بعض تینوں حالتوں میں تقدیری اعراب ہے۔ اس طرح اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی سولہ قسمیں ہیں:

1. مفرد منصرف صحیح: مفرد یعنی تثنیہ وجمع نہ ہو۔ منصرف یعنی غیر منصرف نہ ہو اور نحویین کے ہاں صحیح وہ کلمہ ہے جس کے آخر میں حرف علت نہ ہو اگرچہ درمیان وشروع میں ہو جیسے: زید۔

2. جاری مجریٰ صحیح: یعنی قائم مقام صحیح، جاری مجری صحیح اس کلمے کو کہتے ہیں جس کے آخر میں حرف علت ''واؤ'' ''یا'' ہو اور اس کا ماقبل ساکن ہو، جیسے: دَلْوٌ، ظَبْيٌ۔

3. جمع مکسر منصرف: یعنی ایسی جمع جو سالم نہ ہو مکسر ہو اور منصرف ہو غیر منصرف نہ ہو جیسے: رِجَالٌ۔

ان تینوں کا ایک ہی اعراب ہے یعنی حالت رفعی میں ضمہ، حالت نصبی میں فتحہ اور حالت جری میں کسرہ جیسے:

اسم کی قسم	رفعی حالت	نصبی حالت	جری حالت
مفرد منصرف صحیح	جاءنی زیدٌ	رأیتُ زیداً	مررتُ بزیدٍ
جاری مجری صحیح	هٰذَا دَلْوٌ وَظَبْيٌ	رَأَيْتُ دَلْواً وَظَبْياً	مَرَرْتُ بِدَلْوٍ وَظَبْيٍ
جمع مکسر منصرف	جَاءَنِي رِجَالٌ	رَأَيْتُ رِجَالاً	مَرَرْتُ بِرِجَالٍ

4. جمع مؤنث سالم: اس کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ، نصبی وجری میں کسرہ ہوگا، جیسے: هُنَّ مُسْلِمَاتٌ، رَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ. حالتِ نصبی میں اس پر فتحہ نہیں، بلکہ جر آتا ہے۔

5. غیر منصرف: وہ اسم جس میں اسباب منع صرف کے نو اسباب میں سے دو سبب یا ایک سبب قائم مقام دو پایا جائے۔ اس کا اعراب حالتِ رفعی میں ضمہ اور حالتِ نصبی اور جری میں فتحہ ہے، کیوں کہ غیر منصرف پر کسرہ نہیں آتا، اسی طرح اس پر تنوین بھی نہیں آتی۔ جیسے: جاءَ عُمَرُ، رأيتُ عُمَرَ، مررتُ بِعُمَرَ۔

6. اسمائے ستہ: ان سے یہ اسماء مراد ہیں: أَبٌ، أَخٌ، حَمٌ، فَمٌ هَنٌ، ذُو مَالٍ. جب ان اسماء میں درج ذیل شرائط پائی جائیں تو ان کا اعراب حالتِ رفعی میں ''واؤ''، حالتِ نصبی میں ''الف'' اور حالتِ جری میں ''یا'' کے ساتھ ہوگا۔

شرائط یہ ہیں:

① مکبرہ ہوں مصغرہ نہ ہوں، اگر مصغرہ ہوں تو ان کا اعراب مفرد منصرف صحیح والا ہوگا: جَاءَنِي أُبَيٌّ، رَأَيْتُ أُبَيًّا، مَرَرْتُ بِأُبَيٍّ۔

② مفرد ہوں تثنیہ وجمع نہ ہوں، اگر تثنیہ وجمع ہوں تو ان کا اعراب تثنیہ اور جمع والا ہوگا جیسا کہ آئندہ مذکورہ ہے۔

③ مضاف ہوں، اگر مضاف نہ ہوں تو ان کا اعراب مفرد منصرف صحیح والا ہوگا جو گزر چکا۔

④ مضاف الی غیر یائے متکلم ہوں، اگر یائے متکلم کی طرف مضاف ہوں تو ان کا اعراب تقدیری ہوگا جو چودھویں قسم میں مذکور ہے۔ فَمٌ میں ایک اضافی شرط یہ ہے کہ میم کے بغیر استعمال ہو، اسی طرح "ذو" کی اضافی شرط یہ ہے کہ "ذو" الذی کے معنی میں نہ ہو بلکہ صاحب کے معنی میں ہو اور اسم جنس کی طرف مضاف ہو۔

اگر یہ شرائط پائی جائیں تو اسمائے ستہ کا اعراب حالت رفعی میں واو، نصبی میں الف اور جری میں یا کے ساتھ ہوگا، جیسے:

حالت رفعی	هٰذا أَبُوكَ، أَخُوكَ، حَمُوكِ، فُوكَ، ذُو العَزْمِ
حالت نصبی	انْظُرْ أَبَاكَ أَخَاكَ، حَمَاكِ، فَاكَ، ذَا العَزْمِ
حالت جری	مَرَرْتُ بِأَبِيكَ، أَخِيكَ، حَمِيكِ، ذِي العَزْمِ

هَنٌ میں اعراب بالحرکت زیادہ فصیح ہے، اگرچہ اعراب بالحرکت بھی جائز ہے۔

کوفیین کے نزدیک تینوں صورتوں میں ان کا اعراب الف کے ساتھ ہوتا ہے: جَاءَنِي أَبَاكَ، رَأَيْتُ أَبَاكَ، مَرَرْتُ بِأَبَاكَ۔ درج ذیل اشعار میں کوفی مذہب ملحوظ نظر ہے۔

فَإِنَّ أَبَاهَا وَ أَبَا أَبَاهَا قَدْ بَلَغَا فِي الْمَجْدِ غَايَتَاهَا

حالت نصبی اسم إنَّ اور جری مضاف الیہ دونوں میں اعراب الف کے ساتھ ہے۔ بصریین کے مذہب کے مطابق: "فَإِنَّ أَبَاهَا وَ أَبَا أَبِيهَا" ہونا چاہیے۔

أَبٌ، أَخٌ، حَمٌ، هَنٌ اصل میں أَبَوٌ، أَخَوٌ، حَمَوٌ، هَنَوٌ تھے، لام کلمے کو حذف کر کے ماقبل کو ساکن کیا اور تنوین ماقبل کو دی۔ فَمٌ اصل میں فَوْهٌ یا فَوَهٌ "ہ" کو حذف کر کے تنوین ماقبل کو دی اور "واو" کو خلاف قیاس میم سے تبدیل کیا اور اس بات کی دلیل کہ "میم" واو سے تبدیل شدہ ہے فَمٌ کی جمع أَفْوَاهٌ ہے کہ اس میں 'واو' موجود ہے: "يَقُولُونَ بِأَفْوَاهِهِمْ مَا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ"۔ اضافت کے وقت "واو" واپس آجاتی ہے اور اس میں تینوں اعراب جائز ہیں: كَلَّمْتُ فُوهُ إِلَى فِيَّ، كَلَّمْتُ فَاهُ إِلَى فِيَّ۔

⑦ تثنیہ حقیقی: تثنیہ حقیقی اسے کہتے ہیں جس کا مفرد موجود ہو اور مفرد کے آخر میں مخصوص زیادتی سے وہ دو پر دلالت کرے۔ تثنیہ حقیقی کا اعراب حالت رفعی میں الف ماقبل مفتوح اور نون مکسور اور حالتِ نصبی وجری میں یا ماقبل مفتوح اور نون مکسور ہوتا ہے۔

⑧ كِلَا و كِلْتَا: یہ تثنیہ نہیں، بلکہ تثنیہ کے ساتھ ملحق ہیں، کیوں کہ ان کا مفرد نہیں۔ ان کا اعرب تثنیہ حقیقی والا ہے بشرطیکہ ان کی اضافت ضمیر کی طرف ہو، اگر اضافت اسم ظاہر کی طرف ہو تو ان کا اعراب تقدیری ہوگا۔

⑨ إِثْنَانِ، إِثْنَتَانِ: ان کا اعراب بھی تثنیہ حقیقی والا ہے، لیکن یہ بھی تثنیہ حقیقی نہیں، کیونکہ ان کا مفرد نہیں آتا۔ جیسے:

حالتِ رفعی	حالتِ نصبی	حالتِ جری
جَاءَنِي رَجُلَانِ	رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ	مَرَرْتُ بِرَجُلَيْنِ
جَاءَنِي كِلَاهُمَا كِلْتَاهُمَا	رَأَيْتُ كِلَيْهِمَا كِلْتَيْهِمَا	مَرَرْتُ بِكِلَيْهِمَا كِلْتَيْهِمَا
جَاءَنِي اثْنَانِ وَ اثْنَتَانِ	رَأَيْتُ اثْنَيْنِ وَ اثْنَتَيْنِ	مَرَرْتُ بِاثْنَيْنِ وَ اثْنَتَيْنِ

⑩ جمع مذکر سالم: وہ جمع جو مفرد کے آخر میں مخصوص زیادتی سے بنتی ہے۔اس کا اعراب حالت رفعی میں واو ماقبل مضموم اور نون مفتوح، حالت نصبی وجری میں یا ماقبل مکسور اور نون مفتوح ہے۔

⑪ أُولُو: یہ جمع مذکر سالم کے ساتھ ملحق ہے۔اس کا اعراب بھی جمع مذکر سالم والا ہے۔

⑫ عِشْرُوْنَ سے لے کر تِسْعُوْنَ تک کی دہائیاں: یہ صورتاً ومعناً تو جمع ہیں لیکن حقیقتاً جمع نہیں، کیونکہ ان کا مفرد نہیں آتا۔اگر ''عشر'' کو مفرد مانیں تو تعریف کے مطابق نہیں، کیونکہ جمع اسے کہتے ہیں کہ مفرد کو کم از کم تین گنا کیا جائے۔اگر عشر کو تین گنا کیا جائے تو ثلاثون آتا ہے نہ کہ عشرون، لہٰذا معلوم ہوا کہ یہ جمع حقیقی نہیں۔ان کا اعراب بھی جمع مذکر سالم والا ہے۔

حالتِ رفعی	حالتِ نصبی	حالتِ جری
جَاءَنِيْ مُسْلِمُوْنَ	رَأَيْتُ مُسْلِمِيْنَ	مَرَرْتُ بِمُسْلِمِيْنَ
جَاءَنِيْ أُوْلُوْ مَالٍ	رَأَيْتُ أُوْلِيْ مَالٍ	مَرَرْتُ بِأُوْلِيْ مَالٍ
جَاءَنِيْ عِشْرُوْنَ رِجَالاً	رَأَيْتُ عِشْرِيْنَ رِجَالاً	مَرَرْتُ بِعِشْرِيْنَ رِجَالاً

⑬ اسم مقصور: اسم مقصور اس اسم کو کہتے ہیں جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو جیسے: موسیٰ، عیسیٰ، اس کا اعراب حالتِ رفعی میں ضمہ تقدیری، نصبی میں فتحہ تقدیری، جری میں کسرہ تقدیری۔

⑭ جمع مذکر سالم کے علاوہ کوئی اسم جب مضاف ہو یائے متکلم کی طرف، اس کا اعراب بھی تینوں حالتوں میں تقدیری ہوگا۔

حالتِ رفعی	حالتِ نصبی	حالتِ جری
جَاءَ مُوْسٰى	رَأَيْتُ مُوْسٰى	مَرَرْتُ بِمُوْسٰى
جَاءَ غُلَامِيْ	رَأَيْتُ غُلَامِيْ	مَرَرْتُ غُلَامِيْ

اعراب تقدیری اس لئے ہوگا کہ حالت رفعی میں اگر اعراب لفظی ہو تو اعراب آخر کلمہ پر ہوتا ہے، آخر کلمہ میم ہے۔حالت رفعی میں اعراب لفظی کا تقاضا ہوگا کہ میم مرفوع ہو اور چونکہ میم کے بعد یا ہے جو کہ اپنے ماقبل کسرہ چاہتی ہے تو میم پر دو اعراب جاری کرنا لازم آئے گا جو کہ محال اور خلاف قاعدہ ہے۔اسی طرح حالت نصبی میں نصب وجر دونوں نہیں آسکتے، حالت جری میں اگرچہ اعراب لفظی اور یا دونوں کا تقاضا کسرہ کا ہے، لیکن کسرہ یا تو حرف جر کی وجہ سے ہوگا یا یائے متکلم کی وجہ سے، لہٰذا دو عاملوں کا اجتماع لازم آئے گا اور یہ بھی درست نہیں۔لہٰذا تینوں صورتوں میں اعراب تقدیری ہوگا۔

⑮ اسم منقوص: اسمِ منقوص اس اسم کو کہتے ہیں جس کے آخر میں ''یا'' ماقبل مکسور ہو جیسے: قاضی، اس کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ تقدیری، نصبی میں فتحہ لفظی اور جری میں کسرہ تقدیری ہے جیسے: جَاءَ الْقَاضِيْ، رَأَيْتُ الْقَاضِيَ، مَرَرْتُ بِالْقَاضِيْ. اس کا اعراب حالت رفعی وجری میں اس لئے تقدیری ہے کہ حالت رفعی وجری میں یا پر ضمہ وکسرہ ثقیل ہوتے ہیں اور حالت نصبی میں فتحہ ثقیل نہیں ہوتا کیونکہ فتحہ اخف الحرکات ہے۔

فائدہ: اسم منقوص اگر معرف باللام استعمال نہ ہو تو حالت رفعی وجری میں اجتماع ساکنین کی وجہ سے ''یا'' گر جاتی ہے جیسے: جاءنی قاضٍ، مررت بقاضٍ۔

⑯ جمع مذکر سالم: جب مضاف ہو یائے متکلم کی طرف، اس کا اعراب حالت رفعی میں واو تقدیری، نصبی وجری میں یا ماقبل

مکسور ہے، جیسے: هٰؤُلَاءِ مُسْلِمِيَّ، رَأَيْتُ مُسْلِمِيَّ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِيَّ۔

حالت رفعی	مُسْلِمُوْنَ یَ = مُسْلِمُوْیَ = مُسْلِمُیْ یَ = مُسْلِمُیَّ = مُسْلِمِیَّ
حالت نصبی	مُسْلِمِیْنَ یَ = مُسْلِمِیْ یَ = مُسْلِمِیَّ
حالت جری	مُسْلِمِیْنَ یَ = مُسْلِمِیْ یَ = مُسْلِمِیَّ

حالت رفعی میں اس لئے اعراب تقدیری ہے کہ جب جمع مذکر سالم کی اضافت ہوئی تو اضافت کی وجہ سے ''نون'' گر گیا اور مُسْلِمُوْیَ ہوا۔ ''واؤ'' کو ''یا'' سے تبدیل کیا گیا تو مُسْلِمُیْ یَ ہوا، اور ادغام کے بعد مُسْلِمُیَّ، ''یا'' کی مناسبت کی وجہ سے ماقبل کو کسرہ دیا تو مُسْلِمِیَّ ہوا۔ چونکہ اصل میں ''واؤ'' موجود تھی اس لئے حالت رفعی میں اس کا عراب واؤ تقدیری ہے۔ بخلاف حالت نصبی اور جری کے کہ ان میں اصل میں ''یا'' ہے، صرف ''یا'' کا ''یا'' میں ادغام ہوا۔

ذیل میں ان سولہ اقسام کو چارٹ کی شکل میں پیش کیا جاتا ہے تا کہ یاد کرنے میں سہولت کا باعث ہو۔

اسم کی قسم	حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
مفرد منصرف صحیح	جَاءَنِیْ زَیْدٌ	رَأَیْتُ زَیْداً	مَرَرْتُ بِزَیْدٍ
جاری مجری صحیح	هٰذَا دَلْوٌ وَظَبْيٌ	رَأَيْتُ دَلْواً وَظَبْياً	مَرَرْتُ بِدَلْوٍ وَظَبْيٍ
جمع مکسر منصرف	جَاءَنِیْ رِجَالٌ	رَأَیْتُ رِجَالاً	مَرَرْتُ بِرِجَالٍ
جمع مؤنث سالم	جَاءَتْنِیْ مُسْلِمَاتٌ	رَأَیْتُ مُسْلِمَاتٍ	مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ
غیر منصرف	جَاءَنِیْ عُمَرُ	رَأَیْتُ عُمَرَ	مَرَرْتُ بِعُمَرَ
اسمائے ستہ	جَاءَنِیْ أَبُوْكَ	رَأَیْتُ أَبَاكَ	مَرَرْتُ بِأَبِیْكَ
تثنیہ	جَاءَنِیْ رَجُلَانِ	رَأَیْتُ رَجُلَیْنِ	مَرَرْتُ بِرَجُلَیْنِ
کلا وکلتا	جَاءَنِیْ کِلَاهُمَا	رَأَیْتُ کِلَیْهِمَا	مَرَرْتُ بِکِلَیْهِمَا
اثنان واثنتان	جَاءَنِیْ اثْنَانِ	رَأَیْتُ اثْنَیْنِ	مَرَرْتُ بِاثْنَیْنِ
جمع مذکر سالم	جَاءَنِیْ مُسْلِمُوْنَ	رَأَیْتُ مُسْلِمِیْنَ	مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ
اُولُو	جَاءَنِیْ أُولُوْ مَالٍ	رَأَیْتُ أُوْلِیْ مَالٍ	مَرَرْتُ بِأُوْلِیْ مَالٍ
عشرون تا تسعون	جَاءَنِیْ عِشْرُوْنَ	رَأَیْتُ عِشْرِیْنَ	مَرَرْتُ بِعِشْرِیْنَ
اسم مقصور	جَاءَنِیْ مُوْسٰی	رَأَیْتُ مُوْسٰی	مَرَرْتُ بِمُوْسٰی
غیر جمع مذکر سالم مضاف	جَاءَنِیْ غُلَامِیْ	رَأَیْتُ غُلَامِیْ	مَرَرْتُ بِغُلَامِیْ
اسم منقوص	جَاءَنِیْ الْقَاضِیْ	رأَیْتُ الْقَاضِیَ	مَرَرْتُ بِالْقَاضِیْ
جمع مذکر سالم مضاف	جَاءَنِیْ مُسْلِمِیَّ	رَأَیْتُ مُسْلِمِیَّ	مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیَّ

تمرین

① رفع اور نصب کی کتنی صورتیں ہیں؟ بیان کریں۔
② اسمِ متمکن کی اعراب کے اعتبار سے کتنی قسمیں ہیں؟
③ مفرد منصرف صحیح کسے کہتے ہیں؟ اور اس کے ساتھ اعراب میں کون سی اقسام شریک ہیں؟
④ جمع مؤنث سالم اور غیر منصرف کے اعراب میں کیا فرق ہے؟
⑤ اسمائے ستہ سے کون سے اسماء مراد ہیں؟ اور ان کے اعراب کے لئے کیا شروط ہیں؟
⑥ تثنیہ کے ملحقات کون سے ہیں؟ اور ان کا کیا اعراب ہے؟
⑦ جمع کے ملحقات کی تفصیل بیان کریں۔
⑧ اسمِ مقصور اور اسمِ منقوص کی تعریف کے بعد ان کا اعراب ذکر کریں۔
⑨ جمع مذکر سالم جب یائے متکلم کی طرف مضاف ہو تو اس کا کون سا اعراب ہوگا؟ مفصل ذکر کریں۔
⑩ ذیل کے جملوں کی ترکیب کریں اور بتائیں کہ ان میں اعراب کی کون سی قسم ہے؟

اِسْتَبِقُوْا الْخَيْرَاتِ - بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ - اِسْتَأْذَنَكَ أُوْلُوا الطَّوْلِ - لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ - هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ - سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ - فِصَالُهُ فِيْ عَامَيْنِ - اِلْتَقَى الْجَمْعَانِ - اِبْتَلَى إِبْرَاهِيْمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ - اِجْلِدُوْهُمْ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً - نَحْنُ مُسْتَهْزِؤُوْنَ - وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ - تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ - لَا تَنْكِحُوْا الْمُشْرِكَاتِ - هَمَّتْ طَائِفَتَانِ - هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ - هٰؤُلَاءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ - اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ - قَالَتْ اِمْرَأَةُ عِمْرَانَ - يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ - أَأَرْبَابٌ مُتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ - لِيَذَّكَّرَ أُوْلُوْا الأَلْبَابِ - تَلَقَّى آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ - يَقْتُلُوْنَ النَّبِيِّيْنَ - يَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُوْنَ - يَسْأَلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ - اللهُ ذُوْ الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ - كَذَّبَتْ عَادُ الْمُرْسَلِيْنَ - يَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ - آتَتْ أُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ - أَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ - هُمْ فَرِيْقَانِ - لَا تَتَّخِذُوْا آيَاتِ اللهِ هُزُواً - يَدَاهُ مَبْسُوْطَتَانِ - آتِ ذَا الْقُرْبَى - الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ - لَا يَأْتَلِ أُوْلُوْا الْفَضْلِ - مَا يَسْتَوِي الْبَحْرَانِ - جَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَتَيْنِ - يَنْهَاهُمُ الرَّبَّانِيُّوْنَ - تَسُرُّ النَّاظِرِيْنَ - أَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ - عَمِلُوْا الصَّالِحَاتِ - أُوْلُوْا الأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ - سَأَلَكَ عِبَادِيْ - الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ - بَعَثَ اللهُ النَّبِيِّيْنَ - قَدْ بَيَّنَّا الآيَاتِ - نَحْنُ أُوْلُوْ قُوَّةٍ - يَمْشِيْ عَلَى رِجْلَيْنِ - سَنُعَذِّبُهُمْ مَرَّتَيْنِ - هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ - تَرَاءَتِ الْفِئَتَانِ - اِجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ - فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِيْنَ - لَا تُنْكِحُوْا الْمُشْرِكِيْنَ - تَرَكَ الْوَالِدَانِ - لَا تُبْطِلُوْا صَدَقَاتِكُمْ - يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ - أَنْتُمْ قَوْمٌ مُسْرِفُوْنَ - وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ - لَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ - بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ - أُولٰئِكَ

هُمْ أُولُوا الأَلْبَابِ-هَذَانِ خَصْمَانِ-أَمَتَّنَا اِثْنَتَيْنِ-اللهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ-طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِيْنَ-لَعَنَ اللهُ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ-يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ-اللهُ مُحِيْطٌ بِالْكَافِرِيْنَ-هُوَ الَّذِيْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ-الْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ-صَبَرَ أُولُوا الْعَزْمِ-اِرْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ -هَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ-لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْكَافِرِيْنَ-حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبٰى-لَا يَنَالُ عَهْدِيَ الظَّالِمِيْنَ-مَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ-اللهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِيْنَ۔

سبق: 32

منصرف وغیر منصرف

اسم متمکن کی دو قسمیں ہیں: ① منصرف ② غیر منصرف

غیر منصرف: وہ اسم ہے جس میں منع صرف کے اسباب میں سے دو سبب یا ایک ایسا سبب پایا جائے جو دو کے قائم مقام ہو۔

منصرف: اس اسم کو کہتے ہیں جس میں اسبابِ منع صرف میں سے دو سبب یا ایک سبب قائم مقام دو سببوں کے نہ پایا جائے۔

اسباب منع صرف نو ہیں: عدل، وصف، تانیث، معرفہ، عجمہ، جمع، ترکیب، وزن فعل اور الف نون زائدتان۔

غیر منصرف کا حکم یہ ہے کہ اس پر کسرہ اور تنوین داخل نہیں ہو سکتے۔

عدل

پہلا مجموعہ: غیر معدول اسماء		دوسرا مجموعہ: معدول اسماء	
اصلی حالت	ثانوی حالت	اصلی حالت	ثانوی حالت
يَئِسَ	أَيِسَ	ثَلاثَةٌ ثَلاثَةٌ	مَثْلَثُ
مَقْوُوْلٌ	مَقُوْلٌ	وَاحِدٌ وَاحِدٌ	أُحَادُ
رَجُلٌ	رُجَيْلٌ	الآخَرُ/آخَرُ مِنْ	أُخَرُ
جَلَبَ	جَلْبَبَ	عَامِرٌ	عُمَرُ

دونوں مجموعوں کی مثالوں میں غور کریں کہ کچھ اسما اپنی اصلی حالت سے نکل کر دوسری حالت میں چلے گئے، لیکن پہلے مجموعے کی مثالوں میں ثانوی حالت کو عدل نہیں کہیں گے، جب کہ دوسرے مجموعے کی مثالوں میں ثانوی حالت عدل ہے، کیوں کہ پہلے مجموعے کی مثالوں میں اصلی حالت سے دوسری حالت میں جانا قانون وضابطے کے تحت ہے يَئِسَ سے أَيِسَ قلب کی صورت ہے، مَقْوُوْلٌ سے مَقُوْلٌ اعلال برائے تخفیف ہے، رَجُلٌ سے رُجَيْلٌ بنا تصغیر ہے، جَلَبَ سے جَلْبَبَ بنا الحاق ہے۔

جب کہ دوسرے مجموعے کی مثالوں کا اپنی اصلی حالت سے ثانوی حالت میں جانا کسی قانون وضابطے کے تحت نہیں، اس لئے ان مثالوں کو عدل کہیں گے۔ لہٰذا عدل کی تعریف یوں کی جائے گی ''اسم کا کسی قانون وضابطے کے بغیر اپنی اصلی حالت سے نکل کر دوسری حالت میں جانا/ اپنی اصل سے ہٹنا عدل کہلاتا ہے۔'' اصلی حالت والے اسم کو معدول عنہ اور ثانوی حالت والے اسم کو اسمِ معدول اور حالت کے انتقال کو عدل کہتے ہیں۔ عدل کی دو قسمیں ہیں:

① عدل تحقیقی ② عدل تقدیری

ان دو قسموں کی تعریف وپہچان کے لئے ذیل کی مثالوں میں غور کریں:

معدول عنہ	اسم معدول	قرینہ
ثَلاَثَةٌ ثَلاَثَةٌ	ثُلَاثُ	تکرار معنی تکرار لفظ پر دال ہے
اثْنَانِ اثْنَانِ	مَثْنٰی	تکرار معنی تکرار لفظ پر دال ہے
عَامِرٌ	عُمَرُ	موجود نہیں فرض کیا
زَافِرٌ	زُفَرُ	موجود نہیں فرض کیا

ثُلَاثُ اور مَثْنٰی میں عدل تحقیقی ہے، کیوں کہ عدلِ حقیقی میں معدول عنہ حقیقتاً ہوتا ہے اور عدل پر قرینہ بھی ہوتا ہے کہ اسمِ معدول کا معدول عنہ فلاں اسم ہے جیسا کہ ثُلَاثُ کا معنی ثَلاَثَةٌ ثَلاَثَةٌ (تین تین) ہے، معنی کی تکرار اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اصل لفظ میں بھی تکرار تھی، اور یہ اسم اپنی اصلی حالت سے نکل کر دوسری حالت میں آیا، کیوں کہ عام طور پر معنی کی تکرار لفظ کی تکرار پر دلالت کرتی ہے، لہٰذا عدلِ تحقیقی کی تعریف یوں کی جائے گی کہ ''عدلِ تحقیقی اسے کہتے ہیں کہ کوئی قرینہ اس پر دلالت کرے کہ یہ اسم فلاں اسم سے معدول (نکلا ہوا) ہے۔ اسی طرح ایک سے لے کر دس کے وہ تمام اعداد جو فُعَالُ یا مَفْعَلُ کے وزن پر ہوں دو اسباب: عدلِ حقیقی اور وصف کی وجہ سے غیر منصرف ہیں۔

عُمَرُ اور زُفَرُ میں عدلِ تحقیقی نہیں، بلکہ عدلِ تقدیری (فرضی) ہے، کیوں کہ پندرہ کے قریب ایسے اسماء ہیں جن کا استعمال اہلِ عرب سے غیر منصرف کے طور پر ثابت ہے، اور غیر منصرف کے لئے دو اسباب یا ایک سبب قائم مقام دو کا ہونا ضروری ہے اور ان میں ایک ہی سبب تھا، لہٰذا دوسرا سبب پیدا کرنے کے لئے فرض کر لیا کہ یہ اسماء فَاعِلٌ سے معدول ہیں۔ وہ اسماء یہ ہیں: عُمَرُ، زُفَرُ، بُلَعُ، ثُعَلُ، جُشَمُ، جُحَی، جُمَعُ، دُلَفُ، زُحَلُ، عُصَمُ، قُثَمُ، قُزَحُ، مُضَرُ، هُذَلُ، هُبَلُ۔ جمع مؤنث کی مؤکدات کُتَعُ، بُتَعُ، بُصَعُ انہی سے ملحق ہیں۔

فائدہ:

عدلِ تحقیقی اور تقدیری میں فرق یہ ہے کہ عدلِ تحقیقی وصف ہوتا ہے جب کہ عدلِ تقدیری علم ہوتا ہے، نیز عدلِ تحقیقی میں معدول عنہ پر کوئی قرینہ ہوتا ہے، جب کہ عدلِ تقدیری میں کوئی قرینہ نہیں ہوتا۔

فائدہ:

عدل اور وزنِ فعل کبھی جمع نہیں ہو سکتے، کیوں کہ عدل کے چھ اوزان ہیں:

① فُعَالُ (ثُلَاثُ)　② مَفْعَلُ (مَثْلَثُ)
③ فُعَلُ (عُمَرُ)　④ فَعَلِ (أَمْسِ)
⑤ فَعَلُ (سَحَرَ)　⑥ فَعَالِ (قَطَامِ)

فائدہ:

رجب، صفر علمیت اور عدل کی وجہ سے غیر منصرف ہیں کہ الرجب اور الصفر سے معدول ہیں۔

سبق: 33

وصف

پہلا مجموعہ: منصرف		دوسرا مجموعہ: غیر منصرف	
أَرْبَعٌ	چار	أَسوَدُ/ أَرقَمُ	کالا سانپ/ دھاری دار سانپ
أَفْعَى	زہریلا سانپ	أَدْهَمُ/ أَحْمَرُ	کالی زنجیر/ سرخ
أَجْدَلٌ	شکرا	عَطْشَانُ/ تَعْبَانُ	پیاسا/ تھکا ہوا
أُخَيْلٌ	دانے دار پرندہ	أُحَادُ/ مَعْشَرُ	دو دو/ دس دس

وصف یا صفت اس اسم کو کہتے ہیں جو کسی چیز کی اچھائی یا برائی بیان کرے، یعنی کسی چیز کی ذات پر دلالت کے ساتھ ساتھ اس کی صفت پر بھی دلالت کرے۔ وصف کے غیر منصرف بننے کی شرط یہ ہے کہ وہ اصل وضع میں وصف ہو یعنی اس کی وضع اسی وصفی معنی کے لئے ہو، لہٰذا اگر وصف عارضی ہو یعنی اصل وضع وصف کے لئے نہ ہو، بلکہ وصفِ عارضی ہو تو غیر منصرف کا سبب نہیں، جیسے: سَلَّمْتُ عَلَى نِسْوَةٍ أَرْبَعٍ (میں نے چار عورتوں کو سلام کیا) میں لفظ "أربع" میں اگر چہ وصف اور وزنِ فعل ہے مگر چونکہ یہ وصف اصلی نہیں عارضی ہے، کیوں کہ یہ لفظ عدد کے لئے موضوع ہے، وصف کے لئے نہیں، اس لئے یہ غیر منصرف کا سبب نہیں۔

اسی طرح وہ وصف جس کے متعلق وصفِ اصلی ہونے کا یقین نہ ہو صرف وہم ہو غیر منصرف کا سبب نہیں جیسے: أفعَى، أجدَلُ، أخيَلُ. فَعْوَة تیزی کو کہتے ہیں تو زہر کی تیزی کی وجہ سے سانپ کو افعی کہنا اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ یہ وصف اصلی ہے، اسی طرح جدل لڑائی کو کہتے ہیں اور شکرے کا لڑائی کرنا اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ یہ وصف اصلی ہے، ورنہ عقاب کو بطریقِ اولی اجدل کہنا چاہیے، اسی طرح اخیل اس پرندے کو کہتے ہیں جس کے جسم پر تل کی طرح دانے ہوں۔ اس بات کی دلیل کہ یہ وصف اصلی نہیں یہ ہے کہ ان کلمات کے کہنے والے کے ذہن میں وصف کے اصلی یا عارضی ہونے کا خیال تک نہیں ہوتا، بلکہ رأيتُ أفعى کا مطلب صرف اور صرف یہ ہوتا ہے کہ میں نے ایک سانپ دیکھا، اسی طرح: صِدْتُ أجدَلاً کا مطلب یہ ہے کہ میں نے ایک شکرے کا شکار کیا، وصف جدل (طاقت وغیرہ) کا لحاظ نہیں ہوتا۔

البتہ اگر وصف اصلی ہو تو غیر منصرف کا سبب بنتا ہے جیسے دوسرے مجموعے کی مثالوں میں: أسوَدُ، أرقَمُ، أدهَمُ، أحمَرُ میں وصفِ اصلی ہے کہ أسوَدُ کا لفظ بولا جائے تو سیاہ کا تصور لازم ہے، اسی طرح لفظ عَطْشَان میں پیاسے کا تصور ضرور ہوتا ہے۔ أحَادُ و مَعْشَرُ میں وصف بایں معنی اصلی ہے کہ معدول ترکیب کی اصل وضع ہی وصف کے طور پر ہے اور ان کے تکلم کے وقت وصف ملحوظ رہتا ہے۔

اگر چہ صفت کے بہت سے اوزان ہیں، لیکن غیر منصرف کا سبب بننے کے لئے یہ اوزان معتبر ہیں: أفعَلُ، فَعْلَانُ، فُعَالُ، مَفْعَلُ، فُعَل۔

① أَفْعَلُ جیسے: أَبْيَضُ، أَصْفَرُ، أَسْوَدُ، أَشْرَفُ، یہ سب دو اسباب: صفت اور وزنِ فعل کی وجہ سے غیر منصرف ہیں۔

② فَعْلَانُ جیسے: جُوْعَانُ، عَطْشَانُ، غَضْبَانُ، فَرْحَانُ، تَعْبَانُ، ظَمْآنُ، حَيْرَانُ، سَكْرَانُ یہ سب دو اسباب: صفت اور الف نون زائدتان کی وجہ سے غیر منصرف ہیں۔ اگر فَعْلَانُ کی مؤنث فَعْلَىٰ کے وزن پر نہ ہو تو پھر غیر منصرف کا سبب نہیں۔

③ فُعَالُ، مَفْعَلُ جیسے أُحَادُ مَوْحِدُ سے عُشَارُ مَعْشَرُ تک کے تمام اعداد دو اسباب: صفت اور عدل کی وجہ سے غیر منصرف ہیں۔

④ فُعَلُ جیسے: أُخَرُ عدل اور وصف کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔

فائدہ:

وصف اور علم جمع نہیں ہو سکتے مثلاً حامِدٌ اسمِ فاعل وصف ہے، لیکن اگر کسی کا نام رکھا جائے تو اس صورت میں وصفیت والا معنیٰ اس میں باقی نہیں رہے گا۔

سبق: 34

تانیث

دوسرا مجموعہ						پہلا مجموعہ
قَمَرُ	زَیْنَبُ	حمْزَةُ	عِظَةُ	حَمْرَاءُ	بُشْرَیٰ	قَائِمَةٌ
سَقَرَ	سُعَادُ	رَوَاحَةُ	بُثَیْنَةُ	عَمْیَاهُ	مَرضیٰ	مَضْرُوبَةٌ

مذکورہ تمام اسامؤنث ہیں، پہلے مجموعے کے کلمات میں غور کریں کہ ان میں صفت کے ساتھ ساتھ تانیث بھی پائی جارہی ہے، لیکن اس کے باوجود وہ منصرف ہیں، غیر منصرف نہیں، جب کہ دوسرے مجموعے میں موجود اسما غیر منصرف ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ کسی اسم کا صرف مؤنث ہونا غیر منصرف کا سبب نہیں، بلکہ اس کے لئے کچھ اور شرائط بھی ہیں جو درجِ ذیل ہیں۔

اگر تانیث کی لفظی علامت الف مقصورہ اور الفِ ممدودہ کی صورت میں ہو تو صرف یہ ایک سبب ہی دو کے قائم مقام ہے، لہٰذا اس صورت میں کسی دوسرے سبب کو تلاش کرنے کی ضرورت نہیں، خواہ وہ اسم صفتی معنیٰ پر دلالت کرے یا علم ہو، مفرد ہو یا جمع ہو غیر منصرف ہوگا، جیسے: بُشریٰ (نام)، مَرضیٰ (صفت)، کُسَالیٰ، سُکَارَیٰ (جمع)، عَفْرَاءُ (نام) حَمْرَاءُ (صفت)، فُقَرَاءُ، أَغْنِیَاءُ (جمع)۔

اگر تانیث کی لفظی علامت تائے زائدہ کی صورت میں ہو تو اس کے غیر منصرف بننے کی شرط یہ ہے کہ وہ علم بھی ہو، خواہ کسی مذکر کا علم ہو یا مؤنث کا، تین حرفی ہو یا تین سے زائد، چونکہ پہلے مجموعے میں یہ شرط نہیں پائی جارہی اس لئے وہ اسماء منصرف ہیں۔

اگر مؤنث کلمے میں کوئی لفظی علامت نہ ہو یعنی تانیث معنوی ہو تو اس کے غیر منصرف بننے کی شرط یہ ہے کہ چار حرفی ہو جیسے زَیْنَبُ، سُعَادُ یا تین حرفی متحرک الاوسط ہو جیسے: قَمَرُ (عورت کا نام) سَقَرَ (جہنم کا نام) بَلَخ، حَلَب، قَطَر (شہر) یا ثلاثی ساکن الاوسط عجمی کلمہ ہو، جیسے: مَاهَ، جُوْرَ (دوشہروں کے نام)۔ اگر ان میں سے کوئی بھی شرط (① زائد از ثلاثی، ② تحرک الاوسط، ③ عجمی ہونا) نہ پائی جائے تو اس اسم کو منصرف اور غیر منصرف دونوں طرح پڑھنا جائز ہے جیسے: هِنْدٌ، دَعْدٌ، رِیْمٌ۔

فائدہ:

جُمَادَیٰ الاولیٰ اور جُمَادَیٰ الثانیة میں الفِ مقصورہ ہے جو بذاتِ خود دو اسباب کے قائم مقام ہیں۔
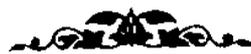
سبق: 35

معرفہ: علم

معرفہ کی ساتوں اقسام مراد نہیں، بلکہ صرف علمیت مراد ہے، کیوں کہ ضمائر، اسمائے اشارات، موصولات وغیرہ مبنی کے قبیل سے ہیں اور اضافت والف لام غیر منصرف کے ساتھ جمع نہیں ہوتے، لہٰذا کہہ سکتے ہیں کہ کسی اسم کا علم ہونا غیر منصرف کا ایک سبب ہے، جب اس کے ساتھ دوسرا سبب بھی مل جائے تو وہ علم غیر منصرف کہلائے گا۔ علم کے ساتھ غیر منصرف کے اسباب میں سے جو جو جمع ہو سکتے ہیں ان کی تفصیل درجِ ذیل ہے، بعض صورتوں میں تکرار کے باوجود فائدے کے لئے انہیں باقی رکھا گیا۔

علم میں درجِ ذیل اعلام غیر منصرف ہیں:

① علمِ عجمی یعنی وہ اعلام جو اصلاً عربی زبان کے نہ ہوں، جیسے: سوائے (محمدٌ، صالحٌ، شعیبٌ) کے باقی تمام انبیاء کے نام، البتہ ان میں سے جو نام تین حرفی اور ساکن العین ہوں وہ منصرف ہیں، جیسے: نُوحٌ، لوطٌ، هُودٌ، شِيثٌ، اسی طرح جبرائیل، میکائیل، هاروت، ماروت، جهنم، إبليس، فرعون، قارون، لاهور، پاکستان وغیرہ دو اسباب علم+عجمہ کی وجہ سے غیر منصرف ہیں۔ عجمی اعلام کی شرائط کی تفصیل اگلے سبق میں ہے۔

② علمِ مؤنث خواہ مؤنث حقیقی ہو یا صرف لفظی ہو، لہٰذا تمام شہروں اور بستیوں کے نام غیر منصرف ہیں، کیوں کہ یہ مؤنث بھی ہیں اور علم بھی، اسی طرح وہ مذکر اعلام جن کے آخر میں ''ۃ'' ہو جیسے: طلحةُ، أسامةُ، یا مؤنث کے اعلام ''ۃ'' کے ساتھ جیسے: خديجةُ، عائشةُ، یا مؤنث معنوی جیسے: زَيْنَبُ، كُلثومُ، سعادُ، مريمُ یا مؤنث سماعی جیسے: سَقَرَ سب دو اسباب: علم+تانیث کی وجہ سے غیر منصرف ہیں۔

③ وہ اعلام جن کے آخر میں الف نون زائد ہو، جیسے: نُعْمَانُ، عُثْمَانُ، رِضوانُ، سَلمانُ، عَدْنَانُ یہ سب اعلام دو اسباب: علم+الف نون زائدتان کی وجہ سے غیر منصرف ہیں، البتہ اگر الف نون اصلی ہو جیسے: حَسَّانٌ، عَفَّانٌ بروزنِ فَعَّالٌ منصرف ہیں، کیوں کہ ان کے آخر میں الف نون اصلی ہے زائدہ نہیں۔ الف نون زائدتان کی باقی تفصیل اور شرائط کا بیان سبق نمبر:39 میں ہے۔

④ وہ اعلام جو فعل کے اوزان میں سے کسی کے وزن پر ہوں غیر منصرف ہیں مثلاً وہ اعلام جو فعل مضارع کے وزن پر ہوں، جیسے: يَزِيْدُ، تَغْلِبُ (ایک قبیلے کا نام) يَشْكُرُ، يَعْلِي، أَحْمَدُ، أَحْسَنُ، أَشْهَبُ، یا فعل ماضی کے وزن پر ہو، جیسے: شَمَّرَ (ایک آدمی کا نام ہے) دُئِلَ (ایک قبیلے کا نام) یہ سب اعلام دو اسباب: علم+وزنِ فعل کی وجہ سے غیر منصرف ہیں۔

⑤ وہ اعلام جو اضافت اور اسناد کے بغیر مرکب ہو کر کسی کا علم بن گئے ہوں جیسے: بَعْلَبَكَّ، حَضْرَمَوْتُ، مَعْدِيْ كَرِبَ، رَامَهُرْمُزَ، أَرْدَشِيْرُ، قَاضِي خَان، یہ سب اعلام دو اسباب: علم+ترکیب کی وجہ سے غیر منصرف ہیں۔

سبق: 36

عجمہ

پہلا مجموعہ		دوسرا مجموعہ	
دِيْبَاجٌ	نُوحٌ	إِبْرَاهِيمُ	بُنْدَارُ
لِجَامٌ	لُوطٌ	يُوسُفُ	قَالُوْنُ

عجمہ اس اسم کو کہتے ہیں جو عربی زبان کے علاوہ کسی اور زبان کا لفظ ہو۔ اگر چہ مذکورہ تمام اسماء عجمی ہیں، لیکن سب غیر منصرف نہیں، پہلے مجموعے کے اسما منصرف اور دوسرے کے غیر منصرف ہیں، لہٰذا معلوم ہوا کہ ہر عجمی اسم غیر منصرف کا سبب نہیں، بلکہ کچھ شرائط کے ساتھ عجمی اسما غیر منصرف کا سبب بنتے ہیں۔ان شرائط کی تفصیل یہ ہے:

عجمی کلمہ لغت عجم میں بطور علم استعمال ہو، لہٰذا پہلے مجموعے میں موجود اسماء دِيْبَاج لِجَامٌ لغت عجم میں بھی جنس کے طور پر استعمال ہوتے ہیں علم کے طور پر نہیں، لہٰذا عربی میں انہیں منتقل کیا جائے تو بھی غیر منصرف نہیں بنیں گے۔

اگر عجمی کلمہ لغتِ عجم میں بطورِ علم استعمال نہ ہو، لیکن جب اہلِ عرب نے اسے عربی کی طرف منتقل کیا تو اس کا اول استعمال ہی بطور علم کیا تو وہ غیر منصرف کا سبب بنے گا جیسے دوسرے مجموعے میں بُندارُ، قَالُوْنُ ہیں۔ بُندار فارسی زبان میں معدنیات کے تاجر کے لئے بطور اسم جنس استعمال ہوتا ہے، اسی طرح قَالُون رومی زبان میں ہر اچھی چیز کے لئے بطورِ اسمِ جنس استعمال ہوتا ہے، لیکن اہلِ عرب نے جب انہیں عربی میں منتقل کیا تو اول استعمال ہی بطور علم کیا، لہٰذا اس قسم کے اسما غیر منصرف کا سبب بنیں گے۔

اگر عجمی کلمہ لغت عجم اور عرب دونوں میں بطور علم استعمال ہو تو اس کے غیر منصرف کا سبب بننے کی شرط یہ ہے کہ تین حروف سے زائد ہو، جیسے: إِبراهيمُ، يُوسُفُ، یا تین حرفی متحرک الاوسط ہو جیسے: شَتَرَ (نام) اگر ان دونوں میں سے کوئی بھی بات نہ پائی جائے تو ان اعلام کو منصرف اور غیر منصرف دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں جیسے: نُوحٌ لُوطٌ۔

فائدہ:

فرشتوں کے ناموں میں سے مالک، منکر نکیر کے علاوہ باقی سب غیر منصرف ہیں۔ جبرئیل، میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل علمیت اور عجمہ کی وجہ سے، رضوان علمیت اور الف نون زائدتان کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔

سبق: 37

جمع منتہی الجموع

پہلا مجموعہ	تَلَامِذَةٌ	مَلَائِكَة	صَيَاقِلَة
دوسرا مجموعہ	مَسَاجِدُ	مَحَارِيْبُ	دَرَاهِمُ

ہر جمع غیر منصرف کا سبب نہیں، بلکہ جمع منتہی الجموع (وہ جمع جو آخری ہو اور اس کی مزید جمع تکسیر نہ آسکے) غیر منصرف کا سبب ہے۔ مذکورہ بالا تمام کلمات جمع منتہی الجموع کے ہیں، لیکن پہلے مجموعے میں موجود کلمات منصرف اور دوسرے مجموعے میں موجود کلمات غیر منصرف ہیں، لہٰذا معلوم ہوا کہ صرف جمع منتہی الجموع ہونا غیر منصرف کا سبب نہیں، بلکہ اس کے لئے ایک شرط بھی ہے کہ اس کے آخر میں ''تا'' نہ ہو، چونکہ پہلے مجموعے میں موجود کلمات میں یہ شرط نہیں پائی جاتی، کیوں کہ ان کے آخر میں ''تا'' ہے، اس لئے وہ منصرف ہیں، البتہ دوسرے مجموعے میں موجود کلمات میں یہ شرط پائی جاتی ہے کہ ان کے آخر میں ''تا'' نہیں آتی، اس لئے وہ غیر منصرف ہیں۔ جمع منتہی الجموع ایک سبب بذاتِ خود دو کے قائم مقام ہے۔ جمع منتہی الجموع بنانے کا ضابطہ یہ ہے کہ کلمے کے تیسرے نمبر پر الف جمع آتا ہے، اگر الف کے بعد ایک حرف ہو تو وہ مشدد ہوتا ہے جیسے: دوابُّ، اگر دو حرف ہوں تو پہلا مکسور ہوتا ہے جیسے: عَسَاكِرُ، دَرَاهِمُ. اگر تین حرف ہوں تو اوّل مکسور دوسرا ساکن ہوتا ہے، جیسے: مَفَاتِيْحُ، مَصَابِيْحُ. جمع منتہی الجموع کے اوزان درج ذیل ہیں:

وزن	موزون
فَعَالِلُ	مَدَارِسُ، مَسَاجِدُ، مَقَابِرُ، مَقَامِعُ، مَنَابِرُ، سَلَاسِلُ، سَنَابِلُ، ضَفَادِعُ
مَفَاعِلُ	دَرَاهِمُ، عَسَاكِرُ، مَنَازِلُ، مَرَافِقُ، مَكَاتِبُ، مَدَارِسُ، مَنَاسِكُ، مَضَاجِعُ
فَعَائِلُ	حَدَائِقُ، مَسَائِلُ، أَرَائِكُ، خَبَائِثُ، رَسَائِلُ، خَزَائِنُ، حَلَائِلُ، صَحَائِفُ، سَرَائِرُ
أَفَاعِلُ	أَسَاوِرُ، أَصَابِعُ، أَكَابِرُ، أَرَاذِلُ، أَنَامِلُ
أَفَاعِيْلُ	أَسَاطِيْرُ، أَحَادِيْثُ، أَبَارِيْقُ، أَقَاوِيْلُ، أَنَاعِيْمُ
فَوَاعِلُ	قَوَاعِدُ، صَوَاعِقُ، كَوَاعِبُ، كَوَافِرُ، رَوَاكِدُ، عَوَامِلُ، فَوَاكِهُ، فَوَاحِشُ
فَعَالِيْلُ	تَلَامِيْذُ، تَمَاثِيْلُ، قَنَادِيْلُ، سَرَابِيْلُ، أَبَابِيْلُ، صَنَادِيْقُ، سَلَاطِيْنُ، قَنَاطِيْرُ
مَفَاعِيْلُ	مَصَابِيْحُ، مَحَارِيْبُ، مَسَاكِيْنُ، مَكَاتِيْبُ، مَوَاقِيْتُ، مَشَاهِيْرُ، مَوَازِيْنُ
فَوَاعِيْلُ	تَوَارِيْخُ، قَوَارِيْرُ

سبق: 38

ترکیب

پہلا مجموعہ	سِیْبَوَیْه	إِنَ زَیْداً	خَمْسَةَ عَشَرَ
دوسرا مجموعہ	بَعْلَبَكّ	مَعْدِیْ کَرِب	یَزْدَجَر

پہلے مجموعے میں موجود کلمات بھی اضافت واسناد کے بغیر دو کلموں سے مرکب ہیں، اگر ان کا استعمال بطور علم ہو تو بھی غیر منصرف نہیں، جب کہ دوسرے کلمے میں موجود کلمات غیر منصرف ہیں، لہٰذا معلوم ہوا کہ مطلق ترکیب غیر منصرف کا سبب نہیں، بلکہ اس میں کچھ اور شرائط بھی ہیں جو درج ذیل ہیں:

① مرکب کلمے کا دوسرا جز لفظ ''وَیہ'' نہ ہو۔

② علمیت سے پہلے دوسرا جز علم نہ ہو۔

③ علمیت سے پہلے دوسرا جز مبنی نہ ہو۔ چونکہ پہلے مجموعے میں یہ شرائط نہیں پائی جاتیں، اس لئے وہ غیر منصرف نہیں، جب کہ دوسرے مجموعے میں موجود کلمات میں یہ باتیں نہیں پائی جاتیں اس لئے وہ غیر منصرف ہیں۔

ترکیب:

ہر ترکیب غیر منصرف کا سبب نہیں، بلکہ اس سے مراد ایسے دو کلمے ہیں جو اضافت اور اسناد کے بغیر مرکب ہو کر کسی کا علم ہوں اور ان کے آخر میں "وَیه" نہ ہو، جیسے: بَعْلَبَكّ، حَضْرَ مَوْتُ، مَعْدِیْ کَرِب، رَامَهُرمز، أَرْدَشِیْرُ، کُفَرْ سُوْسَة، بُزُرْ جَمْهُرُ، بور سودان، نیویورك۔

سبق: 39

الف نون زائدتان

پہلا مجموعہ			
سَعْدَانُ	کَرَوَانُ	قَطْرَانُ	سُلْطَانُ

دوسرا مجموعہ				
نَدْمَانُ	حَبْلَانُ	سَفْيَانُ	عَلَّانُ	مَوْتَانُ
نادم	بڑے پیٹ والا	لمبا	کمزور حافظے والا	کمزور دل

تیسرا مجموعہ			
لُقْمَان	عِمْرَان	سَکْرَانُ	غَضْبَانُ

مذکورہ اسما میں غور کریں کہ سب کے آخر میں الف نون موجود ہے، لیکن ان میں سے صرف تیسرے مجموعے میں موجود کلمات ہی غیر منصرف ہیں۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ الف نون کے ساتھ کچھ شرائط اور بھی ہیں، جن کی تفصیل درجِ ذیل ہے:

الف نون زائدتان اگر اسم میں ہوں تو ان کے غیر منصرف بننے کی شرط یہ ہے کہ وہ کلمہ علم ہو، چونکہ پہلے مجموعے میں موجود اسما کے آخر میں اگرچہ الف نون زائدتان ہیں، لیکن وہ کلمات علم نہیں، اس لئے غیر منصرف کا سبب نہیں۔

اگر الف نون زائدتان صفت میں ہوں تو اس کلمے کے غیر منصرف بننے کی شرط یہ ہے کہ اس کی مؤنث فَعْلَانَۃ کے وزن پر نہ ہو، چونکہ دوسرے مجموعے میں موجود کلمات کی مؤنث فَعْلَانَۃٌ کے وزن پر ہے، اس لئے وہ غیر منصرف کا سبب نہیں۔ کلامِ عرب میں کل تیرہ کلمات ایسے ہیں جو فَعْلان کے وزن پر ہیں اور ان کی مؤنث فَعْلَانَۃٌ کے وزن پر آتی ہے، ان میں سے پانچ کا ذکر دوسرے مجموعے میں ہے اور باقی دس یہ ہیں: صَوْجَانٌ (سکڑی/خشک کمر والا انسان یا جانور)، دَخْنَانٌ (تاریک دن)، صَیْحَانٌ (صاف مطلع والا دن)، سَخْنَانٌ (گرم دن)، فَشْوَانٌ (باریک و کمزور)، نَصْرَانٌ (ایک عیسائی)، مَصَانٌ (کمینہ)، أَلْیَانٌ (بڑی چکی والا)

تیسرے مجموعے میں موجود کلمات غیر منصرف ہیں، کیوں کہ لقمان، عمران میں الف نون زائدتان اسم میں ہیں اور شرط علمیت موجود ہے، جب کہ سکران، غضبان میں الف نون زائدتان صفت میں ہیں اور شرط مؤنث کا فعلانۃٌ کے وزن پر نہ ہونا پائی جارہی ہے۔

سبق: 40

وزنِ فعل

پہلا مجموعہ		
نَهْشَل	أَوْلَق	أَيْقَق

دوسرا مجموعہ			
رَجَب	جَعْفَر	يَغْزُ	يَرْمِ

تیسرا مجموعہ				
شَمَّرَ	بَذَّرَ	عَثَّرَ	خَضَّمَ	دُئِلَ
گھوڑے کا نام	پانی کا نام	ایک جگہ کا نام	آدمی کا نام	قبیلہ

چوتھا مجموعہ			
يَزِيْدُ	يَشْكُرُ	نَرْجِسُ	تَنْضُب
تَرْتُب	تَدْمُرُ	يَرْمُع	أَعْصُر
تَدْرَأ	إِثْمِدٌ	أَصْبَع	أَبْلُم

وزنِ فعل کا مطلب یہ ہے کہ اسم میں درج ذیل شرائط پائی جائیں:

① فعل کے ساتھ مخصوص اوزان میں سے کسی وزن پر ہو، فعل کے ساتھ خاص وزن چھ ہیں:

فَعَّلَ، فُعِّلَ، فُعِلَ، فُعْلِلَ، تَفَعْلَلَ، تُفُعْلِلَ

② ضمیر سے خالی ہو

③ ایسے وزن پر نہ ہو جو اسم و فعل کے درمیان مشترک ہو

④ منقوص الآخر نہ ہو

اگر وزنِ فعل کیساتھ خاص نہ ہو تو اس کے غیر منصرف بننے کی شرط یہ ہے کہ اسکے شروع میں حروفِ اتین (الف، تا، یا نون) میں سے کوئی حرف زائد ہو، لہٰذا پہلے مجموعے کے کلمات غیر منصرف نہیں منصرف ہیں، کیونکہ انکے شروع والا حرف زائد نہیں اصلی ہے۔

دوسرے مجموعے میں موجود کلمات بھی غیر منصرف نہیں، کیوں کہ پہلے دو تو نہ فعل کے مخصوص اوزان پر ہیں اور نہ ہی ان کے شروع میں حروفِ اتین میں سے کوئی حرف ہے۔ اور آخری دو منقوص الآخر ہیں۔

تیسرے مجموعے میں موجود کلمات فعل کے مخصوص اوزان پر ہیں، لہٰذا غیر منصرف کا سبب ہیں۔ اسی طرح چوتھے مجموعے میں موجود کلمات اگرچہ فعل کے مخصوص اوزان پر نہیں، لیکن ان کے شروع میں حروفِ ''اتین'' میں سے کوئی حرف زائد ہے، لہٰذا وہ بھی غیر منصرف کا سبب ہیں۔

اسم غیر منصرف میں استثناء

① غیر منصرف اسم پانچ صورتوں میں منصرف ہو جاتا ہے: ۱- غیر منصرف پر الف لام داخل ہو جیسے: أَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ فِي الْمَسَاجِدِ۔ غیر منصرف پر کسرہ نہیں آتا لیکن الف لام داخل ہونے کی وجہ سے اس کا وہ حکم باقی نہیں رہا۔ نیز يَجْعَلُوْنَ أَصَابِعَهُمْ فِيْ آذَانِهِمْ مِنَ الصَّوَاعِقِ میں الصَّوَاعِقِ معرف باللام ہونے کی وجہ سے منصرف بن گیا۔

② غیر منصرف مضاف بنے جیسے: لَقَدْ خَلَقْنَا الإِنْسَانَ فِيْ أَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ۔ أحسن (وصف + وزن فعل) غیر منصرف تھا، لیکن اضافت کی وجہ سے غیر منصرف والا حکم ختم ہوگیا، اسی لئے اس پر کسرہ آیا۔ اسی طرح: أَلَيْسَ اللهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ۔ میں أحكم اضافت کی وجہ سے منصرف ہے۔

③ غیر منصرف نکرہ کے طور پر استعمال کیا جائے، جیسے: رَأَيْتُ عُثْمَاناً (میں نے ایک عثمان کو دیکھا) نیز: جَاءَنِيْ أَحْمَدُ وأَحْمَدٌ آخَرُ (میرے پاس احمد آیا اور ایک اور احمد بھی آیا)

④ ضرورتِ شعری کی وجہ سے جیسے:

وَكَأْسٍ قَدْ شَرِبْتُ بِبَعْلَبَكٍّ وأُخْرَى فِيْ دِمَشْقَ وَقَاصِرِيْنَا

⑤ غیر منصرف کو مصغر بنایا جائے، جیسے: مَرَرْتُ بِسُمَيْرَاءٍ۔

تمرین

درج ذیل اسما غیر منصرف ہیں، حل شدہ کلمات میں غور کر کے انہیں اسی طرح حل کریں:

أُحَادُ، أَظْهَرُ، دَاوُدُ، امْرَأَةُ عِمْرَانَ، ثُنَاءُ، رُقَيَّةُ، شَهْرُ رَمَضَانَ، زُفَرُ، بَكَّةُ، رُبَاعُ، رَيَّانُ، سَكِيْنَةُ، أَهْلَ يَثْرِبَ، شَبْعَانُ، شَعْبَانُ، خُمَاسُ، أَحْسَنُ، عُبَيْدَةُ، سُدَاسُ، عَاشُوْرَاءُ، عُشَارُ، جُمَعُ، قُتَيْبَةُ، مَوْحِدُ، حُسْنَى، عُزَوَةُ، كُتَعُ، مَثْنَى، مَخْمَسُ، عِكْرِمَةُ، مَعْشَرُ، بُتَعُ، حُذَيْفَةُ، رُبَاعُ، بُصَعُ۔

غیر منصرف	سبب	غیر منصرف	سبب
إبراهيم	علم + عجمہ	دراهم	جمع منتہی الجموع
رقية	علم + تانیث	سُعَاد	علم + تانیث
زكريا	علم + عجمہ	حبلى	تانیث الف مقصورہ
منازل	جمع منتہی الجموع	زُحَل	علم + عدل
بورسعيد	علم + ترکیب	شعبان	علم + الف نون
أحمد	علم + وزنِ فعل	رضوان	علم + الف نون
يعقوب	علم + عجمہ	أحمر	وصف + وزن فعل
	فقراء	جمع منتہی الجموع	

ذیل کے جملوں پر اعراب لگائیں اور ان میں غور کر کے غیر منصرف اسما کو الگ کریں اور ان اسباب کی نشان دہی کریں جن کی وجہ سے وہ غیر منصرف بنے۔

كان فى قريتنا رجل صالح، اسمه أحمد، يصنع أباريق وأكوابا من الفخار، ويبيعها بدراهم معدودة، لا يسأله جوعان إلا بادر إلى إعطائه، وكانت زوجته رقية تمشى على نهجه - شيّدت الحكومة مدارس كثيرة- رأيت البارحة رجلا غضبان، يبيع الجلباب من حرير أبيض وعصافير، تتتابعت النساء أحاد ومثنى وثلاث، وتقدمت عمتى مع نساء أخر۔

قابل إبراهيم شمعون فى بغداد
قدّمت نائلة إلى سعاد وأخيها طلحة هدية
لم يعرّج بختنصّر لى بعلبك ولا حضر موت
طاف يزيد وأسعد فى قبائل تغلب ودئل وكليب وقريش
أقبل المدعوات ونساء أخر أحاد ورباع
مررت فى صحراء على قتلى كثيرين
أضيئت مساجد حضر موت بمصابيح
جلس الشواعر على كراسىّ من فضّة

ذیل کے جملوں میں غیر منصرف کی نشان دہی کریں اور ان کی ترکیب کریں:

أَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَونَ - قَالَتْ امرأةُ عِمْرانَ - اتَّبَعُوا أَمْرَ فِرْعَونَ - اِسْمُهُ أَحْمَدُ - هُنَّ أَطْهَرُ - زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ - اِذْهَبْ إِلَىٰ فِرْعَونَ - اِلْتَقَطَهُ آلُ فِرْعَونَ - نَصَرَكُمُ اللهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ - قَالَتْ اِمْرَأَةُ فِرْعَونَ - جَاءَ إِخْوَةُ يُوسُفَ - قَالَ عِيسَى بنُ مَرْيَمَ - حَاقَ بِآلِ فِرْعَونَ سُوْءُ العَذَابِ - لاَ تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ - أُدْخُلُوا مِصْرَ - اِهْبِطُوا مِصْراً (دونوں میں فرق کی وجہ بھی بتائیں) أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَونَ رَسُوْلاً - أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَونَ - جَاءَ آلَ فِرْعَونَ النُّذُرُ۔

سبق: 41

فعل مضارع کا اعراب

فعل مضارع ہی کا اعراب اس لئے بیان کیا کہ فعل ماضی مبنی ہے، اسی طرح امر حاضر معروف بھی مبنی ہے اور مبنی اپنی حالت پر برقرار رہتا ہے۔ پہلے گزر چکا کہ فعل مضارع کے اعراب تین ہیں: رفع، نصب، جزم۔

فعل مضارع پر کوئی عاملِ لفظی داخل ہو تو عامل کے مقتضا کے مطابق وہ منصوب یا مجزوم ہوگا، مثلاً: حروف ناصبہ: أَنْ، لَنْ، کَيْ، إِذَنْ داخل ہوں تو فعل مضارع منصوب ہوگا۔

اگر حروف جازمہ: إِنْ، لَمْ، لَمَّا، لامِ الامر، لاءِ النهي داخل ہوں تو فعلِ مضارع مجزوم ہوگا۔ اگر فعل مضارع عامل جازم وناصب سے خالی ہو تو اسے (عامل سے خالی ہونے کو) عامل معنوی کہتے ہیں، لہٰذا فعل مضارع عامل معنوی کی وجہ سے مرفوع ہوگا۔

فعل مضارع کے مرفوع ہونے کی تین علامتیں ہیں: ضمہ جیسے: يَضْرِبُ، علامتِ تقدیری جیسے: يَخْشَى۔ اثباتِ نون جیسے: يَضْرِبَانِ، يَضْرِبُوْنَ۔

منصوب ہونے کی دو علامتیں ہیں: علامتِ حرکتی، جیسے: لَنْ يَضْرِبَ، لَنْ يَّغْزُوَ، اسقاطِ نون جیسے: لَنْ يَّضْرِبَا، لَنْ يَّضْرِبُوا۔

جزم کی تین علامتیں ہیں:

① جزم جیسے: لَمْ يَضْرِبْ

② اسقاطِ نون جیسے: لَمْ يَضْرِبَا، لَمْ يَضْرِبُوْ

③ اسقاطِ حرف جیسے: لَمْ يَغْزُ، لَمْ يَرْمِ۔

فعل مضارع کے چودہ صیغوں میں سے دو صیغے: جمع مؤنث غائب يَفْعَلْنَ جمع مؤنث حاضر تَفْعَلْنَ مبنی ہیں، ہر حال میں ایک ہی حالت میں رہتے ہیں۔

لہٰذا باقی بارہ صیغوں کی دو جماعتیں بنیں گی۔ ان میں سے پہلی جماعت میں وہ پانچ صیغے ہیں جو ضمائر بارزہ سے خالی ہوتے ہیں، اور دوسری جماعت میں وہ سات صیغے ہیں جن کے آخر میں ضمیر بارز ہوتی ہے۔

پہلی جماعت		دوسری جماعت	
صیغہ	برائے	صیغہ	برائے
يَفْعَلُ	واحد مذکر غائب	يَفْعَلَانِ	تثنیہ مذکر غائب
تَفْعَلُ	واحد مؤنث غائب	تَفْعَلَانِ	تثنیہ مؤنث غائب
تَفْعَلُ	واحد مذکر مخاطب	تَفْعَلَانِ	تثنیہ مذکر حاضر

تثنیہ مؤنث حاضر	تَفعلَانِ	واحد متکلم	أَفْعَلُ
جمع مذکر غائب	يَفْعَلُوْنَ	جمع متکلم	نَفْعَلُ
جمع مذکر حاضر	تَفْعَلُوْنَ		
واحد مؤنث حاضر	تَفْعَلِيْنَ		

اعراب کے اعتبار سے فعل مضارع کی تین قسمیں ہیں:

① صحیح یعنی جس کے لام کلمے کے مقابلے میں حرف علت نہ ہو۔ نحویین کے نزدیک صحیح اسی کو کہتے ہیں۔

② معتل واوی و یائی: جس کے لام کلمے کے مقابلے میں ''واؤ'' یا ''یا'' ہو۔

③ معتل الفی: جس کے لام کلمے کے مقابلے میں ابھی ''الف'' ہو۔

پہلی جماعت میں موجود صیغے اگر صحیح ہوں تو ان کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ، نصبی میں فتحہ اور جزمی میں سکون ہے۔ اگر معتل واوی اور یائی ہوں تو ان کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ تقدیری، نصبی میں فتحہ لفظی، اور جزمی میں حذف لام ہوگا۔ اگر معتل الفی ہوں تو ان کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ تقدیری، نصبی میں فتحہ تقدیری، اور جزمی میں حذف لام کلمہ ہوگا۔ جیسا کہ ذیل میں ہے:

حالت جزمی	حالت نصبی	حالت رفعی	فعل کی قسم
لَمْ يَضْرِبْ	لَنْ يَّضْرِبَ	هُوَ يَضْرِبُ	صحیح
لَمْ يَغْزُ وَيَرْمِ	لَنْ يَّغْزُوَ وَيَرْمِيَ	هُوَ يَغْزُوْ وَيَرْمِيْ	معتل واوی و یائی
لَمْ يَرْضَ	لَنْ يَّرْضٰى	هُوَ يَرْضٰى	معتل الفی

دوسری جماعت میں موجود صیغوں کا اعراب حالت رفعی میں اثبات نون کے ساتھ ہے، خواہ وہ صحیح ہوں یا معتل واوی و یائی یا الفی ہوں اور حالت نصبی و جزمی میں حذف نون، کوئی سی بھی قسم ہو۔ جیسا کہ ذیل میں ہے:

معتل الفی	معتل واوی و یائی	صحیح	
يَرْضَيَانِ	يَغْزُوَانِ وَيَرْمِيَانِ	هُمَا يَضْرِبَانِ	حالت رفعی
لَنْ يَّرْضَيَا	لَنْ يَّغْزُوَا وَلَنْ يَّرْمِيَا	لَنْ يَّضْرِبَا	حالت نصبی
لَمْ يَرْضَيَا	لَمْ يَغْزُوَا وَلَمْ يَرْمِيَا	لَمْ يَضْرِبَا	حالت جزمی
يَرْضَوْنَ	يَغْزُوْنَ وَيَرْمُوْنَ	هُمْ يَضْرِبُوْنَ	حالت رفعی
لَنْ يَّرْضَوْا	لَنْ يَّغْزُوْا وَلَنْ يَّرْمُوْا	لَنْ يَّضْرِبُوْا	حالت نصبی
لَمْ يَرْضَوْا	لَمْ يَغْزُوْا وَلَمْ يَرْمُوْا	لَمْ يَضْرِبُوْا	حالت جزمی
تَرْضَيْنَ	تَغْزِيْنَ وَتَرْمِيْنَ	اَنْتِ تَضْرِبِيْنَ	حالت رفعی
لَنْ تَرْضَيْ	لَنْ تَغْزِيْ وَلَنْ تَرْمِيْ	لَنْ تَضْرِبِيْ	حالت نصبی
لَمْ تَرْضَيْ	لَمْ تَغْزِيْ وَلَمْ تَرْمِيْ	لَمْ تَضْرِبِيْ	حالت جزمی

تمرین

① اعراب صرف فعل مضارع کا کیوں بیان کیا؟ ماضی اور امر کا اعراب کیوں بیان نہیں کیا؟
② عامل معنوی کسے کہتے ہیں؟
③ فعل مضارع کے مرفوع، منصوب اور مجزوم ہونے کی صورتیں تحریر کریں۔
④ نحویین کی اصطلاح کے مطابق صحیح، معتل واوی و یائی اور معتل الفی کی تعریف کریں۔
⑤ پہلی جماعت میں کتنے اور کون سے صیغے ہیں؟
⑥ دوسری جماعت کے صیغوں کی تعیین کریں۔
⑦ ذیل کے جملوں پر اعراب لگائیں اور فعل مضارع پر لم اور لن داخل کریں اور ان کی وجہ سے ہونے والی تبدیلی کو بھی ملحوظ رکھیں جیسا کہ اس مثال میں ہے:

جملہ	دخول لم	دخول لن
يَخْرُجُ مُحَمَّدٌ إِلَى عَمَلِهِ	لَمْ يَخْرُجْ مُحَمَّدٌ إِلَى عَمَلِهِ	لَنْ يَخْرُجَ مُحَمَّدٌ إِلَى عَمَلِهِ
الأَغْنِيَاءُ يُنْفِقُوْنَ عَلَى الْفُقَرَاءِ	الأَغْنِيَاءُ لَمْ يُنْفِقُوْا عَلَى الْفُقَرَاءِ	الأَغْنِيَاءُ لَنْ يُنْفِقُوْا عَلَى الْفُقَرَاءِ

يلبس الناس الملابس القطنية فى الشّتاء - تتقدم الأمم بالعلم وحده - القوّاد يشاهدون المواقع العسكرية - تكثر حوادث السّيارات فى البلاد العربية - الخادمان يعودان إلى البيت فى المساء - الوزراء يعقدون مؤتمرا صحفيا - تغادر الطّائرة أرض المطار فى الساعة السابعة صباحا - تنخفض درجة الحرارة فى الصيف.

سبق: 42

اسم میں عمل کرنے والے حروف کا بیان

اسم میں عمل کرنے والے حروف پانچ ہیں:

① حروفِ جارہ ② حروفِ مشبہ بالفعل ③ ما ولا مشبہ بلیس

④ لائے نفی جنس ⑤ حروفِ ندا

حروفِ جارہ:

انہیں حروفِ اضافت اور حروفِ خفض بھی کہتے ہیں۔ یہ کل سترہ حروف ہیں: ب، ت، ك، ل، و، مُنْذُ، مُذْ، خَلاَ، رُبَّ، حَاشَا، مِنْ، عَدَا، فِيْ، عَنْ، عَلَى، حَتّٰى، إلى۔ عربی زبان میں حروفِ جارہ کا استعمال بکثرت ہوتا ہے۔ یہ حروف فعل پر داخل نہیں ہوتے، صرف اسم پر داخل ہوتے ہیں۔ اگر اسم غیر متمکن یعنی مبنی ہو تو اسے مجرور محلا کہیں گے، کیوں کہ مبنی کا اعراب تبدیل نہیں ہوتا۔ اسمِ متمکن منصرف ہو تو وہ مجرور ہو جائے گا، اور اسمِ متمکن غیر منصرف ہو تو چونکہ اس پر کسرہ نہیں آتا اس لئے وہ مفتوح ہی رہے گا۔

حروفِ جارہ ضمائر اور اسمِ ظاہر دونوں پر داخل ہوتے ہیں، البتہ بعض حروف صرف اسمِ ظاہر پر داخل ہوتے ہیں، ضمائر پر داخل نہیں ہوتے جیسے: ك، تَا، واو، مُنْذُ، مُذ، خَلاَ، عَدَا وغیرہ۔ حروفِ جارہ ضمیر پر داخل ہوں تو اس ضمیر کو ضمیر مجرور متصل کہیں گے، جیسے: بِهٖ، بِهِمْ، لَهٗ، لَنَا، عَلَيْهِ، عَلَيْنَا، فِيْهِ، فِيْنَا، عَنْهُ، عَنَّا، إلَيْهِ، إلَيْنَا۔

اسمِ ظاہر پر داخل ہوں، جیسے: بِالْقَلَمِ قلم کے ذریعے، تَاللّٰهِ اللہ کی قسم، كَالْأَنْعَامِ مویشیوں کی طرح، لِلّٰهِ اللہ کے لئے، وَاللّٰهِ اللہ کی قسم، مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ مسجدِ حرام سے، فِي الْقِصَاصِ قصاص میں، عَلَى الْفُلْكِ کشتی کے اوپر، إلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصٰى مسجدِ اقصی تک، عَنْ قَوْلِكَ آپ کے قول سے، حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ صبح ہونے تک۔

حروفِ جارہ کے لئے کسی متعلَّق کا ہونا ضروری ہے اور متعلَّق فعل یا شبہ فعل (اسمائے مشتقات: اسمِ فاعل، اسمِ مفعول، صفتِ مشبہ، مصدر، اسمِ تفضیل وغیرہ) ہوتے ہیں۔ اگر متعلَّق عبارت میں موجود ہو تو اسے "ظرفِ لغو" کہتے ہیں جیسے: فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ۔ فَتَحَ فعل، اللّٰهُ فاعل، عَلٰى جارہ، كُمْ ضمیر مجرور متصل، جار اپنے مجرور سے مل کر فَتَحَ فعل سے متعلق ہوا۔ فعل اپنے فاعل اور متعلِّق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اسی طرح يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ۔ يُؤْمِنُوْنَ فعل، واو ضمیر بارز فاعل، با جارہ، الغیب مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا يُؤْمِنُوْنَ فعل کے ساتھ، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔ ذیل کی مثالوں میں حروفِ جارہ کا متعلَّق لفظوں میں موجود ہے یعنی ظرفِ لغو ہے۔ مذکورہ جملوں کی ترکیب میں غور کر کے ان مثالوں کی اسی طرح ترکیب کریں:

أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ - آمَنَّا بِاللّٰهِ - ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ - أَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ - اِضْرِبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ - يُفْسِدُ فِيْهَا - أَيَّدْنَاهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ - لَعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ - عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ - اَللّٰهُ عَلِيْمٌ

بِالظّٰلِمِيْنَ - اِسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ - اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى - اُدْعُ لَنَا رَبَّكَ - جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ بِمَا لَا تَهْوٰى اَنْفُسُكُمْ - اِضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا - اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ - يَتَفَجَّرُ مِنْهَا الْاَنْهَارُ - لَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ - هُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ - اَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ - شَرَوْا بِهٖ اَنْفُسَهُمْ - اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ - رَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ - اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ - نَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ - خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ - طَعَنُوْا فِیْ دِيْنِكُمْ - لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ - لَبِثَ فِيْهِمْ - عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا فِی السَّبْتِ - لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْيَا - اَلْقَى الشَّيْطَانُ فِیْ اُمْنِيَّتِهٖ - مَكَرْتُمُوْهُ فِی الْمَدِيْنَةِ - مَكَّنَّا كُمْ فِی الْاَرْضِ - اَلْقٰى فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ - جَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ - اُسْجُدُوْا لِاٰدَمَ - اِسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ - اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ - يُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ - مَتَّعْنَاهُمْ اِلٰى حِيْنٍ - اَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ - تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ - مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ - مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ - يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ - اَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا - مَسَخْنَاهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ - خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ - فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِيْنَ - اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى - اَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا۔

سبق: 43

ظرفِ مستقر/شبہ جملہ

اگر جار مجرور کا متعلَّق عبارت میں موجود نہ ہو تو اسے ''ظرفِ مستقر'' یا شبہ جملہ کہتے ہیں۔اس کی کئی صورتیں ہوتی ہیں۔
مبتدا کے بعد خبر محذوف ہو اور خبر کی نیابت جار مجرور کر رہے ہوں، جیسے: الحَیَاءُ مِنَ الإِیْمَانِ۔ الحَیَاءُ مبتدا، مِنْ جارہ ال ایمانِ مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر برائے ثَابِتٌ اسمِ فاعل، اسمِ فاعل اپنے فاعل اور متعلَّق سے مل کر خبر برائے مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ذیل کی مثالوں سے اس کی مزید وضاحت ہوتی ہے:

جملہ	مبتدا	خبر محذوف اسم	خبر محذوف فعل	جار مجرور
الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ	الأَعْمَالُ	مُعْتَبَرَةٌ	تُعْتَبَرُ	بِالنِّيَّاتِ
المُؤْمِنُوْنَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ	المُؤْمِنُوْنَ	كَائِنُوْنَ		كَرَجُلٍ وَاحِدٍ
الإِنْسَانُ فِيْ خُسْرٍ	الإِنْسَانُ	كَائِنٌ	وَقَعَ	فِيْ خُسْرٍ
الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ	الصَّدَقَاتُ	ثَابِتَةٌ	تَثْبُتُ	لِلْفُقَرَاءِ
النَّجَاةُ فِي الصِّدْقِ	النَّجَاةُ	حَاصِلَةٌ	تَحْصُلُ	فِي الصِّدْقِ
قَفْلَةٌ كَغَزْوَةٍ	قَفْلَةٌ	كَائِنَةٌ		كَغَزْوَةٍ
الحُرُّ بِالحُرِّ	الحُرُّ	مَقْتُوْلٌ	يُقْتَلُ	بِالحُرِّ
العِزَّةُ لِلّٰهِ	العِزَّةُ	ثَابِتَةٌ	ثَبَتَتْ	لِلّٰهِ

✷ ظرفِ مستقر میں متعلَّق یعنی خبرِ محذوف اسمائے مشتقہ کی صورت میں بھی نکال سکتے ہیں جیسا کہ خبر محذوف اسم کی عنوان کے تحت ہے اور افعال کی صورت میں بھی جیسے خبر محذوف فعل کے عنوان کے تحت ہے۔اگر متعلَّق اسم کو بنایا جائے تو تذکیر و تانیث، مفرد، تثنیہ، جمع میں اس کا مبتدا کے مطابق ہونا ضروری ہے۔

✷ عبارت کے سیاق و سباق کو دیکھتے ہوئے خاص متعلَّق بھی نکال سکتے ہیں اور عام متعلق بھی۔عام متعلَّق کا مطلب یہ ہے کہ ظرف مستقر کی جو بھی مثال ہو مبتدا کی تذکیر و تانیث اور مفرد تثنیہ و جمع کا لحاظ کرتے ہوئے متعلَّق ثَابِتٌ، كَائِنٌ، حَاصِلٌ، وَاجِبٌ میں سے ہی کسی کو بنایا جائے اور خاص متعلق کا مطلب یہ ہے ان چار کے علاوہ کوئی اور اسم یا فعل نکالا جائے جیسے پہلی اور آخری مثال میں ہے۔

شبہ جملہ کی ایک صورت یہ ہے کہ خبرِ محذوف کی نیابت ظرفِ مضاف کر رہا ہو، جیسے:

جملہ	مبتدا	خبرِ محذوف	ظرف مضاف
الأُسْتَاذُ أَمَامَ البَيْتِ	الأُسْتَاذُ	مَوْجُوْدٌ	أَمَامَ البَيْتِ
الرَّاحَةُ بَعْدَ التَّعَبِ	الرَّاحَةُ	حَاصِلَةٌ	بَعْدَ التَّعَبِ

الحَمَامَةُ فَوْقَ الشَّجَرَةِ	الحَمَامَةُ	جَالِسَةٌ	فَوْقَ الشَّجَرَةِ
الرَّفِيْقُ قَبْلَ الطَّرِيْقِ	الرَّفِيْقُ	كَائِنٌ	قَبْلَ الطَّرِيْقِ
الظِّلُّ تَحْتَ العَرْشِ	الظِّلُّ	يَكُوْنُ	تَحْتَ العَرْشِ
العَفْوُ بَعْدَ المَقْدِرَةِ	العَفْوُ	يَكُوْنُ	بَعْدَ المَقْدِرَةِ

شبہ جملہ کی ایک صورت یہ ہے کہ خبر جار مجرور کی صورت میں مقدم ہو اور مبتدا موخر ہو۔ یہ عام طور پر وہاں ہوتا ہے جہاں مبتدا نکرہ ہو اور خبر جار مجرور یا ظرف مضاف پر مشتمل ہو جیسے: لَکُمْ جَمَالٌ۔ لام جارہ، کُمْ ضمیر مجرور متصل مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر ثَابِتٌ سے متعلق ہوا۔ ثَابِتٌ اسم فاعل، اس میں ضمیر مستتر معبر بِھُوَ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبرِ مقدم بنا اور جَمَالٌ مبتدائے موخر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ذیل کی مثالوں میں مزید وضاحت ہے:

جملہ	مبتدا	خبر محذوف	جار مجرور
فِي البَيْتِ رَجُلٌ	رَجُلٌ	مَوْجُوْدٌ	فِي البَيْتِ
مَعَ العُسْرِ يُسْرٌ	يُسْرٌ	ثَابِتٌ	مَعَ العُسْرِ
عَلَى الفَرَسِ صَيَّادٌ	صَيَّادٌ	رَاكِبٌ	عَلَى الفَرَسِ
فِي القَفَسِ طَائِرٌ	طَائِرٌ	مَحْبُوْسٌ	فِي القَفَسِ
مِنَ المُسْلِمِيْنَ رِجَالٌ	رِجَالٌ	مَوْجُوْدُوْنَ	مِنَ المُسْلِمِيْنَ
عِنْدِيْ غُلَامٌ	غُلَامٌ	مَوْجُوْدٌ	عِنْدِيْ
فِي القِصَاصِ حَيَاةٌ	حَيَاةٌ	ثَابِتَةٌ	فِي القِصَاصِ
لِلّٰهِ الأَسْمَاءُ الحُسْنٰى	الأَسْمَاءُ الحُسْنٰى	ثَابِتَةٌ	لِلّٰهِ
لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنْثَيَيْنِ	مِثْلُ حَظِّ الأُنْثَيَيْنِ	ثَابِتٌ	لِلذَّكَرِ

ظرف مستقر کی ایک صورت یہ ہے کہ اسم موصول کے بعد صلہ صریح فعل کی صورت میں نہ ہو بلکہ جار مجرور یا ظرف محذوف صلہ کی نیابت کر رہا ہو۔ اس صورت میں متعلّق فعل ہی نکالا جائے گا، کیوں کہ صلے کے لئے مکمل جملے کا ہونا ضروری ہے جیسے: اُذْکُرُوْا مَا فِيْهِ أَيْ مَا ثَبَتَ فِيْهِ۔ اُذْکُرُ فعل، ضمیر مستتر معبر بأَنْتَ فاعل، ما موصولہ، فِيْ حرف جارہ، ہ ضمیر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف مستقر برائے ثَبَتَ فعل، ثَبَتَ فعل، ضمیر مستتر معبر بِھُوَ راجع برائے اسم موصول فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ برائے موصول، موصول اپنے صلے سے مل کر مفعول بہ برائے فعل اُذْکُرُوا۔ اذکروا فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ اسی طرح ذیل کے نقشے میں غور کریں:

جملہ	فعل	اسم موصول	صلہ محذوفہ	جار مجرور
يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ	يَعلَمُ	مَا	ثَبَتَ	فِي السَّمَاوَاتِ
نَذَرْتُ مَا فِيْ بَطْنِيْ	نَذَرْتُ	مَا	ثَبَتَ	فِيْ بَطْنِيْ
أَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ	أَلْقِ	مَا	ثَبَتَ	فِيْ يَمِيْنِكَ

أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ	أَسْلَمَ	مَنْ	ثَبَتَ	فِي السَّمَاوَاتِ
يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ	يَبْعَثُ	مَنْ	ثَبَتَ	فِي الْقُبُوْرِ

اگر جملے کی ابتدا ہی جار مجرور سے ہو اور متعلق بعد میں مذکور نہ ہو تو بھی ظرف مستقر ہوتا ہے جیسے: بسم اللہ الرحمن الرحیم کی ترکیب میں کہیں گے: باجارہ، اسم مضاف، لفظِ اللہ موصوف، الرحمن صفتِ اوّل، الرحیم صفت ثانی، موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مضاف الیہ ہوا، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور برائے جار، جار اپنے مجرور سے مل متعلق ہوا أَشْرَعُ فعل کے ساتھ، أَشْرَعُ فعل، ضمیر مستتر معربِ أنا فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

سابقہ تراکیب میں غور کر کے نیچے دی گئی مثالوں کی ترکیب کریں:

لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ - فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَرَضٌ - فِيْهِ بَأْسٌ شَدِيْدٌ - فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ - فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ - فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ - لَهُ الْحَمْدُ - لِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْأُمُوْرِ - عِنْدَنَا كِتَابٌ حَفِيْظٌ - لَهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ - لَهُ الْمُلْكُ - لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ - لَدَيْنَا مَزِيْدٌ - عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَأْوٰى - لِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْأُوْلٰى - لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ - لِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ - عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ - لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ - لِلّٰهِ خَزَائِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ - لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى - لِلْكَافِرِيْنَ عَذَابُ جَهَنَّمَ - لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ - فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ۔

کبھی جار مجرور صفتِ محذوفہ کی نیابت کرتے ہیں، چونکہ اعراب، معرفہ نکرہ، تذکیر وتانیث اور مفرد تثنیہ جمع میں صفت کا موصوف کے مطابق ہونا ضروری ہے، اس لئے صفتِ محذوف نکالنے سے پہلے موصوف کو دیکھ لیا جائے کہ وہ کس حالت میں ہے۔ جیسے: قَالَ رَجُلَانِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ. قَالَ فعل رَجُلَانِ موصوف مِنَ جارہ الَّذِيْنَ اسمِ موصول يَخَافُوْنَ فعل بافاعل جملہ فعلیہ خبریہ صلہ، موصول اپنے صلے سے مل کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف مستقر متعلق ثَابِتَانِ، ثَابِتَانِ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صفت برائے موصوف، موصوف اپنی صفت سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ذیل کی مثالوں میں بھی صفتِ محذوفہ خبر، فاعل یا مبتدا ہونے کی بنا پر مرفوع ہے، اس بات کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان مثالوں کی ترکیب کریں۔

ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِنْ رَّبِّكُمْ - هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ - جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَّبِّهٖ - لَهُمْ شَرَابٌ مِنْ حَمِيْمٍ - هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ - أُولٰئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِمَّا كَسَبُوْا - لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ - يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ - وَدَّتْ طَّائِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ - هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ - جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِنْ رَّبِّكُمْ - أَنْتُمْ بَشَرٌ مِمَّنْ خَلَقَ.

کبھی صفت محذوفہ منصوب ہوتی ہے، جیسے: لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِنْ دُوْنِكُمْ. لَا تَتَّخِذُوْا فعل نہی مع الفاعل (فاعل واو ضمیر بارز) بِطَانَةً موصوف مِنْ جارہ دُوْنِكُمْ مرکب اضافی مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق كَائِنَةً، كَائِنَةً اسم فاعل اپنے فاعل هي اور متعلق سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ، فعل نہی اپنے فاعل اور

مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ذیل کی مثالوں میں بھی صفتِ محذوفہ منصوب ہے، اس بات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ان مثالوں کی ترکیب کریں:

أُحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي - تُخْرِجُونَ فَرِيقاً مِّنكُمْ - جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِلنَّاسِ - خُذْ أَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ - اللهُ يَعِدُكُمْ مَغْفِرَةً مِّنْهُ - بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولاً مِّنْهُمْ - اِبْعَثُوا حَكَماً مِنْ أَهْلِهَا - آتِهِمْ عَذَاباً ضِعْفاً مِّنَ النَّارِ - جَعَلَكُمْ خُلَفَاءَ مِنْ بَعْدِ عَادٍ - يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيّاً مِنْ دُونِ اللهِ۔

ذیل کی مثال کو دیکھتے ہوئے صفت محذوفہ مجرور کی مثالوں کو بھی اسی طرح حل کریں زَيَّنَ لِكَثِيرٍ مِنَ النَّاسِ قَتْلَ أَوْلَادِهِمْ شُرَكَاؤُهُمْ ۔ زَيَّنَ فعل لِ جارہ كَثِيرٍ موصوف مِنَ جارہ النَّاسِ مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق ثَابِتٍ، ثَابِتٍ اسم فاعل اپنے فاعل ھو اور متعلق سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق زَيَّنَ فعل کے ساتھ قَتْلَ مضاف أَوْلَادِهِمْ مرکبِ اضافی مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ مقدم، شُرَكَاؤُهُم مرکبِ اضافی فاعل مؤخر، زَيَّنَ فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

بَاؤُوا بِغَضَبٍ مِنَ اللهِ - يَأْتِيَهُمُ اللهُ فِي ظُلَلٍ مِنَ الْغَمَامِ - سَارِعُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِنْ رَّبِّكُمْ - يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِنَ اللهِ - أَرْسَلْنَا إِلَى أُمَمٍ مِنْ قَبْلِكَ - يَعْكُفُونَ عَلَى أَصْنَامٍ لَّهُمْ - لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللهُ بِشَيْءٍ مِنَ الصَّيْدِ۔

سبق: 44

حروفِ جارہ زائدہ

حروف جارہ کبھی زائد ہوتے ہیں، اور جب یہ زائد ہوں تو انہیں کسی سے متعلق نہیں کرتے۔ حروف کی زیادتی کے مختلف فائدے ہوتے ہیں، کبھی بات کو پختہ کرنے اور اس میں تاکید لانے کے لئے حروف زائدہ کا استعمال ہوتا ہے، کبھی کلام میں عموم پیدا کرنے کے لئے حروف زائدہ کو لایا جاتا ہے۔ ان کے علاوہ مختلف اغراض ہوتی ہیں۔ چونکہ حروف جارہ زائدہ متعلق نہیں ہوتے، اس لئے ترکیب کرتے وقت حروف زائدہ کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ "فلاں حرف زائد"، البتہ مجرور کے متعلق اس کی اصل ترکیبی حیثیت کی نشان دہی کی صراحت کرنی پڑتی ہے، مثلاً:

مَا لَهُ مِنْ دَافِعٍ۔ مَا نافیہ لَهُ جار مجرور ظرف مستقر متعلّق ثَابِتٌ، ثَابِتٌ اسم فاعل اپنے فاعل ھو اور متعلق سے مل کر خبر مقدم، مِنْ جارہ زائدہ، دَافِعٍ مجرور لفظاً مرفوع محلاً مبتدائے مؤخر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اسی طرح مَا يُعَلِّمَانِ مِنْ اَحَدٍ۔ مَا نافیہ يُعَلِّمَانِ فعل بافاعل (الف ضمیر بارز فاعل) مِنْ جارہ زائدہ اَحَدٍ مجرور لفظاً منصوب محلاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

نیز: هَلْ تَرَى لَهُمْ مِنْ بَاقِيَةٍ۔ هَلْ حرف استفہام تَرَى فعل، ضمیر مستتر معبر بانت فاعل، لَهُمْ جار مجرور ظرف لغو متعلق فعل مِنْ جارہ زائدہ بَاقِيَةٍ مجرور لفظاً منصوب محلاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل، متعلق اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

ذیل کی مثالوں میں حروف جارہ زائدہ مبتدائے مؤخر پر داخل ہیں، لہٰذا پہلی حل شدہ مثال کو دیکھتے ہوئے ان مثالوں کی ترکیب کریں:

مَا لَهُ مِنْ نُوْرٍ - مَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ - مَا مِنَّا مِنْ شَهِيْدٍ - مَا لَهُ مِنْ خَلَاقٍ - مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ أَنْصَارٍ - مَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِيْنَ - مِنْ دُوْنِ اللهِ مِنْ وَّلِيٍّ - هَلْ لَنَا مِنْ شُفَعَاءَ - مَا لَكُمْ مِنْ إِلٰهٍ - مَا لَهُ مِنْ مُكْرِمٍ - مَا بِصَاحِبِهِمْ مِنْ جِنَّةٍ۔

ان مثالوں میں مبتدا پر حروف جارہ زائدہ ہیں اور مبتدا مؤخر نہیں: هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللهِ - مَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي السَّمَاءِ - مَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ۔

ذیل کی مثالوں میں حروف جارہ زائدہ فاعل پر داخل ہیں، دوسری حل شدہ مثال کو دیکھتے ہوئے ان کی ترکیب کریں:

مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيْبَةٍ - كَفٰى بِاللهِ - مَا جَاءَنَا مِنْ بَشِيْرٍ - مَا تَأْتِيْهِمْ مِنْ آيَةٍ - مَا تَسْقُطُ مِنْ شَجَرَةٍ - مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ - مَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِثْقَالِ ذَرَّةٍ - مَا يَأْتِيْهِمْ مِنْ رَّسُوْلٍ - كَفٰى بِنَفْسِكَ - مَا آمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِنْ قَرْيَةٍ - مَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ - جَاءَكَ مِنْ نَّبَاِ الْمُرْسَلِيْنَ۔

ذیل کی مثالوں میں حروف جارہ زائدہ مفعول بہ پر داخل ہیں، تیسری حل شدہ مثال کو دیکھتے ہوئے ان مثالوں کی ترکیب کریں:

أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ - مَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ - مَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ - مَا جَعَلَ اللهُ مِنْ بَحِيْرَةٍ - قَفَّيْنَا عَلَى آثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا - مَا تَرَى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفَاوُتٍ - مَا أَنْزَلَ اللهُ عَلَى بَشَرٍ مِنْ شَيْءٍ - مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْءٍ - مَا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَابَّةٍ - مَا اتَّخَذَ اللهُ مِنْ وَّلَدٍ - مَا آتَيْنَاهُمْ مِنْ كِتَابٍ - مَا أُرِيْدُ مِنْهُمْ مِنْ رِّزْقٍ - مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ۔

سبق: 45

حروفِ مشبہ بالفعل

پہلا مجموعہ			
زَيْدٌ قَائِمٌ	زید کھڑا ہے	الشَّبَابُ يَعُودُ	جوانی لوٹ آئے گی
الكِتَابَانِ مُفِيْدَانِ	دونوں کتابیں مفید ہیں	بَكْرٌ غَائِبٌ	بکر غائب ہے
المُنَافِقُونَ كَاذِبُونَ	منافقین جھوٹے ہیں	السَّاعَةُ قَرِيْبٌ	قیامت قریب ہے
زَيْدٌ أَسَدٌ	زید شیر ہے	بَكْرٌ مَا جَاءَ	بکر نہیں آیا
دوسرا مجموعہ			
إِنَّ زَيْداً قَائِمٌ	یقیناً زید کھڑا ہے	لَيتَ الشَّبَابَ يَعُودُ	کاش کہ جوانی لوٹ آئے
إِنَّ الكِتَابَيْنِ مُفِيْدَانِ	یقیناً دونوں کتابیں مفید ہیں	لَعَلَّ بَكْراً غَائِبٌ	شاید بکر غائب ہو
إِنَّ المُنَافِقِيْنَ لَكَاذِبُونَ	بے شک منافقین جھوٹے ہیں	لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ	امید ہے کہ قیامت قریب ہے
كَأَنَّ زَيْداً أَسَدٌ	گویا کہ زید شیر ہے	لَكِنَّ بَكْراً مَا جَاءَ	لیکن بکر نہیں آیا

پہلے مجموعے میں موجود جملوں اور ان کے ترجے کو ملاحظہ کریں کہ یہ مبتدا اور خبر سے مرکب ہیں، چونکہ مبتدا مرفوع ہوتا ہے اس لئے جملے کا پہلا جز مرفوع ہے، جب کہ دوسرے مجموعے میں موجود جملوں اور ان کے تراجم میں غور کریں کہ جب مبتدا خبر پر حروفِ مشبہ بالفعل میں سے کوئی حرف داخل ہوا تو نہ صرف ان میں لفظی تبدیلی آئی بلکہ ان کے معنی میں بھی فرق آگیا۔ لفظی تبدیلی تو یہ آئی کہ مبتدا مرفوع کے بجائے منصوب ہو گیا اور اب ترکیب میں اس کی تعبیر مبتدا سے نہیں کی جائے گی، بلکہ اسے حرفِ مشبہ بالفعل کا اسم کہا جائے گا، اور خبر کو مطلق خبر نہیں کہیں گے، بلکہ حرفِ مشبہ بالفعل کی خبر کہیں گے۔

حروفِ مشبہ بالفعل چھ حروف ہیں: إِنَّ، أَنَّ، كَأَنَّ، لٰكِنَّ، لَيْتَ، لَعَلَّ۔ ان کے متعلق تین باتیں یاد رکھیں۔ انہیں مشبہ بالفعل کیوں کہتے ہیں؟ ان کا معنی کیا ہے؟ ان کا عمل کیا ہے۔

مشبہ بالفعل کا مطلب فعل کے مشابہ ہونا ہے اور یہ حروف مختلف چیزوں (حروف کی تعداد، معنی، اور عمل ایک اسم کو نصب اور دوسرے کو رفع دینا) میں فعل کے مشابہ ہوتے ہیں۔

ان کے معانی کی وضاحت ذیل کی مثالوں سے واضح ہو جاتی ہے کہ إِنَّ اور أَنَّ تاکید کے معنی (یقیناً، بے شک وغیرہ) پر دلالت کرتے ہیں جس سے خبر شک سے پاک ہو جاتی ہے اور جملے میں تاکید اور زور پیدا ہوتا ہے۔ كَأَنَّ تشبیہ کے لئے آتا ہے۔ لیت تمنا اور آرزو پر دلالت کرتا ہے، لعل ترجی یعنی امید اور توقع کا فائدہ دیتا ہے جب کہ لٰكِنَّ استدراک یعنی غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے آتا ہے جیسے سابقہ کلام سے کوئی ایسی بات مفہوم ہوتی ہو جو حقیقت کے خلاف ہو تو لٰكِنَّ کے بعد اس مفہوم کو دور کیا جاتا ہے، مثلاً زید بہت سخی ہے تو جب قائل نے کہا زَيْدٌ جَوادٌ تو سننے والے کو یہ وہم ہوا کہ بہادر بھی ہوگا تو قائل نے لکن سے اس

وہم کو دور کیا یعنی زَیْدٌ جوادٌ لکنہ جبانٌ۔ تو قائل لکنّ کے ذریعے اس وہم کو دور کرتا ہے جو سابقہ کلام کی بنا پر ہوا۔

حروفِ مشبہ بالفعل کا عمل یہ ہے کہ یہ حروف جملہ اسمیہ یعنی مبتدا وخبر پر داخل ہوتے ہیں، اور مبتدا کو منصوب اور خبر کو مرفوع بناتے ہیں۔ ان کا اسم چونکہ حقیقت میں مبتدا ہوتا ہے، لہٰذا مبتدا کی جتنی صورتیں تھیں وہ یہاں بھی جاری ہوتی ہیں، یعنی کبھی ان کا اسم ضمیر کی صورت میں ہوگا جیسے: إِنَّهُ لَقَوْلٌ فَصْلٌ. کبھی اسمِ اشارہ إِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا. کبھی اسم موصول، کبھی اسم ظاہر، پھر کبھی مفرد، کبھی مرکب اور خبر بھی کبھی مفرد اور کبھی مرکب ہوتی ہے۔

فائدہ:

چونکہ حروفِ مشبہ بالفعل کا عمل نصب دینا ہے، اس لئے ان حروف کے متصل جو ضمیر ہوگی اسے ضمیر منصوب متصل کہا جائے گا، جیسے:

إِنَّهُ. إِنَّنَا. لَيْتَهُ. لَيْتَنِيْ. لَعَلَّهُ. لَعَلَّنَا. كَأَنَّهُ. كَأَنَّنَا۔

ذیل کی مثالوں میں غور کرکے نیچے دی گئی مثالوں کی ترکیب کریں۔ إِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ۔ إِنَّ حرفِ مشبہ بالفعل، لفظ اللّٰہ اس کا اسم، واسعٌ خبر اوّل، علیم خبر ثانی، اِنَّ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُوْلًا۔ إِنَّ حرفِ مشبہ بالفعل، نا ضمیر منصوب متصل اس کا اسم، أَرْسَلْنَا فعل، نا ضمیر بارز فاعل، إِلٰی جارہ، كُمْ ضمیر مجرور، جار مجرور متعلق أَرْسَلْنَا فعل، رَسُوْلًا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ و متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر اِنَّ۔ اِنَّ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

إِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ - إِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ - إِنَّكَ مَيِّتٌ - إِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ - إِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ - إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ - إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ - إِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ - إِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى - إِنَّ إِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ - إِنَّ اللّٰهَ عَالِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ - إِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى - إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ - إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى - إِنَّ شَجَرَةَ الزَّقُّوْمِ طَعَامُ الْأَثِيْمِ - إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ - إِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ - إِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ - إِنَّا أَنْزَلْنَا التَّوْرَاةَ - إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى - إِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ أَحْبَبْتَ - إِنَّكُمْ لَذَائِقُوا الْعَذَابِ الْأَلِيْمِ - إِنَّنِيْ أَنَا اللّٰهُ - إِنِّيْ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ - إِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ - إِنِّيْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ - إِنَّهُ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ - إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ - إِنَّهُ لَقَوْلٌ فَصْلٌ - إِنَّهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ - إِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْ أَصْلِ الْجَحِيْمِ - إِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ - إِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيْدًا - إِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا۔

إِنَّ اپنے اسم وخبر کے ساتھ مل کر مستقل جملہ بنتا ہے، کسی دوسرے جملے کا جز نہیں ہوتا، جب کہ أَنَّ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملے کا جز بنتا ہے اور اسی مناسبت سے أَنَّ پر مشتمل جملہ محلاً مرفوع، منصوب یا مجرور ہوتا ہے جیسے: تَبَيَّنَ لَهٗ أَنَّهٗ عَدُوٌّ میں أَنَّ اپنے اسم وخبر کے ساتھ مل کر مرفوع محلاً تبیّن کے لئے فاعل ہے، اور يَعْلَمُوْنَ أَنَّهُ الْحَقُّ میں أَنَّ اپنے اسم وخبر سے مل کر منصوب محلاً يَعْلَمُوْنَ کے لئے مفعول بہ ہے۔ ذیل کے جملوں میں غور کرکے أَنَّ پر مشتمل جملے کا محلی اعراب متعین

کریں اوران مثالوں کی ترکیب بھی کریں:

جَزَاؤُهُمْ أَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللهِ - يَظُنُّوْنَ أَنَّهُمْ مُلَاقُوْ اللهِ - اعْلَمُوْا أَنَّ اللهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ - عَلِمَ اللهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ - تَبَدَّنَّ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيْمِ - اِشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُوْنَ - ظَنَّ أَهْلُهَا أَنَّهُمْ قَادِرُوْنَ عَلَيْهَا - الْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللهِ عَلَيْهِ - اعْلَمُوْا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِيْ اللهِ - شَهِدُوْا أَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ - يَحْسَبُوْنَ أَنَّهُمْ مُهْتَدُوْنَ - نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ.

كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ. كَأَنَّ حرف مشبہ بالفعل، هُنَّ ضمیر منصوب متصل اس کا اسم، الْيَاقُوْتُ معطوف علیہ، واوعاطفہ، المرجان معطوف، معطوف اپنے معطوف علیہ سے مل کرخبر كَأَنَّ، كَأَنَّ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ اسی طرح ذیل کے جملوں کی ترکیب کریں:

كَأَنَّهُ جِمَالَةٌ صُفْرٌ - كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُسْتَنْفِرَةٌ - كَأَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَكْنُوْنٌ - كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ - كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ - كَأَنَّهُ هُوَ - كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ.

لَيْتَنِيْ لَمْ أُشْرِكْ بِرَبِّيْ أَحَداً. لَيْتَ حرف مشبہ بالفعل، نون وقایہ، یائے ضمیر متکلم اس کا اسم، لم جازمہ أشرك فعل، ضمیر مستتر معبر بأنا اس کا فاعل، با جارہ، رب مضاف، یا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو برائے فعل، أَحَداً مفعول بہ، فعل اپنے فاعل، متعلق اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مرفوع محلا خبر لیت، لَيْتَ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔ اسی طرح ذیل کے جملوں کی ترکیب کریں:

لَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ - لَيْتَنَا أَطَعْنَا اللهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُوْلاَ - لَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا - لَيْتَنِيْ اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلاً - لَيْتَنِيْ لَمْ أَتَّخِذْ فُلاَناً خَلِيْلاً - لَيْتَنِيْ لَمْ أُوْتَ كِتَابِيَهْ - لَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ - لَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَهْ.

لٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لِلْحَقِّ كَارِهُوْنَ. لٰكِنَّ حرف مشبہ بالفعل، أَكْثَرَ مضاف، هم ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر لٰكِنَّ کا اسم، لام جارہ، الْحَقِّ مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو مقدم برائے كَارِهُوْنَ، كَارِهُوْنَ اسم فاعل، ضمیر مستتر معبر بِهُمْ اس کا فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق مقدم سے مل کر خبر لٰكِنَّ، لٰكِنَّ اپنے اسم وخبر سے مل جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ اسی طرح ذیل کے جملوں کی ترکیب کریں:

لٰكِنَّ عَذَابَ اللهِ شَدِيْدٌ - لٰكِنَّ اللهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ - لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لاَ يَفْقَهُوْنَ - لٰكِنَّ اللهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَشَاءُ - لٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لاَ يَشْكُرُوْنَ - لٰكِنَّ اللهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ - لٰكِنَّ الشَّيَاطِيْنَ كَفَرُوْا - لٰكِنَّ اللهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِيْنَ - لٰكِنَّ الظَّالِمِيْنَ بِآيَاتِ اللهِ يَجْحَدُوْنَ - لٰكِنَّ اللهَ قَتَلَهُمْ - لٰكِنَّ اللهَ رَمٰى - لٰكِنَّ اللهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ - لٰكِنَّ النَّاسَ أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ - لٰكِنَّ اللهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ - لٰكِنَّ اللهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيْمَانَ - لٰكِنَّ اللهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَشَاءُ - لٰكِنَّهٗ أَخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ.

لَعَلِّيْ أَطَّلِعُ إِلٰى إِلٰهِ مُوْسٰى. لَعَلَّ حرف مشبہ بالفعل، یا ضمیر منصوب متصل اس کا اسم، أَطَّلِعُ فعل، ضمیر مستتر معبر بأنا

اس کا فاعل، إلی جارہ، الٰہِ مضاف، موسی مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو برائے فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مرفوع محلا خبر لعلّ، لعلّ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔ اسی طرح ذیل کے جملوں کی ترکیب کریں:

لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ - لَعَلَّ اللهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْراً - لَعَلَّكَ تَارِكٌ - لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰى آثَارِهِمْ - لَعَلَّكَ تَرْضٰى - لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْن - لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ - لَعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى - لَعَلَّهُ فِتْنَةٌ لَّكُمْ - لَعَلَّهُ يَزَّكّٰى - لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْن - لَعَلَّهُمْ بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْن - لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْن - لَعَلِّيْ اَرْجِعُ اَلَى النَّاسِ - لَعَلِّيْ آتِيْكُمْ مِنْهَا بِقَبَسٍ - لَعَلِّيْ اَعْمَلُ صَالِحًا - لَعَلِّيْ آتِيْكُمْ مِنْهَا بِخَبَرٍ - لَعَلِّيْ اَبْلُغُ الأَسْبَابَ۔

فائدہ:

بسا اوقات حروف مشبہ بالفعل کے بعد مائے کافہ آتا ہے، کافہ بمعنی روکنا، چونکہ یہ "ما" ان کو عمل سے روکتا ہے، اس لئے اسے مائے کافہ کہتے ہیں۔ اس صورت میں یہ حروف عمل نہیں کرتے اور افعال پر بھی داخل ہوتے ہیں۔ إنّما جملے کے شروع میں آتا ہے اور حصر کا مفہوم پیدا کرتا ہے یعنی مفہوم کو مقید محدود اور محصور کر دیتا ہے، جیسے: إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ إِخْوَةٌ اہلِ ایمان تو آپس میں بھائی بھائی ہی ہیں۔ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ میں تو تمہاری طرح ایک انسان ہی ہوں۔

إنّما پر مشتمل جملے کی ترکیب یوں کی جاتی ہے، مثلاً: إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِآيَاتِ اللهِ۔ إنّما إنّ حرف مشبہ بالفعل، ما کافہ يَفْتَرِيْ فعل الْكَذِبَ مفعول بہ مقدم الَّذِيْنَ اسم موصول لَا يُؤْمِنُوْنَ فعل با فاعل (واو ضمیر بارز فاعل) بِآيَاتِ اللهِ با جارہ آيَاتِ مضاف اللهِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو برائے يُؤْمِنُوْنَ فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ برائے موصول، موصول اپنے صلے سے مل کر فاعل برائے يَفْتَرِيْ فعل، يَفْتَرِيْ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ذیل کی مثالوں کی اسی طرح ترکیب کریں:

إِنَّمَا يَأْمُرُكُمْ بِالسُّوْءِ - إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ - إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ - إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا - إِنَّمَا اللهُ إِلٰهٌ وَاحِدٌ - إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ - كَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ - إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ - إِنَّمَا الْاٰيَاتُ عِنْدَ اللهِ - إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللهِ مَنْ آمَنَ بِاللهِ - إِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ - كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَاءِ - إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُوا الْأَلْبَابِ - إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ - إِنَّمَا يَدْعُوْ حِزْبَهُ - إِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ - إِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ - إِنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ - إِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللهَ - إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ إِخْوَةٌ - كَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ - إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِاللهِ - إِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطَانِ۔

حروفِ مشبہ بالفعل خبر مقدم

حروف مشبہ بالفعل کے بعد جار مجرور یا ظرف ہو تو انہیں متعلق کر کے خبر مقدم بنائیں گے، اور بعد والا اسم منصوب ان کا

اسم ہوگا، جیسے: إِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْباً مِثْلَ ذَنُوْبِ أَصْحَابِهِمْ۔ إِنَّ حرف مشبہ بالفعل، لام جارہ، الذین اسم موصول، ظَلَمُوْا فعل بافاعل جملہ فعلیہ خبریہ صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر ظرف مستقر متعلق ثَابِتٌ، ثَابِتٌ اسم فاعل، ضمیر مستتر معبر بھو اس کا فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر اِنَّ کی خبر مقدم، ذَنُوْباً موصوف، مثلَ مضاف، ذَنُوْبِ مضاف الیہ مضاف، اصحابھم مضاف مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ برائے ذنوب، ذنوب مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ برائے مثل، مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت برائے موصوف، موصوف اپنی صفت سے مل کر اِنَّ کے لئے اسمِ موخر، اِنَّ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ذیل کے جملوں کی اسی طرح ترکیب کریں:

إِنَّ لَنَا لَلْآخِرَةَ - كَأَنَّ فِيْ أُذُنَيْهِ وَقْراً - إِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقاً - إِنَّ لَكُمْ مَا سَأَلْتُمْ - إِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمَاوَاتِ لَآيَاتٍ - إِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَآيَةً - إِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ - إِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى - إِنَّ فِيْهَا قَوْماً جَبَّارِيْنَ - إِنَّ لَنَا لَأَجْراً - إِنَّ فِيْ هٰذَا لَبَلَاغاً - إِنَّ فِيْهَا لُوْطاً - إِنَّ لَهُ أَباً شَيْخاً كَبِيْراً - إِنَّ لَهُ جَهَنَّمَ - إِنَّ لَكَ مَوْعِداً - إِنَّ لَهُ مَعِيْشَةً ضَنْكاً - إِنَّ لَدَيْنَا أَنْكَالاً - إِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازاً - إِنَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ - إِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَيُبَطِّئَنَّ - إِنَّ مِنْ شِيْعَتِهِ لَإِبْرَاهِيْمَ - إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْراً - لَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَا أُوْتِيَ قَارُوْنُ - لَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ -

درج ذیل جملوں پر اعراب لگائیں:

ان من البيان لسحرا - ان من القول عِيالا - ان يسير الرياء شرك - ان من العلم جهلا - ان لكل شيء شرة - ان الله لا ينظر الى صوركم واموالكم، ولكنْ ينظر الى قلوبكم واعمالكم - ان لكل امة فتنة - ان الصدق طمانينة - ان الكذب فجور، وان الفجور يهدى الى النار - انما القبر روضة من رياض الجنة او حُفرة من حُفَر النار - ان من اشراط الساعة ان يتباهىٰ الناس فى المساجد - ان مما يلحق المؤمن من عمله وحسَناته بعد موته علما علّمه ونشره، وولدا صالحا تركه، أو مُصْحَفا ورَّثه - إن الله ليُؤَيِّد هذا الدين بالرجل الفاجر -

سبق: 46

ماولامشبہ بلیس

دوسرا مجموعہ	پہلا مجموعہ
مَا زَیْدٌ قَائِمًا	زَیْدٌ قَائِمٌ
مَا هٰذَا بَشَرًا	هٰذَا بَشَرٌ
مَا هُنَّ أُمَّهَاتِهِمْ	هُنَّ أُمَّهَاتُهُمْ

ماولامشبہ بلیس: یہ دوحرف ہیں: ① مَا ② لا

انہیں مشبہ بلیس اس لئے کہتے ہیں کہ یہ معنی اور عمل کرنے کے اعتبار سے ''لیس'' کے مشابہ ہیں کہ جس طرح لیس نفی کے لئے آتا ہے یہ بھی نفی کے لئے آتے ہیں اور جس طرح لیس مبتدا خبر پر داخل ہو کر مبتدا کو مرفوع اور خبر کو منصوب بناتا ہے یہ بھی اسی طرح کرتے ہیں۔

ان دونوں کا عمل حروف مشبہ بالفعل کے عمل کے برخلاف ہے۔ حروف مشبہ بالفعل اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے تھے جب کہ یہ دونوں اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں جیسا کہ مذکورہ مثالوں سے واضح ہے۔

یہ دونوں اس وقت عمل کرتے ہیں جب تین شرطیں پائی جائیں:

① ان کی خبر اسم پر مقدم نہ ہو

② ان کے اسم پر ''أنْ'' زائدہ نہ ہو

③ خبر پر ''إلا'' داخل نہ ہو

ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ

① ''ما'' معرفہ ونکرہ دونوں پر داخل ہوتا ہے۔

② ''ما'' کی خبر پر عام طور پر ''با'' زائد آتی ہے۔

③ ما کا عمل اشعار اور غیر اشعار دونوں میں ہوتا ہے جب کہ ''لا'' صرف نکرہ پر داخل ہوتا ہے اور یہ عموماً اشعار میں استعمال ہوتا ہے اور اس کی خبر عام طور پر محذوف ہوتی ہے جس کی نیابت جار مجرور کرتے ہیں۔

''ما'' مشبہ بلیس پر مشتمل جملے کی ترکیب اس طرح کی جاتی ہے: مَا هٰذَا بَشَرًا۔ مامشبہ بلیس، هٰذا مبنی برسکون مرفوع محلا اس کا اسم، بشرًا اس کی خبر، ما اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

مَا هُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ مامشبہ بلیس، هُمْ ضمیر مرفوع منفصل مبنی برسکون مرفوع محلا اس کا اسم، با جارہ زائدہ، مُؤْمِنِیْنَ مجرور لفظاً منصوب محلا خبر ما، ما اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

اس بات کا خیال رکھا جائے کہ ''ما'' مشبہ بلیس جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر عمل کرتا ہے، لہٰذا جو ''ما'' فعل پر داخل ہو وہ ''ما'' نافیہ

ہے۔ اگر ''ما'' کے بعد جملہ فعلیہ صلہ کی صورت میں ہو تو وہ ''ما'' موصولہ ہے۔ اگر استفہام کے معنی پر دلالت کرے تو اسے ''ما'' استفہامیہ کہتے ہیں۔ اسی طرح ''ما'' مصدریہ اور زائدہ بھی ہوتا ہے۔ ذیل کی تمرین میں صرف ''ما'' مشبہ بلیس کی مثالیں نہیں، بلکہ ما موصولہ، نافیہ وغیرہ کی مثالیں بھی درج ہیں۔ تمام مثالوں کی ترکیب کریں اور خوب غور کر کے ماشبہ بلیس کی تعیین کریں۔

مَا هُنَّ أُمَّهَاتِهِمْ - مَا أَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ - مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِيْنَ - مَا أَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ - مَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ - مَا لَوْنُهَا - مَا اللهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ - مَا جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ - مَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ - خُذُوْا مَا آتَيْنَاكُمْ بِقُوَّةٍ - مَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهِ مِنَ الْعَذَابِ - أَلْقُوْا مَا أَنْتُمْ مُلْقُوْنَ - مَا هُمْ بِضَارِّيْنَ بِهِ - يَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ - مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ - مَا لَكُمْ مِنْ دُوْنِ اللهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيْرٍ - مَا أَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ - مَا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ - تُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللهُ مُبْدِيْهِ - مَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ - مَا هُمْ بِخَارِجِيْنَ مِنَ النَّارِ - نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا - مَا لِلظَّالِمِيْنَ مِنْ أَنْصَارٍ - لَهُ مَا سَلَفَ - مَا أَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَنَا - مَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ - مَا هُوَ مِنَ الْكِتَابِ - لِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُقْتَرِفُوْنَ - إِنَّ هٰؤُلَاءِ مُتَبَّرٌ مَا هُمْ فِيْهِ - مَا هُمْ مِنْكُمْ - مَا هِيَ مِنَ الظَّالِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ - مَا هُوَ بِبَالِغِهِ - مَا أَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ - اِقْضِ مَا أَنْتَ قَاضٍ - مَا هُوَ بِمَيِّتٍ - مَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ - مَا أَنْتَ بِمَلُوْمٍ - مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْ أَنْتُمْ لَهَا عَاكِفُوْنَ - مَا هٰؤُلَاءِ يَنْطِقُوْنَ - مَا هُمْ بِسُكَارٰى - مَا أَنْتَ بِهَادِي الْعُمْيِ عَنْ ضَلَالَتِهِمْ - مَا هُمْ بِحَامِلِيْنَ مِنْ خَطَايَاهُمْ مِنْ شَيْءٍ - مَا هِيَ بِعَوْرَةٍ - مَا هُمْ مِنَ الْمُعْتَبِيْنَ - مَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ - مَا أَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ - مَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ - مَا هُمْ عَنْهَا بِغَائِبِيْنَ - مَا هُوَ بِالْهَزْلِ - مَا اللهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِلْعَالَمِيْنَ۔

ذیل کے جملوں کے شروع میں ''ما'' مشبہ بلیس لگائیں:

رجل اکرم من حاتم - احمد اشجع من علی - اھم اولادھا - ازید مھمل - سعید کسول۔

''ما'' اور ''لا'' کے عمل کو ملاحظہ کرتے ہوئے درج ذیل جملوں پر اعراب لگائیں:

لا أنا باغیا - ما الحسن فی وجه الفتی شرفا له - لا صاحب غیر خاذل - لا الحمد مکسوبا ولا المال باقیا - لا شیء علی الارض باقیا - لا وزر مما قضی الله واقیا - لا رجل مسافرا - ما الاصباح منك بأمثل۔

سبق: 47

لائے نفی جنس

پہلا مجموعہ	
مَا سُرُوْرٌ دَائِمًا	خوشی ہمیشہ رہنے والی نہیں ہے
مَا تِلْمِيْذٌ حَاضِرًا	طالب علم حاضر نہیں ہے
مَا رَجُلٌ جَالِسًا فِي الطَّرِيْقِ	آدمی راستے میں نہیں بیٹھا
دوسرا مجموعہ	
لَا سُرُوْرَ دَائِمٌ	کوئی بھی خوشی ہمیشہ رہنے والی نہیں ہے
لَا تِلْمِيْذَ حَاضِرٌ	کوئی بھی طالب علم حاضر نہیں ہے
لَا رَجُلَ جَالِسٌ فِي الطَّرِيْقِ	کوئی بھی آدمی راستے میں نہیں بیٹھا ہے

دونوں مجموعوں میں موجود کلمات پر حرفِ نفی داخل ہے، لیکن پہلے مجموعے میں کی جانے والی نفی میں وہ وزن نہیں جو دوسرے مجموعے میں ہے، کیوں کہ اگرچہ نفی کے لئے اور بھی حروف مثلاً ما ولا مشبہ بلیس، لیس، لم، ما نافیہ وغیرہ ہیں، لیکن ان حروف کے ذریعے جو نفی کی جاتی ہے اس میں مبالغہ نہیں ہوتا اور نفی کا تعلق مخصوص چیز یا شخص سے ہوتا ہے، جب کہ لائے نفی جنس کے ذریعے جو نفی کی جاتی ہے اس میں نہ صرف مبالغہ ہوتا ہے، بلکہ اس کے ذریعے اس جنس کے تمام افراد سے حکم کی نفی مقصود ہوتی ہے۔ بالفاظِ دیگر یہ مطلق نفی کے لئے آتا ہے یعنی جس چیز یا جنس پر داخل ہوتا ہے اس چیز یا جنس پر لا گو حکم کا سرے سے ہی انکار کرتا ہے۔

لائے نفی جنس کا عمل حروفِ مشبہ بالفعل کی طرح یعنی اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دینا ہے۔

لا کے اسم کی چار حالتیں ہیں:

① لا کا اسم مضاف ہو، جیسے: لَا صَاحِبَ عِلْمٍ مَمْقُوْتٌ۔ لَا صَاحِبَ خَيْرٍ مَذْمُوْمٌ. لَا شَاهِدَ زُوْرٍ مَحْبُوْبٌ

② شبہ مضاف ہو، جیسے: لَا رَاكِبًا فَرَسًا فِي الطَّرِيْقِ، لَا مُسْرِفًا فِي مَالِهِ مَحْمُوْدٌ ان دونوں صورتوں میں ''لا'' کا اسم منصوب ہوگا۔

③ ''لا'' کا اسم نکرہ مفردہ ہو یعنی مرکب نہ ہو، جیسے: لَا رَيْبَ فِيْهِ، اس صورت میں ''لا'' کا اسم مبنی بر فتح ہوگا۔

④ ''لا'' کا اسم معرفہ ہو، جیسے: لَا زَيْدٌ عِنْدِيْ وَلَا عَمْرٌو۔ اس صورت میں ''لا'' کا عمل باطل ہوگا اور تکرارِ ''لا'' واجب ہے۔

لا کے عمل کی شرائط:

① لا نفی جنس کا ہو، نافیہ یا مشبہ بلیس یا زائدہ نہ ہو۔

شبہ مضاف ہر اسم کو کہتے ہیں جس کے بعد دوسرا ایسا اسم ہو جو پہلے کے معنی کو تام کرے اور اس کی وجہ سے اضافت والا معنی پیدا ہو جیسے مذکورہ مثالوں میں ہے، اسی طرح لَا كَرِيْمًا اَخْلَاقُهُ مُتَكَبِّرٌ. لَا ظَالِمًا فِي الْحُكْمِ كَائِنٌ۔

② لا کا اسم وخبر دونوں نکرہ ہوں۔

③ ''لا'' کی خبر اس کے اسم پر مقدم نہ ہو۔ لہٰذا اگر ''لا'' کے بعد معرفہ آئے یا ''لا'' اور اس کے اسم کے درمیان فاصلہ آجائے تو ''لا'' کا عمل باطل ہو جاتا ہے اور ''لا'' کی تکرار واجب ہوتی ہے جیسے: لَا زَيْدٌ عِنْدِيْ وَلَا عَمْرٌو - لَا الْمَرْأَةُ كَسْلَانَةٌ وَلَا الْبِنْتُ - لَا فِي الْحَدِيْقَةِ صِبْيَانٌ وَلَا بَنَاتٌ - لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ۔

اگر ''لا'' کا اسم نکرۂ مفردہ تکرار کے ساتھ ہو جیسے: لا حولَ ولا قوّةَ إلا باللہ۔ تو اس میں پانچ صورتیں جائز ہیں:

① لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ
② لا حولٌ ولا قوّةٌ إلا باللہ
③ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةٌ إِلَّا بِاللّٰهِ
④ لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ
⑤ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةً إِلَّا بِاللّٰهِ

لائے نفی جنس پر مشتمل جملے کی ترکیب یوں کی جاتی ہے: لَا رَيْبَ فِيْهِ لا نفی جنس، رَيْبَ اس کا اسم، فِي جارہ، ہٖ ضمیر مجرور متصل، جار مجرور مل کر متعلق ثَابِتٌ، ثَابِتٌ اسم فاعل، ضمیر مستتر معبر بھو فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر لا، لا اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

واضح رہے کہ لائے نفی جنس وہ ''لا'' ہے جو جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر مخصوص عمل کرتا ہے۔ ذیل میں لائے نفی جنس کے علاوہ دیگر ''لا'' بھی موجود ہیں، لہٰذا خوب غور کر کے لائے نفی جنس کی تعیین کریں اور تمام مثالوں کی ترکیب کریں:

لَا عِلْمَ لَنَا - لَا شِيَةَ فِيْهَا - لَا تُفْسِدُوْا فِي الْأَرْضِ - لَا إِثْمَ عَلَيْهِ - لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ - لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ - لَا مُقَامَ لَكُمْ - لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ - لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ - لَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ - لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ - لَا انْفِصَامَ لَهَا - لَا شَرِيْكَ لَهٗ - لَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ - لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهٖ - لَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ - لَا مَوْلٰى لَهُمْ - لَا تَهْوٰى أَنْفُسُكُمْ - لَا صَرِيْخَ لَهُمْ - لَا يَؤُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا - لَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا - لَا مُمْسِكَ لَهَا - لَا مَرْحَبًا بِكُمْ - لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكَافِرِيْنَ أَوْلِيَاءَ - لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ - لَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ - أُولٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ - لَا غَالِبَ لَكُمْ - لَا تُحِبُّوْنَ النَّاصِحِيْنَ - لَا هَادِيَ لَهٗ - لَا

اس صورت میں دونوں ''لا'' نفی جنس کے ہوں گے اور دونوں کا اسم مبنی برفتحہ ہوگا۔ تقدیری عبارت یوں ہوگی: لاحولَ ولا قوّةَ ثابتانِ لأحدٍ إلا باللہ۔ اگر دو جملے مانیں تو پھر تقدیری عبارت یوں ہوگی: لاحولَ عَنِ المَعْصِيَةِ ثابتٌ لأحدٍ إلا بِعَونِ اللہ ولا قوّةَ علَى الطَّاعةِ ثابتةٌ لأحدٍ إلا بِعَونِ اللہ۔ عن المعصية حول مصدر کے ساتھ متعلق، لام جارہ، احد مستثنیٰ منہ ''إلا'' حرف استثناء، باللہ مستثنیٰ، مستثنیٰ مستثنیٰ منہ سے مل کر مجرور برائے جار، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف کے ساتھ متعلق ہوا اور ظرف اپنے فاعل و متعلق سے مل کر ''لا'' کی خبر، ''لا'' اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔ لا قوۃ کی ترکیب بھی اسی طرح ہے۔

''لا'' کے بعد آنے والے دونوں اسموں کو مرفوع پڑھا جائے۔ اس صورت میں کوئی بھی ''لا'' نفی جنس کا نہیں ہوگا بلکہ ''لا'' مہمل ہوں گے اور حولٌ وقوّةٌ مبتدا اور ثابتان لأحدٍ الخ خبر ہوگی اور دو جملوں کی صورت میں تقدیر یوں ہوگی: لاحولٌ ثابتٌ لأحدٍ إلا باللہ ولا قوّةٌ ثابتةٌ لأحدٍ إلا باللہ۔ اگر ''لا'' کو مشبہ بلیس کے معنی میں لیں تو تقدیری عبارت یوں ہوگی: لاحولٌ ثابتاً الخ لیکن یہ ضعیف ہے۔

اس صورت میں پہلا ''لا'' نفی جنس کا ہے اسی لئے اس کا اسم مبنی برفتحہ ہے اور دوسرا ''لا'' زائدہ ہوا اور اس کے بعد مذکور اسم کا عطف لاحول کے محل بعید پر ہے۔

پہلا ''لا'' مشبہ بلیس ہے اس لئے اس کا اسم مرفوع ہے اور دوسرا ''لا'' نفی جنس کا ہے، اس لئے اس کا اسم مبنی برفتحہ ہے۔ اس صورت میں عطف الجملۃ علی الجملۃ ہے کہ لاحولٌ عنِ المَعْصِيَةِ ثابتاً لأحدٍ إلا باللہ ولا قوّةَ علَى الطَّاعةِ ثابتةٌ إلا باللہ لیکن عطف المفرد علی المفرد جائز نہیں، کیوں کہ ''لا'' مشبہ بلیس کی خبر منصوب اور ''لا'' نفی جنس کی خبر مرفوع ہوتی ہے۔ اگر لاحولٌ ولا قوّةَ ثابتانِ کہیں تو درست نہیں، ثابتَيْنِ کہیں تو بھی درست نہیں اور دونوں کی ایک خبر آ نہیں سکتی لہٰذا اس صورت میں عطف المفرد علی المفرد درست نہیں۔

پہلا ''لا'' نفی جنس کا ہے اور دوسرا ''لا'' زائدہ برائے تاکید ہے اور اس کے بعد آنے والے اسم کا عطف ''حولَ'' کے لفظ پر ہے۔

تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلاً - لَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا - لَا هُمْ يَدَّكَّرُوْنَ - لَا أَنَا عَابِدٌ مَا عَبَدْتُمْ - لَا أُحِبُّ الْآفِلِيْنَ - لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ - لَا يَنْفَعُ نَفْساً إِيْمَانُهَا - لَاخَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَجْوٰهُمْ - لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ - لَابُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ - لَا اِقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ - لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ - لَا هُنَّ حِلٌّ لَهُمْ - لَا نَاصِرَ لَهُمْ - لَا بُرْهَانَ لَهُ - لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا - لَا رَادَّ لِفَضْلِهِ - لَا بَيْعٌ فِيْهِ - لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ - لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ أَمْرِ اللهِ - لَا عِوَجَ لَهُ - لَا عُدْوَانَ عَلَيَّ - لَا مَلْجَأَ مِنَ اللهِ - لَا مَرَدَّ لَهُ۔

فائدہ:

چونکہ لائے نفی جنس کا اسم نکرہ ہوتا ہے، لہٰذا جہاں لائے نفی جنس کا اسم بظاہر معرفہ ہو تو اس میں تاویل کی جاتی ہے، جیسے:

إذا هَلَكَ كِسْرَى فَلاَ كِسْرَى بَعْدَهُ، إذا هَلَكَ قَيْصَرَ فَلاَ قَيْصَرَ بَعْدَهُ، أي فلا ملك بعدهما يسمى بكِسْرى أو قيصر اسی طرح لاَ حَاتِمَ اليَوْمَ وَلَا عَنْتَرَةَ الیوم کا مطلب ہے لاَ جَوَّادَ كَحَاتِمٍ وَلا شُجَاعَ كَعَنْتَرَةَ.

بسا اوقات لائے نفی جنس کی خبر محذوف ہوتی ہے، جیسے:

لَاضَيْرَ - لَاوَزَرَ - لَا مِسَاسَ - لَاشَكَّ - لَا مُحَالَةَ - لَابَأْسَ۔

لائے نفی جنس کے اسم کا حذف بہت کم ہے، جیسے: لَا عَلَيْكَ۔

لائے نفی جنس کے عمل کو ملاحظہ کرتے ہوئے ذیل کے جملوں پر اعراب لگائیں:

لا إيمان لمَن لا امانة له - لا دين لمن لا عهد له - لا حليم إلا ذو عثرة - لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق - لا صرورة في الاسلام - لا حسَب كحسن الخُلق - لا عقل كالتدبير - لا حكيم إلا ذو تجربة - لا حسد الا في اثنين - لا شغار في الاسلام - لا صلاة لمن لم يقرأ بأم القرآن - التائب من الذنب كمَن لا ذنب له - لا نكاح إلا بوليّ وشاهدي عدل - لا محاباة في الدين - لا كافر ناج من النار - لا احد اغير من الله - لا قوم اكرم منهم - لا شيء خير في الحديث من الحمد - لا خائن محبوب.

سبق: 48

حروفِ ندا

ندا لغت میں آواز دینے اور پکارنے کو کہتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے جو حروف استعمال ہوتے ہیں انہیں حروفِ ندا کہا جاتا ہے اور پکارنے والے کو منادِی اور جسے پکارا جائے اسے منادیٰ کہتے ہیں۔ عربی زبان میں ندا کے لئے پانچ لفظ ہیں:

① یا ② أیا ③ هَیا ④ أيْ ⑤ أ

"أي" اور ہمزہ مفتوحہ منادیٰ قریب کے لئے، "أیا، هَیا" منادیٰ بعید کے لئے جب کہ "یا" عام ہے منادیٰ قریب و بعید دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

منادیٰ کا اعراب دو طرح کا ہوتا ہے:

❶ اگر منادیٰ مفرد (مضاف اور شبہ مضاف سے احتراز ہے) معرفہ ہو، جیسے: یَاحَسَّانُ! یَارَوَاحَةُ! یاأَسِیْدُ!
یا منادیٰ نکرہ مقصودہ ہو، نکرہ مقصودہ کا مطلب ایسا نکرہ جو ندا کے بعد معین اور مخصوص بن جائے جیسے کسی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا جائے: یَارَجُلُ! یَاجِبَالُ! أَوِّبِيْ مَعَهُ. تو ان دونوں صورتوں میں منادیٰ مبنی بر ضمہ ہوگا جیسا کہ مثالوں سے واضح ہے۔

❷ اگر منادیٰ مضاف ہو، جیسے: یَاعَبْدَ اللهِ! یَاغُلَامَ رَجُلٍ! یَاأَبَابَکْرٍ!
یا شبہ مضاف ہو، جیسے: یَاطَالِعاً جَبَلاً! یَارَاکِباً فَرَساً! اَلسَّفَرُ طَوِیْلٌ۔
یا نکرہ غیر مقصودہ ہو یعنی ندا سے مراد کوئی خاص شخص نہ ہو جیسے: یَاطَالِبًا! اَلْجُهْدُ مِفْتَاحُ النَّجَاحِ. یَامُسْرِعاً! فِي الْعُجْلَةِ النَّدَامَةُ. یَالَاهِیاً عَنْ دَرْسِهِ! عَاقِبَةُ اللَّهْوِ الْحُزْنُ. یا کوئی نابینا آدمی کہے: یَارَجلاً! خُذْ بِیَدِیْ. تو ان تینوں صورتوں میں منادیٰ منصوب ہوگا جیسا کہ مثالوں سے واضح ہے۔

حروفِ ندا کبھی تحسیر (حسرت) کے لئے ہوتے ہیں، اس وقت اسم کی خصوصیت نہیں ہوتی حروف پر بھی داخل ہوتے ہیں، جیسے: یٰلَیْتَنِيْ کُنْتُ تُرَابًا.

فریاد، تعجب اور استغاثہ (مدد طلب کرنے) کے موقع پر اسمِ منادیٰ پر حرفِ جر لام کا اضافہ کیا جاتا ہے اسے لامِ استغاثہ بھی کہتے ہیں جیسے امیر سے فریاد کے وقت کہا جائے: یَالَلْأَمِیْرِ! (اے امیر محترم!) اپنے ساتھیوں سے مدد طلب کرتے وقت کہا جائے: یَالَأَصْحَابِنَا! (اے میرے ساتھیو!) کوئی قابلِ تعجب بات دیکھتے وقت کہا جائے: یَالَلْعَجَبِ! (کس قدر تعجب کی بات ہے!) نیز پانی یا گھاس کی کثرت دیکھ کر کہا جائے: یَالَلْمَاءِ، یَالَلْعُشْبِ، یَالَلْبَحْرِ۔

ندا میں منادیٰ کا موجود ہونا ضروری نہیں بلکہ استحضارِ ذہنی بھی کافی ہے جیسے: قعدہ میں کہتے ہیں: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ أَیُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُهُ، اسے سرل البیان سرط الماسر سے بھی تعبیر کرتے ہیں۔ ندا کبھی اظہارِ طلب کے لیے اور کبھی اظہارِ شوق کے لئے ہوتی ہے۔

منادیٰ مفرد معرفہ اس لئے مبنی ہے کہ "یا زید" "أدعوک" کے معنی میں ہے اور "کاف" "أی" "کاف" حرفی کے ساتھ شبہ وضعی میں مشابہت رکھنے کی وجہ سے مبنی ہے، لہٰذا جو اس کی جگہ آئے وہ بھی مبنی ہوگا۔ جب کہ منادیٰ مضاف معرب ہے، اور اضافت معرفہ کے خواص میں سے اس لئے وہ مبنی نہیں۔

بسا اوقات فریاد واستغاثہ کے لئے اسمِ منادی کے آخر میں الف، الف اور ھا کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ اس ھا کو ہائے ندبہ کہتے ہیں جیسے: یَا صَبَاحَاهُ (ہائے صبح کی آفت)، یَا أَبَتَاهُ (ہائے ابا جان)

مصیبت اور ماتم کے وقت ''یا'' کے بجائے ''وا'' کا استعمال ہوتا ہے جیسے: وَا زَیْدَاهُ (ہائے زید) وَا مُطْعِمَ الْمَسَاکِیْنَاهُ (ہائے مسکینوں کو کھلانے والے!) وَا مُصِیْبَتَاهُ (ہائے مصیبت)، وَا رَأْسَاهُ (ہائے میرا دردِ سر)، وَا حُسَیْنَاهُ (ہائے حسین!) جناب رسول اللہ ﷺ کی وفات سے پہلے غشی پر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا تھا: وَا کَرْبَ أَبَاهُ (ہائے میرے والد کی بے چینی!)، حضرت عبد الرحمن بن عوف (ت ۳۱ھ) کے جنازے میں حضرت سعد بن ابی وقاص (ت ۵۵ھ) کہتے جاتے: وَا جَبَلَاهُ! وَا جَبَلَاهُ (ہائے افسوس! یہ پہاڑ بھی چل بسا، ہائے افسوس یہ پہاڑ بھی چل بسا)

کبھی منادی کے آخر سے ایک دو حرف نکال کر اسے مختصر کرتے ہیں اسے ترخیم کہا جاتا ہے جیسے: یَا حَارِثُ، یَا مَالِكُ، یَا عَبَّاسُ، یَا فَاطِمَةُ یَا مَرْوَانُ سے یَا حَارِ، یَا مَالِ، یَا عَبَّ، یَا فَاطِمُ، یَا مَرْوَ کہا جائے۔

قرینے کی موجودگی میں حروفِ ندا کو حذف کرنا جائز ہے، جیسے: یُوْسُفُ أَعْرِضْ عَنْ هٰذَا، أي: یَا یُوْسُفُ، اسی طرح دعاؤں کے شروع میں لفظِ رَبَّنَا سے پہلے حرفِ ندا محذوف ہوتا ہے یعنی یَا رَبَّنَا۔

ندا والے جملے کی ترکیب میں تین چیزوں کو ملحوظ رکھیں:

① حرفِ ندا

② منادیٰ

③ جوابِ ندا

حرفِ ندا تو ان پانچ حروف میں سے کوئی ہوگا، جب کہ منادیٰ وہ اسم ہے جسے پکارا جائے اور جوابِ ندا سے مراد وہ بات ہے جسے بتانے کے لئے ندا لگائی گئی۔ مثلاً: یَا إِبْرَاهِیْمُ أَعْرِضْ عَنْ هٰذَا۔ اس جملے میں ''یا'' حرفِ ندا ہے، ابراہیم منادیٰ ہے اور أَعْرِضْ عَنْ هٰذَا جوابِ ندا ہے۔

اس کی ترکیب یوں کی جاتی ہے: یا حرفِ ندا قائم مقام أَدْعُو، أَدْعُو فعل، ضمیر مستتر معبر بہ أَنَا فاعل، إِبْرَاهِیْمُ مرفوع لفظاً منصوب محلاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر ندا، أَعْرِضْ فعل امر، ضمیر مستتر معبر بہ أَنْتَ فاعل، عَنْ جارہ، هٰذَا مجرور، جار مجرور مل کر متعلق أَعْرِضْ فعل کے ساتھ۔ فعل اپنے فاعل ومتعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جوابِ ندا۔ مذکورہ ترکیب میں غور کر کے ذیل کے جملوں کی اسی طرح ترکیب کریں:

یَا آدَمُ أَنْبِئْهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ - یَا نُوْحُ قَدْ جَادَلْتَنَا - یَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلُنَا - یَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ - یَا بَنِيَّ إِنَّ اللهَ اصْطَفٰی لَكُمُ الدِّیْنَ - یَا أَرْضُ ابْلَعِيْ مَاءَكِ - یَا عِیْسٰی إِنِّيْ مُتَوَفِّیْكَ - یَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِیْنِكُمْ - یَا قَوْمِ إِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ أَنْفُسَكُمْ - یَا هُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَیِّنَةٍ - یَا بَنِيْ آدَمَ لَا یَفْتِنَنَّكُمُ الشَّیْطٰنُ - یَا لُوْطُ إِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ - یَا بَنِيْ إِسْرَائِیْلَ قَدْ أَنْجَیْنَاكُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ - یَا قَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللهِ عَلَیْكُمْ - یَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ - یَا شُعَیْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِیْرًا مِمَّا تَقُوْلُ - یَا دَاوُدُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِیْفَةً - یَا زَكَرِیَّا إِنَّا

نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ - يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَباً - يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ أَأَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ - يَا قَوْمِ ادْخُلُوا الأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِي كَتَبَ اللهُ لَكُمْ - يَا قَوْمَنَا أَجِيبُوا دَاعِيَ اللهِ - يَا مَرْيَمُ اقْنُتِي لِرَبِّكِ - يَا مُوسَىٰ إِنَّهُ أَنَا اللهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ - يَا قَوْمِ إِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ - يَا مُوسَىٰ إِنَّ فِيهَا قَوْماً جَبَّارِينَ - يَا يَحْيَىٰ خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ - يَا قَوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ - يَا قَوْمِ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ - يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُم مِّنَ الْإِنسِ - يَا صَالِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا - يَا فِرْعَوْنُ إِنِّي رَسُولٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ - يَا أَبَانَا إِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ - يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ - يَا أَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا - يَا أَبَتِ اسْتَأْجِرْهُ - يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ أَرْضِي وَاسِعَةٌ - يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ - يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللهِ - يَا هَامَانُ ابْنِ لِي صَرْحاً - يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ.

جب منادیٰ پر الف لام (لام تعریف) داخل ہو تو حرفِ ندا اور منادیٰ کے درمیان مذکر کے لئے أَيُّهَا اور مؤنث کے لئے أَيَّتُهَا کا اضافہ کیا جاتا ہے تاکہ "یا" کی آواز الف لام میں گم نہ ہو جائے۔ ایسی صورت میں ترکیب یوں ہوتی ہے: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللهُ یا حرفِ ندا قائم مقام أَدْعُو. أَدْعُو فعل ضمیر مستتر معبر بہ أنا فاعل، أيّ مضاف، هَا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف، النَّبِيُّ صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مرفوع لفظاً منصوب محلاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر ندا۔ حَسْبُ مضاف، كَ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، لفظ الله اس کی خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جواب ندا۔ اسی طرح ذیل کے جملوں کی ترکیب کریں:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ - يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ - يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا حِذْرَكُمْ - يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ لَا يَحْزُنكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ - يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ - يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي رُؤْيَايَ - يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ إِنَّ لَهُ أَباً شَيْخاً كَبِيراً - يَا أَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسَاكِنَكُمْ - يَا أَيَّتُهَا النفسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ - يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ.

منادیٰ کے اعراب میں غور کرتے ہوئے ذیل کے جملوں پر اعراب لگائیں:

يا عثمان ! إن الرهبانية لم تُكتب علينا - يا معاذ ! والله إنى لأحبّك - يا حذيفة ! عليك بكتاب الله - يا جبريل ! ما هذه الريح - يا عائشة ! ان عينى تنامان - يا ابا بكر ! ان لكل قوم عيدا - يا اباذر ! انى أراك ضعيفا - يا أم سلمة ! لا تؤذينى فى عائشة - يا رسول الله ! أى الناس أحب اليك - يا عبد الرحمن ! لا تسأل الأمارة - يا معشر قريش ! انقذوا انفسكم من النار - يا بنى عبد مُناف ! لا تمنعوا أحدا طاف بهذا البيت.

منادیٰ کے اعراب کا لحاظ رکھتے ہوئے ذیل کے جملوں کو درج ذیل مثال کی طرح ندائیہ جملوں میں تبدیل کریں:

اطلب من عبد الفتاح أن يكتب لك الدرسَ
يا عبدَ الفتاح! اكتبْ لِيَ الدرسَ
اطلب من غلامٍ أن يحضر لكَ كوبَ ماءٍ
اطلب من محمدٍ أن يعود إلى منزله
اطلب من موظّفي البريد إتقانَ عملهم
اطلب من المذنب أن يتوبَ
اطلب من المهندسين سرعةَ إتمامِ البناء
اطلب من أخيك أن يعتمدَ على نفسه
اطلب من المعلم أن يترفّقَ بطلابه
اطلب من طلاب الصف الاستماعَ إلى شرح المعلم

سبق: 49

حروفِ جازمہ

جوحروف فعل پر داخل ہوکر فعل پر اثر انداز ہوتے ہیں اور عمل کرتے ہیں ان کی دو قسمیں ہیں:

① حروفِ جازمہ ② حروفِ ناصبہ

حروفِ جازمہ پانچ حروف ہیں:

① إِنْ ② لَمْ ③ لَمَّا

④ لامُ الامر (وہ لام جو مکسور ہوتا ہے اور فعل امر پر داخل ہوتا ہے یہ لام امر غائب و متکلم اور امر مجہول کے صیغوں میں ہوتا ہے)

⑤ لاءِ النھی (وہ "لا" جو نہی کے صیغوں پر داخل ہوتا ہے)

ان حروف کا عمل ان کے نام سے ہی واضح ہے یعنی یہ حروف فعل مضارع پر داخل ہوکر اسے جزم دیتے ہیں اور سبق: 41 میں گزر چکا کہ جزم کی تین علامتیں ہیں:

① جزم جیسے: لَمْ يَضْرِبْ

② اسقاطِ نون جیسے: لَمْ يَضْرِبَا، لَمْ يَضْرِبُوا

③ اسقاطِ حرف جیسے: لَمْ يَغْزُ، لَمْ يَرْمِ

لَمْ، لَمَّا دونوں کا استعمال نفی کے لئے ہوتا ہے، لم کے ذریعے کی جانے والی نفی عام ہوتی ہے، جب کہ لمّا کے ذریعے کی جانے والی نفی میں تکلم کے زمانے تک کی نفی مراد ہوتی ہے، جیسے: لَمْ يَقْضِ (پورا نہیں کیا) لَمَّا يَقْضِ (ابھی تک پورا نہیں کیا)

ان کی ترکیب بالکل واضح ہے، جیسے: لَمْ يُصِرُّوا عَلَى مَا فَعَلُوا۔ لم حرف جازمہ مبنی بر سکون، يُصِرُّوا فعل، واو ضمیر بارز فاعل، عَلَى جارہ، مَا موصولہ، فَعَلُوا فعل بافاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر صلہ، موصول اپنے صلے سے مل کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو برائے يُصِرُّوا فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ اسی طرح ذیل کی مثالوں کی ترکیب کریں۔

لَمَّا يَعْلَمِ اللهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ۔ لما حرف جازمہ، يعلم فعل، الله فاعل، الذين اسم موصول، جاهدوا فعل، واو ضمیر بارز فاعل، منكم جار مجرور ظرف لغو متعلق جاهدوا، جاهدوا فعل اپنے فاعل و متعلق سے مل کر صلہ برائے موصول، موصول اپنے صلے سے مل کر منصوب محلا مفعول بہ برائے يعلم فعل، يعلم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ذیل کے جملوں کی اسی طرح ترکیب کریں:

لَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ - لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطَانًا - لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ - لَمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْءٌ۔

لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلاً - لَمْ تَجِدُوا مَاءً - أَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ - لَمْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ - لَمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ - آتَاكُمْ مَالَمْ يُؤْتِ أَحَداً مِنَ الْعَالَمِيْنَ - لَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ - مَكَّنَّاهُمْ فِيْ الْأَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ - لَمْ يَلْبِسُوْا إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ - أَلَمْ أَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ - لَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ أَحَداً - هَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا - كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهِ - لَمْ أَخُنْهُ بِالْغَيْبِ - لَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ۔

لَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ - لَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيْلُهُ - لَمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ أَعْمَالَهُمْ - لَمَّا يَذُوْقُوْا عَذَابِ - لَمَّا يَدْخُلِ الْإِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ - لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ - لَمَّا يَقْضِ مَا أَمَرَهُ - لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ۔

اسی طرح لام امر اور لاء النہی پر مشتمل جملے کی ترکیب کے متعلق الگ سے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں، صرف بحث اور صیغے کی تعیین کرنی ہے، باقی ترتیب اسی طرح ہے۔ البتہ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ لام امر عموماً مکسور ہوتا ہے اور "کرنا چاہیے" کا مفہوم دیتا ہے، لیکن جب اس سے پہلے واو، فا یا ثم آئے تو ساکن ہوجاتا ہے جیسے: وَلْيَكْتُبْ، فَلْيَعْبُدُوْا، ثُمَّ لْيَقْضُوْا۔

لام الامر اور لاء النہی پر مشتمل جملے کی ترکیب ملاحظہ کریں: لِيَمْدُدْ بِسَبَبٍ إِلَى السَّمَاءِ۔ لِيَمْدُدْ فعل امر صیغہ واحد مذکر غائب، ضمیر مستتر معبر بھو فاعل، با جارہ سَبَبٍ موصوف، إلی جارہ، السَّماء مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر متعلق کَائِنٍ، کَائِنٍ اسم فاعل ضمیر مستتر معبر بھو فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل صفت برائے موصوف، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور برائے باجارہ، جار مجرور مل کر ظرف لغو برائے لِيَمْدُدْ، لِيَمْدُدْ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

لَا تَمْشِ فِيْ الْأَرْضِ۔ لَا تَمْشِ فعل نہی صیغہ واحد مذکر حاضر، ضمیر مستتر معبر بأنت فاعل، فی الأرض جار مجرور مل کر ظرف لغو برائے فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ اسی طرح ذیل کے جملوں کی ترکیب کریں:

لِيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ - لِيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ - لِيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ - لِيَسْتَأْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ - لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ - لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهِ - فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ - وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ - وَلْيَكْتُبْ بَيْنَكُمْ كَاتِبٌ - فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ۔

لَا تَكْفُرْ - لَا تُفْسِدُوْا - لَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ أَنْدَاداً - لَا تَلْبِسُوْا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ - لَا تُقَاتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ - لَا تَجْعَلُوْا اللّٰهَ عُرْضَةً لِأَيْمَانِكُمْ - لَا تَتَّخِذُوْا آيَاتِ اللّٰهِ هُزُواً - لَا تُبْطِلُوْا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ - لَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْراً - لَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ - لَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ - لَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ أَنْفُسَهُمْ - لَا تَعْدُوْا فِيْ السَّبْتِ - لَا تُحِلُّوْا شَعَائِرَ اللّٰهِ - لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ۔

سبق: 50

إنْ جازمہ شرطیہ

"إن" جازمہ شرط کے لئے آتا ہے، چونکہ شرط کے بعد جزا کا ہونا ضروری ہے، اس لئے اس کے بعد دو جملے ہوتے ہیں پہلے جملے کو شرط اور دوسرے کو جزا کہا جاتا ہے۔ جزائیہ جملے کی چار صورتیں ہوتی ہیں:

① جملہ فعلیہ ماضی ② جملہ فعلیہ مضارع ③ جملہ اسمیہ ④ جملہ امریہ

شرط و جزا کے مجزوم ہونے کے اعتبار سے جملہ شرطیہ کی تین صورتیں ہیں:

① شرط و جزا دونوں مضارع ہوں تو دونوں مجزوم ہوں گے، جیسے: إِنْ تُكْرِمْنِيْ أُكْرِمْكَ۔

② اگر شرط مضارع اور جزا ماضی ہو تو صرف شرط مجزوم ہوگی، جیسے: إِنْ تَنْصُرْنِيْ نَصَرْتُكَ۔

③ اگر شرط ماضی اور جزا مضارع ہو تو اس میں دو صورتیں جائز ہیں:

جزا کو مجزوم پڑھیں، جیسے: إِنْ نَصَرْتَنِيْ أَنْصُرْكَ

یا مجزوم نہ پڑھیں، جیسے: إِنْ نَصَرْتَنِيْ أَنْصُرُكَ۔

جزا پر ''فا'' کے داخل ہونے نہ ہونے کے اعتبار سے تفصیل یہ ہے:

جزائیہ جملہ فعل مضارع ''سین''، ''سوف''، اور ''لن'' کے بغیر ہو تو شرط و جزا کے درمیان ''فا'' نہیں آتی جیسا کہ سابقہ مثالوں میں ہے۔

درج ذیل صورتوں میں جزائیہ جملے کے شروع میں ''فا'' آتی ہے۔

1. جزائیہ جملہ، جملہ اسمیہ ہو جیسے: فَإِنِ انْتَهَوْا فَإِنَّ اللهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔
2. جزائیہ جملہ، جملہ امریہ ہو جیسے: وَإِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا۔
3. جزائیہ جملہ، جملہ فعلیہ ماضی پر مشتمل ہو، جیسے: وَإِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّةُ الْأَوَّلِيْنَ۔
4. جزائیہ جملہ فعل مضارع سین کے ساتھ ہو، جیسے: مَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ إِلَيْهِ جَمِيْعًا۔
5. جزائیہ جملہ فعل مضارع سوف کے ساتھ ہو، جیسے: وَإِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللهُ۔
6. جزائیہ جملے میں لائے نفی جنس کے بعد اسم نکرہ ہو، جیسے: إِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ۔
7. جزائیہ جملے میں ''لن'' کے بعد منصوب فعل مضارع ہو، جیسے: وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللهَ شَيْئًا۔

شرط و جزا پر مشتمل جملوں کی ترکیب یوں ہوتی ہے مثلاً إِنْ يَّشَأْ يُذْهِبْكُمْ۔ إِنْ حرف شرط، يَشَأْ فعل ضمیر مستتر بہ هُوَ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر شرط، يُذْهِبْ فعل، ضمیر مستتر معبر بہ هُوَ فاعل، كُمْ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ جزا، شرط جزا مل کر جملہ شرطیہ۔ اسی طرح ذیل کے جملوں کی ترکیب کریں:

إِنْ يَّشَأْ يَرْحَمْكُمْ - إِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ - إِنْ نَّشَأْ نُغْرِقْهُمْ - إِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ - إِنْ

يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ - إِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ - إِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا - إِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ - إِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ - إِنْ يَّتَوَلَّوا يُعَذِّبْهُمُ اللهُ - إِنْ نَشَأْ نَخْسِفْ بِهِمُ الأَرْضَ - إِنْ تَدْعُوْهُمْ لاَ يَسْمَعُوْا دُعَاءَكُمْ - إِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ - إِنْ يَشَأْ يَخْتِمْ عَلَى قَلْبِكَ - إِنْ يَشَأْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ - إِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ - إِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللهُ أَجْراً حَسَنًا - إِنْ تُطِيْعُوْا اللهَ وَرَسُوْلَهُ لاَ يَلِتْكُمْ مِنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْئًا - إِنْ يَّرَوْا آيَةً يُعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ - إِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَفْرَحُوْا بِهَا - إِنْ تُقْرِضُوْا اللهَ قَرْضًا حَسنًا يُضٰعِفْهُ لَكُمْ - إِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لاَ تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا - إِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللهُ - إِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ أُجُوْرَكُمْ وَلاَ يَسْئَلْكُمْ أَمْوَالَكُمْ - إِنْ تُطِعْ أَكْثَرَ مَنْ فِيْ الأَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللهِ - إِنْ يَسْئَلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَيُخْرِجْ أَضْغَانَكُمْ - إِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ - إِنْ يَّأْتُوْكُمْ أُسَارَى تُفَادُوْهُمْ - إِنْ تَأْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَا يُؤَدِّهِ إِلَيْكَ - إِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الأَدْبَارَ - إِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللهُ فَلاَ غَالِبَ لَكُمْ - إِنْ يُّرِيْدَا إِصْلَاحاً يُّوَفِّقِ اللهُ بَيْنَهُمَا - إِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَإِنَّا دَاخِلُوْنَ - إِنْ يَّرَوْا كُلَّ آيَةٍ لَا يُؤْمِنُوْا بِهَا - إِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلاً - إِنْ يَّأْتِهِمْ عَرَضٌ مِثْلُهُ يَأْخُذُوْهُ - إِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ - إِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ۔

فائدہ:

فعل مضارع جب امر کے جواب میں واقع ہو تو اس صورت میں مجزوم ہوتا ہے جیسا کہ ذیل کی مثالوں میں ہے:

أَوْفُوْا بِعَهْدِيْ أُوْفِ بِعَهْدِكُمْ - قُوْلُوْا حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ - أُدْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْبِتُ الأَرْضُ - أُدْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا هِيَ - أُذْكُرُوْنِيْ أَذْكُرْكُمْ - اِبْعَثْ لَنَا مَلِكاً نُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ - كُوْنُوْا هُوْداً أَوْ نَصَارٰى تَهْتَدُوْا - أُدْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا لَوْنُهَا - تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا - ذَرُوْهَا تَأْكُلْ فِيْ أَرْضِ اللهِ - أَرِنِيْ أَنْظُرْ إِلَيْكَ - أُدْعُهُنَّ يَأْتِيْنَكَ سَعْياً - أُحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِّسَانِيْ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ - أَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا - قُوْلُوْا قَوْلاً سَدِيْداً يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ - اتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللهُ - ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ - أَخِّرْنَا إِلَى أَجَلٍ قَرِيْبٍ نُجِبْ دَعْوَتَكَ - قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللهُ بِأَيْدِيْكُمْ۔

ذیل کے جملوں پر اعراب لگائیں:

لم يحفظ على درسه - ارحم ترحم - لما يحضر عميد الكلية - لينصر قويكم ضعيفكم - احفظ الله تجده تجاهك - ان تدرس تنجح - ان تصفح فالصفح أجمل - ان تدن من تدن منك مودتي۔

سبق: 51

حروفِ ناصبہ

یعنی وہ حروف جو فعل مضارع پر داخل ہوکر اسے نصب دیتے ہیں اور پہلے گزر چکا کہ فعل مضارع کے منصوب ہونے کی دو علامتیں ہیں: علامتِ حرکتی، جیسے: لَنْ یَضْرِبَ. لَنْ یَّغْزُوَ. اسقاطِ نون جیسے: لَنْ یَّضْرِبَا. لَنْ یَّضْرِبُوا۔

حروفِ ناصبہ پانچ ہیں:

① لَنْ ② کَیْ ③ إذن ④ أنْ ظاھرہ ⑤ أنْ مضمرہ.

① حرف ''لن'' کے بارے میں درج ذیل باتیں یاد رکھیں:

❶ یہ فعل مضارع سے پہلے آتا ہے اور فعلِ مضارع کو منصوب بناتا ہے۔

❷ معنوی طور پر فعلِ مضارع میں مستقبل کے معنی پیدا کرتا ہے۔

❸ یہ حرفِ نفی تاکیدی ہے یعنی اس کے ذریعے کی جانے والی نفی میں شدت اور مبالغہ ہوتا ہے مثلاً ''ہرگز نہیں۔'' جیسے: یا مُوْسیٰ لَنْ نَصْبِرَ عَلیٰ طَعَامٍ وَّاحِدٍ اے موسیٰ! ہم ایک ہی قسم کے کھانے پر صبر ہرگز نہیں کریں گے۔ "لن" پر مشتمل جملوں کی ترکیب میں صرف حرف "لن" کے متعلق یہ صراحت کرنی ہے کہ "لن" حرف نفی ہے باقی کوئی اضافی چیز نہیں، مثلاً: یا مُوْسیٰ لَنْ نَصْبِرَ عَلیٰ طَعَامٍ وَّاحِدٍ. یَا حرف ندا، قائم مقام اُدعو، اُدعو فعل، ضمیر مستتر معبر بأنا، اس کا فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر ندا۔ لَنْ حرف نفی، نَصْبِرَ فعل، ضمیر مستتر معبر بنحن فاعل، عَلیٰ جارہ، طَعَامٍ موصوف، واحد صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو برائے فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ جواب ندا۔ اسی طرح ذیل کے جملوں کی ترکیب کریں:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ - لَنْ یَّنَالَ اللهَ لُحُوْمُهَا - لَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّةَ - لَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ - لَنْ یُّخْلِفَ اللهُ وَعْدَهٗ - یَا مُوْسیٰ لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ.

② کَیْ ''تاکہ'' کا معنی دیتا ہے، جیسے: کَیْلَا تَحْزَنُوْا عَلیٰ مَا فَاتَكُمْ - کَیْلَا یَعْلَمَ مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ شَیْئًا - کَیْلَا تَأْسَوْا عَلیٰ مَا فَاتَكُمْ۔

③ إذن (إذاً) تب/تب تو پھر کے معنی پر دلالت کرتا ہے جیسے کسی نے کہا: سَأَزُوْرُكَ تو آپ اس کے جواب میں کہیں: إِذَنْ أُکْرِمَكَ (تب تو پھر میں آپ کا اکرام کروں گا) یا کسی نے کہا: سَأَذْهَبُ إِلیٰ قَرْیَتِیْ تو آپ اس کے جواب میں کہیں إذن تَفْرَحَ (تب تو پھر آپ خوش ہوجائیں گے)

⑤ أنْ ناصبہ ظاھرہ فعل مضارع پر داخل ہوکر اسے مصدر کی تاویل میں کرتا ہے، پھر عامل کے مقتضا کے مطابق فاعل، مفعول بہ، مضاف الیہ وغیرہ واقع ہوتا ہے۔ جیسے: إِنَّ اللهَ یَأْمُرُکُمْ أَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً. إِنَّ حرف مشبہ بالفعل، اللہ اس کا اسم، یَأْمُرُ فعل، ضمیر مستتر معبر بہ ھُوَ فاعل، کُمْ مفعول بہ اول، أَنْ ناصبہ، تَذْبَحُوْا فعل، واو ضمیر بارز فاعل، بَقَرَةً

مفعول بہ، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر مفعول بہ ثانی۔ فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مرفوع محلا خبر اِنَّ۔ اِنَّ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

تَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ۔ تَطْمَعُوْنَ فعل، واو ضمیر بارز فاعل، اَنْ ناصبہ يُؤْمِنُوْا فعل، واو ضمیر بارز فاعل، لام جارہ، كُمْ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق يُؤْمِنُوْا فعل کے ساتھ۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر بتاویل مصدر مفعول بہ، تَطْمَعُوْنَ فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

ذیل کی مثالوں میں اَنْ ناصبہ سأویل مصدر مبتدا ہے۔ اس بات کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان مثالوں کی ترکیب کریں:

اَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ - مِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجاً - اَنْ تَعْفُوْا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى - اَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ - اَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ - مِنْ آيَاتِهِ اَنْ خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ۔

ان مثالوں میں اَنْ ناصبہ بتأویل مصدر خبر ہے۔

اٰيَتُكَ اَنْ لَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ - اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ۔

ان مثالوں میں اَنْ ناصبہ بتأویل مصدر فاعل ہے۔

لَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ - مَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَداً - اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ - لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهاً - لَيَحْزُنُنِيْٓ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ۔

ذیل کی مثالوں میں اَنْ ناصبہ بتأویل مصدر مفعول بہ ہے:

اَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا - يُرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ - تَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ - لَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ - لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ - اَرَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا - اَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا - مَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ - اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَا - اَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ - يُرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِنْ اَرْضِكُمْ - اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً - اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ - اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ بِالَّذِيْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا - اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِيْ - يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ - اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ - اَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا - ظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ۔

ذیل کی مثالوں میں اَنْ ناصبہ بتأویلِ مصدر مضاف الیہ یا مجرور ہے۔

تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ - نَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ - اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ - طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ - حَرَّمَ اِسْرَآءِيْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ - اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً - اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ عَلٰٓى اَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ - هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ - نَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّيْ - اِنَّا عَلٰٓى اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ

⑥ اَنْ ناصبہ مضمرہ یعنی ایسا "اَنْ" جو مخفی چھپا ہوا ہو۔ اَنْ درج ذیل مقامات میں مضمر ہوتا ہے:

❶ حتیٰ کے بعد جیسے:

لَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصَارٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ - لَا تَحْلِقُوْا رُؤُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ - لَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا - لَا تُقَاتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقَاتِلُوْكُمْ فِيْهِ - لَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهُ - اُعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ - لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ - اَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلَامَ اللهِ - لَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَأْذَنَ لِيْ اَبِيْ۔

❷ لام تعلیل یا لام عاقبت کے بعد۔ لام تعلیل کو لامِ کَیْ بھی کہتے ہیں اور اس کے ذریعے ماقبل کی علت اور وجہ بیان کی جاتی ہے، جیسے:

فَوَيْلٌ لِلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتَابَ بِاَيْدِيْهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا - جَعَلْنَاكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ - اِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا - اَنْزَلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ - ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ - اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْا اِثْمًا - كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنَا جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ - اَنْزَلْنَاهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ۔

لام صیرورت یا لام عاقبت اس لام کو کہتے ہیں جو ماقبل والے مضمون کے انجام کار پر دلالت کرے جیسے:

رَبَّنَا اِنَّكَ آتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ - اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَاجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ - فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطَانُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وُوْرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْآتِهِمَا - جَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ - فَالْتَقَطَهٗ آلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا - ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا - اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ۔

❸ لام جحود کے بعد، لام جحود اس لام کو کہتے ہیں جو نفی کے آئے اور نفی کی تاکید پر دلالت کرے، جیسے:

مَا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْاَرْضِ - مَا كَانَ اللهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ - مَا كَانَ اللهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ - مَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْ لَا اَنْ هَدَانَا اللهُ - مَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً - مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ - اِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ - مَا كَانَ اللهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ - مَا كَانَ اللهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ اِذْ هَدَاهُمْ - لَمْ اَكُنْ لِاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ۔

❹ "أو" بمعنی "إلا" یا "إلى" کے بعد۔ بنیادی طور پر لفظ "أو" حرف عطف ہے، لیکن جب یہ "إلا" یا "إلى" کے معنی میں استعمال ہو تو اس کے بعد "أن" مضمر ہوتا ہے جیسے: لَأَلْزَمَنَّكَ أَوْ تَقْضِيَنِيْ حَقِّيْ (میں آپ کے ساتھ رہوں گا الا یہ کہ آپ مجھے میرا حق دے دیں)

❺ واؤ اور "فائے سببیہ" جب امر، نہی، نفی، استفہام، تمنی، عرض، ترجی کے جواب میں ہوں تو ان کے بعد بھی أن مضمر ہوتا ہے۔

امر کے بعد فائے سببیہ جیسے: رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَىٰ أَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ۔

نہی کے بعد فائے سببیہ، جیسے:

لَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ - فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ - لَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ - لَا تَرْتَدُّوا عَلَىٰ أَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوا خَاسِرِينَ - لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ - لَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا - لَا تَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ - لَا تَطْغَوْا فِيهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِي - لَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ۔

نفی کے بعد فائے سببیہ، جیسے:

أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا - مَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ - أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَتَكُونَ لَهُمْ قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِهَا - لَا يُقْضَىٰ عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا۔

استفہام کے بعد فائے سببیہ، جیسے:

هَلْ لَنَا مِنْ شُفَعَاءَ فَيَشْفَعُوا لَنَا - مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً - أَعَجَزْتُ أَنْ أَكُونَ مِثْلَ هَٰذَا الْغُرَابِ فَأُوَارِيَ سَوْأَةَ أَخِي - هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوهُ لَنَا۔

تمنی کے بعد فائے سببیہ، جیسے:

لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ - يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَعَهُمْ فَأَفُوزَ فَوْزًا عَظِيمًا - لَوْ أَنَّ لِي كَرَّةً فَأَكُونَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ۔

عرض کے بعد فائے سببیہ، جیسے:

لَوْلَا أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا فَنَتَّبِعَ آيَاتِكَ - لَوْلَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُونَ مَعَهُ نَذِيرًا - لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَىٰ أَجَلٍ فَأَصَّدَّقَ

ترجی کے بعد فائے سببیہ، جیسے:

عَسَى اللَّهُ أَنْ يَأْتِيَ بِالْفَتْحِ أَوْ أَمْرٍ مِنْ عِنْدِهِ فَيُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا أَسَرُّوا فِي أَنْفُسِهِمْ نَادِمِينَ - لَعَلَّهُ يَزَّكَّىٰ أَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرَىٰ۔

واو کے بعد أنْ مضمرہ جیسے:

لَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصَّابِرِينَ - لَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِآيَاتِ رَبِّنَا - لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ - لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ۔

ذیل کے جملوں میں اَن مضمرہ کے مقامات اور عمل کوملحوظ رکھتے ہوئے اعراب لگائیں:

أجلس حتى ترجع - جئت كي أقرأ - جئت لاسأل عن حالك - يحرم النجاح أو يجهد - اخدم أمّتك فتُخدم - لا تكذب فتأثم - لم ترحم فتُرحم - ليت لي مالا فأبذُل - ألا تسكن معي فأخدمك - لعله ذاهب فنصحَبه - لا تأمُر بالصدق وتكذب - لألزمنك أو تقضيني حقي - لا تأكل السمك وتشرب اللبن - أقبِل فأحسن إليك - لا تضرِب زيدا فيغضَب - الكافر يدخل النار أو يسلم - ربّ وفّقني واعمل صالحا - نحاول ملكاً او نموت - هل في الدار زيد فأذهب إليه - ألا تنزل عندنا فتصيب خيرا - هلا أكرمت زيدا ويشكرك - ليت لي مالا وأحج منه - لعلي أراجع الشيخ فيفهمني المسألة - ما تأتينا فتحدثنا - لأقتلنّ الكافر أو يسلم.

سبق: 52

فعل کا بیان، اقسام اور عمل

فعل کی دو قسمیں ہیں: ① فعلِ متصرف ② فعلِ غیر متصرف

فعلِ متصرف اس فعل کو کہتے ہیں جس فعل میں تصریف یعنی ماضی، مضارع، امر و نہی وغیرہ گردانیں ہوں اور فعلِ غیر متصرف اس فعل کو کہتے ہیں جس فعل سے تمام گردانیں نہ آتی ہوں جیسے: عَسَىٰ، لَيْسَ وغیرہ۔

فعلِ متصرف کی دو قسمیں ہیں: ① فعلِ تام ② فعلِ قاصر

فعل قاصر اس فعل کو کہتے ہیں جس میں فعل کی نسبتِ حدوث (فعل کی نسبت) فاعل کی طرف اس وقت تک مفید نہ ہو جب تک دوسرا کلمہ ساتھ نہ ملایا جائے جیسے: افعالِ ناقصہ كَانَ زَيْدٌ قَائِماً زید کھڑا تھا۔ اور فعلِ تام اس فعل کو کہتے ہیں جس میں نسبت حدوث (فعل کی نسبت) فاعل کی طرف مفید ہوتی ہے، جیسے: جَلَسَ زَيْدٌ زید بیٹھا۔

معنوی طور پر مفعول کے حاجت مند ہونے نہ ہونے کے اعتبار سے فعل تام کی دو قسمیں ہیں:

① لازم ② متعدی

فعل لازم اسے کہتے ہیں جو اپنے فاعل پر تام ہو جائے اور مفعول بہ کا تقاضا نہ کرے اگرچہ باقی مفاعیل موجود ہوں۔

فعل متعدی اس فعل کو کہتے ہیں جو اپنے فاعل پر تمامیت حاصل نہ کرے بلکہ اسے مفعول بہ کی بھی ضرورت ہو۔ جو حکم افعال کا ہے وہی حکم ان کے مشتقات کا بھی ہے، البتہ ظرف مکان و زمان، اسم آلہ وغیرہ عمل نہیں کرتے۔

پھر فعل متعدی کی دو قسمیں ہیں: ① فعل معروف/معلوم ② فعل مجہول

فعل معروف/معلوم اس فعل کو کہتے ہیں جس کا فاعل معلوم ہو، جیسے: قَامَ زَيْدٌ. زید کھڑا ہوا۔ فعل مجہول وہ فعل جو فاعل کی طرف منسوب نہ ہو، جیسے: ضُرِبَ زَيْدٌ. زید مارا گیا۔ یہاں مارنے والا کوئی اور ہے، لیکن فعل کی نسبت فاعل کی طرف نہیں، اسے فعل مجہول کہتے ہیں، یعنی فِعْلُ الفَاعِلِ المجهول۔

فاعل اس اسم کو کہتے ہیں جس سے پہلے فعل ہو اور اس فعل کی نسبت اس اسم کی طرف بطریق قیام ہو کہ وہ فعل اس اسم کے ساتھ قائم ہو بطورِ وقوع نہ ہو یعنی وہ فعل اس اسم پر واقع نہ ہو۔ خواہ نسبت ثبوتی ہو یعنی اس اسم کے لئے کسی چیز کو ثابت کیا جائے جیسے: قَامَ زَيْدٌ. زید کھڑا ہے۔ یہاں قیام زید کے لئے ثابت ہے، یا نسبت (سلبی) نفی میں ہو کہ اس اسم سے فعل کی نفی کی جائے جیسے: مَا قَامَ زَيْدٌ. زید کھڑا نہیں ہے۔

چونکہ فعل قاصر اور فعل مجہول کے علاوہ باقی اقسام: فعل لازم، فعل متعدی کی وضاحت مثالوں کے ضمن میں ہو چکی، اس لئے یہاں فعل کے متعلق بعض قواعد کو یکجا ذکر کیا جاتا ہے۔

جملہ فعلیہ میں فعل کا فاعل سے پہلے آنا لازمی ہے، ورنہ وہ جملہ اسمیہ بن جائے گا۔

جملہ فعلیہ میں عموماً فاعل پہلے اور مفعول بعد میں آتا ہے، البتہ کبھی مفعول پہلے اور فاعل بعد میں آتا ہے اور کبھی مفعول فعل

سے بھی مقدم ہوتا ہے۔

اگر فاعل اسمِ ظاہر مذکر ہو تو جملہ فعلیہ کا آغاز واحد مذکر غائب کے صیغے سے ہوگا جیسے: ذَهَبَ الرَّجُلُ، ذَهَبَ الرَّجُلَانِ، ذَهَبَ الرِّجَالُ۔

فاعل اسمِ ظاہر مؤنث ہو تو جملہ فعلیہ کا آغاز واحد مؤنث غائب کے صیغے سے ہوگا جیسے:

ذَهَبَتِ البِنْتُ، ذَهَبَتِ البِنْتَانِ ذَهَبَتِ البَنَاتُ۔

فاعل جمع مکسر غیر عاقل ہو تو جملہ فعلیہ کا آغاز واحد مؤنث غائب کے صیغے سے ہوگا جیسے:

حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ، عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ، ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهُ، نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ، وَجِلَتْ قُلُوْبُنَا۔

فاعل ضمیر کی صورت میں ہو تو فعل عدد اور جنس میں فاعل کے مطابق ہوگا، جیسے:

حَضَرَ الْمُعَلِّمُوْنَ وَذَهَبُوْا، دَخَلَ الوَلَدَانِ فِيْ المَاءِ وَسَبَحَا، نَجَحَتْ البِنْتَانِ فَفَرِحَتَا، سَمِعَتِ النِّسَاءُ الخُطْبَةَ وَعَمِلْنَ بِهَا، جَاءَ الضُّيُوْفُ وَجَلَسُوْا حَوْلَ المَائِدَةِ، أَسْرَعَ الخَادِمُوْنَ وَأَحْضَرُوْا الطَّعَامَ، اِسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الجِنِّ فَقَالُوْا۔

جملہ فعلیہ میں چار حالتوں میں فعل کی تذکیر و تانیث اختیاری ہوتی ہے:

① فاعل مؤنث غیر حقیقی ہو، جیسے: طَلَعَ الشَّمْسُ، طَلَعَتِ الشَّمْسُ، أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ۔

② فاعل اسمِ جمع ہو، جیسے: كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ، كَذَّبَ بِهِ قَوْمُكَ، حَضَرَ القَوْمُ، حَضَرَتِ القَوْمُ۔

③ فاعل جمع مکسر عاقل ہو، جیسے: قَالَتِ الأَعْرَابُ آمَنَّا، قَالَ نِسْوَةٌ فِيْ المَدِيْنَةِ، قَامَ الرِّجَالُ، قَامَتِ الرِّجَالُ، قَالَتْ نِسْوَةٌ، سَجَدَ المَلَائِكَةُ۔

④ فعل اور فاعل کے درمیان فاصلہ ہو، جیسے: أَصَابَتْهُمْ مُصِيْبَةٌ، جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ، جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ، سَافَرَ اليَوْمَ فَاطِمَةُ، سَافَرَتِ اليَوْمَ فَاطِمَةُ۔

تمرین

درج ذیل جملوں کو حل شدہ مثال کی طرح جملہ اسمیہ میں تبدیل کریں اور تبدیلی کی وجہ سے فعل میں موجود فاعل کی ضمیروں کا لحاظ رکھیں جیسے: لم يخرج العلماء من الاجتماع العلماء لم يخرجوا من الاجتماع

يحب الأطفال اللعب

لم يتحدث الشيخان كثيرا

لن يفقد الطلاب الأمل

يدرس الوزيران خطة التنمية

يبذل الأطباء جهدا كبيرا في محاربة المريض

يعمل الحكام على خدمة المواطنين

لن ينصرف المهندسان قبل إتمام العمل

لم يتصلِ الرؤساء بالأعضاء

ذیل کے جملوں میں اغلاط کی نشان دہی کے صحیح جملہ تحریر کریں جیسے:

غلط جملہ	اجتمع المحاسبين لمراجعة الحسابات
غلطی	فاعل مرفوع نہیں
صحیح جملہ	اجتمع المحاسبون لمراجعة الحسابات

دخل صديقان الوزيرِ للسلام عليه

قامت الطائراتُ الجديدُ برحلاتٍ إلى أوربا

شكرا المتهمان المحكمة لعدالتها

يسافر المعيدين إلى أمريكا لإكمال دراستهم

يقمن النساءُ بتربية أولادهن

زرت المكتباتِ الجديداتِ فى الرياض

استقبل المديرةُ الزائراتِ

حيّا القائد المجاهدون فى سبيلِ نشر الإسلام

لبس محمدٌ ثوباً جديدة

ابحاثُ المؤتمر كثيرٌ

عرفنَ النساءُ حقوقَهُنَّ

وصل مندُوبون الشركات إلى الاجتماع

سبق: 53

فعل مجہول

فعل مجہول کو سمجھنے کے لئے ذیل کے جملوں میں غور کریں:

فعل معروف	
نَصَرَ زَيْدٌ بَكْراً	زید نے بکر کی مدد کی
صَنَّفَ حَسَّانُ الْكِتَابَ	حسان نے کتاب لکھی
فَتَحْتُ الْبَابَ	میں نے دروازہ کھولا
أَخْرَجَ الْأُسْتَاذُ الطَّالِبَ	استاد نے طالب علم کو باہر نکالا
فعل مجہول	
نُصِرَ بَكْرٌ	بکر کی مدد کی گئی
صُنِّفَ كِتَابٌ	کتاب لکھی گئی
فُتِحَ الْبَابُ	دروازہ کھولا گیا
أُخْرِجَ الطَّالِبُ	طالب علم کو باہر نکالا گیا

مذکورہ جملوں میں دیکھیں کہ فعل معروف میں فعل کا فاعل متعین اور معلوم ہے جب کہ فعل مجہول میں فاعل کا ذکر نہیں صرف فعل اور جس پر یا جس کے ساتھ وہ فعل متعلق ہے اس کا تذکرہ ہے۔ بسا اوقات فاعل کا علم نہیں ہوتا یا اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ فعل کا تذکرہ تو کیا جائے لیکن فاعل کا ذکر نہ ہو تو اس مقصد کے لئے جو فعل استعمال کیا جائے اسے فعل مجہول کہا جاتا ہے۔ لہٰذا فعل مجہول کی تعریف یوں کریں گے "فعل مجہول وہ فعل متعدی ہے جس کا فاعل معلوم نہ ہو یا مذکور نہ ہو۔" فعل مجہول کی تعریف میں فعل متعدی کا ذکر اس لئے کیا کہ فعل لازم سے فعل مجہول نہیں آتا۔

فعل مجہول کے بعد آنے والا مرفوع اسم نائب فاعل کہلاتا ہے۔ نائب فاعل کی تعریف یوں کی جاتی ہے: "نائب فاعل ایک ایسا مفعول ہے جو فاعل کی غیر موجودگی میں فاعل کا نائب بن کر رفع اختیار کرتا ہے اور مفعول بہ کا اعراب نصب چھوڑ دیتا ہے۔"

فعل مجہول کی ترکیب میں درج ذیل باتوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے:

فعل مجہول فعل لازم سے نہیں آتا صرف فعل متعدی سے آتا ہے۔ فعل مجہول میں فاعل کا ذکر نہیں ہوتا، اس لئے مفعول بہ کو نائب فاعل سے تعبیر کیا جاتا ہے اور اس کا اعراب فاعل والا ہی ہوتا ہے۔ ان مثالوں میں غور کر کے ذیل میں دیئے گئے جملوں کی ترکیب کریں:

يُؤْتَى أَحَدٌ مِثْلَ مَا أُوتِيتُمْ۔ يُؤْتَى فعل مجہول، أَحَدٌ نائب فاعل، مِثْلَ مضاف، مَا موصولہ، أُوتِيتُمْ فعل بافاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ برائے موصول، موصول اپنے صلے سے مل کر مضاف الیہ برائے مضاف، مضاف اپنے مضاف

الیہ سے مل کر مفعول بہ برائے فعل مجہول۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

يُنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِنْ خَيْرٍ۔ يُنَزَّلَ فعل مجہول، عَلَى جارہ، كُمْ ضمیر مجرور متصل، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو برائے فعل، مِنْ جارہ زائدہ، خَيْرٍ مجرور لفظاً مرفوع محلاً نائب فاعل۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

يُغَاثُ النَّاسُ - قُتِلَ أَصْحَابُ الأُخْدُوْدِ - قُضِيَ الأَمْرُ - كَأَنَّمَا أُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ - قَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ - يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ - تُبْلَى السَّرَائِرُ - حُشِرَ لِسُلَيْمَانَ جُنُوْدُهُ - لَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ - لَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ - يُرَدُّوْنَ إِلَى أَشَدِّ العَذَابِ - لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ العَذَابُ - يُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهُ - يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ - لَنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ - لَا تُسْأَلُ عَنْ أَصْحَابِ الجَحِيْمِ - يُقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ - يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ - يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللهِ - لَمْ يُوْحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ - لَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ المَالِ - لَا يُضَارَّ كَاتِبٌ - يُدْعَوْنَ إِلَى كِتَابِ اللهِ - اِفْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ - كَأَنَّمَا يُسَاقُوْنَ إِلَى المَوْتِ - إِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ - يُحِبُّوْنَ أَنْ يُحْمَدُوْا - إِنَّ اللهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهِ - فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهِ - لَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الآخَرِ - تُقَطَّعَ أَيْدِيْهِمْ - أَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ أَنْ يُحْشَرُوْا إِلَى رَبِّهِمْ - لَا تَأْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ - لَا يُرَدُّ بَأْسُهُ عَنِ القَوْمِ المُجْرِمِيْنَ - أَتَّبِعُ مَا يُوْحَى إِلَيَّ - يُسَاقُوْنَ إِلَى المَوْتِ - إِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ - لَا تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا - وَاللهُ وَرَسُوْلُهُ أَحَقُّ أَنْ يُّرْضُوْهُ - يُفْتَنُوْنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَرَّةً - هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ - أُولٰئِكَ يُعْرَضُوْنَ عَلَى رَبِّهِمْ - يُرَدُّ إِلَى أَرْذَلِ العُمُرِ - إِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَاءٍ كَالمُهْلِ - رَأَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ - لَا تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُّقْضَى إِلَيْكَ وَحْيُهُ - تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ - لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ - يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُؤُوْسِهِمُ الحَمِيْمُ - يُصْهَرُ بِهِ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ - إِلَى اللهِ تُرْجَعُ الأُمُوْرُ۔

درج ذیل جملوں کو فعل مجہول میں تبدیل کریں اور اعرابی تبدیلی کا خیال رکھیں جیسے:

فعل معروف	فعل مجہول
بَاعَ محمدٌ قلمَهُ	بِيعَ القَلَمُ
كَافَأَتُ الطالبَ المجتهدَ	كُوْفِئَ الطَّالِبُ المجتهدُ

كسر إبراهيم الأصنام - أكل الفار الطعام - نصر الله عبدا - أكل الذّئب الشّاة - رمَى الصّيّاد الشبكة - حبس الشرطي اللص - قطف الغلام الزهرة - نصر زيد الرجلين - نصر الله المسلمين - امتحن المدرس طلابه - اعطيتُ الفائزَ جائزةً - نسق العامل الحديقة - ساعدنا المدرس - عاقبتُ المذنب۔

درج ذیل جملوں میں فعل مجہول ہے، اعرابی تبدیلی کا لحاظ کرتے ہوئے انہیں فعل معروف میں تبدیل کریں اور مناسب فاعل ذکر کریں: خُلِقَ الإِنْسَانُ - يُعْرَفُ المُجْرِمُوْنَ - كُتِبَ عَلَيْكُمُ القِصَاصُ - لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا۔

سبق: 54

مفعول بہ

سابقہ تمارین میں مفعول بہ کی پہچان اور ترکیب کی کافی مشق ہو چکی ہے، لہٰذا یہاں چند قواعد کو ذکر کیا جاتا ہے۔

مفعول بہ وہ منصوب اسم ہے جس پر فعل واقع ہو، یعنی جس اسم پر فاعل کے کام کا اثر پڑے۔

فعل لازم کو مفعول بہ کی ضرورت نہیں ہوتی جیسے: فَاضَ النَّهْرُ۔

فعل متعدی کو کم از کم ایک مفعول بہ کی ضرورت ہوتی ہے، جیسے: أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ۔

بعض افعال متعدی کو ایک سے زائد مفعول بہ کی ضرورت ہوتی ہے، جیسے: أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ مِهَاداً، اِتَّخَذَ اللهُ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلاً، عَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ، آتَيْنَا مُوْسَى الْكِتَابَ۔ عام طور پر ایک سے زائد مفعول کے حاجت مند افعال میں یا تو شک پایا جاتا ہے یا یقین یا پھر یہ وہ افعال ہوتے ہیں جو ایک حالت سے دوسری حالت میں لے جانے پر دلالت کرتے ہیں۔

مفعول بہ درج ذیل صورتوں میں پایا جاتا ہے۔ اسم ظاہر کی صورت میں جیسے مذکورہ مثالوں میں ہے۔

ضمیر متصل کی صورت میں جیسے: يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ، لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدَى، عَسَى رَبِّيْ أَنْ يَّهْدِيَنِيْ۔

ضمیر منفصل کی صورت میں، جیسے: إِيَّاكَ نَعْبُدُ، إِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ، إِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ۔

ایسے جملے کی صورت میں جو مصدر کی تاویل میں ہو، جیسے: أَفَأَمِنَ أَهْلُ الْقُرَى أَنْ يَّأْتِيَهُمْ بَأْسُنَا بَيَاتاً، إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً، أَجْمَعُوْا أَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيَابَاتِ الْجُبِّ، زَعَمْتُمْ أَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكَاءُ، لِيَعْلَمُوْا أَنَّ وَعْدَ اللهِ حَقٌّ۔

مفعول بہ کو نصب دینے والے عامل میں فعل، اسم فاعل، اسم مفعول، مصدر، صفت مشبہ، اسم مبالغہ، فعل تعجب ہیں۔

کبھی فاعل کو مفعول بہ سے مؤخر کیا جاتا ہے، جیسے: اِبْتَلَى إِبْرَاهِيْمَ رَبُّهُ، أَخَذَتْكُمُ الصَّاعِقَةُ۔

اگر قرینہ موجود ہو تو مفعول بہ کو حذف کرنا جائز ہے، جیسے: أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ، أي: تَزْعُمُوْنَهُمْ شُرَكَائِيْ۔

کبھی اختصار کی وجہ سے مفعول بہ کو حذف کیا جاتا ہے، جیسے: مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى، أي وَمَا قَلاكَ۔

کبھی فعل اور فاعل کو حذف کر دیا جاتا ہے اور صرف مفعول بہ کو ذکر کیا جاتا ہے، جیسے: أَهْلاً وَّسَهْلاً مَرْحَباً، أي: أَتَيْتَ أَهْلاً وَوَطِئْتَ سَهْلاً وَصَادَفْتَ مَرْحَبًا (آپ اپنے ہی لوگوں میں آئے اور آپ نے نرم زمین کو روندا یعنی ہماری طرف آنے میں آپ کو کوئی مشکل نہیں ہوئی اور آپ نے کشادہ مقام پالیا)

سبق: 55

مفعولِ مطلق

مفعولِ مطلق اس اسم منصوب کو کہتے ہیں جو:

① مصدر ہو۔

② اور فعل یا شبہ فعل (اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ، مصدر وغیرہ) کے بعد واقع ہو۔

③ اور ماقبل والے فعل کے مصدر کا ہم معنی ہو۔ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ مفعول مطلق وہ مصدر ہے جو خبر ہی کے مادے سے یا خبر ہی کے ہم معنی لفظ کے مادے سے مشتق ہو۔ مفعول مطلق کے مقاصد تین قسم کے ہوتے ہیں:

❶ خبر کی تاکید

❷ خبر کی تعداد بتانا

❸ بطور تشبیہ خبر کی نوع اور قسم بتانا۔ اگر فعل کے بعد مصدر (مفعول مطلق) اسی مادے سے ہو تو مفعول مطلق تاکید پر دلالت کرتا ہے اور اس کا ترجمہ بہت، بالکل، بہت خوب، پورا پورا یا اس سے ملتے جلتے الفاظ میں کیا جاتا ہے۔ اگر مفعول مطلق فَعْلَةٌ کے وزن پر ہو تو فعل یا خبر کی تعداد پر دلالت کرتا ہے۔ اگر فِعْلَةٌ کے وزن پر ہو تو فعل یا خبر کی نوعیت اور قسم ظاہر کرنے کے لئے بطور تشبیہ استعمال ہوتا ہے، جیسے:

مفعول مطلق	مثال	ترجمہ
برائے تاکید	رَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِیْلاً	قرآن "خوب" ٹھہر ٹھہر کر پڑھو
	فَدَمَّرْنَاهَا تَدْمِیْراً	ہم نے اسے "پوری طرح" برباد کر دیا
برائے تعداد	الْمَرِیْضُ شَارِبٌ شَرْبَةً	مریض "ایک مرتبہ" پینے والا ہے
	دَقَّتِ السَّاعَةُ دَقَّتَیْنِ	گھڑی نے "دو گھنٹے" بجائے
برائے تشبیہ	جَلَسْتُ جِلْسَةَ الْقَارِی	میں قاری کے بیٹھنے کی طرح بیٹھا
	مَشٰی مِشْیَةَ الْأَسَدِ	وہ شیر کی چال چلا

مصدر کے بعد مفعول مطلق، جیسے: فَإِنَّ جَهَنَّمَ جَزَاءُ كُمْ جَزَاءً مَّوْفُوْراً۔ "جزاءً موفوراً" مفعول مطلق برائے "جزاء کم" مصدر ہے۔

کبھی کبھار مفعولِ مطلق کے لئے ایسا مصدر بھی استعمال کیا جاتا ہے جو اسی مادے سے نہیں ہوتا، بلکہ اس کے ہم معنی لفظ کے مادے سے ہوتا ہے، جیسے:

سَلِیْمٌ قَاعِدٌ جُلُوْساً	سلیم اچھی طرح بیٹھا ہوا ہے	فَرِحْتُ جَذَلاً	میں بہت خوش ہوا
رَجَعَ الْقَهْقَرٰی	وہ بالکل پیچھے کی طرف لوٹا	قَامَ الْخَطِیْبُ وُقُوْفاً	خطیب اچھی طرح کھڑا ہو گیا

رُجُوْعاً اور قَهْقَرى، فَرَحاً اور جَذَلاً، قَعَدَ اور جَلَسَ قِيَاماً اور وُقُوْفاً ہم معنی الفاظ ہیں، اس لئے یہ بھی مفعول مذکورہ مثالوں میں یہ بھی مفعول مطلق ہیں۔

بعض اوقات مفعول مطلق مضاف الیہ کی صورت میں ہوتا ہے، لہٰذا مضاف كُلَّ، بعضَ کے الفاظ، اسی طرح اسم عدد، اسم صفت وغیرہ مفعولِ مطلق کے قائم مقام یعنی نائب ہو کر مفعول مطلق بنتے ہیں جیسے:

مفعول مطلق	ترجمہ	جملہ
كُلَّ المَيْلِ	ایک بیوی کی طرف بالکل نہ جھک جاؤ	فَلَا تَمِيْلُوا كُلَّ المَيْلِ
كُلَّ البَسْطِ	اور اپنے ہاتھ کو "بالکل" کھلا نہ چھوڑ دو	وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ البَسْطِ
بَعْضَ الأَقَاوِيْلِ	اگر نبی نے خود گھڑ کر بعض باتیں ہم سے منسوب کی ہوتیں تو	لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الأَقَاوِيْلِ
ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً	انہیں اسی کوڑے لگاؤ	فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً
حَقَّ جِهَادِهِ	اللہ کے راستے میں اس طرح جہاد کرو جیسا جہاد کرنے کا حق ہے	وَجَاهِدُوْا فِيْ اللهِ حَقَّ جِهَادِهِ

بسا اوقات ضمیر مفعول مطلق کے قائم مقام ہوتی ہے، نیز کبھی مفعول مطلق محذوف ہوتا ہے اور کوئی قائم مقام مفعول مطلق بنتا ہے، جیسے:

قائم مقام	مفعول مطلق محذوف	جملہ
"ہ" ضمیر	العَذَاب	لَا أُعَذِّبُهُ أَحَداً
شَيْئًا	ضَرّاً	ولا تَضُرُّوْهُ شيئاً
ذَاكَ	ظَنًّا	إِنْ نَظُنُّ إِلَّا ذَاكَ
رَغَداً	أَكْلاً	كُلَا مِنْهَا رَغَداً
قَلِيْلاً	نَوْماً	الشَّيْخُ نَائِمٌ قَلِيْلاً

کبھی مفعول مطلق کا فعل محذوف ہوتا ہے، جیسے:

آضَ أَيْضاً	أَيْضاً	أَشْكُرُكَ شُكْراً	شُكْراً
إِسْمَعُوْا سَمْعاً وَأَطِيْعُوْا طَاعَةً	سَمْعاً وَطَاعَةً	نُسَبِّحُ سُبْحَانَ اللهِ	سُبْحَانَ اللهِ

مفعول مطلق پر مشتمل جملے کی ترکیب میں کوئی نئی بات نہیں، صرف مفعول مطلق کی تعیین کے بعد اس کا نام لینا ہے کہ فلاں کلمہ مفعول مطلق ہے، جیسے: قَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً: قَدْ حرف تحقیق، فَرَضْتُمْ فعل بافاعل، لَهُنَّ جار مجرور مل کر ظرف لغو، فَرِيْضَةً مفعول مطلق۔ فعل اپنے فاعل، متعلق اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔ مذکورہ مثال کو دیکھتے ہوئے ذیل کے جملوں کی بھی اسی طرح ترکیب کریں، اور اس بات کا لحاظ رکھیں کہ مفعول مطلق کبھی مفرد ہوتا ہے، کبھی مرکب توصیفی کی صورت میں، کبھی مرکب اضافی کی صورت میں۔

يُقْرِضُ اللهَ قَرْضاً حَسَناً - يَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَيْلَةً - ضَلَّ ضَلَالاً بَعِيْداً - قَرَّبَا قُرْبَاناً - أَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَراً - حَمَلَتْ حَمْلاً خَفِيْفاً - لَأَعُدُّوْا لَهُ عُدَّةً - يُعَذِّبُهُمُ اللهُ عَذَاباً - يَكِيْدُوْا لَكَ كَيْداً

-وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ - خَسِرَ خُسْرَاناً مُبِيناً - دَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْراً - لاَ تُبَذِّرْ تَبْذِيْراً - لَتَقُولُوْنَ قَوْلاً عَظِيْماً - كَبِّرْهُ تَكْبِيْراً - فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا - تَؤُزُّهُمْ اَزًّا - وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا - عَتَوْا عُتُوًّا كَبِيْراً - عَمِلَ عَمَلاً صَالِحًا - اِصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ - مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ - لاَ يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلاً - رَزَقَنِيْ مِنْهُ رِزْقاً حَسَناً - سَعٰى لَهَا سَعْيَهَا - لِيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا - قُوْلاَ لَهُ قَوْلاً لَّيِّنًا - لَنَنْسِفَنَّهُ فِي الْيَمِّ نَسْفًا - قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْراً - نَمُدُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا - يُعَذِّبُهُ عَذَاباً نُّكْراً - اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْداً حَسَنًا - قُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا - لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللهُ رِزْقًا حَسَنًا - رَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلاً - يَتْلُوْنَهُ حَقَّ تِلاَوَتِهِ - جَاهِدْهُمْ جِهَاداً كَبِيْراً - قُلْ لَهُمَا قَوْلاً كَرِيْماً - تُفَجِّرَ الْاَنْهَارَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْراً - قَالُوا ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا - يَعْمَلُوْنَ عَمَلاً دُوْنَ ذٰلِكَ - اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا - لَقَدْ اَحْصٰهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا - فَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلاً - كَلَّمَ اللهُ مُوْسٰى تَكْلِيْماً - دُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً - هِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ۔

مفعول مطلق کے تینوں مقاصد کی تعیین کرتے ہوئے ذیل کے جملوں پر اعراب لگائیں:

الکلام واضح وضوحا - البخیل یعیش فی الدنیا عیشة الفقراء ویحاسب یوم القیامة حساب الأغنیاء - رشید خائف خوفا - زید نائم نوم الغافل - القطار یسیر سیر الهواء - تأثر بعض التأثر - المرء سائر عجلا۔

سبق: 56

مفعول فیہ/ظرف

مفعول فیہ اس اسم منصوب کو کہتے ہیں جو:

① خبر یا فعل کے زمانے یا مکان پر دلالت کرے

② اور "فی" کے معنی کو شامل ہو۔ بالفاظ دیگر مفعول فیہ وہ اسم ہے جو فعل یا شبہ فعل کے بعد براہِ راست مذکور ہو اور کسی بات یا واقعہ کی جگہ یا زمانے پر دلالت کرے۔ مفعول فیہ کو سمجھنے کے لئے ذیل کی مثالوں میں غور کریں:

پہلا مجموعہ	دوسرا مجموعہ	تیسرا مجموعہ
جَاءَتِ السَّيَّارَةُ صَبَاحًا	جَاءَتِ السَّيَّارَةُ فِيْ صَبَاحٍ	الصُّبْحُ قَرِيْبٌ
وَقَفْتُ يَمِيْنَ الطَّرِيْقِ	وَقَفْتُ فِيْ يَمِيْنِ الطَّرِيْقِ	يَمِيْنُ الطَّرِيْقِ نَظِيْفٌ
دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ	دَخَلْتُ فِي الْمَسْجِدِ	الْمَسْجِدُ وَاسِعٌ

پہلے مجموعے میں موجود کلمات صباحاً، یمین الطریقِ، المسجِد منصوب ہیں، لفظِ "فی" کے معنی کو شامل ہیں اور زمانے یا مکان پر دلالت کر رہے ہیں۔ چونکہ ان میں مفعول فیہ والی تینوں شرطیں پائی گئیں تو انہیں مفعول فیہ کہا جائے گا۔ جب کہ دوسرے مجموعے میں یہی کلمات موجود ہیں لیکن انہیں مفعول فیہ نہیں کہا جائے گا، کیوں کہ وہ منصوب نہیں اور "فی" کے معنی کو نہیں، بلکہ خود "فی" پر مشتمل ہیں۔ اسی طرح تیسرے مجموعے میں موجود کلمات نہ صرف منصوب نہیں، بلکہ "فی" کے معنی کو بھی شامل نہیں، اس لئے وہ بھی مفعول فیہ نہیں۔

مفعول فیہ کو ظرف بھی کہتے ہیں اور ظرف کی دو قسمیں ہیں:

① ظرف زمان ② ظرف مکان

ظرف زمان وہ منصوب اسم ہے جو خبر واقع ہونے کا زمانہ بتائے اور جملے میں بغیر کسی واسطے کے شامل ہو۔ ظرفِ زمان کی دو قسمیں ہیں: ظرفِ زمان مبہم، ظرفِ زمان محدود/مختص۔

ظرفِ زمان مبہم وہ ظرف ہے جو غیر معلوم و غیر متعین زمانے پر دلالت کرے جیسے: دَهْراً، حِيْناً، وقتاً، زماناً۔

ظرفِ زمان محدود/مختص وہ ظرف ہے جو متعین و معلوم زمانے پر دلالت کرے جیسے: سَاعَةً، دَقِيْقَةً، ثَانِيَةً، يوماً، لَيْلاً، صَبَاحاً، بُكْرَةً، أَصِيْلاً، عَشِيَّةً، غداً، أُسْبُوعاً، شَهْراً، صَيْفاً، عَامًّا، الرَّبِيْع، الخَرِيْف، الشِّتَاء، الصَّيْف۔

جمود اور تصرف کے اعتبار سے ظرفِ زمان کی دو قسمیں ہیں: ظرفِ زمان متصرف، ظرفِ زمان جامد۔

ظرفِ زمان متصرف وہ ظروف ہیں جو کبھی ظرف واقع ہوتے ہیں اور کبھی ظرف نہیں بنتے جیسے: یوم، ساعة، أسبوع، شهر، سنة جیسے: إِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ، يَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ، يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ

السَّاعَةِ، هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ۔ السَّاعة ظرف زمان ہے لیکن مذکورہ آیات میں ظرف کے طور پر استعمال نہیں ہوا۔ اسی طرح یوم بھی خبر واقع ہو رہا ہے۔

ظرف زمان جامد غیر متصرف یعنی وہ ظروف جو ہمیشہ ظرف ہی واقع ہوتے ہیں ان کی بھی دو قسمیں ہیں:

ظروف لازم النصب۔ معرب ہونے کی صورت میں ظاہراً اور مبنی ہونے کی صورت میں محلاً منصوب ہوتے ہیں، جیسے: قَطُّ، عَوْضُ، أَيَّانَ، أَنّٰى، صَبَاحاً، مَسَاءً وغیرہ۔

ظرفیت کی بنا پر منصوب اور حروف جارہ کی وجہ سے مجرور ہو جاتے ہیں جیسے: قَبْلُ، بَعْدُ، مَتٰى، الآن وغیرہ

ظرف مکان کی بھی دو قسمیں ہیں: ظرف مکان مبہم، ظرف مکان محدود/مختص۔

ظرف مکان مبہم وہ ظرف ہے جو مبہم اور غیر متعین مکان پر دلالت کرے جیسے اسمائے جہات: فوق، تحت، أمام، قدام، خلف، وراء، يمين، يسار، شمال، تِلقاء، تُجاه، مَع، قُدّام۔ اسی طرح: میل، فرسخ، البرید وغیرہ۔

ظرف مکان مختص غیر مبہم وہ ظرف ہے جو معین اور محدود مکان پر دلالت کرے جیسے: الدَّار، المَدْرسة، الملعب، القفص، الميدان، المجرى وغیرہ۔

جمود اور تصرف کے اعتبار سے ظرف مکان کی بھی دو قسمیں ہیں:

ظرف مکان متصرف، جیسے: الجنة، البيت، المنزل، أمام، خلف، قدام، الميل، الفرسخ وغیرہ۔

ظرف مکان جامد کی دو قسمیں ہیں:

① ظروف لازم النصب، یعنی وہ ظروف جو معرب ہوں تو ظاہراً منصوب ہوتے ہیں اور مبنی ہونے کی صورت میں محلاً منصوب ہوتے ہیں، جیسے: بَيْنَ، بَيْنَمَا وغیرہ۔

② وہ ظروف جو ظرفیت کی بنا پر منصوب ہوتے ہیں اور حروف جارہ کی وجہ سے مجرور ہوتے ہیں جیسے: فَوق، تحت، لَدَى، لَدُن، عِنْدَ، ثَمَّ، حَيْثُ وغیرہ۔

ظرف زمان مبہم ہو یا محدود اگر "فی" کے معنی کو متضمن ہو تو منصوب ہوتا ہے جیسے: مَكَثَ حِيناً، انْتَظَرْتُ مُدَّةً، حَضَرْتُ اليَوْمَ، تَأَخَّرتُ سَاعَةً۔ اگر ان پر حروف جارہ داخل ہوں اور معنوی اعتبار سے ترکیب میں خلل نہ ہو تو مجرور ہوں گے، جیسے: غَادَرْتُ المَدِيْنَةَ فِيْ يَوْمِ الجُمُعَةِ، دَخَلَ المَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِنْ أَهْلِهَا۔

اگر "فی" کے معنی کو متضمن نہ ہوں تو ان کا اعراب عامل کے مقتضا کے مطابق ہوگا جیسے: يَوْمُ الجمعة يومٌ مُبَارَكٌ، جَاءَ يَوْمُ الخَمِيْسِ، أَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الحَسْرَةِ، يَخَافُوْنَ يَوْماً۔

ظرف مکان اگر مبہم ہو اور "فی" کے معنی کو متضمن ہو تو منصوب ہوگا جیسے: مَشَيْتُ أَمَامَ الجُنْدِ، وَقَفْتُ فَوْقَ المِنْبَرِ، سِرْتُ مِيْلاً۔ حروف جارہ داخل ہونے کی وجہ جر بھی جائز ہے جیسے: البَحْرُ مِنْ وَّرَاءِ كُمْ، مَرَرْتُ مِنْ أَمَامِكُمْ۔

ظرف مکان محدود میں جر واجب ہے، جیسے: جَلَسْتُ فِي المَنْزِلِ، ذَهَبْتُ إِلَى المَدْرَسَةِ، صَلَّيْتُ فِي المَسْجِدِ۔

اگر "فی" کے معنی کو متضمن نہ ہو تو ان کا اعراب عامل کے مقتضا کے مطابق ہوگا جیسے: المَنْزِلُ وَاسِعٌ، هٰذِهِ مَدْرَسَةٌ كَبِيْرَةٌ، المِيْلُ ثُلُثُ الفَرْسَخِ، رَأَيْتُ مَلْعَباً وَاسِعاً۔

مفعول فیہ ظرف کا عامل فعل کبھی فعل ہوتا ہے، جیسے: مَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَا ذَا تَکْسِبُ غَدًا، بَنَیْنَا فَوْقَکُمْ سَبْعاً شِدَاداً۔
کبھی مصدر ہوتا ہے، جیسے: وَمَا ظَنُّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللهِ الْکَذِبَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، وَیْلٌ یَوْمَئِذٍ لِلْمُکَذِّبِیْنَ، حُضُوْرُكَ الْیَوْمَ مِدْعَاةٌ لِلْخَیْرِ، جُلُوْسِیْ غَداً فِی الْبَیْتِ یَدْخُلُ الْبَهْجَةَ عَلٰی أَطْفَالِیْ۔
کبھی فاعل ہوتا ہے، جیسے: أَنَا قَادِمٌ السَّاعَةَ، أَنْتَ مُسَافِرٌ یَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَانْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَهِیَ یَوْمَئِذٍ وَّاهِیَةٌ۔
کبھی اسمِ مفعول ہوتا ہے جیسے: أَنْتَ مَحْمُوْدٌ غَداً فِیْ عَمَلِكَ۔
کبھی صفتِ مشبہ ہوتی ہے، جیسے: عَلِیٌّ حَلِیْمٌ عِنْدَ الْغَضَبِ شَدِیْدٌ عِنْدَ الْمَکَارِهِ۔
درج ذیل مقامات میں ظرف کا عامل وجوباً محذوف ہوتا ہے۔
ظرف صفت واقع ہو، جیسے: جَلَسْتُ بِصُحْبَةِ رَجُلٍ عِنْدَكَ، أی: رَجُلٍ کَائِنٍ عِنْدَكَ، رَأَیْتُ عُصْفُوْراً فَوْقَ الْغُصْنِ، أی: جَالِساً أو کَائِناً فَوْقَ الْغُصْنِ، هُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ اللهِ، أی: دَرَجَاتٌ کَائِنَةٌ عِنْدَ اللهِ۔
ظرف حال واقع ہو، جیسے: مَرَرْتُ بِمُحَمَّدٍ عِنْدَكَ، أی: جَالِساً أو کَائِناً عِنْدَكَ، رَأَیْتُ الْهِلَالَ بَیْنَ السَّحَابِ، أی: کَائِناً بَیْنَ السَّحَابِ۔
ظرف خبر واقع ہو، جیسے: عَلِیٌّ عِنْدَكَ، أی: مَوْجُوْدٌ عِنْدَكَ، الطَّائِرُ فَوْقَ الْغُصْنِ، أی جَالِسٌ أو کَائِنٌ فَوْقَ الْغُصْنِ، النَّهْرُ أَمَامَكَ، أی: مَوْجُوْدٌ أَمَامَكَ۔
ظرف صلہ واقع ہو، جیسے: صَافَحْتُ الَّذِیْ عِنْدَكَ، أی: الَّذِیْ ثَبَتَ عِنْدَكَ، سَرَّنِی الَّذِیْ مَعَكَ، أی: الَّذِیْ جَاءَ مَعَكَ۔
مفعول فیہ پر مشتمل جملوں کی ترکیب یوں کی جاتی ہے، مثلاً: سَبِّحُوْهُ بُکْرَةً وَّعَشِیًّا۔ سَبِّحُوا فعل، ضمیر مستتر معبر بأنت فاعل، "ہ" ضمیر منصوب متصل مفعول بہ، بُکْرَةً معطوف علیہ، واو عاطفہ، عَشِیًّا معطوف، معطوف اپنے معطوف علیہ سے مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔
ذیل کے جملوں میں ظرف مستقر اپنے محذوف متعلق سے مل کر خبر یا خبر مقدم بن رہا ہے
فَوْقَ کُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْمٌ - إِنَّا مَعَکُمْ - عِنْدَ اللهِ ثَوَابُ الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ - إِنَّ اللهَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ - أَیْنَ الْمَفَرُّ - ذٰلِکُمْ أَقْسَطُ عِنْدَ اللهِ - عِنْدَهُمُ التَّوْرَاةُ - أَإِنَّکُمْ لَتَشْهَدُوْنَ أَنَّ مَعَ اللهِ آلِهَةً أُخْرٰی - ثَمَّ وَجْهُ اللهِ - أَجَلٌ مُسَمًّی عِنْدَهُ - أَیْنَ شُرَکَاؤُکُمْ - لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ - عِنْدِیْ خَزَائِنُ اللهِ - أُولٰئِكَ مَعَ الَّذِیْنَ أَنْعَمَ اللهُ عَلَیْهِمْ - مَا عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ - الَّذِیْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ -
ذیل کے جملوں میں ظرف اپنے محذوف متعلق سے مل کر صلہ بن رہا ہے: أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهٗ - یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ - یَکْفُرُوْنَ بِمَا وَرَاءَهٗ - بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ۔

اِرْكَعُوْا مَعَ الرّٰاكِعِيْنَ - كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ - فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ - رَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ - أَصْلَحَ بَيْنَهُمْ - وَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ - لاَ نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ - يُعَمَّرُ أَلْفَ سَنَةٍ - تَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ - خُذْ أَحَدَنَا مَكَانَهٗ - لِيَفْجُرَ أَمَامَهٗ - مَا نَرٰى مَعَكُمْ - نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ - تَوَجَّهَ تِلْقَاءَ مَدْيَنَ - فَجَّرْنَا خِلاَلَهُمَا نَهَراً - لاَ يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتٰى - أَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلاً - اُدْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ - أَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ - لِيَكْتُبْ بَيْنَكُمْ كَاتِبٌ - رَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ - اُهْجُرْنِيْ مَلِيًّا - أَرْسِلْهُ مَعَنَا غَداً - نَتَقْنَا الْجِبَالَ فَوْقَهُمْ - اُقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ - يَأْتِيَهُمْ بَأْسُنَا ضُحًى - دَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانِ - لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ - كُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ - جَاسُوْا خِلاَلَ الدِّيَارِ - أَيْنَ تَذْهَبُوْنَ - مَا قُتِلْنَا هَاهُنَا - فَأْتُوْا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ - أَكَلاَ مِنْهَا رَغَداً حَيْثُ شِئْتُمَا - خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ - جَاءُوْا أَبَاهُمْ عِشَاءً - الْآنَ بَاشِرُوْهُنَّ - أَمَاتَهُ اللهُ مِائَةَ عَامٍ - يُحْيِي هٰذِهِ اللهُ بَعْدَ مَوْتِهَا - يُرْضِعْنَ أَوْلاَدَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ - صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُسْتَقِرٌّ - اَتَاكُمْ عَذَابُهٗ بَيَاتاً - اللهُ يَتَوَفَّى الْأَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا - سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ - اَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا - لَقَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيْمَانِكُمْ - لاَ تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰالِمِيْنَ - لاَ تُفْسِدُوْا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلاَحِهَا - يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ - تَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ الَّذِيْ يَرَاكَ حِيْنَ تَقُوْمُ - وَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ - أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلٰى نِسَائِكُمْ - وَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ - وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ أَبَداً - الْآنَ بَاشِرُوْهُنَّ - لَا تَقُمْ فِيْهِ أَبَداً - أَمَاتَهُ اللهُ مِائَةَ عَامٍ - مَا أَظُنُّ أَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖ أَبَداً - لاَ تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ - سُبْحَانَ اللهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ - آتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ - إِنْ تَسْئَلُوْا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْآنُ تُبْدَ لَكُمْ - يَتْلُوْنَ آيَاتِ اللهِ آنَاءَ اللَّيْلِ - بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ - لَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ - سَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ أَضَلُّ سَبِيْلاً - ظَنَنْتُمْ أَنْ لَنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ إِلٰى أَهْلِيْهِمْ أَبَداً - لاَ نُطِيْعُ فِيْكُمْ أَحَداً أَبَداً - إِنْ تَدْعُهُمْ إِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْا إِذاً أَبَداً - يَتْلُوْنَ آيَاتِ اللهِ آنَاءَ اللَّيْلِ - لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ۔

ذیل کے جملوں میں مفعول فیہ کی تعیین کریں اور اعراب لگائیں:

حضرت اليوم لزيارتكم - اقمت فى مكة اسبوعا - جلست فى الحديقة ساعة - انتظرت صديقى لحظة - قطعت ميلين - امضيت فى الرحلة وقتا طويلا - استغرقنا زمنا فى البحث عن الآثار - امضيت فى دراسة البحث شهرا - رحلت إلى مصر صيفا - امضيت فترة الشتاء فى منزلى - وقف المعلم امام الطلاب۔

سبق: 57

مفعول معہٗ

مفعول معہ وہ منصوب اسم ہے جو "واؤ" معیت (ایسی "واؤ" جو "مع" کے معنی میں ہو) کے بعد مذکور ہو اور فاعل یا مفعول کی مصاحبت پر دلالت کرے۔ چونکہ مفعول معہ اسم ہوتا ہے، لہٰذا اگر واؤ معیت کے بعد فعل ہو تو اسے مفعول معہ نہیں کہیں گے، جیسے:
لا تأكلِ السمكَ وتَشرَبَ اللبن۔ تقدیری عبارت یوں ہے: لا يَكُنْ مِنْكَ أكلُ السمكِ وشربُ اللبن۔
اسی طرح "واؤ" معیت کا ہونا ضروری ہے، لہٰذا "واؤ" عاطفہ کے بعد فاعل یا مفعول کے ساتھ فعل میں شریک اسم کو مفعول معہ نہیں کہیں گے، جیسے: اِشْتَرَكَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو۔
نیز اس میں لفظ "مع" بذاتِ خود موجود نہ ہو ورنہ وہ مفعول فیہ ہوگا، مفعول معہ نہیں بنے گا جیسے: جئتُ مع عمرٍو۔
مفعول معہ کی مثالیں یہ ہیں:

جَاءَ البَرْدُ وَالجُبَّاتِ	كَفَاكَ وَزَيداً دِرهَمٌ	سِرتُ وَالطَّرِيقَ
سردی گرم کپڑوں کے ساتھ آئی	آپ اور زید کے لئے ایک درہم کافی ہے	میں راستے کے ساتھ چلتا گیا
مَا أنتَ وأبَا مَعْمَرٍ	سَافَرتُ وَأخَاكَ	كُنْ وَجَارَكَ مُتَوَافِقَيْنِ
آپ کا اور ابو معمر کا کیا معاملہ ہے؟	میں نے آپ کے بھائی کے ساتھ سفر کیا	آپ اپنے پڑوسی کے ساتھ مل جل کر رہیے

بعض حضرات نے درج ذیل آیات میں "واؤ" کو واؤ معیت قرار دیتے ہوئے انہیں مفعول معہ شمار کیا ہے۔ أَجْمِعُوا أَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءَكُمْ - أَغْرَقْنَا مَعَهُ وَمَنْ مَّعَهُ أَجْمَعِينَ - جَنَّاتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُونَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ - يَا جِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ وَالطَّيْرَ۔

ذیل کے جملوں پر اعراب لگائیں اور مفعول معہ کا لحاظ کرتے ہوئے ان کا ترجمہ کریں:

مات سعيد وطلوع الشمس - ما أنت والسباحة - ما أنت وأخاك - أنا سائر والرصيف - استوى الماء والخشبة - أما تقومين وأخاك - كيف حالك والحوادث - سلمنا عليه وأباه - جاء البرد والطيالسة - مشيت والحديقة - يا حبذا عينا سُلَيمى والفما - سرت والنيل - جاء الأمير والجيش - اجتهد الأب والمدرس في تربية الولد - كتبت لك وخالدا - حسبك وزيد ودرهم - انتظرتك وطلوع الشمس - ما صنعت وأباك - لو تركت الناقة وفصيلها لرضعها - سافرت وعاصما - حضرت وغروب الشمس - يستيقظ العمال وأذان الفجر۔

سبق: 58

مفعول لہٗ

مفعول لہٗ کو سمجھنے کے لئے درج ذیل مثالوں میں غور کریں:

پہلا مجموعہ		
يُنْفِقُ مَالَهُ	يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ	لَاتَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ
اپنے مال کو خرچ کرتا ہے	اپنے اموال کو خرچ کرتے ہیں	اپنی اولاد کو قتل مت کرو
يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ	زَيْنَبُ سَاكِتَةٌ	سَافَرْتُ
اپنے رب کو پکارتے ہیں	زینب خاموش ہے	میں نے سفر کیا
دوسرا مجموعہ		
يُنْفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ	يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ مَرْضَاتِ اللهِ	لَاتَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ
اپنے مال کو خرچ کرتا ہے لوگوں کو دکھانے کے لئے	اپنے اموال کو خرچ کرتے ہیں اللہ کی رضامندی کے لئے	اپنی اولاد کو قتل مت کرو فاقے کے ڈر سے
يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفاً وَّطَمَعًا	زَيْنَبُ سَاكِتَةٌ حَيَاءً	سَافَرْتُ رَغْبَةً فِي الْعِلْمِ
اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈر اور امید کی بنا پر	زینب شرم وحیا کی وجہ سے خاموش ہے	میں نے حصول علم کے شوق میں سفر کیا

بسا اوقات جملے میں کئے جانے والے فعل کی علت اور وجہ بھی مذکور ہوتی ہے۔ پہلے مجموعہ میں موجود جملوں میں دیکھیں کہ ان میں کئے گئے فعل کی علت بیان نہیں کی گی، جب کہ دوسرے مجموعہ میں موجود جملوں میں کئے گئے افعال کی علت بھی بیان کی گئی ہے۔ لہٰذا جن اسماء میں مفعول لہٗ کی شرائط پائی جائیں اور وہ فعل کی علت کو بیان کریں تو انہیں مفعول لہٗ کہا جاتا ہے۔

مفعول لہٗ کے لئے دو شرطیں ہیں:

① مفعول لہٗ اور فعل مذکور (معلل بہ جس کی علت اور سبب بیان کیا جارہا ہے) دونوں کا فاعل ایک ہو، جیسے: قُمتُ إكراماً لزيدٍ (میں زید کے اکرام کے لئے کھڑا ہوا) یہاں اکرام کرنے والا اور کھڑا ہونے والا دونوں ایک ہی ہیں۔ اسی طرح: ضربتُه تأديباً (میں نے اسے ادب سکھانے کے لئے مارا) یہاں ادب سکھانے والا اور مارنے والا ایک ہی ہے۔ اگر فاعل الگ ہو تو پھر کسی حرف کا آنا ضروری ہے، لہٰذا يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ میں "تَعَفُّفاً" نہیں کہہ سکتے۔

② دونوں (فعل اور مفعول لہٗ) کا زمانہ بھی ایک ہو، اگر فعل کا زمانہ اس اسم کے زمانے سے الگ ہو جو علت بیان کر رہا ہے تو اسے مفعول لہٗ نہیں کہیں گے، جیسے: جئتُ لسفرِ غدٍ (میں کل کے سفر کی وجہ سے آیا) أكْرَمْتُكَ اليَوْمَ لِوَعْدِيْ

بِذٰلِكَ أَمْسِ (میں نے گزشتہ کل کے وعدے کی بنا پر آج آپ کا اکرام کیا)

مفعول لہ وہ اسمِ منصوب ہے جو کسی فعل کے ہونے کا سبب اور غرض بیان کرنے کیلئے استعمال ہو۔ یہ اسم داخلی اسباب و وجوہات کی وضاحت کرتا ہے اور جملے میں بلا واسطہ شامل ہوتا ہے، لہٰذا کہہ سکتے ہیں کہ مفعول لہٗ وہ ❶ اسم منصوب ہے ❷ جو مصدر ہو ❸ اور فعل کے ہونے کا سبب اور غرض بیان کرنے کے لئے استعمال ہو۔ جِئْتُكَ لِلسمنِ والعسلِ (میں آپ کے پاس گھی اور شہد کیلئے آیا) جیسی مثالوں میں اگرچہ "سمن و عسل" ماقبل فعل کی علت بیان کرتے ہیں اور آنا گھی اور شہد کے حصول کیلئے ہے لیکن سمن و عسل مصدر نہیں، لہٰذا یہ مفعول لہٗ نہیں۔

جس جملے میں مفعول لہ موجود ہو اس کی ترکیب اسی طرح ہوتی ہے جس طرح سابقہ جملوں کی ترکیب ہوتی ہے، البتہ مفعول لہ کے متعلق یہ وضاحت کرنی ہوتی ہے کہ فلاں کلمہ مفعول لہ ہے، مثلاً: يَكْفُرُوا بِمَا أَنْزَلَ اللهُ بَغْيًا۔ يَكْفُرُوا فعل، واو ضمیر بارز فاعل، با جارہ، ما موصولہ، أنزل فعل، اللهُ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ برائے موصول، موصول اپنے صلے سے مل کر مجرور برائے جار، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو برائے يكفروا، بَغْيًا مفعول لہ برائے يكفروا۔ يكفروا فعل اپنے فاعل، متعلق اور مفعول لہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ذیل کے جملوں کی اسی طرح ترکیب کریں:

يَشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللهِ۔ يُنْفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ۔ يُنْفِقُوْنَ أَمْوَالَهُمْ مَرْضَاتِ اللهِ۔ أَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهُ بَغْيًا وَّعَدْوًا۔ اِقْطَعُوْا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا۔ بَدَّلُوْا نِعْمَةَ اللهِ كُفْرًا۔ أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ۔ أَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا۔ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَاءَ النَّاسِ۔ لَا تَقْتُلُوْا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ۔ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا۔ أَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْإِنْفَاقِ۔ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا۔ يَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ۔

مفعول لہ کے مقصد کو ذہن نشین کرتے ہوئے ذیل کے جملوں پر اعراب لگائیں:

من ترك ثلاث جمع تهاوناً۔ يتخوّلنا بها مخافة السّآمة۔ مَن جرّ إزاره خيلاء لم ينظر الله إليه يوم القيامة۔ ألجأت ظهري إليك رغبة ورهبة إليك۔ من اتبع جنازة مسلم إيمانا واحتسابا۔ من قام رمضان ايمانا واحتسابا غُفر له ما تقدم من ذنبه۔ ترفع الدابة حافرها خشية أن تصيبه۔ من سأل الناس أموالهم تكثرا فإنما يسأل جمرا۔ لا يعمل عبد بخصلة منها رجاء ثوابها۔ من أخذ من الأرض شيئا ظلما جاء يوم القيامة يحمل ترابها۔ ان الملائكة لتضع اجنحتها رضى لطالب العلم۔

سبق: 59

حال

پہلا مجموعہ		
خَرَجَ مُوْسٰی	جَاءَ عَمْرٌو	ذَهَبَ يُوْنُسُ
موسیٰ علیہ السلام نکلے	عمر آیا	یونس علیہ السلام گئے
تَرَی النَّاسَ	ضَرَبْتُ زَيْدًا	لَقِيْتُ زَيْدًا
آپ لوگوں کو دیکھیں گے	میں نے زید کو مارا	میں نے بکر سے ملاقات کی
دوسرا مجموعہ		
خَرَجَ مُوْسٰی خَائِفًا	جَاءَ عَمْرٌو هَارِبًا	ذَهَبَ يُوْنُسُ مُغَاضِبًا
موسیٰ علیہ السلام ڈرتے ہوئے نکلے	عمر بھاگتا ہوا آیا	یونس علیہ السلام غصے کی حالت میں گئے
تَرَی النَّاسَ سُكَارٰی	ضَرَبْتُ زَيْدًا مَشْدُوْدًا	لَقِيْتُ زَيْدًا رَاكِبَيْنِ
آپ لوگوں کو نشے کی حالت میں دیکھیں گے	میں نے زید کو باندھ کر مارا	میں نے بکر سے ملاقات کی درآنحالیکہ ہم دونوں سوار تھے

کبھی جملے میں کوئی ایسا کلمہ ہوتا ہے جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جب فاعل نے وہ کام کیا تو کس حالت میں تھا یا مفعول بہ پر جب فعل واقع ہوا تو وہ کس حالت میں تھا یا وہ دونوں کس حالت میں تھے۔ پہلے مجموعے کی مثالوں میں دیکھیں کہ ان میں صرف فاعل یا مفعول کا بیان ہے، ان کی کسی حالت کا بیان نہیں۔ جب کہ دوسرے مجموعے کی مثالوں میں فاعل کے ساتھ اس کی حالت کا بھی بیان کیا جاتا ہے کہ جس وقت اس نے فعل کیا وہ کس حالت میں تھا۔ اسی طرح مفعول کی حالت کا بھی بیان ہے کہ جس وقت اس پر فعل واقع ہوا وہ کس حالت میں تھا۔ یا جس وقت فعل واقع ہو رہا تھا فاعل و مفعول دونوں کس حالت میں تھے۔

وہ کلمہ جو فاعل یا مفعول یا دونوں کی حالت پر دلالت کرے اسے حال کہتے ہیں، اور جس کی حالت بیان کی جائے اس ذوالحال کہتے ہیں جیسے: مذکورہ جملوں میں موسیٰ علیہ السلام، عمر، یونس علیہ السلام، لوگ، زید، بکر ذوالحال اور ڈرتا ہوا، بھاگتا ہوا، غصہ میں، نشہ، بندھا ہوا، سوار حال ہے۔

لہٰذا حال کی تعریف یوں کی جائے گی کہ حال وہ اسم منصوب ہے جو نکرہ ہو اور اپنے سے پہلے آنے والے اسم (فاعل یا مفعول وغیرہ) کی کیفیت یا حالت ظاہر کرے۔ جس اسم کی کیفیت و حالت ظاہر ہو اسے ذوالحال کہتے ہیں۔

عام طور پر ذوالحال معرفہ اور حال نکرہ ہوتا ہے۔ ایک ذوالحال کے لئے ایک سے زائد حال بھی آسکتے ہیں جیسے: رَجَعَ مُوْسٰی إِلٰی قَوْمِهٖ غَضْبَانَ أَسِفًا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام (ذوالحال) اپنی قوم کی طرف سخت غصے (حال اول) اور حالت رنج (حال دوم) میں پلٹے۔

کبھی حال محذوف ہوتا ہے اور جار مجرور اس کی نیابت کرتے ہیں جیسے:

جملہ	حال محذوف
أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ	مبشراً بالحق
اِعْتَدَوْا مِنْكُمْ	ظَالِمِيْنَ مِنْكُمْ
إِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ	مُنَزَّلاً مِنْ رَّبِّهِمْ
تَظَاهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْإِثْمِ	مُتَلَبِّسِيْنَ مِنْكُم
مَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ	مُرْتَدّاً عَلٰى عَقِبَيْهِ
فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ بِالْمَحِيْضِ	مُتَلَبِّسَاتٍ بِالْمَحِيْضِ
فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ	مُقَدِّماً مِنَ الْهَدْيِ
أَخْلُقُ لَكُمْ مِنَ الطِّيْنِ	مُبْرِهِناً لَكُمْ
فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهِ	مُبْتَعِدَةً بِكُمْ
يَأْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ	هَادِيْنَ مِنَ النَّاسِ

بعض اوقات پورا جملہ کسی اسم کی حالت وکیفیت کو ظاہر کرتا ہے اسے حال مرکب یا جملہ حالیہ کہتے ہیں۔ جملہ حالیہ اسمیہ بھی ہوسکتا ہے اور فعلیہ بھی۔ جب جملہ حال بنے تو اس کے لئے تین شرطیں ہیں:

① حال میں کوئی رابط موجود ہو جو ذوالحال کی طرف راجع ہو

② حال جملہ خبریہ ہو، انشائیہ نہ ہو

③ جملے کی ابتداء میں حرف سین وسوف نہ ہو

ذیل کی مثالوں میں غور کریں:

❶ لَئِنْ أَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اگر بھیڑیے نے اس کو کھالیا جب کہ ہم ایک جتھا ہیں

❷ قَالَتْ يَا وَيْلَتٰى أَأَلِدُ وَأَنَا عَجُوْزٌ۔ زوجہ ابراہیم علیہ السلام بولیں! ہائے میری کم بختی! کیا میں جنوں گی؟ اس حالت میں کہ میں ایک بوڑھی عورت ہوں۔

❸ دَخَلَ جَنَّتَهُ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ۔ وہ اپنے باغ میں داخل ہوا اس حالت میں کہ وہ اپنے نفس پر ظلم کر رہا تھا۔

❹ وَجَاءُوْا أَبَاهُمْ عِشَاءً يَّبْكُوْنَ۔ وہ اپنے والد کے پاس شام کو روتے پیٹتے آئے۔

❺ اِهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ۔ اتر جاؤ (تمہاری حالت یہ ہے کہ تم) ایک دوسرے کے دشمن ہو۔

حال پر مشتمل جملے کی ترکیب میں ذوالحال اور حال کی تعیین کرنی ہوتی ہے مثلاً: نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ إِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْداً۔ نَحْشُرُ فعل، ضمیر مستتر معبر بنحن فاعل، المتقین ذوالحال، إلی جارہ، الرحمن مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو برائے نحشر فعل، وفداً حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ برائے فعل، نحشر فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔ اسی طرح ذیل کے جملوں کی ترکیب کریں:

يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا - آتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا - خُلِقَ الْإِنْسَانُ ضَعِيْفاً - خَرُّوْا سُجَّداً وَّبُكِيًّا

-لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا زَحفاً - اَجمِعُوا كَيدَكُم ثُمَّ ائتُوا صَفًّا - وَلَّيتُم مُدبِرِينَ - آتَينَا
مُوسٰى وَهٰرُونَ الفُرقَانَ ضِيَاءً - ذَهَبَ مُغَاضِبًا - قَاتِلُوا المُشرِكِينَ كَافَّةً - إِنَّا اَنزَلنَاهُ قُرآناً
عَرَبِيًّا - تَرَى النَّاسَ سُكَارٰى - خَلَصُوا نَجِيًّا - تَرَى الأَرضَ هَامِدَةً - نُخرِجُكُم طِفلاً -
اَرسَلنَا رُسُلَنَا تَترًا - سَخَّرَ لَكُمُ الشَّمسَ وَالقَمَرَ دَائِبَينِ - تَرَى المُجرِمِينَ يَومَئِذٍ مُقَرَّنِينَ
فِي الأَصفَادِ - هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُم مَا فِي الأَرضِ جَمِيعًا - يَنحِتُونَ مِنَ الجِبَالِ بُيُوتاً آمِنِينَ -
اِهبِطُوا مِنهَا جَمِيعًا - تَتَوَفَّاهُمُ المَلاَئِكَةُ ظَالِمِي أَنفُسِهِم - آمِنُوا بِمَا اَنزَلتُ مُصَدِّقًا لِمَا
مَعَكُم - يَصلاَهَا مَذمُوماً مَدحُوراً - لَن نُؤمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللهَ جَهرَةً - رَبَّيَانِي صَغِيراً -
اُدخُلُوا البَابَ سُجَّداً - لاَ تَعثَوا فِي الأَرضِ مُفسِدِينَ - إِن يَأتُوكُم أُسَارٰى تُفَادُوهُم -
نَحشُرُهُم يَومَ القِيَامَةِ أَعمٰى - عُرِضُوا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا - نَحشُرُ المُجرِمِينَ يَومَئِذٍ زُرقاً - إِنَّهُ
نَزَّلَهُ عَلٰى قَلبِكَ مُصَدِّقًا لِمَا بَينَ يَدَيهِ وَهُدًى وَبُشرٰى لِلمُؤمِنِينَ - إِنَّا اَرسَلنَاكَ بِالحَقِّ
بَشِيراً وَنَذِيراً - اُدخُلُوا فِي السِّلمِ كَافَّةً - هُم يَلعَبُونَ لاَهِيَةً قُلُوبُهُم - إِنَّ اللهَ قَد بَعَثَ لَكُم
طَالُوتَ مَلِكًا - يَخلُد فِيهِ مُهَاناً - وَمَا خَلَقنَا السَّمَاءَ وَالأَرضَ وَمَا بَينَهُمَا لاَعِبِينَ - تِلكَ
بُيُوتُهُم خَاوِيَةً - أَيُحِبُّ أَحَدُكُم أَن يَأكُلَ لَحمَ أَخِيهِ مَيتًا - يَمشِي مُكِبًّا عَلٰى وَجهِهِ -
لَيَصرِمُنَّهَا مُصبِحِينَ - يَقتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيرِ الحَقِّ - دَعَوا رَبَّهُم مُنِيبِينَ إِلَيهِ - قُومُوا لِلّٰهِ
قَانِتِينَ - لَهُم اَجرُهُم عِندَ رَبِّهِم - خُذُوا مَا آتَينَاكُم بِقُوَّةٍ - تَشَقَّقُ الأَرضُ عَنهُم سِرَاعاً
- أُلقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِينَ - يَصدُرُ النَّاسُ أَشتَاتاً - نَذَرتُ لَكَ مَا فِي بَطنِي مُحَرَّراً -

ذیل کے جملوں میں حال پورا جملہ ہے، اس کی ترکیب یوں کی جاتی ہے، مثلاً: يَأتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِّن رَّبِّكُم يَأتِيَكُم فعل ومفعول بہ التَّابُوتُ ذوالحال فِيهِ جار مجرور متعلق ثَابِتَةٌ خبر مقدم سَكِينَةٌ موصوف مِّن رَّبِّكُم جار مجرور متعلق ثَابِتَةٌ صفت، موصوف صفت مل کر مبتدائے موخر، مبتدا خبر جملہ اسمیہ خبریہ حال۔ ذوالحال حال مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ذیل کے جملوں کی ترکیب بھی یونہی کریں

يَمُوتُونَ وَهُم كُفَّارٌ - أَسلَمَ وَجهَهُ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحسِنٌ - خَرَجُوا مِن دِيَارِهِم وَهُم أُلُوفٌ - جَاءَ
أَهلُ المَدِينَةِ يَستَبشِرُونَ - يَأتِيَهُم بَأسُنَا بَيَاتاً وَهُم نَائِمُونَ - تَزهَقَ أَنفُسُهُم وَهُم
كَافِرُونَ - نَادَتهُ المَلاَئِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ - يَصُدُّونَ وَهُم مُستَكبِرُونَ - نَادٰى وَهُوَ مَكظُومٌ -
يَنظُرُونَ إِلَيكَ تَدُورُ أَعيُنُهُم - تَوَفَّتهُمُ المَلاَئِكَةُ يَضرِبُونَ وُجُوهَهُم - بَلَغَتِ الحُلقُومَ
وَأَنتُم حِينَئِذٍ تَنظُرُونَ - جَاءَكَ يَسعٰى - لاَ تَقتُلُوا الصَّيدَ وَأَنتُم حُرُمٌ - أَخَذَ بِرَأسِ أَخِيهِ
يَجُرُّهُ إِلَيهِ۔

ذیل کے جملوں پر اعراب لگائیں اور حال کی تعیین کریں:

جاء علي رسول الله وأنا ألعب مع الغلمان - قبّل عثمان بن مظعون وهو ميت - انصر أخاك

ظالما أو مظلوما - جاءت فاطمة تمشي - توضا ابن عمر لكل صلاة طاهرا أو غير طاهر - مرّ بی رسول الله ﷺ وأنا جالس هكذا - دفنته بالشام ميتا - صلّوا بالليل والناس نيام - أقبل على الناس مغضبا - أتيت النبی يوم الفتح وهو يغتسل - من خرج من بيته متطهرا إلى صلاة مكتوبة فأجره كأجر الحاج المحرم - قدم زيد بن حارثة المدينة ورسول الله فی بيتی - خرج فزعا يجر ثوبه - سمعت رسول الله وهو مستند إلىّ - الذی يقرأ القرآن وهو ماهر به - إن رسول الله قال له: لو رأيتنی وأنا استمع إلى قراء تك - ما اجتمع قوم فی بيت من بيوت الله يقرؤون القرآن۔

ذیل کی حدیث کا ترجمہ اس طرح کریں کہ اس میں موجود پانچوں حال واضح ہو جائیں:

إن النّبی عليه السلامُ صلّى، وعليه مرطٌ، على بعض أزواجه منه، وهی حائضٌ، وهو يصلّی عليه، وهو عليه۔

ذیل میں دیے گئے جملوں میں ذوالحال اور حال پر مشتمل جملے کی نشان دہی کریں:

أحبُّ الفاكهةَ النّاضجةَ	وَصَلَ الرَّجُلُ الضَّاحِكُ
أحبُّ فاكهةً ناضجةً	وَصَلَ الرَّجُلُ يَضْحَكُ
أحبُّ الفاكهةَ ناضجةً	وَصَلَ رَجُلٌ يَضْحَكُ

رَجَعتِ المرأةُ وَقد اشْتَرتْ خاتماً	خرَجَ الرَّئِيْسُ الغَاضِبُ مِنَ الاجتماعِ
رَجَعتِ المرأةُ الّتی اشْتَرتْ خاتماً	شَاهَدْتُ رَئِيساً غَاضِباً مِنَ الاجتماعِ
رَجَعتِ امرأةٌ اشْتَرتْ خاتماً	خرَجَ الرَّئِيْسُ غَاضِباً مِنَ الاجتماعِ

دخل المديرُ وطلابه واقفون	حيّانی الطبيب الخارجُ من المستشفی
دَخل المدير طلابه واقفون	حيّانی الطبيب وهو خارجٌ من المستشفی
دخل المدير فوقف الطلابُ	حيّانی طبيبٌ خرج من المستشفی

شاهدتُ أسداً نائماً فی الحديقة	أسلم الناسُ طائعين
شاهدتُ أسداً ينامُ فی الحديقة	أصبحَ الناسُ طائعين
شاهدتُ الأسد ينام فی الحديقة	قَبلْتُ ناساً طائعين

أصبح اللاعبون نشيطين فی أرض الملعب
نزلاللاعبون نشيطين إلىأرض الملعب
رأيت لاعبِيْنَ نشيطين فی أرض الملعب

سبق: 60

تمیز

پہلا مجموعہ			
عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ	میرے پاس گیارہ ہیں	شَرِبْتُ کَأْساً	میں نے ایک گلاس پیا
اِشْتَرَیْتُ کِیْلو جِرَاماً	میں نے ایک کلو خریدا	مَا فِی السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ	آسمان میں ہتھیلی کے برابر بھی نہیں

دوسرا مجموعہ	
عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ کِتَاباً	میرے پاس گیارہ کتابیں ہیں
اِشْتَرَیْتُ کِیْلو جِرَاماً لَحْماً	میں نے ایک کلو گوشت خریدا
شَرِبْتُ کَأْساً لَبَناً	میں نے ایک گلاس دودھ پیا
مَا فِی السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَاباً	آسمان میں ہتھیلی کے برابر بھی بادل نہیں

پہلے مجموعے کی مثالوں میں غور کریں کہ اس میں موجود جملوں میں ابہام وخفا ہے اور ان کا مفہوم متعین نہیں۔ معلوم نہیں متکلم کے پاس گیارہ کیا چیزیں ہیں؟ اسی طرح موزون کلو، گلاس، مقدار (ہتھیلی کے برابر) میں خفا وابہام ہے۔ جب کہ دوسرے مجموعے میں بھی یہی مثالیں ہیں، لیکن ایک لفظ کے اضافے سے جملے میں موجود ابہام دور ہوگیا کہ متکلم کے پاس گیارہ کتابیں ہیں، اس نے ایک کلو گوشت خریدا، ایک گلاس دودھ پیا، ہتھیلی کے برابر بادلوں کی نفی ہے۔ یہ خفا وابہام جس چیز (کتابیں، گوشت، دودھ، بادل) سے دور ہوا سے عربی میں تمیز کہتے ہیں۔

لہٰذا تمیز کی تعریف یوں کریں گے کہ تمیز وہ منصوب اسم ہے جو کسی لفظ یا جملے سے ابہام دور کرتا ہے اور اس کے مفہوم کا تعین کرتا ہے۔ ابہام لفظ میں ہو تو اسے ابہامِ لفظی یا ابہامِ مفرد کہتے ہیں۔ ابہامِ مفرد عام طور پر عدد میں، وزن میں، پیانے میں طوالت میں مقدار میں اور مساحت وغیرہ میں ہوتا ہے۔

اگر جملے میں ابہام ہو تو اسے ابہامِ مرکب کہا جاتا ہے۔ مثلاً: أَسَیْدٌ حَسَنٌ مکمل جملہ ہے، لیکن اسے اضافی معلومات کی ضرورت ہے کہ اسید کس اعتبار سے اچھا ہے؟ مثلاً: أَسَیْدٌ حَسَنٌ وَجْهاً؛ حَسَنٌ عِلْماً؛ حَسَنٌ مَالاً؛ حَسَنٌ ذَوْقاً؛ حَسَنٌ خُلُقاً؛ حَسَنٌ کے بعد جو بھی اسمِ منصوب استعمال کیا جائے اور وہ اس ابہام کو دور کرے اسے تمیز کہتے ہیں۔

اسی طرح: قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرّاً ''کہہ دو کہ جہنم کی آگ بہت سخت ہے گرمی کے اعتبار سے'' میں حرّاً تمیز ہے جس نے سختی کے مفہوم کو متعین کیا کہ یہ سختی حرارت کے اعتبار سے ہے۔

أَنَا أَکْثَرُ مِنْكَ مَالاً ''میں تم سے زیادہ ہوں مال کے اعتبار سے'' میں مَالاً تمیز ہے جس نے اکثریت کے مفہوم کو متعین کیا کہ یہ زیادتی مال کے اعتبار سے ہے۔

کَفٰی بِاللهِ شَهِیْداً ''کفایت کرتا ہے اللہ کا گواہ ہونا، یعنی اللہ بطور گواہ کافی ہے'' میں شَهِیْداً تمیز ہے جس نے

کفایت کے مفہوم کو متعین کیا کہ کفایت گواہ ہونے کے اعتبار سے ہے۔

اِشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْباً "سر بھڑک اٹھا بڑھاپے سے" میں شَيْباً تمیز ہے جس نے بھڑکنے کے مفہوم کو متعین کیا۔

فَجَّرْنَا الأَرْضَ عُيُوناً "ہم نے زمین کو پھاڑ دیا چشموں سے" میں عُيُوناً تمیز ہے جس نے پھاڑنے کے مفہوم کو متعین کیا۔

ترکیب کرتے وقت جس لفظ میں ابہام ہو اسے ممیز اور جو لفظ ابہام کو دور کرے اسے تمیز سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ پھر ممیز تمیز مل کر جملے کا جز بنتے ہیں مثلاً: وَاعَدْنَا مُوسَىٰ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً۔ وَاعَدْنَا فعل بافاعل، موسی مفعول بہ، اربعین ممیز، لَيْلَةً تمیز، ممیز اپنی تمیز سے مل کر مفعول بہ ثانی فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللهِ صِبْغَةً۔ مَنْ استفہامیہ مبتدا، أَحْسَنُ ممیز مِنَ اللهِ جار مجرور ظرف لغو برائے أحسنُ، صِبْغَةً تمیز، ممیز اپنی تمیز اور متعلق سے مل کر خبر برائے مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو۔ ذیل کے جملوں کی اسی طرح ترکیب کریں:

هُمْ أَحْسَنُ أَثَاثًا - أَحْصَىٰ كُلَّ شَيْءٍ عَدَداً - ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعاً - يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْراً - أَأَنْتُمْ أَشَدُّ خَلْقاً - جَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيْراً - إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْئًا - اِنْفَجَرَتْ مِنْهُ اِثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْناً - أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعاً - الَّذِيْنَ آمَنُوْا أَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ - هِيَ كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً - لَنْ يُّقْبَلَ مِنْ أَحَدِهِمْ مِلْءُ الأَرْضِ ذَهَباً - أَيُّهُمْ أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا - كَفَىٰ بِاللهِ حَسِيْباً - أَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَقَاماً - الآخِرَةُ أَكْبَرُ دَرَجَاتٍ - إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوْا إِثْماً - أَنَا أَقَلَّ مِنْكَ مَالاً - حَسُنَ أُولٰئِكَ رَفِيْقاً - أَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْراً - هٰؤُلَاءِ أَهْدَىٰ مِنَ الَّذِيْنَ آمَنُوْا سَبِيْلاً - كَفَىٰ بِهِ إِثْماً مُبِيْناً - مَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللهِ حَدِيْثاً - أُولٰئِكَ شَرٌّ مَكَاناً - فَلْيَنْظُرْ أَيُّهَا أَزْكَىٰ طَعَاماً - هُوَ خَيْرٌ ثَوَاباً وَخَيْرٌ أَمَلاً - أَرَدْنَا أَنْ يُبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْراً مِنْهُ زَكٰوةً وَأَقْرَبَ رُحْمًا - اِشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا - مَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللهِ حُكْماً - لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً - أَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَادَةً - وَسِعَ رَبِّي كُلَّ شَيْءٍ عِلْماً - اللهُ أَسْرَعُ مَكْراً - أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلاً - ضَاقَ بِهِمْ ذَرْعاً - رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَباً - رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا - اللهُ خَيْرٌ حَافِظاً - مَنْ أَحْسَنُ قَوْلاً مِّمَّنْ دَعَا إِلَى اللهِ - أَهْلَكْنَا أَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا - اِجْلِدُوْهُمْ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً - كَانَ الإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلاً - جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا۔

ذیل کے جملوں پر اعراب لگائیں اور تمیز کی تعیین کریں:

أشد أمتي لي حبا قوم يكونون بعدي - أعظم الناس أجرا في الصلاة أبعدهم ممشى - أكمل المؤمنين إيمانا أحسنهم خلقا - إن أول الآيات خروجا طلوع الشمس من مغربها - إن خياركم أحسنكم قضاء - ما رأيت النبي ﷺ في شهر أكثر صياما منه في شعبان صياما - ما دعوة أسرع اجابة من دعوة غائب لغائب - يجيء المقتول بالقاتل، ناصيته ورأسه بيده تشخب دما، يقول: يا رب! قتلني هذا - ان جبينه ليتفصد عرقا - اطول الناس اعناقا يوم القيامة المؤذنون۔

سبق: 61

افعالِ ناقصہ

فعل لازم کے بارے میں گزر چکا کہ یہ وہ فعل ہے جو مفعول کا محتاج نہیں ہوتا اور صرف فاعل کے ساتھ مل کر مفہوم پورا کر دیتا ہے۔ جب فعلِ لازم فاعل کے ساتھ مل کر مفہوم پورا نہیں کرتا اور کسی منصوب صفت کا محتاج ہوتا ہے تو اسے فعلِ ناقص کہتے ہیں۔ افعالِ ناقصہ کی تعداد محدود اور متعین ہے۔

لہٰذا افعال ناقصہ کی تعریف یوں ہوگی کہ یہ وہ لازم افعال ہیں جو معنی اور مفہوم کے اعتبار سے ناقص ہوتے ہیں اور صرف فاعل کے آنے سے مفہوم پورا نہیں کرتے۔ مزید وضاحت کے لئے انہیں کسی صفت کی ضرورت ہوتی ہے جو منصوب آتی ہے۔ ان کے برعکس افعالِ تامہ وہ افعال ہیں جو فاعل کے ساتھ مل کر معنی اور مفہوم کو مکمل کر دیتے ہیں۔ یہ لازم بھی ہو سکتے ہیں اور متعدی بھی۔ لازم ہونے کی صورت میں صرف فاعل کے محتاج ہوتے ہیں اور متعدی ہونے کی صورت میں فاعل اور مفعول کے ساتھ مل کر معنی اور مفہوم مکمل کر دیتے ہیں۔

جیسے: كَانَ زَيْدٌ۔ زید تھا۔ جب تک اس کے ساتھ کسی منصوب صفت کو نہیں ملائیں گے اس کا معنی تام نہیں ہوگا، اور اس منصوب صفت کو افعالِ ناقصہ کی خبر کہا جاتا ہے جیسے: كَانَ زَيْدٌ حَلِيمًا۔ زید بردبار تھا۔ افعالِ ناقصہ مبتدا و خبر پر داخل ہو کر مبتدا کو مرفوع اور خبر کو منصوب بناتے ہیں۔ مبتدا کو فعلِ ناقص کا اسم اور خبر کا فعلِ ناقص کی خبر کہتے ہیں۔ مبتدا و خبر کی جتنی صورتیں تھیں وہ یہاں بھی جاری ہوتی ہیں، یعنی کبھی ان کا اسم، اسمِ ظاہر اور کبھی ضمیر کی صورت میں ہوتا ہے۔ اسی طرح خبر کبھی مفرد، کبھی مرکب ہوتی ہے۔

افعالِ ناقصہ درج ذیل ہیں:

كَانَ	تھا، ہے، ہوا	صَارَ	ہوا، ہوگیا
أَصْبَحَ	ہوا، ہوگیا، صبح کے وقت ہوا	أَمْسَىٰ	ہوا ہوگیا، شام کے وقت ہوا
أَضْحَىٰ	ہوا، چاشت کے وقت ہوا	ظَلَّ	ہوا، دن میں ہوا
بَاتَ	ہوا، رات میں ہوا	دَامَ	رہا، ہمیشہ ہوا
مَا دَامَ	جب تک رہا	مَا زَالَ	رہا، ہمیشہ رہا، زائل نہیں ہوا
زَالَ	زائل ہوگیا	مَا بَرِحَ	ہمیشہ رہا
مَا انْفَكَّ	ہمیشہ رہا	لَيْسَ	نہیں رہا
عَادَ	ہوا، لوٹا	تَحَوَّلَ	ہوگیا، پلٹ گیا
اِرْتَدَّ	ہوگیا، پلٹ گیا	اِسْتَحَالَ	ہوگیا، محال ہوگیا، مشکل ہوگیا

كَانَ کبھی تامہ بھی ہوتا ہے، یعنی صرف اپنے فاعل سے تام ہو جاتا ہے اور خبر کا محتاج نہیں ہوتا۔ اس صورت میں كَانَ،

صَارَ کے معنی میں ہوتا ہے جیسے: کَانَ مَطَرٌ، أي: حَصَلَ مَطَرٌ۔ بارش ہوئی۔ کَانَ بَرْدٌ سردی تھی۔ کَانَ اللهُ وَلَمْ یَکُنْ غَیْرُهٗ۔ اللہ تھا (موجود) اور اس کے سوا کوئی نہ تھا (موجود)۔ إِنْ کَانَ ذُوْعُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَی مَیْسَرَةٍ۔ اگر وہ (قرض دار) تنگ دست ہوتو اسے ہاتھ کھلنے تک مہلت دو۔

صَارَ تبدیلی حالت کو بیان کرنے کے لئے ہوتا ہے اور اس کے معنی میں لوٹنے، پہنچنے، پلٹنے، بننے کا مفہوم پایا جاتا ہے، جیسے:

صَارَ الطِّیْنُ خَزَفًا	کیچڑ ٹھیکری بن گیا	صَارَ رَشِیْدٌ عَالِماً	رشید عالم ہوگیا
صَارَ الفَقِیْرُ غَنِیًّا	فقیر امیر ہوگیا	لَا تَصِرْ جَاهِلاً	جاہل نہ بنتا
قَدْ یَصِیْرُ الفَاسِقُ صَالِحاً	کبھی بدکار نیک بن جاتا ہے	قَدْ یَصِیْرُ الجَاهِلُوْنَ عَالِمِیْنَ	کبھی جاہل لوگ عالم بن جاتے ہیں

کبھی صارَ تام بھی استعمال ہوتا ہے جیسے:

صَارَ الشِّتَاءُ بَرْدُهٗ شَدِیْدٌ	جاڑے کی سردی شدید ہوگئی
صَارَتِ القَضِیَّةُ عِنْدَ المَسْئُوْلِ	اب معاملہ ذمے دار شخص کے پاس چلا گیا
إِلَی اللهِ تَصِیْرُ الأُمُوْرُ	سارے معاملات اللہ ہی طرف رجوع کرتے ہیں

أصبَحَ، أمْسَى "ہونے" کے مفہوم میں منصوب صفت کے ساتھ آئیں تو ناقص ہوتے ہیں، جیسے:

أَصبَحَ حَسَّانٌ غَنِیًّا	حسان مالدار ہوگیا
أَصبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ إِخْوَاناً	تم اس کی نعمت کے سبب بھائی بھائی بن گئے
إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُکُمْ غَوْراً	اگر تمہارا پانی (زمین میں) نیچے اتر جائے
أَصْبَحَ المطَرُ غَزِیْراً	بارش تیز ہوگئی
أَمْسَى الجَوُّ بَارِداً	موسم سرد ہوگیا
أَمْسَى خَالِدٌ حَزِیْناً	خالد شام کے وقت آزردہ ہوگیا

اگر اپنے اصلی مصدری معنی "شام اور صبح کا وقت بتانے" کے لئے آئیں تو تام ہوتے ہیں جیسے:

أَمْسَى عَلَیْهِمُ الطُّوْفَانُ	شام کے وقت ان پر طوفان آیا
أَمْسَى زَیْدٌ فَسَهِرَ	رات آئی تو زید جاگتا رہا
فَسُبْحَانَ اللهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ	اللہ کی خوب تسبیح کرو جب تم شام کرتے ہو
أَصْبَحْنَا بِالخَیْرِ	ہم نے خیریت سے صبح کی

أَضْحَى جب اپنے اصلی مصدری معنی میں "چاشت کا وقت بتانے کے لئے" آتا ہے تو تام ہوتا ہے جیسے: أَضْحَیْتُ وَأَنَا مَرِیْضٌ۔ میں بیماری کی حالت میں چاشت کے وقت پہنچا اور جب "ہونے" کے مفہوم میں آئے تو ناقص ہوتا ہے، جیسے: أَضْحَى القَمْحُ خُبْزاً۔ گیہوں روٹی بن گیا۔

ظَلَّ یَظِلُّ ہونے، رہنے، ہمیشہ رہنے کے معنی میں استعمال ہوتو ناقص ہوتا ہے، جیسے:

ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا	اس کے چہرے پر سیاہی چھاجاتی ہے
فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِيْنَ	اس نشانی کے آگے ان کی گردنیں جھک جائیں
الذی ظَلت عَلَيْهِ عَاكِفاً	جس پر تو ربیٹھا ہوا ہے
نظلّ لَهَا عَاكِفِيْنَ	ہم ہمیشہ انہی کی سیوا میں لگے رہتے ہیں
ظَلَّ الطَّقسُ جَمِيْلاً	موسم خوشگوار ہو گیا
ظَلَّ النَّهَارُ طَوِيْلاً	دن لمبا ہو گیا

اگر کسی کام کے دن کے وقت ہونے کے لئے یا سایہ کے لئے استعمال کیا جائے تو اس صورت میں یہ تام ہوتا ہے جیسے: ظَلَّ البَرْدُ سردی برقرار رہی یا سردی موجود رہی۔ لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَاماً فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ۔ اگر ہم چاہیں تو ان (کھیتوں) کو بھس بنا کر رکھ دیں اور پھر تم طرح طرح کی باتیں بناتے رہ جاؤ۔

بَاتَ: اگر فاعل کے ساتھ مفہوم پورا کر دے تو تام ہوتا ہے جیسے: بَاتَ القَائِدُ فِي الخَيمةِ کمانڈر نے خیمے میں رات گزاری۔ بصورت دیگر ناقص ہوتا ہے جیسے: بَاتَ المَرضَى مُتَأَلِّمِيْنَ بیماروں نے تکلیف کے ساتھ رات گزاری۔ بَاتَ زَيْدٌ سَاهِراً۔ زید نے جاگ کر رات گزاری۔ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّداً وَّقِيَاماً۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کے حضور سجدے اور قیام میں راتیں گزارتے ہیں۔

دَامَ، مَا دَامَ: دَامَ يَدُوْمُ دَوَامٌ کا معنی ہے ہمیشہ رہنا، ثابت رہنا، مستقل رہنا۔ دَامَ ''ما'' ظرفیہ کے ساتھ مل کر ''جب تک'' کے معنی دیتا ہے۔ اسے بطور دعا بھی استعمال کیا جاتا ہے جیسے: دَامَ إِقْبَالُهُ اس کا اقبال ہمیشہ قائم رہے۔ دَامَ عَدُوُّكَ مَخْذُوْلاً۔ تیرا دشمن ہمیشہ ذلیل رہے۔

چونکہ مادام ''جب تک'' میں ''ما'' ظرفیہ ہے اس لئے مادام سے پہلے یا بعد میں ایک اور جملے کی ضرورت ہوتی ہے جیسے: لَنْ نَدْخُلَهَا أَبَداً مَّا دَامُوْا فِيْهَا۔ ہم (اس بستی) میں ہرگز داخل نہ ہوں گے جب تک یہ (طاقت ور لوگ) یہاں موجود ہیں۔ لَا يُؤَدِّهِ إِلَيْكَ إِلاَّ مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَائِماً۔ وہ تمہیں (تمہاری رقم) ادا نہ کرے گا الا یہ کہ تم اس کے سر پر سوار ہو جاؤ۔ وَأَوْصَانِيْ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيّاً۔ اور اس نے مجھے حکم دیا ہے نماز اور زکوۃ پر (عمل پیرا ہونے کا) جب تک میں زندہ ہوں۔ لَا يَجْرِيْ الإِصْلَاحُ مَا دَامَ زَيْدٌ حَاكِماً۔ اس وقت تک اصلاح نہیں ہو سکتی جب تک زید حاکم ہے۔ أَحْسِنْ مَا دُمْتَ حَيّاً۔ جب تک تو زندہ ہے نیکی کر۔

مادام تام بھی ہوتا ہے، جیسے: مَا دَامَ الزَّائِرُ فِي البَيْتِ۔ مہمان ابھی تک گھر میں ہے۔ يَدُوْمُ الصَّيفُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ۔ موسم گرما چار ماہ تک رہتا ہے۔

زَالَ، مَا زَالَ: زال کے لفظی معنی ہیں زائل ہو گیا، مٹ گیا، جاتا رہا۔ مازال میں ''ما'' نافیہ ہے جس کے معنی ہیں زائل نہیں ہوا، ختم نہیں ہوا، نہیں مٹا، یعنی ہمیشہ رہا، مستقل رہا۔ مازال فعل کے استمرار کو بیان کرتا ہے اور زَالَ کے ساتھ ''ما'' کے بجائے ''لا'' اور دوسرے حرفِ نفی بھی استعمال ہوتے ہیں، کبھی حرفِ نفی حذف بھی ہو جاتا ہے، صرف زال استعمال ہوتا ہے جیسے: زال عنه مُلكُهُ۔ زال ناقص اور تام دونوں طرح سے استعمال ہوتا ہے جیسے: مَا زَالَ العَدُوُّ نَاقِماً دشمن کے انتقام

کا جذبہ ابھی زائل نہیں ہوا۔ زال تام جیسے: زَالَ التَّاجِرُ بِضَاعَتَهُ زَيْلاً تاجر نے اپنا سامان صحیح طریقے سے نکال دیا یعنی بیچ دیا، ختم کر دیا۔

بَرِحَ، مَا بَرِحَ: بَرِحَ يَبْرَحُ کے معنی ہیں ہٹنا، جدا ہونا، زائل ہونا، ترک کرنا، چھوڑنا۔ بَرِحَ "ما" نافیہ کے ساتھ مل کر فعل کے استمرار، دوام اور ہمیشگی پر دلالت کرتا ہے۔ اس کے ساتھ "ما" کے بجائے "لا" اور "لن" بھی استعمال ہوتے ہیں۔ برح ناقص اور تام دونوں طرح استعمال ہوتا ہے جیسے: لَا تَبْرَحُ مُجْتَهِداً سخت محنت کبھی ترک نہ کرنا یعنی مستقل محنت کرتے رہنا اور برح تام، جیسے: بَرِحَ عَنَّا الْمَطَرُ ہم سے خطرہ ٹل گیا۔

فَتِئَ، مَا فَتِئَ: باب سمع سے بھولنے اور رک جانے کے معنی میں ہے۔ فَتِئَ "مائے نافیہ" کے ساتھ مل کر فعل کے استمرار اور ہمیشگی کو ظاہر کرتا ہے اور تام و ناقص دونوں طرح استعمال ہوتا ہے جیسے: مَا فَتِئَ الْخَطِيبُ مُتَكَلِّماً مقرر نے گفتگو ختم نہیں کی یعنی مقرر نے تقریر جاری رکھی۔ فَتِئَ الصَّانِعُ عَنْ شَيْءٍ کاریگر ایک چیز کے بارے میں بھول گیا۔

اِنْفَكَّ، مَا انْفَكَّ: انفَكَّ کے معنی میں کھل گیا، جدا ہوگیا۔ یہ بھی مائے نافیہ کے ساتھ مل کر استمرار، دوام اور ہمیشگی کے معانی دیتا ہے۔ ما انفَكَّ کے معنی ہیں نہیں کھلا، جڑا رہا، جدا نہ ہوا۔ یہ بھی ناقص اور تام دونوں طرح استعمال ہوتا ہے جیسے: مَا انْفَكَّ الطَّقْسُ مَاطِراً۔ موسم بارش سے آزاد نہیں ہوا یعنی بارش بدستور جاری ہے، اور تام، جیسے: اِنْفَكَّتْ مَشَاكِلُ الْمِنْطَقَةِ۔ علاقے کی مشکلات حل ہو گئیں۔

لَيْسَ، فعل ماضی کے طور پر آتا ہے، اس کا مضارع اور امر استعمال نہیں ہوتا، کبھی استثناء کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے: جَاءَ الْقَوْمُ لَيْسَ زَيْداً۔ یہ فعل تام کے طور پر استعمال نہیں ہوتا، صرف ناقص استعمال ہوتا ہے۔ عام طور پر اس کی خبر پر "با" جارہ زائدہ داخل ہوتی ہے۔

جیسا کہ پہلے گزرا کہ کان جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر مبتدا کو مرفوع اور خبر کو منصوب بناتا ہے تو ترکیب کرتے وقت مرفوع کو کان کا اسم اور منصوب کو کان کی خبر سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ جیسے: كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَّاحِدَةً۔ كَانَ فعل ناقص، النَّاسُ اسمِ کان، أُمَّةً موصوف، واحِدَةً صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبرِ کان، کان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ذیل کے جملوں کی اسی طرح ترکیب کریں۔

كَانَ الْإِنْسَانُ عَجُولاً - كَانَ اللهُ عَلِيماً حَكِيماً - كَانَ أَمْرُ اللهِ مَفْعُولاً - كَانَ سَعْيُهُمْ مَشْكُوراً - كَانَ أَمْرُهُ فُرُطاً - كَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ - كَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا - كَانَ وَعْدُ رَبِّي حَقًّا - كَانَ وَعْدُهُ مَأْتِيًّا - مَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا - مَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِيْنَ - مَا كَانَتْ أُمُّكِ بَغِيًّا - كَانَ أَمْرُ اللهِ قَدَراً مَقْدُوراً - كَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِهَا خُسْراً - كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ - كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوراً - كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيْراً - كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ - كَانَتِ امْرَأَتِيْ عَاقِراً - مَا كَانَ أَبُوْكِ امْرَأَ سَوْءٍ - كَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْباً مَّهِيْلاً - مَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ - مَا كَانَ إِبْرَاهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا - مَا كَانَ عَطَاءُ رَبِّكَ مَحْظُوْراً - مَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُداً - كَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ - كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللهِ يَسِيْراً - كَانَ اللهُ بِهِمْ عَلِيْماً - كَانَ اللهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطاً - كَانَ

فَضْلُ اللهِ عَلَيْكَ عَظِيماً - كَانَ اللهُ عَلَى ذٰلِكَ قَدِيراً - كَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوراً - كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوهاً - كَانَ الإنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلاً - كَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللهِ فَوْزاً عَظِيمًا - كَانُوا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً - كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَاءٍ عَنْ ذِكْرِي - كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُوراً - كَانَ الكَافِرُ عَلَى رَبِّهٖ ظَهِيراً - كَانَ اللهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُقِيتاً - كَانَ مِنَ الكَافِرِيْنَ - مَا كَانَ هٰذَا القُراٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللهِ - قَدْ كَانَتْ اٰيَاتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ - مَا كَانُوْا بِاٰيَاتِنَا يَجْحَدُوْن - كَانُوْا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْن - كَانُوْا لاَ يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ - كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلاَمَ اللهِ - مَا كَانَ اللهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ - مَا كَانَ اللهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَا اَنْتُمْ عَلَيْهِ - كَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتاً اٰمِنِيْن - مَا كَانَ اللهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الغَيْبِ - مَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَافَّةً - كَانُوا لاَ يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا - مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلاَ الاِيْمَانُ - كُنْ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ - كُوْنُوْا قَوَّامِيْنَ بِالْقِسْطِ - يَانَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَسَلاَماً عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ.

اگر کان کے بعد جار مجرور یا ظرف واقع ہو تو وہ متعلق ہو کر خبر مقدم بنتا ہے اور اسم موخر ہوتا ہے جیسا کہ ذیل کی مثالوں میں ہے: قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا، قد حرف تحقیق، كَانَ فعل ناقص، لَكُمْ جار مجرور ظرف مستقر برائے ثابتةٌ، ثابتةٌ اسم فاعل اپنے فاعل هي اور متعلق سے مل کر خبر مقدم، آيةٌ موصوف في جاره، فِئَتَيْنِ موصوف، التقتا فعل با فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت برائے موصوف، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور برائے جار، جار مجرور مل کر ظرف مستقر برائے كَائِنَةٌ، كَائِنَةٌ اسم فاعل اپنے فاعل هي اور متعلق سے مل کر صفت برائے آيةٌ موصوف، آيةٌ موصوف اپنی صفت سے مل کر اسم موخر، کان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ذیل کے جملوں کی اسی طرح ترکیب کریں:

قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا - مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ - مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْبِتُوْا شَجَرَهَا - مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللهِ - مَا كَانَ لَنَا اَنْ نُشْرِكَ بِاللهِ مِنْ شَيْءٍ - كَانَ وَرَاءَهُمْ مَلِكٌ يَاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا - كَانَ لَهٗ ثَمَرٌ - كَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا - لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِاُولِي الْاَلْبَابِ - لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖ اٰيَاتٌ لِلسَّائِلِيْنَ - كَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ - لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ -

افعال ناقصہ کے دیگر افعال کی ترکیب بھی کان کی ترکیب کی طرح ہے جیسے: اَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فَارِغًا۔ أصبَحَ فعل ناقص، فؤادُ مضاف، أمِّ مضاف، موسی مضاف الیہ، أم مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ برائے فؤاد، فؤاد مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر أصبح کا اسم، فارغاً اسم فاعل اپنے فاعل هو سے مل کر خبر ہوا اصبح، أصبح اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ذیل کے جملوں کی اسی طرح ترکیب کریں:

تُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً - يُصْبِحَ مَاؤُهَا غَوْراً - اَصْبَحَ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ - اَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْراً - اَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ اِخْوَاناً - اَصْبَحْتُمْ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ - اَصْبَحُوْا خَاسِرِيْنَ - اَصْبَحُوْا بِهَا كَافِرِيْنَ - اَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ - اَصْبَحُوْا ظَاهِرِيْنَ - تُصْبِحَ صَعِيْداً زَلَقاً - تُصْبِحُوْا

عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِيْنَ - لَيُصْبِحُنَّ نَادِمِيْنَ - فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ - اَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَا اَنْفَقَ فِيْهَا - اَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيَاحُ - اَصْبَحَ فِي الْمَدِيْنَةِ خَائِفًا - اَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاءُ وَيَقْدِرُ۔

ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا۔ ظَلَّ فعل ناقص، وَجْهُه مضاف مضاف الیہ مل کر اس کا اسم، مسوداً اس کی خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

ظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِيْنَ - وَانْظُرْ اِلٰى اِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا - ظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ - ظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ - ظَلُّوْا مِنْ بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ - نَظَلُّ لَهَا عَاكِفِيْنَ - يَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ۔

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ۔ ہمزہ برائے استفہام، لیس فعل ناقص، اللہ اس کا اسم، با جارہ زائدہ، کافٍ اسم فاعل، ضمیر مستتر معبر بھو اس کا فاعل، عبدہ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر مجرور لفظاً منصوب محلاً لیس کی خبر، لیس اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ اسی طرح ذیل کے جملوں کی ترکیب کریں:

لَسْتَ مُؤْمِنًا - لَسْتَ مُرْسَلًا - لَيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ - اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ - اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ - لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ - اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ - لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ - لَيْسَتِ النَّصَارٰى عَلٰى شَيْءٍ - لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ - لَسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ - لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ - لَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ - لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ - لَسْتُمْ لَهٗ بِرَازِقِيْنَ۔

سبق: 62

اَفعالِ قلوب

پہلا مجموعہ	دوسرا مجموعہ	پہلا مجموعہ	دوسرا مجموعہ
زَيْدٌ فَاضِلٌ	عَلِمْتُ زَيْداً فَاضِلاً	زَيْدٌ أَبُوكَ	خِلْتُ زَيْداً أَبَاكَ
العِلْمُ نُوْرٌ	رَأَيْتُ العِلْمَ نُوْراً	خَالِدٌ جَرِيْءٌ	زَعَمْتُ خَالِداً جَرِيْئاً
بَكْرٌ طَالِبٌ	وَجَدْتُ بَكْراً طَالِباً	العِلَاجُ نَافِعٌ	ظَنَنْتُ العِلَاجَ نَافِعاً

پہلے مجموعے کی مثالوں کو دیکھیں کہ مبتدا اور خبر ہیں، جب کہ دوسرے مجموعے میں یہی مبتدا وخبر فعل کے لئے مفعول بہ واقع ہوئے ہیں۔ لہٰذا کہہ سکتے ہیں کہ بعض افعال ایسے ہیں جو ایک سے زائد مفعولوں کی طرف متعدی ہوتے ہیں اور ان کے مفعول ایک خاص ترتیب سے ہوتے ہیں۔ ایسے افعال جو عام طور پر مبتدا وخبر پر داخل ہو کر انہیں اپنا مفعول بہ بناتے ہیں افعالِ قلوب کہلاتے ہیں۔ انہیں افعالِ قلوب اس لئے کہا جاتا ہے کہ ان میں سے بعض افعال ایسے ہیں جو یقین اور شک کے لئے استعمال ہوتے ہیں، چونکہ یہ افعال اندرونی اور داخلی علم یا گمان پر مشتمل ہوتے ہیں جن کا تعلق دل سے ہوتا ہے، اس لئے افعالِ قلوب کہلاتے ہیں۔ افعالِ قلوب درج ذیل ہیں:

برائے یقین	عَلِمْتُ، وَجَدْتُ، رَأَيْتُ، دَرَيْتُ
برائے شک	حَسِبْتُ، ظَنَنْتُ، خِلْتُ، جَعَلَ بمعنی ظَنَّ یا اعتقد، هَبْ فعل امر بمعنی ظُنَّ
شک اور یقین دونوں کیلئے	زَعَمْتُ

عام طور پر افعالِ قلوب مبتدا وخبر پر داخل ہوتے ہیں اور دونوں کو منصوب بناتے ہیں جیسے مذکورہ مثالوں میں ہے۔
بسا اوقات ان کے مدخول اسما حقیقی مبتدا خبر نہیں ہوتے جیسے: لَا تَحْسَبِ المَجْدَ تَمْراً۔

اگر چہ مفعول بہ کو حذف کرنا جائز ہے، لیکن افعالِ قلوب کے مفعولوں کو حذف کرنا جائز نہیں، البتہ اگر کوئی قرینہ موجود ہو تو کبھی دونوں کو حذف کیا جاتا ہے جیسے: أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ أی: تَزْعُمُوْنَهُمْ شُرَكَائِيْ۔ نیز کبھی ایک کو حذف کیا جاتا ہے جیسے: هَلْ تَظُنُّ أَحداً مُسافراً کے جواب میں کہا جائے: أَظُنُّ خَالداً، أی: أَظُنُّ خَالداً مُسافراً۔ اسی طرح مَنْ يَسْمَعْ يَخَلْ، أی: يَخَلْ مَا يَسْمَعُهُ حَقًّا۔

عَلِمْتُ جیسے: عَلِمْتُ زَيْداً فَاضِلاً۔ اگر عَلِمْتُ عَرَفْتُ کے معنی میں ہو تو افعالِ قلوب میں سے نہیں ہوتا۔ ایسی صورت میں ایک ہی مفعول کافی ہوتا ہے، جیسے: عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَشْرَبَهُمْ. وَاللهُ أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُطُوْنِ أُمَّهَاتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْئًا، وَآخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمُ اللهُ يَعْلَمُهُمْ۔

بابِ علم کے بعد أَنَّ ہو تو افعالِ قلوب میں سے ہوگا اور جملہ دو مفعولوں کے قائم مقام ہوگا جیسے: عَلِمَ اللهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ أَنْفُسَكُمْ. اگر إِنَّ ہو تو افعالِ قلوب سے نہیں ہوگا جیسے: وَاللهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُوْلُهُ۔

وَجَدْتُ عَلِمَ اور اعتقَدَ کے معنی میں ہوتو افعالِ قلوب میں سے ہے، جیسے: وَجَدْنَا أَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ، لَوَجَدُوْا اللهَ تَوَّاباً رَّحِيْماً، أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْماً، اگر وَجَدْتُ صَادَفْتُ یا أَصبتُ کے معنی میں ہوتو ایک ہی مفعول کافی ہوتا ہے، کیوں کہ ایسی صورت میں یہ افعالِ قلوب میں سے نہیں ہوتا، جیسے: تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللهِ هُوَ خَيْراً۔

رَأَيْتُ جیسے: رأيتُ العِلْمَ نُوراً۔ کبھی رؤیت ظن کے معنی میں ہوتی ہے، جیسے: إِنَّهم يرونه بَعِيْداً وَنَرَاهُ قَرِيْباً۔ اگر رؤیت سے رؤیت بصری مراد ہوتو یہ افعالِ قلوب سے نہیں، اس صورت میں ایک ہی مفعول کافی ہوتا ہے، جیسے: رأيتُ أحَدَ عَشَرَ كَوْكَباً۔

حَسِبْتُ جیسے: لَا تَحْسَبُوْهُ شَرّاً لَكُمْ. فَلَمَّا رَأَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً. تَحْسَبُهُمْ أَيْقَاظاً. لا تَحْسَبَنَّ اللهَ غَافِلاً۔

ظَنَنْتُ جیسے: بَلْ نَظُنُّكُمْ كَاذِبِيْنَ. إِنِّي لَأَظُنُّكَ يَا مُوْسٰى مَسْحُوْراً۔ اگر اتَّهَمْتُ کے معنی میں ہوتو افعالِ قلوب سے نہیں ہوگا اور ایک ہی مفعول کافی ہوگا جیسے: سُرِقَ لِيْ مَتَاعٌ فَظَنَنْتُ زَيْداً، أي: اتَّهَمْتُهُ۔

خِلْتُ جیسے: إِخَالُكَ ذَا عَزِيْمَةٍ قَوِيَّةٍ۔

زَعَمْتُ جیسے: زَعَمْتُ خَالِداً جَرِيْئاً، نیز

زَعَمَتْنِي شَيْخاً وَلَسْتُ بِشَيْخٍ ... إِنَّمَا الشَّيْخُ مَنْ يَّدُبُّ دَبِيْباً

زَعَمْتُ شک اور یقین دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے اور اس بات کا تعین سلسلۂ کلام سے ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں یہ لفظ شک کے لئے کہیں نہیں آیا بلکہ ہر جگہ یقین ہی کے لئے استعمال ہوا ہے اور عام طور پر اس کے بعد "انْ" مصدریہ پر مشتمل پورا جملہ ہوتا ہے جو دو مفعولوں کے قائم مقام ہوتا ہے، جیسے: زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا أَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا، بَلْ زَعَمْتُمْ أَنْ لَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَوْعِداً۔

افعالِ قلوب کے خصائص میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ان میں فاعل اور مفعول ایک ہی ذات ہوسکتی ہے جیسے حدیث میں ہے: لَقَدْ رَأَيْتُنِيْ دوسرا مفعول محذوف ہے۔

درجِ ذیل افعال کو بھی افعالِ قلوب میں شمار کیا گیا ہے:

دریت جیسے: دَرَيْتُ النَّجَاحَ قَرِيْباً مِنْ طَالِبِهِ، دَرَيْتُ ثَمَرَ العلمِ العَمَلَ۔

تعلَّم بمعنی اعلم واعتقِدْ کو بھی افعالِ قلوب میں سے گنوایا گیا ہے، جیسے: تَعَلَّمْ شِفَاءَ النَّفْسِ قَهْرَ عَدُوِّهَا فَبَالِغْ بِلُطْفٍ فِي التَّحَيُّلِ وَالمَكْرِ، تَعَلَّمْ أَنَّ الرياءَ بلاءٌ اگر اسے بابِ تفعل سے امر قرار دیں تو یہ افعالِ قلوب سے نہیں ہوگا اور اس کے لئے ایک ہی مفعول کافی ہے، جیسے: تَعَلَّمِ النَّحْوَ۔

جَعَلَ بمعنی اعتقَد جیسے: جَعَلْتُ العِلَاجَ نَافِعاً، أي: اعتقدتُ، جَعَلُوْا المَلَائِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ إِنَاثاً، أي: اعتقدوا۔

حَجَا جیسے: حَجَوْتُ الجَوَّ بَارِداً، قَدْ كُنْتُ أَحْجُوْ أَبَا عَمْرٍو أَخَا ثِقَةٍ۔

عَدَّ جیسے: عَدَدْتُ الصَّدِيْقَ أَخاً، فَلَا تَعْدُدِ المَوْلٰى شَرِيْكَكَ فِي الغِنٰى۔

افعال قلوب کے عمل کو ملحوظ رکھتے ہوئے ذیل کے جملوں پر اعراب لگائیں:

وجدت الصلاح باب الخير - علمت زيدا أخاك - ظننت زيدا صاحبك - رأيت العلماء باقين ما بقي الدهر - خلت زيدا أباك - لا تحسب الفقه تمرا أنت آكله - وجدتهما نائمين - رأيت الله أكبر كل شيء - رأيت العلم نورا - حسبت التقى والجود خير تجارة - علمت ان المصارف الربوية بلاء - وقد رأيتني أسعد من صبيحتها۔

إذا غضبت عليك بنو تميم حسبت الناس كلهم غضابا

سبق: 63

افعال التحویل والتصییر

نواسخ کی قسم ثانی میں افعال التحویل والتصییر ہیں۔ یہ افعال ایک حالت سے دوسری حالت میں لے جانے پر دلالت کرتے ہیں اور عام طور پر مبتدا وخبر پر داخل ہوکر انہیں مفعولیت کی بنا پر منصوب بناتے ہیں، اور کبھی دونوں مفعولوں میں مبتدا وخبر کا تعلق نہیں ہوتا جیسے: صَیَّرتُ الذَّھَبَ خَاتَماً۔

افعالِ تصییر میں درج ذیل افعال داخل ہیں؛

جعَلَ جیسے: جَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَّنثُوراً. جَعَلَ لَكُمُ الأرْضَ فِرَاشاً۔

رَدَّ جیسے: إِنْ تُطِيعُوا فَرِيقاً مِّنَ الَّذِيْنَ أُوتُوا الكِتَابَ يَرُدُّوكُمْ بَعْدَ إِيْمَانِكُمْ كُفَّاراً. ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِيْنَ

ترك جیسے: تركتُ الطُّلابَ يَبْحثُونَ فِي المَسْأَلَةِ. تَرَكْتُهُ حَيْرَانَ، وَلَقَدْ تَرَكْنَا آيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ۔

اِتَّخَذَ جیسے: اِتَّخَذَ اللهُ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلاً. يٰلَيْتَنِيْ لَمْ أَتَّخِذْ فُلاناً خَلِيْلاً. اِتَّخِذْ طَالِبَ العِلْمِ صَدِيقاً

صَيَّرَ جیسے: صَيَّرْتُ الزُّجَاجَ لامِعاً. صَيَّرَ الفَلاَّحُوْنَ الأرْضَ المَوَاتَ أرْضاً صَالِحَةً لِلزِّرَاعَةِ۔

خَلَقَ جیسے: خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً۔

وَهَبَ جیسے: وَهَبَنِيَ اللهُ فِدَاءَ الحَقِّ۔

فائدہ:

افعال قلوب کے علاوہ بھی بعض افعال ایک سے زائد مفعولوں کو نصب دیتے ہیں، چونکہ عام طور پر ان کے دومفعولوں میں وہ تعلق نہیں ہوتا جو افعال قلوب کے دومفعولوں میں ہوتا ہے اس لئے مستقل طور پر انہیں بیان نہیں کیا جاتا، نیز ان کے تعداد بھی محصور نہیں اس لئے بھی انہیں بیان نہیں کیا جاتا۔ ذیل میں ان میں چند کا ذکر کیا جاتا ہے۔

أعطى	أَعْطَيْتُهُ مَبْلَغاً مِنَ المَالِ	وَهَبَ	وَهَبْتُهُ سَاعَةً ثَمِيْنَةً
مَنَحَ	مَنَحَتِ المَدْرَسَةُ الطَّالِبَ المُجْتَهِدَ جَائِزَةً	مَنَعَ	مَنَعَ المُعَلِّمُ تَلامِيْذَهُ الدُّخُوْلَ فِيْ المَلْعَبِ
سَأَلَ	سَأَلَ الفَقِيْرُ الغَنِيَّ حَاجَةً	كَسَا	كَسَوْنَا العِظَامَ لَحْماً
سَلَبَ	إِنْ يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئاً	هَدَى	إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيْلَ
جَنَّبَ	جَنَّبَ الأَبُ أَبْنَاءَهُ مَخَا[illegible] كَثِيرَةً		

سبق: 64

افعالِ مقاربہ

افعالِ مقاربہ ان افعال کو کہا جاتا ہے جو کسی کام کے امکان، توقع یا اس کے شروع ہو جانے کو بیان کرنے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ یہ افعال بھی افعالِ ناقصہ کی طرح مبتدا و خبر پر داخل ہو کر مبتدا کو مرفوع اور خبر کو منصوب بناتے ہیں اور اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ خبر کا حصول اسم کے لئے قریب ہے۔

افعالِ مقاربہ کی تین قسمیں ہیں:

① وہ افعال جو "أن" کے بغیر اور "أن" کے ساتھ دونوں طرح استعمال کئے جاتے ہیں، جیسے: **كَادَ، كَرَبَ، أَوْشَكَ**۔

② وہ افعال جو لازمی طور پر "أن" کے ساتھ استعمال کئے جاتے ہیں جیسے: **عَسَى، حَرَى، إِخْلَوْلَقَ**۔ انہیں افعالِ رجاء بھی کہتے ہیں۔

③ وہ افعال جو "أن" کے بغیر استعمال کئے جاتے ہیں جیسے: **شَرَعَ، جَعَلَ**۔ انہیں افعالِ شروع بھی کہا جاتا ہے۔

كَادَ کے تمام صیغے ماضی مضارع وغیرہ مستعمل ہیں اور یہ خبر کے قریب الوقوع ہونے کو بیان کرتا ہے، یعنی کام ابھی شروع نہیں ہوا، بلکہ بس شروع ہونے ہی والا ہے۔ اس کی خبر عموماً فعل مضارع پر مشتمل ہوتی ہے اور "أن" کے بغیر آتی ہے، جیسے: **كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَداً**۔ قریب ہے کہ لوگ اس کو چمٹ جائیں۔ **إِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِيْ وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ**۔ (ہارون علیہ السلام نے کہا) لوگوں نے مجھے کمزور کر پایا اور قریب تھا کہ مجھے قتل کر دیتے۔

بعض اوقات "کاد" ارادے کے لئے استعمال ہوتا ہے، جیسے: **إِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ أَكَادُ أُخْفِيْهَا**۔ یقیناً قیامت کی گھڑی آنے والی ہے، میں اس کا وقت مخفی رکھنا چاہتا ہوں۔

کبھی "كَاد" کی خبر پر "أن" داخل ہوتا ہے جیسے: **كَادَ الْفَقْرُ أَنْ يَكُوْنَ كُفْراً**۔

بعض اوقات "كَادَ" زائدہ ہوتا ہے اور کلام کے صلے کے طور پر واقع ہوتا ہے جیسے: **إِذَا أَخْرَجَ** يَدَهُ لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا۔ (ایسی تاریکی کہ) جب آدمی اپنا ہاتھ نکالے تو اسے بھی نہ دیکھنے پائے۔

كَرَبَ: یہ ظاہر کرتا ہے کہ فاعل نے خبر پر مشتمل کام کا آغاز کر دیا، جیسے: **كَرَبَ زَيْدٌ يَخْرُجُ**۔ زید نے نکلنا شروع کیا ہے۔ **كَرَبَ الصَّيْفُ يَأْتِيْ**۔ قریب ہے کہ گرمی کا موسم آئے۔ **كَرَبَ يَفْعَلُ كَذَا وَكَذَا**۔ قریب ہے کہ وہ ایسا ایسا کرے۔ **كَرَبَ الشَّمْسُ لِلْمَغِيْبِ**۔ سورج بس ڈوبنے ہی والا ہے۔

أَوْشَكَ: یہ بھی کام کے آغاز کی قربت بیان کرتا ہے اور عموماً اس کی خبر پر "أن" داخل ہوتا ہے جیسے: **أَوْشَكَ بَكْرٌ أَنْ** يَذْهَبَ۔ بکر بس جانے ہی والا ہے۔ أوشك کے دیگر مشتقات بھی یہی عمل کرتے ہیں، جیسے: **يُوْشِكُ** أَحَدُكُمْ أَنْ يُصَلِّيَ الْفَجْرَ أَرْبعاً۔ قریب ہے کہ تم میں سے ایک آدمی فجر میں (دو کے بجائے) چار رکعات پڑھے گا۔

افعالِ شروع: یہ افعال ظاہر کرتے ہیں کہ فاعل نے خبر پر مشتمل کام کا آغاز کر دیا ہے۔ مشہور افعالِ شروع چار ہیں:

طَفِقَ، جَعَلَ، شَرَعَ، أَخَذَ۔ ان کے علاوہ: أَنْشَأَ، عَلِقَ، قَامَ، أَقْبَلَ، هَبَّ، بَدَا بھی استعمال ہوتے ہیں۔ ان افعال کے معنی میں "شروع کیا، کرنے لگا" آتا ہے۔ افعالِ شروع میں صرف ماضی کے طور پر استعمال ہوتے ہیں اور جب اپنے اصلی معنوں میں ہوتے ہیں تو ان کے مضارع اور امر بھی ہوتے ہیں۔ ان کی خبر پر "أن" داخل نہیں ہوتا۔ جیسے: طَفِقَ مَسْحاً بِالسُّوْقِ وَالأَعْنَاقِ۔ پھر وہ ان کی پنڈلیوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگے۔ وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ۔ لگے وہ دونوں (آدم وحوا) اپنے اوپر جنت کے پتے ڈھانپنے۔ طَفِقَ الغِلْمَانُ يَتَنَافَسُوْنَ فِي السِّبَاحَةِ۔ لڑکے تیراکی میں مقابلہ کرنے لگے۔

جعل: یہ بھی بعض اوقات کام کے آغاز کو ظاہر کرتا ہے جیسے: جَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَمْسَحُ رَأْسَهُ۔ رسول اللہ ﷺ ان کا سر (یعنی حضرت عمار بن یاسر کا سر) سہلانے لگے۔ جَعَلَ يَمْسَحُ سَاقَهُ۔ وہ اپنی پنڈلی ملنے لگا۔ أَنْشَأَتِ السَّمَاءُ تُمْطِرُ فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْرُوْنَ إِلَى هُنَا وَإِلَى هُنَاكَ۔ آسمان برسنے لگا تو لوگ یہاں اور وہاں دوڑنے لگے۔

أَخَذَ: بعض اوقات کام شروع ہوجانے کو بیان کرتا ہے جیسے: أَخَذْتُ أَكْتُبُ۔ میں لکھنے لگا۔ جَاءَ الرَّبِيْعُ فَأَخَذَتِ الأَزْهَارُ تَتَفَتَّحُ۔ بہار کا موسم آیا تو پھول کھلنے لگے۔ أَخَذَ الثَّوْبُ يَبْلَى۔ کپڑا بوسیدہ ہونے لگا۔ أَخَذَتِ الأَشْجَارُ تُوْرِقُ۔ درختوں پر پتے نمودار ہونے لگے۔ أَخَذَ الطِّفْلُ يَمْشِيْ۔ بچے نے چلنا شروع کردیا ہے۔

متفرق افعالِ شروع:

شَرَعَ: جیسے: شَرَعَ الولدُ يَبْكِي۔ لڑکا رونے لگا۔ انتهى الامتحانُ وَشرع التَّلاميذُ يُسافرون إلى أوطانِهِم۔ امتحان ختم ہوا اور لڑکے اپنے وطنوں کو جانے لگے۔

قَامَ: جیسے: قَامَ الأولادُ يَجْتَهِدُوْنَ فِي الدَّرْسِ لڑکے پڑھائی میں محنت کرنے لگے۔

هَبَّ: جیسے: هَبَّ عليٌّ يدعو النَّاسَ إِلَى الخَيْرِ۔ علی لوگوں کو بھلائی کی طرف بلانے لگا۔

عَلِقَ: جیسے: عَلِقَ الزَّارِعَانِ يَقْتَتِلَانِ عَلَى شِبْرِ أَرْضٍ۔ دونوں کاشتکار ایک گز زمین پر لڑنے لگے۔

اصْفَرَّ: جیسے: اِصْفَرَّ وَجْهُ المُذْنِبِ۔ مجرم کا چہرہ زرد ہونے لگا۔

افعالِ رجاء: افعالِ رجاء کسی خبر کے وقوع کی امید کا اظہار کرتے ہیں۔ ان کے بعد "أن" کا استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ تین ہیں:

حَرَى جیسے: حَرَى أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ۔ ممکن ہے کہ یہ بات ہو۔ حَرَى المُسافرُ أَنْ يَّعُوْدَ۔

اِخْلَوْلَقَ: جیسے: اِخْلَوْلَقَتِ السَّحَابَةُ أَنْ تُمْطِرَ۔ امید ہے کہ بادل برس جائے۔ اِخْلَوْلَقَ المُهْمِلُ أَنْ يَّجْتَهِدَ۔

عَسَى: فعلِ جامد ہے، اس سے صرف ماضی کی گردان آتی ہے، اس کے علاوہ کوئی فعل مستعمل نہیں۔ یہ محبوب اور مطلوب چیزوں میں امید اور رجاء کے اظہار کے لئے لعلّ کی طرح استعمال ہوتا ہے اور مکروہ چیزوں میں خوف کے اظہار کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

عَسَى کا مفعول ایک پورا جملہ ہوتا ہے، جس کے مضارع پر "أن" لگاتے ہیں۔ بعض اوقات عسی کے اسم کا ذکر کیا

جاتا ہے اور بعض اوقات اسم کا ذکر نہیں کیا جاتا بلکہ اس کی جگہ فعل مضارع "أن" کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں خبر کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ عسی تامہ ہوتا ہے جیسے: عَسَى اللهُ أَنْ يَّأْتِيَ بِالْفَتْحِ۔ عسی فعل مقارب، لفظ اللہ اس کا اسم، أن ناصبہ مصدریہ یأتِي فعل بافاعل، بالفتح جار مجرور مل کر ظرف لغو، فعل اپنے فاعل و متعلق سے مل کر بتاویل مصدر خبر، عسی اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

عَسَى أَنْ يَخْرُجَ زَيْدٌ۔ عسی فعل مقارب، أن ناصبہ مصدریہ، يخرجُ فعل، زيدٌ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل جملہ فعلیہ خبریہ بتأویلِ مصدر فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ذیل کے جملوں کی اسی طرح ترکیب کریں:

عَسَى اللهُ اَنْ يَكُفَّ بَأْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا - اُوْلٰئِكَ عَسَى اللهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ - عَسَى اللهُ اَنْ يَّأْتِيَ بِالْفَتْحِ - عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ - عَسَى اللهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ - عَسَى اللهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعاً - عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ - عَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْراً مِّنْ جَنَّتِكَ - عَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ سَوَاءَ السَّبِيْلِ - عَسَى اللهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً - عَسٰى رَبُّهٗ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗ اَزْوَاجاً خَيْراً مِّنْكُنَّ - عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ - عَسٰى رَبُّنَا اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْراً مِّنْهَا - عَسٰى اُوْلٰئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ - عَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ - عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ - عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْباً - عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَاماً مَّحْمُوْداً - عَسٰى اَنْ يَّهْدِيَنِيْ رَبِّيْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَداً - عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ تَسْتَعْجِلُوْنَ - عَسٰى اَنْ يَّنْفَعَنَا اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَداً - عَسٰى اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ - عَسٰى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْراً مِّنْهُمْ - عَسٰى اَنْ يَّكُنَّ خَيْراً مِّنْهُنَّ - هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا - هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ۔

يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ۔ يَكَادُ فعل مقارب، سَنا برقه مرکب اضافی اس کا اسم، يذهب فعل بافاعل، بالأبصار جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل و متعلق سے مل کر منصوب محلا خبر یکاد، یکادُ اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ذیل کے جملوں کی اسی طرح ترکیب کریں:

مَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ - تَاللهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ - اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا - تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ - يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْءُ - كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ - اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْلَآ اَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا - اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِيْ بِهٖ لَوْلَآ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا - كَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ - اِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ - اِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ - لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَداً - لَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيْلاً - تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ - يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ - لَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ - وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ - مَا لِهٰٓؤُلَاءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ

يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثاً - وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْماً لاَ يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثاً - يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا - طَفِقَ مَسْحاً بِالسُّوْقِ وَالأَعْنَاقِ - طَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ۔

افعالِ مقاربہ کے عمل کو ملحوظ رکھتے ہوئے ذیل کے جملوں پر اعراب لگائیں:

إذا رأوا الظالم فلم يأخذوا على يديه أوشك ان يعمهم الله بعقاب - قد أوشك الرجل أن يخرج فلا يرجع حتى تحدثه نعلاه وسوطه ما أحدث أهله بعده - يوشك رجل شبعان على اريكته يقول: عليكم بهذا القرآن - يوشك ان يضرب الناس أكباد الابل يطلبون العلم - يوشك ان طالت بك مدة ان ترى اقواما فى ايديهم مثل اذناب البقر - يوشك الفرات ان يحسر عن كنز من ذهب - كاد يقتله العطش - جاء رجل من الانصار بصُرّة كادت كفه تعجز عنها - اوشك الربيع ان يُقبل - اجدبت الأرض ان يُقبل وتتفتح الازهار - كاد الوقت يقطعنا - اوشك الماء ان يغيض - شرع المهندسون يخططون الملعب، واخذ العمال يضعون حجر الأساس، وبدأ الناس يتسابقون فى الاحتفال به، وجعل اللاعبون يتدربون بنشاط - كرب المطر يهطل - اوشك الغيم ان ينقشع - كاد اللاعب يسقط على الارض. عسى الكرب الذى امسيت فيه يكون وراءه فرج قريب.

ذیل کے جملوں کے شروع میں دیئے گئے افعالِ مقاربہ لگائیں اور ان کی وجہ سے ہونے والی تبدیلی کا خیال رکھیں جیسے:

أرجو أن تنفرجَ الأزمةُ قريباً	عسى	عسى الأزمة أن تنفرجَ	
يُنشئُ حسامٌ حديقةً جميلةً	شرع	سيحضر المدير حالاً	يوشك
يكتب فيصلٌ رسالةً إلى أسرته	بدأ	أرجو أن يعم الإسلام أرجاء العالم	عسى
الجنود يدافعون عن الوطن	هبَّ	يقرأ زيادُ التقرير	أخذ
سينتهي الرئيس من حديثه	كاد	أرجو أن يعالج الطبُّ الأمراض المستعصية	عسى

سبق: 65

افعالِ مدح وذم

افعالِ مدح وذم کسی چیز کی تعریف یا مذمت کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔افعال مدح وذم میں تین چیزوں کو ملحوظ رکھنا چاہیے:

① فعل مدح ② ان کا فاعل ③ مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم

افعال مدح وذم چار ہیں، دو مدح کے لئے جیسے: نِعْمَ حَبَّذَا۔ اور دو ذم کے لئے آتے ہیں جیسے: بِئْسَ، سَاءَ۔ یہ افعال افعالِ جامدہ میں سے ہیں، عام افعال کی طرح ان کی تمام گردانیں نہیں آتیں، البتہ ان میں تذکیر وتانیث پائی جاتی ہے۔

فائدہ:

اگر حبذا کے شروع میں حرف نفی آجائے تو یہ ذم پر دلالت کرتا ہے، جیسے:

ألاحبّذا عَاذِرِيْ فِيْ الهَوى ولاَ حبّذا الجاهِلُ العَاذِلُ

افعالِ مدح وذم کا فاعل فعل کے بعد آتا ہے اور حبّذا میں فاعل اسم اشارہ ''ذا'' ہے، جب کہ باقی افعال کے فاعل تین صورتوں میں سے کسی ایک صورت میں ہوتے ہیں:

① فاعل معرف باللام ہو، جیسے: نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ

② معرف باللام کی طرف مضاف ہو، جیسے: نِعْمَ صَاحِبُ القَوْمِ زَيْدٌ

③ فاعل ضمیر مستتر کی صورت میں ہو اور نکرۂ منصوبہ سے اس کی تمیز لائی جائے، جیسے: نِعْمَ رَجُلاً زَيْدٌ۔ اس میں نِعْمَ کا فاعل ضمیر مستتر معبر بہ هُوَ ہے، اور رَجُلاً اس کی تمیز ہے۔

افعال مدح وذم کے فاعل کے بعد ایک دوسرا اسم استعمال کیا جاتا ہے تا کہ کسی خاص شخص کی مدح یا مذمت کی جائے۔اس اسم کو مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کہتے ہیں۔اور ترکیب میں یہ اسم مبتدا بنتا ہے۔

فائدہ:

جب کوئی قرینہ موجود ہو تو مخصوص بالمدح والذم کو حذف کرنا جائز ہے۔قرآنِ کریم میں عام طور پر مخصوص بالمدح مخصوص بالذم محذوف ہوتے ہیں، جیسے: فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ القَادِرُوْنَ أي: نَحْنُ، بِئْسَ مَثْوَى الظَّالِمِيْنَ، أي: الجَهَنَّم۔

بعض اوقات ان افعال کے ساتھ ''ما'' کا اضافہ کر کے نِعِمَّا اور بِئْسَمَا بنالیا جاتا ہے۔یہ ''ما'' دراصل اسم موصول ہوتا ہے جو اپنے صلے سے مل کر اس فعل کا فاعل بن جاتا ہے، البتہ بعض اوقات یہ ما صلے کے بغیر بھی استعمال کیا جاتا ہے، جیسے:

إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ، بِئْسَمَا يَأْمُرُكُمْ بِهٖ إِيْمَانُكُمْ، بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ مِنْ بَعْدِيْ۔

افعال مدح وذم کی ترکیب یوں کی جاتی ہے، مثلاً: نِعْمَ عَبْدُ اللهِ خَالِدُ بْنُ الوَلِيْدِ۔ نِعْمَ فعل مدح، عبد الله مرکبِ اضافی فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر خبرِ مقدم۔ خالد موصوف، ابن مضاف، الولیدِ مضاف الیہ، مرکب اضافی صفت، موصوف صفت مل کر مبتدائے مؤخر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ۔اسی طرح ذیل کے جملوں کی ترکیب کریں:

نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ بَكْرٍ - نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ - نِعْمَ الرَّجُلُ الفَقِيْهُ فِي الدِّيْنِ - نِعْمَ سُحُوْرُ المُؤْمِنِ التَّمَرُ - نِعْمَ الإِدَامُ الخَلُّ - نِعْمَ اَجْرُ العَامِلِيْن - حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الوَكِيْلُ - إِنْ تَوَلَّوا فَاعْلَمُوا اَنَّ اللهَ مَوْلَاكُمْ نِعْمَ المَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيْرُ - نِعْمَ عُقْبَى الدَّارُ - وَلَنِعْمَ دَارُ المُتَّقِيْن - نِعْمَ الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقاً - وَلَقَدْ نَادٰنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ المُجِيْبُوْن - وَوَهَبْنَا لِدَاوُدَ سُلَيْمٰنَ نِعْمَ العَبْدُ اِنَّهٗ اَوَّابٌ - اِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِراً نِعْمَ العَبْدُ اِنَّهٗ اَوَّابٌ - نَتَبَوَّأُ مِنَ الجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ نِعْمَ اَجْرُ العَامِلِيْن - وَالأَرْضَ فَرَشْنَاهَا فَنِعْمَ المَاهِدُوْن - فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ القَادِرُوْن - اِنْ تُبْدُوْا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ - اِنَّ اللهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ -

لَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖ اَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْن. لام برائے تاکید، بئس، فعل ذم، ما موصولہ، شروا فعل، واو ضمیر بارز مرفوع متصل فاعل، بہ جار مجرور مل کر متعلق فعل، أنفسهم مرکب اضافی مفعول بہ

ثُمَّ اَضْطَرُّهٗ اِلَى عَذَابِ النَّارِ وَبِئْسَ المَصِيْرُ - حَسْبُهٗ جَهَنَّمُ وَلَبِئْسَ المِهَادُ - مَأْوٰهُمُ النَّارُ وَبِئْسَ مَثْوَى الظَّالِمِيْن - اِشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَناً قَلِيْلاً فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْن - لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْن - لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللهُ عَلَيْهِمْ - اَوْرَدَهُمُ النَّارُ وَبِئْسَ الوِرْدُ المَوْرُوْدُ - اُتْبِعُوْا فِي هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ القِيَامَةِ بِئْسَ الرِّفْدُ المَرْفُوْدُ - اُدْخُلُوا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِيْنَ فِيْهَا فَلَبِئْسَ مَثْوَى المُتَكَبِّرِيْن - يَشْوِي الوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقاً - بِئْسَ لِلظَّالِمِيْنَ بَدَلاً - بِئْسَ الاِسْمُ الفُسُوْقُ بَعْدَ الإِيْمَان - بِئْسَ مَثَلُ القَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيَاتِ اللهِ - بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَا اَنْزَلَ اللهُ - بِئْسَمَا يَأْمُرُكُمْ بِهٖ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْن - بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِي مِنْ بَعْدِيْ -

اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتاً وَسَاءَ سَبِيْلاً - وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطَانُ لَهٗ قَرِيْناً فَسَاءَ قَرِيْناً - مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُقْتَصِدَةٌ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَاءَ مَا يَعْمَلُوْن - اَلَا سَاءَ مَا يَزِرُوْن - سَاءَ مَثَلاً القَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا - اِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْن - سَاءَ لَهُمْ يَوْمَ القِيَامَةِ حِمْلاً - سَاءَ مَطَرُ المُنْذَرِيْن - فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَاءَ صَبَاحُ المُنْذَرِيْن - مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَسَاءَتْ مَصِيْراً - بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقاً۔

درج ذیل جملوں پر اعراب لگائیں:

نعم الولد أسيد - بئس الشيء الكذب - نعمت البدعة هذه - نعم الحياة الآخرة - بئس الخلق الخيانة - ساءت المرأة حمالة الحطب - بئس العدو اليهود - نعم القائد قائدا خالد بن الوليد - نعم عمل الطالب الاجتهاد - حبذا الإخلاص في العمل - نعم صديقا المخلص - نعم حارس كرة القدم رواحة۔

سبق: 66

افعالِ تعجب

تعجب کے اظہار کے لئے افعالِ تعجب کا استعمال کیا جاتا ہے۔ ثلاثی مجرد کے ہر باب سے فعلِ تعجب کے دو صیغے ہیں:
① مَا أَفْعَلَهُ ② أَفْعِلْ بِهِ جیسے:

مَا أَفْعَلَهُ		
مَا أَحْسَنَ زَيْدًا	مَا أَظْلَمَهُمْ	مَا أَنْفَعَ
زید کتنا حسین ہے	وہ کتنے ظالم ہیں	وہ کتنا فائدہ مند ہے
مَا كَانَ أَجْمَلَ مَنْظَرَ الْبُسْتَانِ	مَا يَكُوْنُ أَطْيَبَ مَنْظَرَ الْبَحْرِ	مَا أَجْمَلَ الْمَسْجِدَ الْجَامِعَ
باغ کا منظر کس قدر خوب صورت تھا	سمندر کا منظر کیا ہی پاکیزہ ہوگا	جامع مسجد کس قدر خوب صورت ہے
مَا أَجْهَلَ هٰذَا الْقَوْمُ	مَا أَكْفَرَهُ	مَا أَعْدَلَ الْقَاضِيَ
یہ قوم کس قدر جاہل ہے	کتنا سخت منکرِ حق ہے	قاضی کس قدر انصاف کرنیوالا ہے
مَا أَطْيَبَ الطَّعَامَ	مَا أَسْرَعَ الْقِطَارَ	مَا كَانَ أَقْصَرَ
کھانا کتنا اچھا ہے	ریل گاڑی کس قدر تیز رفتار ہے	وہ کس قدر کم تھا
	مَا أَلَذَّ التُّفَّاحَ	
	سیب کتنا لذیذ ہے	

أَفْعِلْ بِهِ		
أَحْسِنْ بِزَيْدٍ	أَعْلِمْ بِهِ	أَجْمِلْ بِالْمَنْظَرِ
زید کس قدر اچھا ہے	وہ کیا ہی خوب جاننے والا ہے	منظر کتنا حسین وجمیل ہے
أَعْظِمْ بِهِ	أَكْرِمْ بِهِ	أَشْدِدْ بِحُمْرَةِ الْوَرْدِ
وہ کتنا زبردست ہے	وہ کتنا شریف ہے	گلاب کس قدر سرخ ہے
أَبْصِرْ بِهِمْ وَأَسْمِعْ	أَحْسِنْ بِزَيْدٍ	أَعْلِمْ بِهِ
کیا خوب ہے وہ دیکھنے والا اور سننے والا	زید کس قدر اچھا ہے	وہ کیا ہی خوب جاننے والا ہے
	أَكْتِبْ بِهِ	
	کیا خوب کاتب ہے	

❶ مَا أَفْعَلَهُ یعنی مَا أَحْسَنَ زَيْدًا کی تقدیری عبارت یوں ہے: أَيُّ شَيْءٍ أَحْسَنَ زَيْدًا۔ ''ما'' أَيُّ شَيْءٍ کے معنی میں مرفوع محلاً مبتدا ہے اور أَحْسَنَ فعل، ضمیر مستتر معبر بہ هُوَ فاعل زَيْدًا مفعول بہ، فعل فاعل مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ

مرفوع محلا خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

اس کی تقدیر یوں بھی بیان کی جاتی ہے: الَّذِیْ أَحْسَنَ زَیْدًا شَیْءٌ عَظِیْمٌ۔ یعنی خبر محذوف مانی جاتی ہے۔

❷ اَفْعِلْ بِہٖ۔ یعنی اَحْسِنْ بِزَیْدٍ۔ کی تقدیری عبارت یوں ہے: اَحْسِنْ صیغہ امر بمعنی فعل ماضی، با جارہ زائدہ، زیدٌ مجرور لفظاً مرفوع محلا مبتدا۔ أَحْسِنْ بِزَیْدٍ بمعنی اَحْسَنَ زَیْدٌ بمعنی صَارَ زَیْدٌ ذَا حُسْنٍ۔

اگر ثلاثی مزید سے فعل تعجب بنانا ہو تو اسی باب کے مصدر کے شروع میں مَا أَشَدَّ کا اضافہ کیا جاتا ہے مثلاً: مَا أَشَدَّ إِخْضِرَارَہٗ، ما أشدَّ بِاخْضِرَارِہٖ وہ کتنا زیادہ سبز ہے!

ماضی میں تعجب کے اظہار کے لئے "ما" کے بعد کان کا اضافہ کیا جاتا ہے، جیسے: مَا کَانَ أَجْمَلَ مَنْظَرَ الْبُسْتَانِ۔

مستقبل میں تعجب کے اظہار ک لئے "ما" کے بعد یکون کا اضافہ کیا جاتا ہے جیسے: مَا یَکُوْنُ أَطْیَبَ مَنْظَرَ الْبَحْرِ۔

فعل تعجب کا فاعل اسم ضمیر مستتر (ھُوَ) ہوتا ہے اور جس اسم پر تعجب ظاہر کیا جاتا ہے وہ مفعول (منصوب) ہوتا ہے، جیسے: مَا أَجْھَلَ ھٰذَا الْقَوْمَ!

ذیل کے جملوں پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں:

ما اعظم التضحیۃ - ما اکرم العرب - ما اعظم الاسلام - ما افقرنی الی عفو اللہ - ما اعذب الشعر وما اروعہ. ما اجبن العدو - ما اقبح النفاق - اعذب بالقرآن - اجمل بالطبیعۃ - اطیب بالھواء - اعذب بالماء - ما افضل استعمال السواك - ما اجمل اصباح السماء صافیۃ - ما اشد حمرۃ الرمان - ما اجمل ان لا ینسی الرجل وطنہ - ما کان اقوی شعبنا۔

سبق: 67

اسمائے عاملہ

اس باب میں ان اسماء کا بیان ہے جو عمل کرتے ہیں۔ اسمائے عاملہ گیارہ ہیں:

اسمائے شرطیہ: اوّل اسمائے شرطیہ: اسمائے شرطیہ درج ذیل ہیں:

مَنْ	جو شخص	مَا	اگر	مَهْمَا	کوئی بھی
أَيٌّ	جو، جن	حَيْثُمَا	جب کہ	إِذْمَا	جب کہ
مَتٰى	جب	اَيْنَمَا	جہاں بھی، جدھر بھی	اَنّٰى	جہاں

انہیں اشعار کی صورت میں بھی یوں بیان کیا گیا ہے۔

من وما مهما وايٌّ حيثما إذ ما متى اينما انى نه اسم جازمند مر فعل را

بعض حضرات "اَيَّان" (بمعنی جب) کو بھی اسمائے شرطیہ میں شمار کرتے ہیں۔ یہ تمام اسماء ہیں، "إذما" میں بعض اختلاف کرتے ہیں اور اسے حرف قرار دیتے ہیں۔

یہ اسماء فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں اور "إن" شرطیہ کے معنی میں ہوتے ہیں، "إن" شرطیہ کے معنی میں ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح "إن" سببیت کے لئے آتا ہے اور فعل مضارع پر داخل ہو کر اسے جزم دیتا ہے، اسی طرح یہ اسماء بھی سببیت کے لئے آتے ہیں اور فعل مضارع پر داخل ہو کر اسے جزم دیتے ہیں۔ اسمائے شرطیہ اور "إنْ" میں فرق یہ ہے کہ "إن" حرف غیر مستقل ہے اور اسمائے شرطیہ بذات خود مستقل ہیں۔

"مَن" عموماً ذوی العقول کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے: مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُّجْزَ بِهٖ جو شخص بھی برائی کرے گا اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا۔

"ما" غیر ذوی العقول کے لئے آتا ہے جیسے: مَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللهُ۔ تم جو بھی بھلائی کا کام کرتے ہو اللہ اسے جانتا ہے۔

مهما: اسم شرط ہے، ظرفیت کے معنی میں استعمال نہیں ہوتا، بعض کے نزدیک ظرفیت کے لئے ہے۔ یہ بسیط یعنی ایک ہی کلمہ ہے، مرکب یعنی دو کلموں کا مجموعہ نہیں۔ جب کہ بعض کہتے ہیں کہ یہ مرکب ہے اور اصل میں "مأمَا" تھا۔ ہمزہ حرف حلقی کی جگہ "ها" لگائی تو "مهما" بن گیا، اصل "ما" پہلا ہے اور دوسرا زائدہ ہے، "أمَّا" اسی سے بنتا ہے لیکن حرف ہوتا ہے۔ اس کے عمل کے لئے ذیل کی مثالوں میں غور کریں:

مَهْمَا تَأْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ - مَهْمَا يَكْتُمُ النَّاسُ فَقَدْ يَعْلَمُهُ

کی سببیت سے یہ بات جاننی چاہیے کہ شرط و جزا میں اصل سببیت ہے، اگر کہیں سببیت نہ ہو تو اسے شرط و جزا نہیں کہیں گے، اگر چہ اس کی شکل و صورت شرط و جزا والی ہو مثلاً: کوئی اسم شرط ہو اور اس کے بعد "فا" ہو جیسے: مَن كفر فامتعه۔ مذکورہ بالا مثال میں "من" اسم شرط اس کے بعد "فا" ہے شرط و جزا کی ہیئت ہے، لیکن سببیت نہ ہونے کی وجہ سے یہ شرط و جزا نہیں، اس لئے کہ کفر تمتع کا سبب نہیں۔

اللهُ - مَهْمَا تُنْفِقْ مِنْ نَفَقَةٍ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ - مَهْمَا تَأْمُرِيْ الْقَلْبَ يَفْعَل - مَهْمَا تُبْطِنْ تُظْهِرْهُ الْأَيَّامُ - ذُو الرَّأْيِ مَهْمَا يَقُلْ يَصْدُق - مَهْمَا تَنْزِلْ بِأَمْرِيْ شَدِيْدَةٌ يَجْعَلِ اللهُ بَعْدَهَا فَرَجاً - مَهْمَا تَجَشَّمْنِيْ تَجَشَّمْتُ۔

چونکہ اسمائے شرط مبنی ہیں اور مبنی کا اعراب محلی ہوتا ہے، لہٰذا دیکھا جائے گا کہ ان تینوں کے بعد آنے والا فعل شرط لازم ہے یا متعدی؟ اگر فعل شرط متعدی ہو اور اس کا مفعول بہ موجود ہو جیسے:

مَنْ يَعْمَلْ سُوْءً يُّجْزَ بِهٖ - مَا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللهِ - مَهْمَا تَأْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ -

یا فعل شرط لازم ہو، جیسے: مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ، مَهْمَا تَعِشْ تَسْمَعْ بِمَا لَا تَسْمَعْ

یا فعل شرط فعل ناقص کیساتھ ہو، جیسے: مَنْ كَانَ فِيْ الضَّلَالَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا

ان تینوں صورتوں میں یہ تینوں مرفوع محلا مبتدا ہوں گے، البتہ خبر میں اختلاف ہے، بعض کے نزدیک صرف فعل شرط مَا اسم شرط مبنی بر سکون مرفوع محلا مبتدا أَصَابَكَ فعل فاعل مفعول بہ مِنْ حَسَنَةٍ جار مجرور ظرف مستقر متعلق ثابتا حال فَا جزائیہ مِنَ اللهِ جار مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق ثَابِتٌ خبر برائے مبتدائے محذوف هِيَ، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر خبر برائے "مَا" مبتدا۔

مَهْمَا اسم شرط مبنی بر سکون مرفوع محلا مبتدا تَأْتِنَا فعل فاعل مفعول بہ بِهٖ جار مجرور ظرف لغو برائے فعل مِنْ اٰيَةٍ ظرف مستقر متعلق ثابتاً حال لِتَسْحَرَنَا لام برائے تعلیل (اس کے بعد أن ناصبہ مقدر ہوتا ہے جو جملے کو مصدر کی تاویل میں کرتا ہے) تَسْحَرَنَا فعل فاعل مفعول بہ بِهَا جار مجرور ظرف لغو برائے فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر بتاویل مصدر مجرور برائے لام تعلیل، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ثانی برائے تَأْتِنَا، فَا جزائیہ مَا مشبہ بلیس نَحْنُ اسمِ ما، لَكَ جار مجرور متعلق مقدم بِا زائدہ مُؤْمِنِيْنَ مجرور لفظاً منصوب محلاً خبرِ ما، ما اپنے اسم وخبر سے مل کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر خبر برائے مهما مبتدا۔

بعض کے نزدیک صرف جزا اور بعض کے نزدیک فعل شرط اپنی جزا کے ساتھ مل کر خبر بنے گا۔ اس صورت میں جزا میں ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو اسم مبتدا کی طرف لوٹے جیسے: مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاْءَةُ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ "لہ" ضمیر کا مرجع "من" ہے اور "من" سے مقتدی مراد ہے، تو مطلب یہ ہوا کہ جس کا امام ہو تو امام کی قرأت مقتدی کے لئے کافی ہے۔

اگر ان تینوں کے بعد آنے والا فعلِ شرط متعدی ہو اور اس کا مفعول بہ نہ ہو تو اس کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے محلا منصوب ہوں گے، جیسے: مَنْ يَّهْدِ اللهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ، مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا

مَنْ اسم شرط مبنی بر سکون مرفوع محلا مبتدا، يَعْمَلْ فعل ضمیر مستتر معبر بہ (هُوَ) فاعل سُوْءً مفعول بہ فعل فاعل مفعول بہ مل کر شرط يُجْزَ فعل مضارع مجہول ضمیر مستتر معبر بہ (هُوَ) نائب فاعل بِهٖ جار مجرور ظرف لغو فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر خبر برائے مبتدا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ۔

مَنْ اسم شرط مبنی بر سکون مرفوع محلا مبتدا كَفَرَ فعل فاعل جملہ فعلیہ شرط، فا جزائیہ، عَلَيْهِ جار مجرور متعلق ثابتٌ خبر مقدم، كُفْرُهٗ مرکب اضافی مبتدائے مؤخر مبتدا اخبر جملہ اسمیہ جزا، شرط جزا مل کر خبر برائے مَنْ مبتدا۔

مَنْ اسم مرفوع محلا مبتدا، كَانَ فعل ناقص، ضمیر مستتر (هُوَ) اس کا اسم، فِيْ الضَّلَالَةِ جار مجرور متعلق ثابتاً خبر فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر شرط، فا جزائیہ لِيَمْدُدْ فعل امر غائب لَهٗ جار مجرور ظرف لغو الرَّحْمٰنُ فاعل مَدًّا مفعول مطلق فعل فاعل متعلق جملہ فعلیہ جزا، شرط جزا مل کر خبر برائے مَنْ مبتدا۔

مَنْ اسم شرط مبنی بر سکون منصوب محلا مفعول بہ مقدم، يَهْدِ فعل اللهُ فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر شرط فا جزائیہ هُوَ مبتدا، الْمُهْتَدِيْ خبر، مبتدا خبر جملہ اسمیہ جزا۔ مَا اسم شرط مبنی بر سکون منصوب محلا مفعول بہ مقدم نَنْسَخْ فعل فاعل مِنْ اٰيَةٍ جار مجرور ظرف مستقر متعلق ثابتاً صفت برائے اسم شرط او حرف عطف نُنْسِهَا فعل فاعل مفعول بہ جملہ فعلیہ معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر شرط، نَأْتِ فعل فاعل بِخَيْرٍ جار مجرور ظرف لغو برائے نَأْتِ مِنْهَا ظرف لغو برائے خَيْرٍ، أَوْ عاطفہ مِثْلِهَا معطوف برائے خَيْرٍ۔

اگر فعل شرط فعل ناقص ہو اور اس کی خبر نہ ہو تو فعل ناقص کی خبر ہونے کی وجہ سے محلاً منصوب ہوں گے، جیسے: مَهْمَا يَكُنْ عَمَلُكَ فَأَنْتَ مَلُوْمٌ۔

ذیل کی مثالوں میں مَنْ شرطیہ مرفوع محلاً مبتدا واقع ہو رہا ہے، اس بات کا لحاظ رکھتے ہوئے ان کی ترکیب کریں:

مَنْ يَشَأْ اللهُ يُضْلِلْهُ - مَنِ اعْتَدَىٰ عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ - مَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوْتِيَ خَيْراً كَثِيْراً - مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِيْناً فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ - مَنْ لَمْ يَطْعَمْهُ فَإِنَّهُ مِنِّيْ - مَنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللهِ الْكَذِبَ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَأُولٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُوْنَ - مَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِناً - مَنْ يَعْتَصِمْ بِاللهِ فَقَدْ هُدِيَ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ - مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ - مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ أَجْراً عَظِيْماً - مَنْ يُّرِدِ اللهُ فِتْنَتَهُ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهُ مِنَ اللهِ (حال مقدم) شَيْئاً - مَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ - مَنْ يُّشْرِكْ بِاللهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ - مَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللهُ مِنْهُ - مَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ - مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ - مَنْ كَانَ يَرْجُوْ لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلاً صَالِحاً - مَنْ يَّأْتِ رَبَّهُ مُجْرِماً فَإِنَّ لَهُ جَهَنَّمَ - مَنْ يَنْقَلِبْ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللهَ شَيْئًا - مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ أَثَاماً - مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا - مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ - مَنْ يَّشْكُرْ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ - مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِيْ حَرْثِهِ - مَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَاناً - مَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَىٰ نَفْسِهِ - مَنْ يُّؤْمِنْ بِاللهِ يَهْدِ قَلْبَهُ - مَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ - مَنِ اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيْمٌ - مَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ - مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَاناً وَّظُلْماً فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَاراً - مَنْ يَّكُنِ الشَّيْطَانُ لَهُ (حال مقدم) قَرِيْناً فَسَاءَ قَرِيْناً - مَنْ يُّشْرِكْ بِاللهِ فَقَدِ افْتَرَىٰ إِثْماً عَظِيْماً۔

مَنْ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ - مَنْ يَتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْإِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيْلِ - مَنْ يُبَدِّلْ نِعْمَةَ اللهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُ فَإِنَّ اللهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ - مَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ - مَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا - مَنْ يُّطِعِ اللهَ وَرَسُوْلَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ - مَنْ يُّرِدْ أَنْ يُّضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقاً - مَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهُ فِيْهَا حُسْناً - مَنْ يَّتَّقِ اللهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجاً - مَنْ يُطِعِ اللهَ وَرَسُوْلَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ۔

مَنْ يَكْفُرْ بِهِ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُوْنَ - مَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ - مَنْ يَّغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - مَنْ يَّلْعَنِ اللهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ نَصِيْراً - مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ نَصِيْبٌ مِّنْهَا - مَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ يَجِدْ فِي الْأَرْضِ مُرَاغَماً كَثِيْراً - مَنْ يَّكْفُرْ بِهِ مِنَ الْأَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهُ - مَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوَىٰ - مَنْ يُّهِنِ اللهُ فَمَا لَهُ مِنْ مُكْرِمٍ - مَنْ يَّظْلِمْ مِنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَاباً كَبِيْراً - مَنْ يَّتَوَلَّ

يُعَذِّبْهُ عَذَاباً أَلِيماً - مَنْ يَّسْتَمِعِ الآنَ يَجِدْ لَهُ شِهَاباً رَّصَداً - مَن يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَاباً صَعَداً -

مَا أُوْتِيْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الحَيَاةِ الدُّنْيَا - مَا تُنفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِأَنْفُسِكُمْ - مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أو نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أو مِثْلِهَا - مَا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللهِ - مَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ - مَا تُقَدِّمُوْا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللهِ - مَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللهَ بِهٖ عَلِيْمٌ - مَا أَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ - مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْماً - مَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ -

اسمائے شرطیہ کے عمل کو ملحوظ رکھتے ہوئے ذیل کے جملوں پر اعراب لگائیں:

من لا يرحم لا يُرحم - مهما تنصحه يفعل ما يريد - من يحفظ القصيدة ينل درجة - مهما تبذلوا في العمل من جهد فلن تنجزوه اليوم - من يتوكل لي ما بين لحييه اتوكل له بالجنة - مهما تكتم الناس فقد علمه الله - ما تخلل فليفظ وما لاك بلسانك فليبتلع - من تشبه بقوم فهو منهم - لا يحل أن يكون للمسلمين أميران، فانه مهما يكن ذلك يختلف امرهم - مهما اناديهم بهذا الامر ارى منهم ما اكره - من لم يشكر الناس لم يشكر الله - من لم يسأل الله يغضب عليه -

اری العمر کنزا ناقصا كل ليلة وما تُنقِص الايام والدهر ينفد
مهما تعط بطنك سؤله وفرجك نالا منتهى الذم أجمعا
مهما تكن عند امرئٍ من خليقة وإن خالها تُخفى على الناس تعلم

سبق: 68

باقی اسمائے شرط

متی شرط کے ساتھ ساتھ ظرف زمان بھی ہے یعنی شرط اور جزا کا تحقق کے زمانے پر بھی دلالت کرتا ہے، جیسے: مَتَى تُخْلِصْ فِيْ عَمَلِكَ تَنَلْ رِضَى اللهِ. جب تم اپنے عمل میں مخلص ہوگے تو اللہ کی رضا حاصل کرلوگے۔ اسی طرح شاعر کا قول ہے۔

أَنَا ابْنُ جَلَا وَطَلَاعِ الثَّنَايَا مَتَى أَضَعُ العِمَامَةَ تَعْرِفُوْنِيْ

''میں اس شخص کا بیٹا ہوں جو معاملات کو واضح کرنے والا اور چوٹیوں کو سر کرنے والا ہے، جب میں عمامہ اتار دوں گا تو تم مجھے پہچان لوگے۔''

اسی طرح ایک اور شاعر کا قول ہے۔

مَتَى تَأْتِهِ تَعْشُوْ إِلَى ضَوْءِ نَارِهِ تَجِدْ خَيْرَ نَارٍ عِنْدَهَا خَيْرُ مُوْقِدٍ

''جب تم اس کے پاس اس حال میں آ ؤگے کہ اس کی مہمانوں کے اکرام کے لئے جلائی گئی آگ کی روشنی سے تمہاری آنکھیں چکا چوند ہوجائیں تو تم پاؤ گے کہ وہ بہترین آگ ہے جس کے پاس بہترین سلگانے والا ہے۔''

نوٹ: ترکیب میں متی شرطیہ فعل شرط کے لئے ظرف زمان واقع ہوتا ہے۔

إذما جیسے: إِذْمَا تَجْتَهِدْ تَنَلْ جَائِزَةً جب تم محنت کروگے تو انعام بھی حاصل کروگے۔ نیز إِذْمَا تَكْتُمِ الأَسْرَارَ يَثِقِ النَّاسُ بِكَ جب تم رازوں کی پاسداری کروگے تو لوگ تم پر اعتماد کریں گے۔ اسی طرح عباس بن مرداس کا شعر ہے۔

إِذْمَا أَتَيْتَ عَلَى الرَّسُوْلِ فَقُلْ لَهُ حَقًّا عَلَيْكَ إِذَا اطْمَأَنَّ المَجْلِسُ

إِذْمَا اصل میں "إِذْ" ظرفیہ ہے جو جملے کی مضاف ہوتا ہے اور ماضی پر دلالت کرتا ہے جب اس کے ساتھ ''ما'' کو ملا کر ایک کلمہ بنایا گیا تو ما نے اِسے جملے کی طرف اضافت سے روک دیا اور اس کی دلالت ماضی کے بجائے مستقبل پر ہوئی۔ اب یہ مستقل دو کلموں سے مرکب ایک کلمہ بن گیا جو شرط پر دلالت کرتا ہے۔ إذما کی اسمیت میں اختلاف ہے، بعض اسے حرف مانتے ہیں اور "إن" کے مترادف قرار [illegible] ہیں جب کہ بعض کے نزدیک یہ ظرف زمان ہے۔

أین اسم شرط ہے اور مکان [illegible] لت کرتا ہے جیسے: أَيْنَ تَسْقُطُ الأَمْطَارُ تَخْضَرُّ المَرَاعِيْ جہاں بھی بارش برستی ہے وہاں سبزہ ہوجاتا ہے۔ أَيْنَ تَذْهَبْ أَصْحَبْكَ تم جہاں بھی جاؤگے میں تمہارے ساتھ رہوں گا۔ عام طور پر أَيْنَ شرطیہ کے آخر میں مائے زائدہ لگا کر ایک کلمہ بنایا جاتا ہے، جیسے: أَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُمُ المَوْتُ، أَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يَأْتِ بِكُمُ اللهُ جَمِيْعاً، أَيْنَمَا يُوَجِّهْهُ لَا يَأْتِ بِخَيْرٍ۔

أنی اسم شرط ہے اور مکان پر بھی دلالت کرتا ہے جیسے: أَنَّى تَدْعُ اللهَ تَجِدْهُ سَمِيْعاً تم جہاں بھی اللہ کو پکاروگے اسے سننے والا پاؤگے۔ أَنَّى تَأْتِهِ تَأْتِ رَجُلاً كَرِيْماً تم جہاں بھی اس کے پاس آ ؤگے تو ایک کریم شخص کے پاس ہی آ ؤگے۔

حیثما: اسم شرط ہے اور مکان پر بھی دلالت کرتا ہے جیسے: حَیْثُمَا تَذْهَبْ تَجِدْ أَصْدِقَاءَ تم جہاں بھی جاؤ گے دوستوں کو پالو گے۔ حَیْثُمَا کُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَکُمْ شَطْرَهٗ تم جہاں کہیں بھی ہو اپنے چہروں کو اسی کی طرف پھیرو۔

اگر ان اسماء کے بعد فعل تام ہو تو یہ اس کے لیے مفعول فیہ بنیں گے، اگر فعل ناقص ہو تو اس کی خبر بنیں گے، اگر خبر مشتق ہو تو اس خبر کا معمول ورنہ انہیں افعال ناقصہ کے لئے ظرف مفعول فیہ بنیں گے۔ یہ اسماء کبھی مبتدا نہیں بن سکتے، کیوں کہ ظروف مسند ہوتے ہیں اور مبتدا مسند الیہ ہوتا ہے۔

أَیٌّ: اسم شرط اور معرب ہے اور مابعد اسمائے مفردہ کی طرف مضاف ہوتا ہے جیسے: أَیَّ مَالٍ تَدَّخِرْهُ فِيْ صِغَرِكَ یَنْفَعُكَ فِي الْکِبَرِ۔ جو مال بھی تم اپنے بچپن میں ذخیرہ کرو گے تمہیں بڑھاپے میں کام آئے گا۔

ترکیب میں اس کا حکم یہ ہے کہ یہ اپنے مضاف الیہ کے مطابق ہوتا ہے۔ اگر مضاف الیہ ظرف ہو تو یہ بھی ظرف مفعول فیہ ہوگا، جیسے: أَیَّ سَاعَةٍ تَحْضُرْ تَجِدْنِيْ فِي انْتِظَارِكَ. أَیَّ بَلَدٍ تُسَافِرْ تَجِدْ أَصْدِقَاءَكَ۔ اگر مضاف الیہ مصدر ہو تو ''أی'' مفعول مطلق ہوگا جیسے: أَیَّ ادِّخَارٍ تَدَّخِرْهُ یُدْعِمْ مُسْتَقْبَلَكَ۔ اگر مضاف الیہ ذوی العقول ہو تو ''من'' کی طرح ہوگا، غیر ذوی العقول ہو تو ''ما'' کی طرح ہوگا۔

من اور ما کی طرح ہونے کا مطلب اگر فعل شرط متعدی ہو اور اس کا مفعول موجود ہو جیسے مذکورہ مثال میں یا فعل شرط لازم ہو جیسے: أَیُّ طَالِبٍ یَجْتَهِدْ یَتَفَوَّقْ فِي الْاِمْتِحَانِ تو یہ مبتدا ہونے کی وجہ سے مرفوع ہوگا۔

اگر فعل شرط متعدی ہو اور اس کا مفعول موجود نہ ہو تو یہ مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہوگا، جیسے: أَیَّ کِتَابٍ تَقْرَأْ تَسْتَفِدْ مِنْهُ. أَیًّا مَا تَدْعُوْا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰی۔

أَیَّانَ: اسم شرط ہے جو مستقبل کے زمانے پر بھی دلالت کرتا ہے جیسے: أَیَّانَ تُطِعِ اللهَ یُسَاعِدْكَ جب بھی تم اللہ کی اطاعت کرو گے وہ تمہاری مدد کرے گا۔ أَیَّانَ تَأْتِنِيْ تَلْقَ مَا یَسُرُّكَ جب بھی تم میرے پاس آؤ گے تمہیں خوشخبری ہی حاصل ہوگی۔

اسمائے شرطیہ کے ساتھ ''ما'' لگے گا یا نہیں اور کن اسماء کے ساتھ لگے گا؟ اس اعتبار سے ان کی تین قسمیں ہیں:

① من، ما، مهما، أنّی: ان کے ساتھ ''ما'' زائدہ بالکل نہیں آتا۔

② إذ، حیث: جب یہ شرط کے لئے ہوں تو ان کے ساتھ ''ما'' کا اتصال ضروری ہے، بغیر ''ما'' کے یہ شرطیہ نہیں بنیں گے جیسے ...رَبُّكَ، وَمِنْ حَیْثُ خَرَجْتَ۔ شرطیہ کی مثال: وَحَیْثُمَا کُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَکُمْ شَطْرَهٗ۔ حَیْثُمَا ...ـبِ الْمَطَرُ یَکْثُرِ الزَّرْعُ۔

③ باقی میں اختیار ہے، ''إن'' شرطیہ کا بھی یہی حکم ہے۔

أَیْنَ مَا تَکُوْنُوْا یَأْتِ بِکُمُ اللهُ جَمِیْعاً - أَیْنَمَا یُوَجِّهْهُ لَا یَأْتِ بِخَیْرٍ - أَیْنَ مَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُمُ الْمَوْتُ - أَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللهِ - ضُرِبَتْ عَلَیْهِمُ الذِّلَّةُ أَیْنَ مَا ثُقِفُوْا - أَیْنَ شُرَکَاؤُکُمُ الَّذِیْنَ کُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ - قَالُوْا أَیْنَمَا کُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللهِ - یَقُوْلُ أَیْنَ شُرَکَائِيَ الَّذِیْنَ کُنْتُمْ تُشَاقُّوْنَ فِیْهِمْ - جَعَلَنِيْ مُبَارَکاً أَیْنَ مَا کُنْتُ - أَیْنَمَا ثُقِفُوْا أُخِذُوْا - هُوَ مَعَکُمْ أَیْنَ مَا

كُنْتُمْ - أَيْنَ تَذْهَبُوْنَ۔

فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ - أَنَّى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا - أَنَّى يُحْيِي هٰذِهِ اللهُ بَعْدَ مَوْتِهَا - يَا مَرْيَمُ أَنَّى لَكِ هٰذَا - رَبِّ أَنَّى يَكُوْنُ لِيْ غُلَامٌ - أَنَّى يُؤْفَكُوْنَ - أَنَّى يَكُوْنُ لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَكَانٍ بَعِيْدٍ - أَنَّى لَهُمُ الذِّكْرٰى۔

سبق: 69

کلمات شرط غیر جازمہ

ذیل میں ان کلماتِ شرط کا بیان ہے جو جزم نہیں دیتے، اگرچہ ان کا بیان اپنے اپنے محل میں موجود ہے، لیکن فائدے کے لئے انہیں یکجا پیش کیا جارہا ہے۔

لو: یہ فعل ماضی پر داخل ہوتا ہے اور اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ماضی شرط نہ پائے جانے کی وجہ سے جزا بھی نہیں پائی گئی اگر جوابِ شرط ماضی مثبت ہو تو اس پر لام داخل ہوتا ہے جیسے: لَوْ دَرَسْتَ جَيِّداً لَنَجَحْتَ فِي الإِمْتِحَانِ. چونکہ اچھی طرح محنت نہیں کی گئی اس لئے کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ اسی طرح: لَوْ أَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْآنَ عَلٰى جَبَلٍ لَرَأَيْتَهُ خَاشِعاً. لَوْ بَسَطَ اللهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْأَرْضِ. لَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَأَنْزَلَ مَلَائِكَةً. اگر جوابِ شرط ماضی منفی ہو تو اس پر لام داخل نہیں ہوتا، جیسے: لَوْ شَاءَ اللهُ مَا تَلَوْتُهُ عَلَيْكُمْ. لَوْ شَاءَ اللهُ مَا أَشْرَكْنَا. وَلَوْ يُوَاخِذُ اللهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَابَّةٍ.

لولا. لوما: یہ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ شرط پائے جانے کی وجہ سے جزا نہیں پائی جارہی جیسے: لَوْلَا دَفْعُ اللهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْأَرْضُ. لَوْلَا عَلِيٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ. لَوْمَا الْكِتَابَةُ لَضَاعَ مُعْظَمُ الْعُلُوْمِ. لَوْمَا الْقِصَاصُ لَعَمَّتْ إِرَاقَةُ الدِّمَاءِ.

ان تینوں کو ادواتِ شرط امتناعیہ بھی کہتے ہیں، کیوں کہ ان میں شرط اور جزا میں ربطِ سلبی ہوتا ہے کہ ایک کے نہ پائے جانے کی وجہ سے دوسرا بھی نہیں پایا جاتا، یا ایک کے پائے جانے کی وجہ سے دوسرا پایا جاتا ہے۔

أما: اما شرطیہ سے پہلے کچھ اجمال ہوتا ہے اس اجمال کی تفصیل اما شرطیہ کے ذریعے بیان کی جاتی ہے۔ امّا شرطیہ کی جزا پر فا داخل ہوتی ہے اور کے بعد لازماً اسم آتا ہے خواہ وہ مبتدا بنے جیسے: أَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِيْنَ. أَمَّا أَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهُ خَمْراً. یا خبر واقع ہو جیسے: أَمَّا حَاضِرٌ فَمُحَمَّدٌ. خواہ مفعول بہ مقدم ہو، جیسے: أَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ خواہ جار مجرور کی صورت میں ہو جیسے: أَمَّا لِفِعْلِ الْخَيْرِ فَنَعَمْ. وأَمَّا لِغَيْرِهٖ فَلَا أَفْعَلُ. اسی طرح: وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ.

کلما: یہ کُلّ اور مائے مصدریہ سے مرکب ہے اور معنی کی تکرار کا فائدہ دیتا ہے (یعنی جب جب بھی) اور اس کے بعد ہمیشہ فعل ماضی ہوتا ہے، اور جزا میں موجود فعل کے لئے ظرفِ زمان واقع ہوتا ہے جیسے: كُلَّمَا أَوْقَدُوْا نَاراً لِلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللهُ. كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنَاهُمْ سَعِيْراً. كُلَّمَا جَاءَ أُمَّةً رَسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ.

إذا: ظرفِ زمان برائے مستقبل ہے، جب یہ شرط کیلئے ہو تو اس کے بعد فعل کا آنا ضروری ہے جیسے: إِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ. إِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالُوْا أَسَاطِيْرُ الْأَوَّلِيْنَ.

لمّا: ظرف زمان برائے ماضی ہے جیسے: لَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ. لَمَّا

جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِيْ رَحْلِ أَخِيْهِ۔

اعراب کی تبدیلی کو ملحوظ رکھتے ہوئے ذیل کے جملوں پر اداتِ شرط میں سے مناسب اداۃ کو داخل کریں جیسے:

يَتأَنَّى فى عملِهِ - يَنالُ ما يَتَمَنَّاهُ	من يَتأَنَّ فى عملِهِ يَنلْ ما يَتَمَنَّاهُ
يَسعى فى الخير - سَعيه مشكور	ترتحل - يكسب خبرة معرفة
يتقى الله فى عمله - لن يندم	يعص الله ورسوله - قد ضلّ
تفعل الشرّ - سوف تندم	يجتهد فى عمله - يرضى الله عنه
درست جيدا - نجحت فى الامتحان	حضر الماء - بطل التيمم
تدرس - النجاح حليفك	تقرأُ القرآن - اقرأهُ بتدبر
بكرت فى الحضور - ما عاقبناك	يعتذر - نقبلُ عذره
يتفوّقُ - قَدْ يَفُوْزُ بالجائزة	يفعلُ الخير - سيجده عن الله
تَفُزْ - سَوف تنال جائزةً	يَسْتَيْقِظ مبكراً - يفُوْزُ بالأجرِ
يَفُوْزُ محمدٌ - أعطِهِ جَائزَةً	لا تحضرُ الامتحانَ - ترسبُ
تسقطُ الأمطارُ - تخضرُ المراعى	تَذْهَبُ - تجدُ أصدقاءَ
مالٌ تدَّخِرُه فى صغرك - ينفعك فى الكبر	تزرعُ اليومَ - تحصدُ غداً

ذیل کے شرطیہ جملوں سے اداتِ شرط کو ختم کر کے اصل اعراب تحریر کریں:

مهما تفعَلْ يَعْلَمْهُ اللهُ	أيّانَ تطعِ الله يساعِدْك
أينَ تُسافِرْ يسهلِ الله أمركَ	أنَّى تدعُ الله تجِدْهُ سَمِيْعاً
كيفما تعامِلِ الناسَ يعاملُوْكَ	أيَّ كتابٍ تقرأ تستَفِدْ منه
أيَّ ساعةً تحضر تجدْنِيْ فِي انتظارك	من يؤمنْ بالله يهدِ قلبَهُ
إن ينتهوا يُغفرْ لَهم	إن يشأْ يُذْهِبْكُمْ
إلا تنفروا يعذِّبْكُمْ	إذ ما تكتم الأسرا يتق الناس بك

سبق: 70

اسمائے افعال

اگر چہ اسمائے افعال کی کسی قدر مفصل بحث سبق: 21 میں گزر چکی تاہم اس سبق میں مزید وضاحت کے لئے تکرار کے ساتھ ساتھ کچھ مزید فوائد کا اضافہ بھی موجود ہے۔

اسمائے افعال وہ اسماء ہیں جو عمل اور معنی میں فعل کے نائب ہوں اور فعل پر داخل عوامل سے متاثر نہ ہوں اور کثرت وتاکید کے معنی پر دلالت کریں، جیسے: شَتَّانَ مَا بَيْنَ الثَّرٰى وَالثُّرَيَّا ثری اور ثریا میں کتنی دوری ہے؟ صَهْ عَنْ بَذِيْئِ الْكَلَامِ برے کلام سے بالکل رک جاؤ۔ اسم فعل کی تین قسمیں ہیں:

① اسم فعل مرتجل ② اسم فعل منقول ③ اسم فعل معدول

اسم فعل مرتجل وہ اسمائے افعال ہیں جن کی اول وضع ہی اسم فعل کے لئے ہو، جیسے: هَيْهَاتَ، أُفٍّ، صَهْ، مَهْ۔

اسم فعل منقول وہ اسمائے افعال ہیں جو پہلے کسی دوسرے معنی میں استعمال ہوتے تھے، پھر انہیں نقل کر کے اسم فعل کے طور پر استعمال کیا جانے لگا۔ واضح رہے کہ اسمائے افعال منقول سماع پر موقوف ہیں ان پر کسی اور کلمے کو قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

اسمائے افعال منقولہ یہ ہیں:

اسم فعل	منقول از	معنی	مثال
عَلَيْكَ	جار مجرور	پکڑو، تھامو	عَلَيْكَ بِكَذَا
إِلَيْكَ	جار مجرور	دور ہو جاؤ	إِلَيْكَ عَنِّي
أَمَامَكَ	ظرف	آگے آؤ	
دُوْنَكَ	ظرف	لو	دُوْنَكَ الْكِتَابَ
وَرَاءَكَ	ظرف	پیچھے ہٹو	
رُوَيْدَ	مصدر	چھوڑ دو	رُوَيْدَ أَخَاكَ
بَلْهَ	مصدر	چھوڑ دو	بَلْهَ زَيْدًا
هَا	حرف تنبیہ	لے لو	هَا الْكِتَابَ

اسم فعل معدول: یعنی وہ اسمائے افعال جو کسی دوسرے کلمے سے نکلے ہوں۔ ذیل میں ان کی تفصیل بیان کی جاتی ہے:

اسم فعل	معدول از	اسم فعل	معدول از
تَرَاكِ	فعل اُتْرُكْ	حَذَارِ	فعل اِحْذَرْ
فَجَارِ	علم مصدر: فَجَّارِ	بَدَادِ	علم مصدر بُدَّادِ
فَسَاقِ	صفت: فَاسِقَة	خَبَاثِ	صفت: خَبِيْثَة

حَذَامِ	علم: حَازِمَة

واضح رہے کہ اسمائے افعال معدول از افعال قیاسی ہیں۔ ثلاثی مجرد تام متصرف کے ہر فعل سے فَعَالِ کے وزن پر اسم فعل بنانا جائز ہے، جیسے: ضَرَابِ نَزَالِ بمعنی اِضْرِبْ، اِنْزِلْ۔ ثلاثی مزید سے اسمائے افعال شاذ ہیں، جیسے: دَرَاكِ بَدَارِ بمعنی أَدْرِكْ، بَادِرْ

زمانے کے اعتبار سے اسمائے افعال کی تین قسمیں ہیں:

① اسم فعل ماضی یعنی وہ اسماء جو فعل ماضی کے معنی پر دلالت کریں اور اس کی علامات (تائے فاعل، تائے تانیث وغیرہ) میں سے کسی علامت کو قبول نہ کریں جیسے:

اسم فعل	معنی	اسم فعل	معنی	اسم فعل	معنی	اسم فعل	معنی
هَيْهَاتَ	بَعُدَ	بَطْآنَ	أَبْطَأَ	سَرْعَانَ	أَسْرَعَ	شَتَّانَ	بَعُدَ

هَيْهَاتَ کے فاعل پر لام زائدہ بھی داخل ہوتا ہے، جیسے: هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ۔

شَتَّانَ کے بعد مائے زائدہ بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے: شَتَّانَ مَا بين العِلْمِ والجَهْلِ۔

کبھی مابین کا اضافہ ہوتا ہے، جیسے: شَتَّانَ مَا بَيْنَ المَجْدِ والكُسُوْلِ۔

② اسم فعل مضارع یعنی وہ اسما جو فعل مضارع پر دلالت کریں اور اس کی علامات (حروف جازمہ، ناصبہ، سین سوف وغیرہ) میں سے کسی علامت کو قبول نہ کریں، جیسے:

اسم فعل	معنی	اسم فعل	معنی	اسم فعل	معنی	اسم فعل	معنی
أُفٍّ	أَتَضَجَّرُ	آهٍ	أَتَوَجَّعُ	أَوَاهٍ	أَتَوَجَّعُ	أَوْهِ	أَتَوَجَّعُ
زِهْ	أَسْتَحْسِنُ	بَجَلْ	يَكْفِي	قَطْ	يَكْفِي	قَدْ	يَكْفِي
بَخٍ	أَتَعَجَّبُ يا أَمْدَحُ	بَهْ	أَتَعَجَّبُ يا أَمْدَحُ	بَخٍّ	أَتَعَجَّبُ يا أَمْدَحُ	بَدْ	أَتَعَجَّبُ يا أَمْدَحُ
أَوْ	أَتَلَهَّفُ	وَاهاً	أَتَلَهَّفُ	وَيْ	أَتَلَهَّفُ		

بسا اوقات تزیین لفظ کے لئے قط کے شروع میں ''فا'' کا اضافہ کیا جاتا ہے یعنی فَقَطْ. نیز کبھی قَدْ اور قَطْ کے آخر میں ''کاف'' کا اضافہ کیا جاتا ہے جیسے: قَدْكَ، قَطْكَ، اسی طرح قد کے آخر میں یائے متکلم کا اضافہ بھی کیا جاتا ہے جیسے: قَدِيْ۔

اسی طرح وَيْ کے آخر میں کاف کا اضافہ کر کے وَيْكَ کہتے ہیں اور بعض حضرات اسے وَيْلَكَ بمعنی تحریض کا مخفف قرار دیتے ہیں۔

اسم فعل امر یعنی وہ اسماء جو امر کے معنی پر دلالت کریں اور اس کی علامات (یائے مخاطبہ، نونِ تاکید وغیرہ) میں سے کسی علامت کو قبول نہ کریں جیسے:

سَرْعَانَ۔ میں ''سین'' پر تینوں حرکتیں جائز ہیں لیکن فتحہ مشہور ہے۔
هَيْهَاتَ اصل میں هَيْهَيَةَ تھا، یائے ثانی متحرک ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے الف سے تبدیل ہو گئی، اس میں ''تا'' مفتوح ہے اور کبھی ساکن پڑھتے ہیں۔
شَتَّانَ۔ میں نون کا کسرہ بھی جائز ہے۔

اسم فعل	معنی	اسم فعل	معنی	اسم فعل	معنی	اسم فعل	معنی
آمِیْن	اِسْتَجِبْ	اِیْه	زِدْ	صَهْ	اُسْکُتْ	مَهْ	کُفَّ
حَیَّ	أَقْبِلْ	رُوَیْدَ	أَمْهِلْ	تَیْدَ	أَمْهِلْ	هَلُمَّ	أُحْضِرْ
هَاتِ	أَعْطِ	هَا	خُذْ	حَیَّهَلْ	اِئْتِ	بَلْهَ	دَعْ
		تَرَاكِ	أُتْرُكْ	مَنَاعِ	اِمْنَعْ		

اسمائے افعال کا استعمال: اسمائے افعال میں سے وہ اسماء جن کے آخر میں کاف خطاب نہیں مفرد تثنیہ جمع، مذکر ومؤنث کیلئے یکساں طور پر استعمال ہوتے ہیں، جیسے: صَهْ أَیُّهَا الوَلَدُ، أَیَّتُهَا البِنْتُ، أَیُّهَا الوَلَدَانِ، أَیَّتُهَا البِنْتَانِ، أَیُّهَا الأَوْلَادُ، أَیَّتُهَا الفَتَیَاتُ۔

اور جن اسما کے آخر میں کاف خطاب ہے ان میں مخاطب کے اعتبار سے کاف میں تبدیلی آتی ہے، جیسے: إِلَیْكَ الکِتَابَ، إِلَیْكِ الکِتَابَ، إِلَیْکُمَا الکِتَابَ، إِلَیْکُمْ الکِتَابَ، إِلَیْکُنَّ الکِتَابَ۔

اسمائے افعال کا عمل: اسمائے افعال باعتبار عمل دو قسم پر ہیں:

① وہ اسماء جو اسم ظاہر میں عمل کرتے ہیں: هَیْهَاتَ، شَتَّانَ، سَرْعَانَ ان کا فاعل ہمیشہ اسم ظاہر ہوگا۔

اسمائے افعال بمعنی ماضی میں تعجب کا معنی پایا جاتا ہے هَیْهَاتَ یَوْمُ العِیْدِ عید کا دن کتنا دور ہو گیا۔ سَرْعَانَ زَیْدٌ زید کتنا تیز چلا۔

سوم اسمائے افعال بمعنی امر حاضر

② قسم دوم میں وہ اسمائے افعال ہیں جو ضمیر میں عمل کرتے ہیں: رُوَیْدَ، بَلْهَ، حَیَّهَلْ، هَلُمَّ۔ یہ غیر متصرف ہیں ان کا تثنیہ وجمع نہیں آتا، جیسے: هَاتِ، هَلُمَّ۔ تَعَالَ کو بھی ان میں شمار کرتے ہیں لیکن مولانا عبد الحق حقانی نے لکھا ہے کہ "هَاتِ" فعل ہے اسم فعل نہیں، "هَاتَی یُهَاتِي مُهَاتَاةً" بمعنی بھاگنا، "هَبْ" بمعنی چھوڑ دو، فرض کرو۔ یہ بھی اسمائے افعال میں سے ہے، جیسے: وَهَبِ المَلَامَةَ ایک "هَبْ" بمعنی دے دو ہے وہ فعل ہے اسم فعل نہیں جیسے: رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا۔

فائدہ: اسمائے افعال کا معمول ان پر مقدم نہیں ہوسکتا، اسمائے افعال کے بعد اگر فعل مضارع ہو تو مجزوم نہیں ہوگا۔

قرآن کریم میں درج ذیل اسمائے افعال استعمال ہوئے ہیں:

اسم فعل	مثال
علیك	یَا أَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا عَلَیْکُمْ أَنْفُسَکُمْ
مکانك	ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ أَشْرَکُوْا مَکَانَکُمْ أَنْتُمْ وَشُرَکَاؤُکُمْ
أُفٍّ	لَا تَقُلْ لَّهُمَا أُفٍّ، أُفٍّ لَّکُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللهِ
وَیْ	وَیْکَأَنَّ اللهَ لَا یُفْلِحُ الکَافِرُوْنَ (وَیْ + کاف جارہ + أَنَّ) أی: أَتَعَجَّبُ لِأَنَّ اللهَ

وَرَاءَ	اِرْجِعُوْا وَرَاءَ كُمْ أي: اِرْجِعُوْا اِرْجِعُوْا
هَلُمَّ	قُلْ هَلُمَّ شُهَدَاءَ كُم
هَيْتَ	قَالَتْ هَيْتَ لَكَ
هَيْهَاتَ	هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ
هَاؤُمْ	هَاؤُمُ اقْرَؤُوا كِتَابِيَه
أولى	أَوْلَى لَهُمْ

اسمائے افعال کے عمل اور اقسام کو ملحوظ رکھتے ہوئے ذیل کے جملوں پر اعراب لگائیں اور ان کا ترجمہ کریں:

ایه من حدیثك الطریف - صه عن بذیء القول - دونك اضیافك - حی علی الصلاة - صه ایها الولد - هیهات الأمل إذا لم یُسعده العمل - فاستمکن منه ثم قال دونکم فقتلوه - امامك ایها المجاهد - آه من الظلم - اوه لمَن لا أری محاسنها - بدار ایها الطالب - روید محمدا - دراك اخاك - إلیك عنا ایها الرجل - فحمل رجل علی العدو فقال الناس مه مه - دونکها یا ام لا اطیقها - صه یا ولد - علیك بالصدق فی کل الامور - إلیك عنی فوالله لقد آذانی نتن حمارك - عندك القلم - قد محمدا ریالا - قطنی ما فعلت - جاء اعرابی فقام یبول فی المسجد فقال اصحاب رسول الله ﷺ مه مه - علیکن بالتسبیح والتهلیل والتقدیس - واها لفلان - لما خرجنا من مکة تبعتنا ابنة حمزة تنادی یا عم یا عم. فتناولها علیّ فاخذ بیدها فقال دونك ابنة عمك - رأیت رسول الله ﷺ یرمی علی الجمار لیس ضرب ولا طرد ولا الیك الیلك - دونك یا ابن آدم فانه لا یشبعك شیء - الیك عنی فانك لم تُصب بمصیبتی - عَلَیَّ بِهِمَا۔

سبق: 71

اسمِ فاعل بمعنی حال یا استقبال

اسمِ فاعل وہ اسم ہے جو مصدر سے مشتق ہو اور فعل اس سے صادر ہو یا اس کے ساتھ قائم ہو جیسے: ضَارِبٌ مارنے والے کو، ضَاحِكٌ ہنسنے والے کو اور قَائِمٌ کھڑے شخص کو کہتے ہیں۔ اسم فاعل کی دلالت اپنے معنی پر دائمی نہیں ہوتی، البتہ اگر دائمی دلالت پر کوئی لفظی یا معنوی قرینہ پایا جائے تو پھر اسم فاعل کی دلالت دائمی ہوتی ہے، اس صورت میں اسم فاعل صرف صورتاً ہو گا درحقیقت وہ صفتِ مشبہ ہے۔ لفظی قرینہ جیسے: اسم فاعل ثلاثی مجرد کی اضافت فاعل کی طرف ہو جیسے: لِي صَدِيقٌ رَاجِحُ العَقْلِ، رَابِطُ الجَأْشِ، حَاضِرُ البَدِيهَةِ. یا پھر اس کا مادہ ہی دوام پر دلالت کرے جیسے: دَائِمٌ، خَالِدٌ وغیرہ۔

معنوی قرینہ جیسے: مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اور باری تعالیٰ کی وہ تمام صفات جو صیغہ اسم فاعل کی صورت میں ہیں۔

اگرچہ اسمِ فاعل کے اوزان قیاسی ہیں، لیکن بعض وزن خلافِ قیاس ہیں جیسے:

فعل	اسمِ فاعل	فعل	اسمِ فاعل	فعل	اسمِ فاعل	فعل	اسمِ فاعل
أَحْصَنَ	مُحْصَنٌ	أَسْهَبَ	مُسْهَبٌ	إِنْبَتَّ	مُنْبَتٌّ	أَيْنَعَ	يَانِعٌ
أَمْحَلَ	مَاحِلٌ	أَيْفَعَ	يَافِعٌ	أَوْرَدَ	وَارِدٌ	أَصْدَرَ	صَادِرٌ

اسمِ فاعل اپنے فعل والا عمل کرتا ہے یعنی اگر فعل لازم ہو تو فاعل کو رفع دیتا ہے اگر فعل متعدی ہو تو مفعول بہ کو نصب بھی دیتا ہے۔

اسم فاعل معرف باللام ہو تو بغیر کسی شرط کے عمل کرتا ہے جیسے: المُقِيمِيْنَ الصَّلَاةَ، المُؤْتُوْنَ الزَّكَاةَ، الكَاظِمِيْنَ الغَيْظَ، هٰذَا الضَّارِبُ زَيْداً أَمْسِ، جَاءَ الشَّاكِرُ مُعَلِّمَهُ أَمْسِ، أَقْبَلَ الحَافِظُ وُدَّكَ، الشَّاكِرُ نِعْمَتَكَ، حَضَرَ المُتْقِنُ صُنْعَتَهُ. چاہے اس کا فاعل اسم ظاہر ہو یا ضمیر، حال کے معنی میں ہو یا استقبال کے معنی میں، موصوف ہو یا نہ ہو، مصغر ہو یا مکبر تمام صورتوں میں عمل کرتا ہے، کیوں کہ اس صورت میں ''الف لام'' بمنزلہ ''الذی'' ہے اور اسم فاعل بمنزلہ فعل اور فعل مطلقاً عمل کرتا ہے۔

اسم فاعل اگر مجرد عن اللام ہو تو فاعل مضمر، حال، تمیز، مستثنیٰ، مفعول لہ، مفعول معہ، مصدر میں بلا کسی شرط مطلقاً عمل کرتا ہے۔

اگر فاعل اسم ظاہر ہو یا اس کا مفعول بہ ہو تو اس میں عمل کرنے کی چند شرائط ہیں:

① پانچ چیزوں میں سے کسی ایک چیز پر اعتماد حاصل ہو، یعنی اسمِ فاعل سے پہلے ان پانچ میں سے کوئی ایک ہو۔

❶ مبتدا یعنی مسند الیہ جیسے: زَيْدٌ ضَارِبٌ أَبُوهُ عَمْرواً، الحَقُّ قَاطِعٌ سَيْفُهُ البَاطِلَ، اللهُ مُخْرِجٌ مَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ، مَا كُنْتُ قَاطِعَةً أَمْراً، إِنِّي جَاعِلٌ فِي الأَرْضِ خَلِيْفَةً، إِنَّ محمداً شَاكِرٌ أَخَاكَ.

❷ موصوف جیسے: مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ضَارِبٍ أَبُوهُ عَمْرًوا، أَقْبَلَ رَجُلٌ مُتَوَشِّحٌ سَيْفَهُ، يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ.

3. ذوالحال جیسے: جَاءَنِي زَيْدٌ رَاكِبًا غُلَامُهُ فَرَسًا، أَقْبَلَ عَلِيٌّ مُتَهَلِّلًا وَجْهُهُ، وَادْعُوهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ۔
4. ہمزہ استفہام جیسے: أَضَارِبٌ زَيْدٌ عَمْرًوا، أَمُنْجِزٌ أَنْتَ وَعْدًا وَثِقْتُ بِهِ، أَمُقَدِّرٌ أَنْتَ قِيْمَةَ الْأَمَانَةِ، أَوَاصِلٌ أَخُوْكَ أَصْدِقَاءَهُمْ أَمْ قَاطِعُهُمْ۔
5. حرفِ نفی جیسے: مَا قَائِمٌ زَيْدٌ، مَا شَاكِرٌ أَخُوْكَ الْمُحْسِنَ إِلَيْهِ، مَا قَادِمٌ أَخِيْ مِنَ السَّفَرِ، وَلَا آمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ۔

② اسمِ فاعل حال یا استقبال کے معنی میں ہو، جیسے: ضَائِقٌ بِهِ صَدْرُكَ، فَمَالِئُوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ، وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَالِدِهِ شَيْئًا، ماضی کے معنی میں نہ ہو، اگر اسم فاعل ماضی ہو تو عمل نہیں کرے گا۔

بعض حضرات اس میں اور شرائط کا اضافہ بھی کرتے ہیں کہ

③ اسم فاعل موصوف نہ ہو

④ مصغّر نہ ہو۔

فائدہ:

اسم فاعل کی نسبت اپنے فاعل وغیرہ سے مل کر جملہ نہیں بنتا بلکہ شبہ جملہ کہلاتا ہے، البتہ اگر اسم فاعل نفی واستفہام کے بعد آجائے تو پھر مکمل جملہ بن جاتا ہے جیسے: أَضَارِبٌ زَيْدٌ، مَا قَائِمٌ زَيْدٌ. نفی عام ہے حرف کے ذریعے ہو یا اسم کے ذریعے جیسے: غَيْرُ قَائِمٍ زَيْدٌ. عند النحاۃ یہ ایک ایسا مبتدا ہے جس کی خبر نہیں ہوتی۔

فائدہ:

اسم فاعل جب اپنے فاعل یا مفعول کی طرف مضاف ہو تو مفید تعریف نہیں ہوتا بلکہ اسے اضافت لفظی کہتے ہیں، اس سے تخفیف کا فائدہ حاصل ہوتا ہے، اگر اسم فاعل مفید للدوام والاستمرار ہو تو پھر باوجودیکہ اضافت لفظی ہو تعریف کا فائدہ دیتا ہے جیسے: مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ. "مالك" اسم فاعل اپنے مفعول کی طرف مضاف ہے چونکہ اس میں استمرار کا معنی ہے اس لیے مفید للتعریف ہے کہ لفظ ''اللہ'' کی چوتھی صفت ہے، موصوف معرفہ ہے تو صفت بھی معرفہ ہے، اسی طرح: غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ. کہ "غافر الذنب" سے تعریف کا فائدہ حاصل ہے۔

اسم فاعل، اسم مفعول ودیگر مشتقات میں کوئی متعین ضمیر نہیں ہوتی بلکہ ماقبل کے اعتبار سے هُوَ، أَنْتَ، أَنَا، نَحْنُ وغیرہ نکالیں گے۔ بعض حضرات ہر صورت میں ضمیر غائب کے قائل ہیں: أَنْتَ عَالِمٌ، نَحْنُ عَالِمُوْنَ، جیسی مثالوں میں کہتے أَنْتَ رَجُلٌ عَالِمٌ، نَحْنُ رِجَالٌ عَالِمُوْنَ.

قرآن میں اس کی ایک مثال آئی ہے کہ ماضی کے معنی میں ہوتے ہوئے بھی عمل کر رہا ہے جیسے: وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ. امام کسائی اس میں تأویل نہیں کرتے، کیوں کہ اسم فاعل ان کے نزدیک مطلقاً عمل کرتا ہے، جمہور اس میں تأویل کرتے ہیں، بعض کہتے ہیں کہ حکایت حال ہے کہ متکلم فعل ماضی کو زمانہ حال میں واقع فرض کرے جیسے: فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ أَنْبِيَاءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اس بات پر دال ہے کہ قتل انبیاء زمانہ ماضی میں ہوا، پھر بھی اسے "تَقْتُلُوْنَ" بصیغہ حال سے بطور حکایت ماضی تعبیر کیا، گویا متکلم اس فعل ماضی کو زمانہ تکلم میں حاضر کرتا ہے تاکہ مخاطب اس کو تصور کرکے تعجب کریں، اسی طرح "بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ" میں اسم فاعل "بَاسِطٌ" بطور حکایت بمعنی حال ہے، اور کچھ کہتے ہیں کہ "بَاسِطٌ" بمعنی یبسط ہے۔

فائدہ:

اسم فاعل کی اضافت اپنے فاعل کی طرف جائز نہیں زیدٌ قائمُ أبیہ کہنا درست نہیں بخلاف اسم مفعول کے کہ وہاں اضافۃ اسم المفعول إلی مرفوعہ جائز ہے کہ زیدٌ مضروبُ أبیہ کہہ سکتے ہیں۔

ذیل کی آیات میں اسم فاعل کے عمل کوملحوظ رکھتے ہوئے ترکیب کریں:

كُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْداً - إِنِّيْ ظَنَنْتُ أَنِّيْ مُلاَقٍ حِسَابِيَه - مَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُداً - اللهُ مُخْرِجٌ مَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ - إِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ - لَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ - مَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهٗ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ - آخِذِيْنَ مَا اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ - أَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا - إِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِئُوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ - إِنَّ اللهَ مُخْرِجٌ مَا تَحْذَرُوْنَ - تُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللهُ مُبْدِيْهِ - مَا أَنَا بِبَاسِطٍ يَدِيَ إِلَيْكَ - لَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوْحٰى إِلَيْكَ وَضَائِقٌ بِهٖ صَدْرُكَ - اُدْعُوْا اللهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ - إِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيْفَةً - لَمْ يَكُ مُغَيِّراً نِعْمَةً - إِنِّيْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا - إِنَّ اللهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ آمَنُوْا إِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ - يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهٗ - إِنَّا لَجَاعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْداً جُرُزاً - أَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشَاهَا - لَيْسَ بِضَارِّهِمْ شَيْئًا۔

سبق: 72

اسمِ مفعول بمعنی حال یا استقبال

اسم مفعول وہ اسم مشتق ہے جو فعل متعدی سے مشتق ہوتا ہے اور اس پر فاعل کا فعل واقع ہوتا ہے جیسے: مَظْلُوْمٌ، مَرْکُوْبٌ، مَبْعُوْثٌ۔ اگر فعل لازم سے اسم مفعول بنانا ہو تو جار مجرور کا واسطہ ضروری ہے، جیسے: مَذْهُوْبٌ بِهٖ۔

اسم مفعول کے عمل کی وہی شرائط ہیں جو اسم فاعل کی ہیں یعنی معرف باللام مطلقاً عمل کرتا ہے جیسے: جَاءَنِیْ الْمُعْطٰی غُلَامُهٗ دِرْهَماً أَمْسِ، جَاءَنِیْ الْمُخْبَرُ أَبُوْهُ زَیْداً قَائِماً اور غیر معرف باللام کیلئے حال یا استقبال کے معنی میں ہونا اور پانچ چیزوں میں سے کسی ایک پر اعتماد ہونا ضروری ہے، جیسے: جَنّٰتِ عَدْنٍ مُفَتَّحَةً لَهُمُ الْأَبْوَابُ، العلمُ مُنْتَفَعٌ اِنْتِفَاعٌ عَظِیْمٌ بِهٖ۔

فرق صرف اتنا ہے کہ اسم فاعل نسبت قیامیہ پر اور اسم مفعول نسبت وقوعیہ پر دلالت کرتا ہے۔ اسم فاعل لازم و متعدی دونوں سے آتا ہے اور اسم مفعول صرف متعدی سے آتا ہے۔

بعض صیغے اگرچہ مصدر ہوتے ہیں اور اسم مفعول کے وزن پر نہیں لیکن اسم مفعول کے معنی پر دلالت کرتے ہیں، جیسے:

فَعِیْل بمعنی مَفْعُوْل جَرِیْح بمعنی مَجْرُوْح، قَتِیْل بمعنی مقتول ارشادِ باری تعالیٰ: وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ میں ضَنِیْنٍ مضنُوْن کے معنی میں ہے۔ اسی طرح وَمِنْهَا قَائِمٌ وَحَصِيْدٌ میں حَصِیْدٌ مَحْصُوْدٌ کے معنی میں ہے۔

فِعْل ذِبْحٌ بمعنی مَذْبُوْح ارشادِ باری تعالیٰ: هُمْ أَحْسَنُ أَثَاثاً وَرِئْياً میں رِئْیاً مَرْئِیًّا کے معنی میں ہے۔

فَعَلٌ قَنَصٌ بمعنی مَنْقُوْصٌ، سَلَبٌ بمعنی مَسْلُوْبٌ، عَدَدٌ بمعنی مَعْدُوْدٌ اسی طرح ارشادِ باری تعالیٰ: إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ. میں حَصَب مَحْصُوْب کے معنی میں ہے اور قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ میں الفَلَق المَفْلُوْق کے معنی میں ہے۔

فُعْلَةٌ غُرْفَةٌ، مُضْغَةٌ، أُكْلَةٌ بمعنی مَغْرُوْفَةٌ، مَمْضُوْغَةٌ، مَأْكُوْلَةٌ

فَعْلٌ جیسے: مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللهَ قَرْضاً حَسَناً۔ قرض مقروض کے معنی میں ہے۔ اسی طرح ارشادِ باری تعالیٰ: إِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُوْرِ میں عزم معزوم کے معنی میں ہے۔

فَعُوْلَةٌ جیسے: حَلُوْبَةٌ، رَكُوْبَةٌ مَحْلُوْبَةٌ، مَرْكُوْبَةٌ کے معنی میں ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ: فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ، وَآتَيْنَا دَاوُدَ زَبُوْراً میں رَکُوْب مرکوب اور زبور مزبور کے معنی میں ہے۔

اور بعض صیغے "مَفْعُوْلٌ" کے وزن پر ہوتے ہیں لیکن معناً اسم مفعول نہیں بلکہ مصدر کہلاتے ہیں جیسے: مَعْقُوْلٌ، مَجْلُوْدٌ، مَفْتُوْنٌ، مَيْسُوْرٌ، مَعْسُوْرٌ۔ سیبویہ کے نزدیک یہ لفظاً و معناً اسم مفعول ہی ہیں۔

اسمِ مفعول کے اوزان ثلاثی مجرد و مزید رباعی مجرد و مزید میں قیاسی ہیں، البتہ بعض غیر قیاسی اوزان درج ذیل ہیں:

أَضْعَفَ الشَّيئَ فَهُوَ مَضْعُوفٌ، أَزْكَمَهُ اللهُ فَهُوَ مَزْكُومٌ، أَسْعَدَكَ اللهُ فَهُوَ مَسْعُودٌ۔

درج ذیل جملوں پر اعراب لگائیں:

جاء المسروق ماله إلى المقطوعة يده وقال له: ان الضعيف مهضوم حقه - ما محمود الكذب - أنت محروم ثمرة عملك - إنك موفور جانبك - وصل الفارس مكسورة قدمه - هذا مسكين مهدودة قوته۔

اسم مفعول کے عمل کو ملحوظ رکھتے ہوئے ذیل کے جملوں کی ترکیب کریں:

هُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ إِخْرَاجُهُمْ - عَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهُ رِزْقُهُنَّ - إِنَّ هٰؤُلَاءِ مُتَبَّرٌ مَا هُمْ فِيْهِ - أُولٰئِكَ مُبَرَّؤُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ۔

سبق: 73

اسم مبالغہ

اسم مبالغہ بعینہ اسم فاعل کی طرح ہے، اسم مبالغہ کی تعریف یہ ہے: ''اسم مبالغہ وہ اسم مشتق ہے جو فعل ثلاثی مجرد متعدی سے بنایا جاتا ہے اور اس ذات کے لئے بنایا جاتا ہے جس سے کام کی کثرت وزیادتی ثابت ہو۔''

جس فعل سے اسم مبالغہ بنایا جائے اس میں شرط یہ ہے کہ وہ فعل زیادت ونقصان کو قبول کرتا ہو، کیوں کہ جو فعل زیادت ونقصان کو قبول نہ کرتا ہو اس سے صیغہ مبالغہ نہیں آتا، لہٰذا کسی مقتول میت کے متعلق "مَوَّات، قَتَّال" نہیں کہہ سکتے۔

اسم مبالغہ کے مفہوم میں مصدری معنی کی بلندی پائی جاتی ہے، جیسے: زَیْدٌ عَلَّامَۃٌ کا مطلب ہے زید بہت بڑا عالم ہے اور زَیْدٌ جَھُوْلٌ کا معنی ہے زید بہت بڑا جاہل ہے۔

فائدہ:

اسم فاعل، اسم مفعول اور اسم مبالغہ عمل میں شرائط کے اعتبار سے برابر ہیں کہ معرف باللام مطلقاً عامل اور مجرد عن اللام کے لئے شرائط ہیں، جیسے: ھٰذا رَجُلٌ نَحَّارٌ إِبِلَہٗ، مُحَمَّدٌ مِکْثَارُ العَطَاءِ۔

اسم مبالغہ کے اوزان یہ ہیں:

وزن	موزون	وزن	موزون	وزن	موزون
فَعَّالٌ	سَفَّاکٌ، جَبَّارٌ	فَعَّالَۃٌ	عَلَّامَۃٌ، فَھَّامَۃٌ	فُعَّالٌ	کُبَّارٌ، صُبَّارٌ
فِعِّیْلٌ	صِدِّیْقٌ، شِرِّیْرٌ	فَعُوْلٌ	صَبُوْرٌ، شَکُوْرٌ	فُعُّوْلٌ	سُبُّوْحٌ، قُدُّوْس
فَعُّوْلٌ	قَیُّوْمٌ	فُعَالٌ	عُجَابٌ	فَاعُوْلٌ	فَارُوْقٌ، طَاغُوْتٌ
فَعِیْلٌ	عَلِیْمٌ، رَحِیْمٌ	فُعَلَۃٌ	ھُمَزَۃٌ، ضُحَکَۃٌ	مِفْعَلٌ	مِجْزَمٌ، مِحْرَبٌ
مِفْعَالٌ	مِبْذَالٌ، مِکْسَالٌ	فَاعِلَۃٌ	دَاعِیَۃٌ، دَاھِیَۃٌ	مِفْعِیْلٌ	مِنْطِیْقٌ، مِسْکِیْنٌ
فَعِلٌ	حَذِرٌ، شَرِہٌ	فُعَالٰی	سُکَارٰی، کُسَالٰی	فَعْلَانُ	رَحْمٰنُ، غَضْبَانُ
فُعَلٌ	غُفَلٌ	فَعُوْلَۃٌ	فَرُوْقَۃٌ	فُعَّلٌ	قُلَّبٌ
مِفْعَالٌ	مِنْوَالٌ، مِکْثَارٌ	فَیْعُوْلٌ	قَیُّوْمٌ		

مِفْعَالٌ: کا وزن اسم آلہ اور مبالغے میں مشترک ہے۔ فَعِلٌ، فَعِیْلٌ قلیل الاستعمال ہیں۔

فَعَّالٌ: اس کے لئے استعمال ہوتا ہے جس کے لئے وہ فعل صناعت کی طرح ہو، کبھی یہ وزن نسبت پر دلالت کرنے کے لئے آتا ہے جیسے: حَدَّاد، عَطَّار وغیرہ۔

فَعُوْلٌ: عام طور پر اس ذات کیلئے استعمال ہوتا ہے جس سے وہ فعل کثرت سے صادر ہو۔

مِفْعَالٌ: اس کے لئے استعمال ہوتا ہے جس کے لئے فعل بمنزلہ آلہ ہو۔

فَعِیْلٌ: اس کے لئے جس کے لئے فعل بمنزلہ طبیعت ہو۔

فَعِلٌ: اس کے لئے جس کے لئے فعل بمنزلہ عادت ہو۔

بوقتِ قرینہ بعض صیغے مبالغے کے معنی سے خالی ہوتے ہیں، جیسے: إِنَّ اللهَ لا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا۔ یہاں کثرت فخر مراد نہیں، کیوں کہ فخر مطلقاً ناپسندیدہ ہے۔ اسی طرح: وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيْدِ۔ "ظَلَّام" کثیر الظلم کے معنی میں نہیں، بلکہ مطلق ظلم کی نفی ہے۔

ذیل کی آیات میں سے اسمائے مبالغہ کی تعیین کر کے ان کے اوزان تحریر کریں:

إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا رَحِيْمًا - أَرْسَلْنَا السَّمَاءَ عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا - إِنَّهُ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا - إِنَّ اللهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا - بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ - إِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ - وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا - يُوْسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيْقُ - ذٰلِكَ بِأَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا - فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا - وَيْلٌ لِكُلِّ هُمَزَةٍ لُمَزَةٍ - وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحُطَمَةُ - الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ - وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى - إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ - حَمَّالَةَ الْحَطَبِ - إِنَّ اللهَ لا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا أَثِيْمًا - كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا۔

درج ذیل کلمات اسمائے مبالغہ ہیں ان کا وزن اور ترجمہ تحریر کریں:

جَبَّارٌ، تَبِيْعٌ، قَتَّالٌ، ظَلَّامٌ، النِّطِّيْقُ، حَمَّالٌ، غَسَّاقٌ، نَجِسٌ، تَوَّابٌ، رَزَّاقٌ، صِدِّيْقَةٌ، مَنَّاعٌ، أَفَاكٌ، فَهَّامَةٌ، أَمَّارَةٌ، حَمَّالَةٌ، كَنُوْدٌ، لَوَّاحَةٌ، نَزَّاعَةٌ، الضِّحِّيْكُ، حُمُوْلَةٌ، سَكْرَانُ، كَسْلَانُ، نَخِرٌ، ظَلُوْمٌ، خَصِمٌ، صَعِقٌ، مِعْطِيْرٌ، عَظِيْمٌ، لُمَزَةٌ، فَتَّاحٌ، مِقْدَامٌ، مِفْضَالٌ، رَاوِيَةٌ، شِرِّيْرٌ، ضُحَعَةٌ، حِرِّيْفٌ، شَيْطَانُ، سِكِّيْرٌ، جَهُوْلٌ، هَلُوْعٌ، هَمَّازٌ، كَبُوْسٌ، كَفُوْرٌ، كَذُوْبٌ، وَدُوْدٌ، خَذُوْلٌ۔

سبق: 74

صفتِ مشبہ

صفتِ مشبہ وہ اسم ہے جو عموماً فعل لازم سے مشتق ہو اور اسم فاعل کی طرح کسی ذات کی پائیدار صفت پر دلالت کرے۔ صفتِ مشبہ معنی ومفہوم میں اسم فاعل اور اسمِ مفعول سے مشابہ ہوتی ہے، البتہ ان میں درج ذیل چند فرق ہیں:

① صفتِ مشبہ صرف فعل لازم سے آتی ہے جب کہ اسمِ فاعل فعل لازم ومتعدی دونوں سے آتا ہے، البتہ متعدی افعال سے ثابت شدہ صفت مشبہ سماعی ہے، جیسے: سَمِیْعٌ، عَلِیْمٌ۔

② اسم فاعل کے اوزان قیاسی ہیں یعنی ہر باب سے ایک مخصوص وزن پر ہی آتے ہیں، جب کہ صفت مشبہ کے اوزان سماعی ہوتے ہیں۔

③ اسم فاعل ومفعول بھی اگرچہ کسی وصف پر دلالت کرتے ہیں، لیکن ان کی صفت غیر مستقل، عارضی اور ناپائیدار ہوتی ہے جب کہ عام طور پر صفت مشبہ کے ذریعے بیان کی گئی صفت مستقل اور پائیدار ہوتی ہے جیسے: جَمِیْلٌ، حَسَنٌ صفت مشبہ اور ضَارِبٌ، سَارِقٌ، مَظْلُوْمٌ، مَنْصُوْرٌ اسم فاعل واسم مفعول ہیں۔ جمال وحسن مستقل وپائیدار جب کہ اسم فاعل ومفعول والی وصف غیر مستقل وناپائیدار ہیں۔ البتہ کبھی صفت مشبہ بھی عارضی ہوتی ہے اور عارضی عام طور پر فَعْلَانُ اور فَعْلَی کے وزن پر ہوتی ہے، جیسے: عَطْشَانُ، حَیْرَانُ وغیرہ۔

④ اسم فاعل کا معمول اس پر مقدم ہوسکتا ہے۔ برخلاف صفت مشبہ کے معمول کے کہ وہ صفت مشبہ پر مقدم نہیں ہوسکتا۔

⑤ تصغیر کی صورت میں صفت مشبہ کا عمل باطل ہوجاتا ہے بخلاف اسم فاعل کے کہ اس کا عمل باطل نہیں ہوتا۔

⑥ صفت مشبہ کی اضافت فاعل کی طرف نہ صرف جائز بلکہ مستحسن ہے، جیسے: حَسَنُ الْخُلُقِ، معتدِلُ الرَّأیِ کہ اصل میں حَسَنٌ خُلُقُهٗ مُعْتَدِلٌ رَأیُهٗ ہے، جب کہ اسمِ فاعل میں فاعل کی طرف اضافت جائز نہیں، لہٰذا الفَارِسُ مُصِیْبٌ سَهْمُهُ الْهَدَفَ میں مُصِیْبُ السَّهْمِ الْهَدَفَ کہنا درست نہیں۔

⑦ صفت مشبہ کے عمل کے لیے وہی شرائط ہیں جو اسم فاعل کی بحث میں گزر چکی ہیں لیکن ایک شرط کی کمی ہے اور وہ یہ کہ اسم فاعل کا الف لام "الذی" کے معنی میں ہوتا ہے اور صفت مشبہ کا الف لام "الذی" کے معنی میں نہیں ہوتا کہ اس پر اعتماد کرے۔ البتہ حال یا استقبال کے معنی میں ہونا شرط نہیں، کیونکہ صفت مشبہ حال واستقبال کے معنی میں نہیں ہوتی۔

⑧ صفت مشبہ کے عمل کے لئے ضروری ہے کہ مصغر نہ ہو، اگر مصغر ہو تو عمل نہیں کرے گی، عمل نہ کرنا فاعلِ ظاہر میں ہے، فاعل مضمر، حال، تمیز، ظرف وغیرہ میں علی الاطلاق عمل ہوگا۔

فائدہ:

اگر اسم فاعل اور اسمِ مفعول کی دلالت ثبوت یعنی کسی پائیدار صفت پر ہو تو وہ بھی صفت مشبہ ہے جیسے: طَاهِرُ الْقَلْبِ مُسْتَقِیْمُ الرَّأیِ، مُعْتَدِلُ الْقَامَةِ، مَوْفُوْرُ الذَّكَاءِ، مَغْفُوْرُ الذَّنْبِ۔ اسی طرح ہر وہ صفت جو اسم فاعل کے معنی

میں ہو اور اسم فاعل کے وزن پر نہ ہو صفت مشبہ ہے جیسے: شَيْخٌ بمعنی شَائِخٌ، سَيِّدٌ بمعنی سَائِدٌ، طَيِّبٌ بمعنی طَائِبٌ، نیز حَرِيصٌ بمعنی حَارِصٌ، عَفِيفٌ بمعنی عَافِفٌ، خَفِيفٌ بمعنی خَائِفٌ، جَوَّادٌ بمعنی جَائِدٌ۔

فائدہ:

عام طور پر صفت مشبہ کا اشتقاق فعل لازم سے ہوتا ہے، لیکن کبھی متعدی افعال سے بھی ہوتا ہے۔ اس صورت میں وہ مفعولٌ کے معنی میں ہوتی ہے۔ جیسے: فَعِيلٌ کے وزن پر قَتِيلٌ بمعنی مَقْتُولٌ، جَرِيحٌ بمعنی مَجْرُوحٌ، ذَبِيحٌ بمعنی مَذْبُوحٌ، أَسِيرٌ بمعنی مَأْسُورٌ۔ اور رَسُولٌ بمعنی مُرْسَلٌ۔

فائدہ:

اگر چہ صفتِ مشبہ فعل لازم سے بنتی ہے، لیکن اپنے معمول کو نصب دیتی ہے جیسے: مُحَمَّدٌ حَسَنٌ الوَجْهَ۔

صفت مشبہ کا عمل:

اپنے معمول کو رفع، نصب اور جر بھی دیتی ہے۔

رفع فاعلیت کی بنا پر ہوتا جیسے: مُحَمَّدٌ حَسَنٌ وَجْهُهُ۔

نصب مفعول بہ کی مشابہت کی بنا پر ہوتا ہے بشرطیکہ معمول معرفہ ہو جیسے: مُحَمَّدٌ حَسَنٌ الوَجْهَ، مُحَمَّدٌ حَسَنٌ وَجْهَهُ

اگر معمول نکرہ ہو تو تمیز کی بنا پر نصب دیتی ہے جیسے: مُحَمَّدٌ حَسَنٌ وَجْهاً۔

اور جر اضافت کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے: مُحَمَّدٌ حَسَنُ الوَجْهِ۔

اہلِ حرفت کے لئے صفتِ مشبہ فَعَّالٌ کے وزن پر آتی ہے جیسے: نَجَّارٌ۔

صفتِ مشبہ کے اوزان میں چند درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	وزن	موزون	نمبر شمار	وزن	موزون
①	فَعِيلٌ	فَصِيحٌ، سَعِيدٌ	②	فَعُولٌ	شَفُوقٌ، غَفُورٌ
③	فَعْلَانُ	كَسْلَانُ، تَعْبَانُ	④	فَعْلَى	كَسْلَى، غَضْبَى
⑤	فَاعِلٌ	عَادِلٌ، عَالِمٌ	⑥	فَعِلٌ	فَرِحٌ
⑦	فَعْلٌ	عَذْبٌ، صَعْبٌ	⑧	فَعَلٌ	حَسَنٌ
⑨	فِعْلَةٌ	قِسْمَةٌ	⑩	فُعَالٌ	شُجَاعٌ، عُجَابٌ
⑪	فَعَالٌ	جَبَانٌ	⑫	فِعَالٌ	كِرَامٌ جمع كَرِيمٌ
⑬	فُعُلٌ	جُنُبٌ	⑭	فَعَّالٌ	حَجَّامٌ، بَزَّازٌ
⑮	فَعِيلَةٌ	بَصِيرَةٌ، خَبِيثَةٌ	⑯	فَعَائِلُ	بَصَائِرُ، خَبَائِثُ
⑰	أَفْعَلُ الصفة	اس صفت کا تعلق رنگ عیب اور انسانی حلیے سے ہوتا ہے۔			

یہ صفت تین اوزان: أَفْعَلُ، فَعْلَاءُ اور فُعْلٌ کے وزن پر آتی ہے جیسے:

أَفْعَلُ	أَحْمَرُ، أَسْوَدُ	فَعْلَاءُ	حَمْرَاءُ، سَوْدَاءُ	فُعْلٌ	حُمْرٌ، سُودٌ

اگرچہ آخری تین وزن اسم تفضیل کے ہیں، لیکن وہ مادہ جو رنگ، عیب اور انسانی حلیہ پر دلالت کرے اس سے اسمِ تفضیل اس وزن پر نہیں آتا، اگر اس مادے سے اسم تفضیل کا معنی ادا کرنا ہو تو ابتدا میں أَشَدُّ أَكْبَرُ یا أَكْثَرُ کا اضافہ کر دیا جاتا ہے، جیسے: هُوَ أَشَدُّ سَوَاداً۔ ذیل میں رنگ، عیب اور انسانی حلیے پر چند اوزان ملاحظہ کریں:

واحد مذکر أَفْعَلُ	أَصَمُّ (بہرہ)، أَعْمیٰ (اندھا)، أَزْرَقُ (نیلا)، أَخْضَرُ (سبز)، أَصْفَرُ (پیلا)، أَخْرَسُ (گونگا)، أَبْكَمُ (گونگا)، أَعْرَجُ (لنگڑا)، أَحْوَرُ (سیاہ چشم)، أَحْمَرُ (سرخ)، أَسْوَدُ (کالا)، أَبْيَضُ (سفید)، أَعْيَنُ (فراخ چشم)
واحد مؤنث فَعْلَاءُ	صَمَّاءُ، عَمْيَاءُ، زَرْقَاءُ، خَضْرَاءُ، صَفْرَاءُ، خَرْسَاءُ، بَكْمَاءُ، عَرْجَاءُ، حَوْرَاءُ، حَمْرَاءُ، سَوْدَاءُ، بَيْضَاءُ، عَيْنَاءُ
جمع مذکر و مؤنث فُعْلٌ	صُمٌّ، عُمْيٌ، زُرْقٌ، خُضْرٌ، صُفْرٌ، خُرْسٌ، بُكْمٌ، عُرْجٌ، حُورٌ، حُمْرٌ، سُودٌ، بِيضٌ، عِينٌ

درج ذیل آیات میں صفتِ مشبہ کی تعیین کر کے ان کا وزن تحریر کریں:

إِنَّهُ لَفَرِحٌ فَخُورٌ - لَمَّا رَجَعَ مُوسَىٰ إِلَىٰ قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفاً - وَيَتَوَلَّوْنَ وَهُمْ فَرِحُونَ - فَانْقَلَبُوا فَكِهِينَ - قُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ - إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْماً عَمِينَ - هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ - وَالَّذِيْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ إِلَّا نَكِداً - بَلْ هُوَ كَذَّابٌ أَشِرٌ - الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِنَ الشَّجَرِ الأَخْضَرِ نَاراً - كَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَاماً - لِكُلٍّ ضِعْفٌ - حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الأَسْوَدِ - لَا فَارِضٌ وَلَا بِكْرٌ عَوَانٌ بَيْنَ ذٰلِكَ - إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الأَبْتَرُ - لَيْسَ عَلَى الأَعْمٰى حَرَجٌ - يَحْسَبُهُ الظَّمْآنُ مَاءً - لَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُواً أَحَدٌ - أَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ أَمِينٌ - وَالْجَارِ الْجُنُبِ - فَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ - لَوْلَا يَأْتُونَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطَانٍ بَيِّنٍ - كَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَّسَطاً - أَنْبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ - وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ - إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيمُ - هٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ - أَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ - ثُمَّ يَجْعَلُهُ رُكَاماً - مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللهَ قَرْضاً حَسَناً - لَقَدْ جِئْتَ شَيْئاً نُكْراً - كَانَ أَمْرُهُ فُرُطاً - أَخْرَجْنَا مِنْهَا خَضِراً - أَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَاءِ -

درج ذیل کلمات صفت مشبہ کے کلمات ہیں ان کا وزن تحریر کریں:

كَرِيمٌ، وَقُورٌ، عَطْشَانُ، قَتِيلٌ، خَلِيفَةٌ، رَحِيمٌ، جَوْعَىٰ، خَلِيلٌ، رَسُولٌ، مَيِّتٌ، زَعِيمٌ، جَاهِلٌ، سَرِيعٌ، سَيِّدٌ، سَفِيهٌ، خَيَّاطٌ، سَقِيمٌ، تَعْبَىٰ، بَشِيرٌ، خَبَّازٌ، بَصِيرٌ، عَرْجَاءُ، رَجِيمٌ، بَيِّنٌ، رَفِيقٌ، سَيِّئٌ، رَهِينٌ، فَرْحَىٰ، غَلِيظٌ، نَضِيدٌ، هَضِيمٌ، بَهِيجٌ، رَحِيقٌ، جَوْعَانُ، سَمِينٌ، حَيْرَانُ، نَفِيسٌ، حَرِيصٌ، هَلُوعٌ، غَضْبَانُ، ظَلُومٌ، جَهُولٌ، قَتُورٌ، فَرْحَانُ، عَطْشَىٰ، صَادِقٌ، نَجَّارٌ، أَعْرَجُ عُرْجٌ.

سبق: 75

اسمِ تفضیل

اسمِ تفضیل وہ اسم صفت ہے جو افعل کے وزن پر مصدر سے مشتق ہو اور دو اشیاء میں سے ایک شے کو کسی صفت میں اعلی اور برتر ظاہر کرے، یعنی اس میں تقابل پایا جاتا ہے اور نسبتی برتری یا کلی برتری مقصود ہوتی ہے۔ اسم تفضیل کی دو قسمیں ہیں:

① تفضیل بعض

② تفضیل کل

تفضیلِ بعض میں بعض چیزوں کی بعض چیزوں پر جزوی برتری مقصود ہوتی ہے۔ اس صورت میں اسمِ تفضیل کا استعمال "مِنْ" کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: حَسَّانُ أَعْلَمُ مِنْ أُسَيْدٍ. حسان اسید سے زیادہ عالم ہے۔ التِّجَارَةُ أَنْفَعُ مِنَ الزِّرَاعَةِ. النِّيْلُ أَطْوَلُ مِنَ الفُرَاتِ.

جب کہ تفضیلِ کل میں کلی برتری مقصود ہوتی ہے اور اسم تفضیل مضاف بن کر مضاف الیہ کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔ اس میں "مِنْ" نہیں آتا، جیسے: أَفْضَلُ الأَعْمَالِ الصَّلَاةُ لِوَقْتِهَا. الأَنْبِيَاءُ أَفْضَلُ النَّاسِ. مَرْيَمُ أَفْضَلُ النِّسَاءِ. أُسَيْدٌ أَعْلَمُ النَّاسِ. إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللهِ أَتْقَاكُمْ. إِنَّ أَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ. هُمْ أَرَاذِلُنَا.

عام طور پر صفت مشبہ کی طرح اسم تفضیل بھی دوام واستمرار پر دلالت کرتا ہے بشرطیکہ اس کے خلاف کوئی قرینہ نہ پایا جائے۔

بسا اوقات أَفْعَلُ کے وزن میں اسم تفضیل والا معنی نہیں پایا جاتا، بلکہ اسم فاعل یا صفت مشبہ پر دلالت کرتا ہے۔ معنی تفضیل سے خالی ہونے کی شرط یہ ہے کہ اسمِ تفضیل معرف باللام نہ ہو، نہ نکرہ کی طرف مضاف ہو اور نہ ہی من جارہ کے ساتھ استعمال ہو، جیسے: رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِكُمْ، أَيْ: عَالِمٌ بِكُمْ. اسی طرح: وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ، أَيْ: هَيِّنٌ عَلَيْهِ.

اسم تفضیل کی شرائط:

① ثلاثی مجرد سے مشتق ہو

② فعل تام متصرف ہو ناقص وغیرہ نہ ہو، لہٰذا افعال ناقصہ مقاربہ، افعال مدح وذم سے اسم تفضیل نہیں آتا۔

③ جس فعل سے اسم تفضیل مقصود ہو وہ قابلِ تفاوت ہو، لہٰذا مَاتَ، غَرِقَ، عَمِيَ، فَنِيَ وغیرہ سے اسمِ تفضیل نہیں آتا

④ لون وعیب کے معنی سے خالی ہو چنانچہ "أحمر، أعور" اسم تفضیل نہیں بلکہ صفت مشبہ کے صیغے ہیں، کیوں کہ ان میں لون وعیب کا معنی پایا جاتا ہے۔

غیر ثلاثی مجرد اور ثلاثی مجرد بمعنی لون وعیب کا اسم تفضیل بنانا ہو تو اس باب کے مصدر کے شروع میں لفظ "أشد" یا "أكثر" لگائیں گے جیسے: زَيْدٌ أَشَدُّ اِسْتِغْرَاجاً. الرُّمَّانُ أَشَدُّ حُمْرَةً مِنْ فُلَانٍ. المَمْلَكَةُ السُّعُوْدِيَّةُ أَكْثَرُ إِنْتَاجاً لِلبِتْرُوْلِ مِنْ غَيْرِهَا.

اسم تفضیل عام طور پر فاعل کا معنی دیتا ہے لیکن کبھی کبھی اسم مفعول کا معنی بھی دیتا ہے جیسے: "أَعْرَفُ" بمعنی "مَعْرُوْفٌ"، "أَشْهَرُ" بمعنی "مَشْهُوْرٌ" نیز حدیث: أَيُّ العَمَلِ أَحَبُّ میں اسم تفضیل اسمِ مفعول محبوبٌ کے معنی میں ہے۔

اسم تفضیل ہمیشہ ضمیر فاعل میں عمل کرتا ہے اور ضمیر فاعل ماقبل کے اعتبار سے ہوگی، اسم ظاہر میں عمل نہیں کرتا سوائے مسئلۃ "الکحل" کے کہ اس میں اس کا فاعل اسم ظاہر ہے، اسی طرح مفعول بہ، مفعول لہ، مفعول مطلق، مفعول معہ وغیرہ میں عمل نہیں کرتا باقی میں عمل کرتا ہے، اگر کوئی ایسی صورت ہو کہ اسم مفعول میں عمل کرے تو اس میں تاویل کریں گے۔

اسم تفضیل مذکر کا صیغہ "أَفْعَلُ" کے وزن پر اور مؤنث "فُعْلَى" کے وزن پر ہوتا ہے، کبھی کثرتِ استعمال کی وجہ سے خلاف قیاس اسم تفضیل کا الف حذف کیا جاتا ہے، جیسے: خَيْرٌ، شَرٌّ، حَبٌّ اور ہمزہ کے ساتھ بھی مستعمل ہے، جیسے: بِلَالٌ خَيْرُ النَّاسِ وَابْنُ الأَخْيَرِ. الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ. أُولٰئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ. سَيَعْلَمُوْنَ غَداً مَنِ الْكَذَّابُ الأَشِرُ. أَحَبُّ الأَعْمَالِ إِلى اللهِ أَدْوَمُهَا وإِن قَلَّ. خَيْرٌ کی جمع خِيَارٌ یا أَخْيَارٌ اور شَرٌّ کی جمع أَشْرَارٌ یا شِرَارٌ بھی بطور اسم تفضیل استعمال ہوتی ہے۔

اسم تفضیل تین طریقوں سے استعمال ہوتا ہے:

① "مِن" کے ساتھ ② "الف لام" کے ساتھ ③ اضافت کے ساتھ

اگر "مِن" کے ساتھ استعمال ہو اور نکرہ کی طرف مضاف ہو تو اسم تفضیل مفرد مذکر ہوگا، مطابقت فی التذکیر والتأنیث والافراد والتثنیۃ والجمع ضروری نہیں جیسے: زيدٌ أفضلُ مِنْ عَمْرٍو، الزيدانِ أفضلُ مِنْ عَمْرٍو، الزيدون أفضلُ مِنْ عَمْرٍو، هندٌ أفضلُ مِنْ زينبَ، الهندانِ أفضلُ مِنْ زينبَ، الهنداتُ أفضلُ مِنْ زينبَ۔

اگر معرف باللام ہو تو پھر مطابقت ضروری ہے، جیسے: زيدُ الأفضلُ، الزيدانِ الأفضلانِ، الزيدونَ الأفضلونَ۔ اليَدُ العُلْيَا خَيْرٌ مِنَ اليَدِ السُّفْلَى۔ اس صورت میں "مِنْ" تفضیلیہ نہیں آتا۔

اگر مع الاضافت ہو تو اضافت نکرہ کی طرف ہوگی یا معرفہ کی طرف، اگر اضافت نکرہ کی طرف ہو تو پھر مطابقت ضروری نہیں، جیسے: زيدٌ أفضلُ رجالٍ، الزيدانِ أفضلُ رجالٍ، الزيدون أفضلُ رجالٍ۔ اضافت معرفہ کی طرف ہو تو پھر مطابقت وعدم مطابقت میں اختیار ہے جیسے: زيد أفضلُ الرجالِ، الزيدان أفضلا الرجالِ، الزيدون أفضَلُوا الرجالِ، یا زيد أفضلُ الرجالِ، الزيدان أفضلُ الرجالِ، الزيدون أفضلُ الرجالِ۔

فائدہ:

اسم تفضیل کے آخر میں تنوین نہیں آتی کیوں کہ یہ وزن فعل اور صفت کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔

جب مفضل علیہ معلوم ہو تو اسے حذف کرنا جائز ہے جیسے: اللهُ أكبرُ أي: مِنْ كُلِّ شَيْءٍ۔

اسمِ تفضیل کے اوزان:

	واحد	مثنی	جمع	
مذکر	أَفْعَلُ	أَفْعَلَانِ	أَفْعَلُوْن	أَفَاعِلُ
مؤنث	فُعْلَى	فُعْلَيَانِ	فُعْلَيَاتٌ	فُعَلٌ

تمرین

درج ذیل اسمائے تفضیل سے جمع مذکر مکسر اور جمع مؤنث بنائیں:

أَبْتَرُ، أَرْحَمُ، أَوْهَنُ، أَرْذَلُ، أَسْرَعُ، أَسْفَلُ، أَجْدَرُ، أَحَقُّ، أَهَمُّ، أَخَفُّ، أَثْقَلُ، أَجَلُّ، أَنْوَرُ، أَهْوَنُ، أَكْبَرُ، أَصْغَرُ، أَحْسَنُ، أَنْفَعُ، أَفْضَلُ، أَشْهَبُ، أَقْرَبُ، أَصْدَقُ، أَضْعَفُ، أَطْهَرُ، أَكْرَمُ، أَقْسَطُ، أَسْمَعُ۔

ذیل کے جملوں کی ترکیب کریں:

تَبَارَكَ اللهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ - لَيُوْسُفُ وَأَخُوْهُ أَحَبُّ إِلَى أَبِيْنَا مِنَّا - هُوَ أَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَاناً - الْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ - وَاللهُ أَشَدُّ بَأْساً وَّأَشَدُّ تَنْكِيْلاً - لَعَذَابُ الآخِرَةِ أَشَدُّ وَأَبْقَى - إِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا - هٰؤُلَاءِ أَهْدَى مِنَ الَّذِيْنَ آمَنُوْا سَبِيْلاً - لَخَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ أَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ - كَانَ الإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلاً - لَلآخِرَةُ أَكْبَرُ دَرَجَاتٍ - لاَ تَكُوْنُوْا أَوَّلَ كَافِرٍ بِهٖ - رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِيْنَ - لاَ تَحْزَنُوْا وَأَنْتُمُ الأَعْلَوْنَ - جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ أَكَابِرَ مُجْرِمِيْهَا -

اسم تفضیل کے استعمال کو ملاحظہ کرتے ہوئے ذیل کے جملوں پر اعراب لگائیں:

النبی افضل من الولی - افضل المؤمنین احسنهم اخلاقا - فاطمة افضل من اختها - كان رسول الله ﷺ اجود الناس بالخير - اكمل المؤمنين ايمانا احسنهم خلقا - ان من احبكم إليّ واقربكم مني مجلسا يوم القيامة احاسنكم اخلاقا - احب الصيام الى الله صيام داود - ابغض العباد الى الله من كان ثوباه خيرا من عمله - احب الاديان الى الله الحنيفية السمحة - اذا اجتمع الداعيان فاجب اقربهما بابا - اطيب اللحم لحم الظهر - افضل الاعمال بعد الايمان بالله التودد الى الناس - اليد العليا خير من السفلى - خياركم الينكم مناكب - ان اصدق الحديث كتاب الله، وان افضل الهدى هدى محمد وشر الامور محدثاتها - اشرف الموت قتل الشهداء - ان ابر البر ان يصل الرجل اهل ودّ ابيه - ان خياركم احسنكم قضاء - خير نساء العالمين اربع: مريم بنت عمران، وخديجة بنت خويلد، وفاطمة بنت محمد، وآسية امرأة فرعون۔

سبق: 76

مصدر

مصدر اس اسم کو کہتے ہیں جو حدث (کسی کام کے ہونے کے عمل) پر دلالت کرے اور اس میں کوئی زمانہ نہیں پایا جاتا۔
نحویوں کے ہاں مصدر میں دو باتوں کا ہونا ضروری ہے:
① اس سے فعل مشتق ہو
② فعل کی تاکید واقع ہوسکے یا اس کی نوع یا عدد کو بیان کرے۔
جس مصدر میں یہ باتیں نہ پائی جائیں اصطلاح نحات میں اسے مصدر نہیں کہتے جیسے: "عَالِمِيَّة، قَادِرِيَّة"، کہ نہ ان سے فعل مشتق ہوتا ہے اور نہ ہی مفعولِ مطلق واقع ہوتے ہیں۔ اسی طرح "وَيْحاً لَهُ، وَيْلاً لَهُ" کہ اگرچہ یہ مفعولِ مطلق واقع ہوتے ہیں، لیکن ان سے فعل مشتق نہیں ہوتا۔
مصدر کی تین قسمیں ہیں:

1. **مصدر اصلی:** جو صرف حدث (کسی کام کے ہونے کے عمل) پر دلالت کرے، اس کے شروع میں "میم" زائدہ نہ ہو اور نہ ہی آخر میں ایسی یائے مشددہ ہو جس کے بعد تائے تانیث آتی ہے جیسے: ضَرْبٌ، نَصْرٌ وغیرہ۔
2. **مصدر میمی:** وہ مصدر جس کے شروع میں "میم" زائدہ ہو اور مَفْعَلٌ، مَفْعِلٌ، مَفْعِلَةٌ یا مَفْعَلَةٌ کے وزن پر ہو۔ اسم ظرف کا وزن بھی یہی ہے، لیکن اس میں ظرفیت کا معنی ہوتا ہے۔
3. **مصدر صناعی:** ہر وہ کلمہ جس کے آخر میں یائے مشددہ اور تائے تانیث لگائی جائے جیسے: الجَاهِلِيَّة، الإِنْسَانِيَّة۔

مصدر کے عمل کرنے کی چھ شرطیں ہیں:
① مفرد ہو تثنیہ و جمع نہ ہو
② مفعول مطلق نہ ہو
③ مصغر نہ ہو
④ تائے وحدت مثل: رَحْمَةٌ، قَتْلَةٌ اس کے آخر میں نہ ہو۔
⑤ مضمر نہ ہو
⑥ اس کا معمول یعنی فاعل اس سے جدا نہ ہو۔

مصدر اپنے فعل والا عمل کرے گا، اگر لازم ہے تو فاعل کو رفع، اگر متعدی ہے تو پھر مفعول کو نصب بھی دے گا۔ مصدر کا فاعل عام طور پر مجرور ہوتا ہے، کیوں کہ مصدر اپنے فاعل کی طرف مضاف ہوتا ہے، البتہ اگر مفعول بہ آئے تو اس پر نصب واضح ہوتا ہے، جیسے: وَلَوْلَا دَفْعُ اللهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ، حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ۔

فائدہ:

جو حکم مصدر کا ہے وہی حکم اسم مصدر کا ہے، صرفیین کے ہاں مصدر اور اسم مصدر ایک ہی چیز ہے، البتہ نحویین ان میں کچھ فرق بیان کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ "مصدر اسے کہتے ہیں جس کے حروف اس کے فعل کے حروف کے برابر ہوں" جیسے: "ضَرْبٌ" میں بھی تین حروف اور اس کے فعل میں بھی تین حروف ہیں، اور اسم مصدر اسے کہتے ہیں جس کے حروف اصل مصدر

وفعل کے حروف سے کم ہوں، جیسے: "عَطَاءٌ: أَعْطٰى يُعْطِيْ" کا اسم مصدر ہے اور "صَلَاةٌ: صَلّٰى يُصَلِّيْ" کا اسم مصدر ہے۔

فائدہ:

مصدر کے فاعل کو حذف کرنا جائز ہے باوجودیکہ عمدہ کو حذف کرنا جائز نہیں، جب مصدر کے فاعل کو حذف کیا جائے تو پھر اسے مستتر نہیں نکالتے۔

کبھی مصدر بول کر اسم فاعل یا اسم مفعول مراد لیا جاتا ہے جیسے: هٰذَا خَلْقُ اللهِ أي: مَخْلُوْقُ اللهِ۔ مَاؤُكُم غَوْراً أي: غَائِراً۔

ثلاثی مزید اور رباعی کے مصادر قیاسی ہیں، البتہ ثلاثی مجرد کے مصادر سماعی ہیں۔ ان کے مشہور اوزان کی تفصیل علم الصیغہ میں موجود ہے۔ البتہ کچھ باتیں یاد رکھیں۔

منصب اور صنعت وحرفت کے پیشے پر دلالت کرنے والے افعال کے مصادر عام طور پر فِعَالَةٌ کے وزن پر آتے ہیں، جیسے: خِلَافَةٌ، إِمَامَةٌ، نِيَابَةٌ، خِطَابَةٌ، حِيَاكَةٌ، خِيَاطَةٌ، زِرَاعَةٌ، طِبَابَةٌ، تِجَارَةٌ، قِيَافَةٌ، كِتَابَةٌ، صِنَاعَةٌ، دِرَاسَةٌ۔

امتناع اور نفرت پر دلالت کرنے والے افعال کے مصادر فِعَالٌ کے وزن پر آتے ہیں، جیسے: جِمَاحٌ، إِبَاءٌ، نِفَارٌ۔

امراض پر دلالت کرنے والے افعال کے مصادر فُعَالٌ کے وزن پر آتے ہیں، جیسے: صُدَاعٌ (سر درد)، زُكَامٌ (زکام)، دُوَارٌ (چکرانا)، رُعَافٌ (نکسیر بہنا)، سُعَالٌ (کھانسی)، صُدَاعٌ (درد سر)۔

اضطراب وحرکت پر دلالت کرنے والے افعال کے مصادر فَعَلَان کے وزن پر آتے ہیں جیسے: غَلَيَان (ابلنا)، خَفَقَان (دھڑکنا)، جَوَلَانٌ (گھومنا)، جَرَيَانٌ (دوڑنا)، سَيَلَانٌ (بہنا) دَوَرَانٌ (گھومنا) طَيَرَانٌ (اڑنا)

چلنے اور گھومنے پھرنے والے افعال کے مصادر فَعِيْلٌ کے وزن پر آتے ہیں جیسے: رَحِيْلٌ، ذَمِيْلٌ، رَسِيْمٌ، دَبِيْبٌ۔

رنگوں پر دلالت کرنے والے افعال کے مصادر فُعْلَةٌ کے وزن پر آتے ہیں جیسے: حُمْرَةٌ، خُضْرَةٌ، زُرْقَةٌ، صُفْرَةٌ۔

آوازوں پر دلالت کرنے والے افعال کے مصادر فُعَالٌ یا فَعِيْلٌ کے وزن پر آتے ہیں، جیسے: نُبَاحٌ، خُوَارٌ، رُغَاءٌ، صُرَاخٌ، بُكَاءٌ، نَعِيْقٌ، زَئِيْرٌ، نَهِيْقٌ، شَهِيْقٌ، نَئِيْمٌ۔

ذیل کے جملوں پر اعراب لگائیں اور مصدر کے معمول (فاعل یا مفعول بہ) کی نشان دہی کریں:

مخالطة الاشرار من اعظم الاخطار - اكرام العرب الضيف معروف في العالم - عجبت من ضربك زيدا - تبسمك في وجه اخيك صدقة - امرك بالمعروف صدقة، ونهيك عن المنكر صدقة، اماطتك الاذى والشوك والعظم عن الطريق صدقة۔

سبق: 77

اسمِ مضاف

اسمائے عاملہ میں سے نواں اسم مضاف ہے۔ اضافت کا لغوی معنی ''ایک چیز کو دوسری کی طرف مائل کرنا'' اور اصطلاح میں حرف جر مقدر کی بنا پر ایک اسم کی دوسرے کی طرف نسبت کرنے کو کہتے ہیں تا کہ پہلا اسم دوسرے کی وجہ سے معرفہ بن جائے یا خاص ہو جائے یا اس میں تخفیف پیدا ہو۔ جیسے: هٰذَا كِتَابُ مُحَمَّدٍ، هٰذَا كِتَابُ تَارِيْخٍ، عَاقِبُ الْقَاضِي شَاهِدَ الزُّوْرِ۔ پہلی مثال میں لفظ کتاب کی اضافت معرفہ یعنی محمد کی طرف ہوئی تو لفظ کتاب بھی معرفہ بن گیا۔ دوسری مثال میں لفظ کتاب کی نسبت نکرہ کی طرف ہونے کی وجہ سے مضاف معرفہ تو نہیں بنا لیکن اس میں کچھ تخصیص ہوگئی کہ پہلے کتاب میں عموم تھا لیکن اضافت کی وجہ سے اس عموم میں تخصیص آئی اب کتاب تاریخ کے علاوہ باقی فنون کو شامل نہیں۔ تیسری مثال میں لفظ شَاهِدِ اسم فاعل کی اضافت اپنے معمول کی طرف ہے کہ اصل میں عَاقِبُ الْقَاضِي شَاهِداً الزُّوْرَ تھا، اس اضافت کی وجہ سے تعریف وتخصیص کا فائدہ تو حاصل نہیں ہوا، البتہ تخفیف یعنی حذفِ تنوین کا فائدہ حاصل ہوا۔ اضافت کی صحت کے لئے دو باتیں ضروری ہیں:

① دونوں اسموں میں ایسا علاقہ ہو جس سے تحقق نسبت درست ہو جائے۔

② مضاف ان چیزوں سے خالی ہو جو اسم کی تمامیت پر دلالت کرتی ہیں جیسے: الف لام، تنوین، نونِ تثنیہ، نونِ جمع تا کہ شدّتِ ارتباط کی وجہ سے مضاف کو مضاف الیہ سے تعریف، تخصیص یا تخفیف کا فائدہ حاصل ہو۔

اضافت کی دو قسمیں ہیں: ① اضافت معنوی ② اضافت لفظی

اضافت معنوی:

اس اضافت کو کہتے ہیں جس میں صیغہ غیر صفت (اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ، مبالغہ) اپنے معمول کی طرف مضاف ہو یا صیغہ صفت کی اضافت فاعل ومفعول بہ کی طرف نہ ہو بلکہ مفعول فیہ یا کسی اور طرف ہو جیسے: مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔

صیغہ صفت سے مراد اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ، مبالغہ ہیں، مصدر واسم تفضیل اس سے مراد نہیں، کیوں کہ مصدر سے اضافت معنوی کا فائدہ حاصل ہوتا ہے جیسے: رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ میں ''رب'' مصدر کی اضافت ہے اور اس سے تعریف کا فائدہ حاصل ہو رہا ہے۔ رہا مسئلہ اسم تفضیل کا تو اس کا اسم مفعول نہیں آتا کہ اس کی اضافت کی جائے۔ اضافت معنوی میں تخفیف کے ساتھ ساتھ تعریف اور تخصیص کا فائدہ بھی حاصل ہوتا ہے۔

اضافت لفظی:

وہ اضافت ہے جس میں صیغہ صفت اپنے فاعل یا مفعول بہ کی طرف مضاف ہو جیسے: أَنَا ضَارِبُ زَيْدٍ، زَيْدٌ مَضْرُوْبُ أَبِيْهِ، هٰذَا فَاعِلُ الْخَيْرِ، هُمَا لَاعِبَا الْكُرَّةِ، أُوْلٰئِكَ مُعَلِّمُوْا الْمَدْرَسَةِ۔ اضافت لفظی سے صرف تخفیف کا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

حرفِ جر مقدر کے اعتبار سے اضافت کی تین قسمیں ہیں:

1. اضافتِ بیانیہ: اگر مضاف الیہ مضاف کی جنس سے ہو اور مضاف مضاف الیہ کا بعض ہو تو اضافت حرفِ جر ''من'' کی بنا پر ہوتی ہے اور اسے اضافتِ بیانیہ یا اضافتِ منیہ کہتے ہیں جیسے: خَاتَمُ فِضَّةٍ، أي: خَاتَمٌ مِنْ فِضَّةٍ، ثَوْبُ كَتَّانٍ، أي: ثَوْبٌ مِنْ كَتَّانٍ، حِلِيُّ ذَهَبٍ، أي: حِلِيٌّ مِنْ ذَهَبٍ۔
2. اضافتِ ظرفیہ: مضاف الیہ اگر مضاف کے لئے ظرف بنے خواہ ظرفِ زمان ہو یا مکان تو اضافت حرفِ جر ''فی'' کی بنا پر ہوتی ہے، اسے اضافت ظرفیہ یا اضافتِ فیوی کہتے ہیں جیسے: صَلَاةُ الظُّهْرِ، أي: صَلَاةٌ فِي الظُّهْرِ، رَفِيْقُ الصِّبا، أي: رَفِيْقٌ فِي الصِّبا، مُؤْنِسُ اللَيْلِ، أي: مُؤْنِسٌ فِي الليل۔
3. اضافتِ لامیہ: اگر اضافتِ بیانیہ اور ظرفیہ نہ ہو تو اضافت حرفِ جر ''لام'' کی بنا پر ہوتی ہے اور ملک واختصاص کا فائدہ دیتی ہے، اسے اضافتِ لامیہ کہتے ہیں جیسے: غلامُ زیدٍ، أي: غُلَامٌ لِزَيْدٍ، كِتَابُ الطَّالِبِ، أي: كِتَابٌ لِطَالِبٍ۔

فائدہ:

ضمائر، اسمائے اشارات، موصولات، استفہام، اسمائے شرطیہ کبھی مضاف نہیں بنتے۔

کبھی مضاف کو حذف کر کے مضاف الیہ کو اس کا قائم مقام بناتے ہیں اور اسے مضاف والا اعراب دیتے ہیں جیسے:
واسْئَلِ القَرْيَةَ أي: أَهْلَ القريةِ، جاءَ رَبُّكَ أي: أمرُ ربِّكَ۔ یہ اس وقت کرتے ہیں جب فسادِ معنی کا اندیشہ نہ ہو۔

مضاف کا عمل:

مضاف عمل کرتا ہے اور مضاف الیہ کو جر دیتا ہے جیسے: غلامُ زیدٍ۔ یہاں یہ بات جاننی چاہیے کہ مضاف الیہ کو جر دینے والا مضاف نہیں ہوتا، کیوں کہ مضاف جامد ہوتا ہے اور جامد کے بارے میں قاعدہ ہے کہ "الجامِدُ لايَعْمَلُ"۔ بلکہ اصل میں مضاف الیہ کو جر دینے والا حرفِ جر مقدر ہوتا ہے اور وہ حرفِ جر کبھی ''لام'' کبھی ''من'' اور کبھی ''فی'' ہوتا ہے، جر دینے کی نسبت مضاف کی طرف اس لئے کی جاتی ہے کہ مضاف اس حرفِ جر مقدر کا قائم مقام ہوتا ہے۔

احکامِ اضافت:

اگرچہ اضافت کے کچھ احکام سبق: 6 میں اور کچھ عملی طور پر سابقہ اسباق میں گزر چکے، تاہم اگرچہ بعض احکام میں تکرار کے باوجود فائدے کی خاطر انہیں یکجا بیان کیا جاتا ہے۔

مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے اور مضاف کا اعراب متعین نہیں ہوتا، بلکہ عامل کا تابع ہوتا ہے، جیسے: يَأْتِي أَمْرُ رَبِّكَ، مَا كَانَ عَطَاءُ رَبِّكَ، هُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَةَ رَبِّكَ، سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ۔

مضاف مفرد ہو تو اس کے آخر سے تنوین کو اور تثنیہ وجمع ہو تو نونِ تثنیہ اور نونِ جمع کو حذف کرنا واجب ہے۔

اضافتِ معنوی میں مضاف پر الف لام داخل نہیں ہوتا، البتہ اضافتِ لفظیہ میں مضاف پر الف لام داخل ہو سکتا ہے، جیسے: هُمَا المُؤَسِّسَا المَدْرَسَةِ، هُمُ المُشَيِّدُوْا المَسْجِدِ، جَاءَ اللَّاعِبُ الكُرَةِ۔

فائدہ:

بعض اسماء لازمِ اضافت ہیں یعنی عام طور پر مضاف ہی استعمال ہوتے ہیں۔ بعض مفرد کی طرف مضاف ہوتے ہیں اور

بعض جملے کی طرف مضاف ہوتے ہیں۔

مفرد کی طرف مضاف اسماء، جیسے: عِنْدَ، لَدَی، سِوَی، كُلٌّ، بَعْضٌ، أَيٌّ، أُولُوا، أولات، ذُوْ، ذَوَات، كِلَا، كِلْتَا، مَعَ، لَدُنْ۔

جملے کی طرف مضاف اسماء یہ ہیں: إِذْ، إِذَا۔

درج ذیل کلمات میں غور کر کے بتائیں کہ ان میں موجود اضافت سے کون تعریف، تخصیص یا تخفیف میں سے کون سا فائدہ حاصل ہوا۔ أموالَ اليتامى، أضغاثُ أحلامٍ، كِتَابُ أَخِيْ، مُتَّخِذَ المُضِلِّيْنَ، حَدِيْقَةُ المَنْزِلِ، حَارِسُ المُخَيَّمِ، عوراتِ النِّساءِ، مَكْسُوْرُ الجناحِ، جَنَّاتُ عَدْنٍ، قَلَمُ مُحَمَّدٍ، فَالِقُ الحَبِّ، مُلْكُ السَّمَاوَاتِ، عَظِيْمَ الأَثَرِ، ثِيَابُ سُنْدُسٍ، كِتَابُ تَارِيْخٍ، مُخْرِجُ المَيِّتِ، نَافِذَةُ مَنْزِلٍ، مُحِلِّي الصَّيْدِ، حَسَنُ الوَجْهِ۔

درج ذیل جملوں پر اعراب لگائیں اور ان کا جواب مرکب اضافی کی صورت میں اس طرح تحریر کریں:

ماذا نسمّي الكتابَ الذي نقرأ فيه القواعدَ؟	نسميه كتاب القواعد

① ماذا نسمّي الوزير المشرف على وزارة الزراعة؟

② ماذا نسمّي الحديقة التي تحيط بالمنزل؟

③ ماذا نسمّي السيارة التي يركبها المدير؟

④ ما نسمّي الطبيب الذي يعالج الأطفال؟

⑤ ماذا نسمّي الشرطي الذي ينظم المرور؟

⑥ ماذا نسمّي الكلية التي تدرس فيها الطب؟

درج ذیل جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کو دی گئی مثال کی طرح مرکب اضافی میں تبدیل کریں:

يحبُّ الأساتذة الجامعيون زيارةَ المكتبات	يحبُّ أساتذة الجامعة زيارةَ المكتبات
يكثُر محمدٌ من السّهرِ في الليل	يكثُر محمدٌ من سهر الليل

① يحب الفارس الركوب على الحصان

② يتوجّه الطالبان السعوديان إلى المكتبة

③ يشارك أدباء باكستان في الندوة الشعرية

④ اعتاد الراعي الصعود إلى الجبال

⑤ يحب البدوي الحياة في الصحراء

⑥ يكثر العربي من الإكرام للضيف

⑦ قابلتُ المهندسين اليابانيين

⑧ تشجّع الحكومة النهضة الصناعية في البلاد

سبق: 78

اسمِ تام

اسمائے عاملہ میں سے دسواں اسم تام ہے، اس کا عمل تمیز کو نصب دینا ہے۔

اسم تام اس اسم کو کہتے ہیں جس کے آخر میں تنوین یا قائم مقام تنوین: نونِ تثنیہ، نونِ جمع ہو یا اضافت کی وجہ سے بایں طور تام ہوجائے کہ اس حالت میں اس کی اضافت کسی دوسرے اسم کی طرف نہ ہوسکے۔

اسم کئی طریقوں سے تام ہوجاتا ہے:

① تنوین کے ساتھ جیسے: مافی السماءِ قدرُ راحةٍ سَحَاباً۔

② تنوین مقدرہ کے ساتھ جیسے: عندی أحدَ عشرَ درهماً، زيدٌ أكثرُ منك مالاً۔ "أحد عشر" اصل میں "أحدٌ وَعَشْرٌ" تھا، دونوں کو ایک کیا تو مبنی بر فتحہ ہونے کی وجہ سے ان کی تنوین مقدر ہوگئی، اسی طرح "أكثر" میں تنوین مقدر ہے کیونکہ یہ غیر منصرف ہے اور غیر منصرف میں تنوین مقدر ہوتی ہے۔

③ نون تثنیہ کے ساتھ جیسے: عندی قفیزانِ بُرًّا۔

④ نون جمع کے ساتھ جیسے: هلْ نُنَبِّئُكُم بالأخسرِينَ أعمالاً۔

⑤ مشابہ نون جمع کے ساتھ جیسے: عندی عِشْرُونَ دِرْهَماً۔ "عشرون" کا نون مشابہ نون جمع ہے کہ جس طرح نون جمع حالت رفعی میں ''واؤ'' کے بعد اور نصبی وجری میں ''یا'' کے بعد آتا ہے اسی طرح یہ نون بھی آتا ہے، باقی جمع حقیقی وغیر حقیقی میں فرق یہ ہے کہ جمع حقیقی میں تعیین نہیں ہوتی اس میں کمی زیادتی کرنے سے کچھ فرق نہیں پڑتا بخلاف جمع غیر حقیقی کے کہ اس میں تعیین ہوتی ہے اور کمی وزیادتی سے فرق پڑتا ہے مثلاً: "مسلمون" جمع حقیقی ہے اگر اس سے مراد تین مسلمان ہوں پھر بھی جمع، تین سے زیادہ ہوں پھر بھی جمع۔ بخلاف جمع غیر حقیقی "عشرون" کے کہ اس میں تعیین ہے، اگر ایک کی بھی زیادتی کریں تو فرق آئے گا کہ "عشرون" نہیں بلکہ "أحد وعشرون" ہوجائے گا، اگر ایک کی بھی کمی کریں تو "تسعة عشر" رہ جائے گا۔

⑥ اضافت کے ساتھ بھی اسم تام ہوجاتا ہے جیسے: عِنْدِی مِلْؤُهُ عَسَلاً۔ لفظ "مِلْؤُ" اس مثال میں بمعنیٰ ''پُر'' ہے جو مصدر نہیں، کیونکہ اس مادے کا مصدر اس وزن پر نہیں آتا، ضمیر مجرور مضاف الیہ کا مرجع ظرفِ معہود ہے، معنی یہ ہیں ''میرے پاس فلاں برتن بھر شہد ہے۔''

⑦ الف لام کے ساتھ جیسے: جاءَ الرجُلُ۔

تمیز اس لئے منصوب ہوتی ہے کہ اس کی مشابہت فعل کے ساتھ ہوتی ہے کہ جس طرح فعل کو فاعل سے تمامیت حاصل ہوتی ہے اور وہ بعد میں آنیوالے اسماء کو نصب دیتا ہے، اسی طرح بعض اسماء کو بھی چند امور سے تمامیت حاصل ہوتی ہے اور ان امور کی حیثیت فاعل کی ہوتی ہے، تو انکے بعد جو اسم آئے گا وہ منصوب ہوگا کہ جس طرح فاعل حقیقی کے بعد آنے والا اسم منصوب ہوتا ہے۔

سبق: 79

اسمائے کنایہ

اسمائے کنایات میں سے مبنی اسماء کی تفصیل سبق: 25 میں گزر چکی۔ یہاں ان کے عمل کی وضاحت کے ساتھ ساتھ معرب اسمائے کنایہ کا ذکر کیا جائے گا۔

کم استفہامیہ کا عمل اپنی تمیز کو نصب دینا ہے، اگر کم خود مجرور ہو تو تمیز میں نصب اور جر دونوں جائز ہیں، جیسے: كَمْ ثَوْباً اِشْتَرَيْتَ؟ بِكَمْ دِرْهَمٍ اِشْتَرَيْتَ؟ بِكَم دِرْهَماً اِشْتَرَيْتَ؟

کم استفہامیہ اور اس کی تمیز کے درمیان فاصلہ ہو تو تمیز بدستور منصوب رہتی ہے، جیسے: كَمْ حَضَرَ طَالِباً؟ كَمْ اشْتَرَيْتَ قَلَماً اس صورت میں جر بھی جائز ہے، جیسے: كَمْ فِي الْمَكْتَبَةِ مِنْ كِتَابٍ.

اگر قرینہ موجود ہو تو تمیز کو حذف کرنا جائز ہے جیسے کتابوں کے بارے میں مذاکرے کے دوران پوچھا جائے: كَمْ عِنْدَكَ؟، أي: كَمْ كِتَاباً عِنْدَكَ؟

خود کم استفہامیہ ترکیب میں کیا واقع ہوتا ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔ چونکہ کم استفہامیہ سوال کے لئے آتا ہے اس لئے جس چیز کے بارے میں سوال کیا جائے اس کی کیفیت کو دیکھتے ہوئے کم کا اعراب متعین کیا جاتا ہے۔

اگر سوال مفعول مطلق کے بارے میں ہو تو کم استفہامیہ منصوب محلاً مفعول مطلق ہوگا، جیسے: كَمْ جَوْلَةً جُلْتَ؟ كَمْ طَوَافاً طُفْتَ؟

سوال مفعول بہ کے بارے میں ہو اور بعد میں آنے والا فعل متعدی کا مفعول موجود نہ ہو تو کم استفہامیہ منصوب محلاً مفعول بہ بنے گا جیسے: كَمْ قَلماً اشتريت؟ كَمْ صَفْحَةً قَرَأتَ؟

مفعول فیہ کے بارے میں سوال ہو تو کم استفہامیہ منصوب محلاً مفعول فیہ ہوگا، جیسے: كَمْ سَاعَةً مَكَثَ؟ كَمْ يَوْماً استَمرّت الرحلَةُ؟

فعل ناقص کی خبر کے بارے میں سوال ہو تو کم استفہامیہ منصوب محلاً خبر فعل ناقص ہوگا، جیسے: كَمْ قَلَماً كَانَتْ أَقْلَامُكَ؟ كَمْ رِيَالاً كَانَتْ نُقُوْدُكَ؟

اگر کم سے پہلے حرف جر یا مضاف ہو تو کم مجرور محلاً ہوگا جیسے: بِكَمْ دِيْنَارٍ اشْتَرَيْتَ الْمَنْزِلَ؟ عَمَلَ كَمْ طَالِبٍ أُنْجِزَتْ؟

اگر مذکورہ صورتوں میں سے کوئی صورت نہ ہو تو کم استفہامیہ مرفوع محلاً مبتدا بنے گا اور ظرف یا جار مجرور خبر محذوف کے قائم مقام ہوگا جیسے: كَمْ قَلَماً مَعَكَ؟ كَمْ كِتَاباً فِي مَكْتَبَتِكَ؟

اگر کم کے بعد والا اسم مضاف ہو تو کم مرفوع محلاً خبر مقدم ہوگا جیسے: كَمْ نُقُوْدُكَ؟ اس صورت میں تمیز محذوف ہوتی ہے یعنی: كَمْ رِيَالاً نُقُوْدُكَ؟

كم خبريه: عددٌ كثيرٌ کے معنی میں ہوتا ہے، اس کی تمیز جمع مجرور اور مفرد مجرور دونوں ہوتی ہے، لیکن مفرد مجرور

زیادہ بہتر ہے جیسے: کم مالٍ أنفقتُ. ترکیب میں اس کا اعراب کم استفہامیہ کی طرح ہے۔

اگر کم خبریہ اور اس کی تمیز کے درمیان فاصلہ ہو تو تمیز منصوب ہوگی، کیوں کہ فاصلے کی وجہ سے اضافت ممکن نہیں جیسے: کَمْ عِنْدِیْ مَالاً. اس صورت میں تمیز پر "من" جارہ بھی داخل ہوتا ہے جیسے: کَمْ عِنْدِیْ مِنْ کُتُبٍ. البتہ اگر فاصلہ فعل متعدی سے ہو تو تمیز پر "من" لانا واجب ہے جیسے: سَلْ بَنِیْ إِسْرَائِیْلَ کَمْ اٰتَیْنٰهُمْ مِنْ اٰیَةٍ بَیِّنَةٍ.

کأیّن: اپنی تمیز سے مل کر کبھی مرفوع محلاً مبتدا ہوتا ہے جیسے: کَأَیِّنْ مِنْ قَرْیَةٍ عَتَتْ، کَأَیِّنْ مِنْ قَرْیَةٍ هِیَ أَشَدُّ قُوَّةً مِنْ قَرْیَتِكَ، کبھی مفعول بہ بنتا ہے، جیسے: کأیّ من رجالٍ ربحتُ، کبھی مفعول مطلق بنتا ہے جیسے: کأیّ من مرّةٍ نَصحتُكَ.

کذا: ترکیبی اعتبار سے عامل کے مقتضا کے مطابق ہوتا ہے کبھی مرفوع محلاً مبتدا جیسے: عِنْدِیْ کَذَا کُتُباً. مرفوع محلاً خبر جیسے: الکُرَّاسَاتُ کَذَا کُرَّاسَةً. مرفوع محلاً فاعل جیسے: جَاءَ کَذَا رَجُلاً. منصوب محلاً مفعول بہ جیسے: اشْتَرَیْتُ کَذَا کُتُباً. منصوب محلاً مفعول فیہ جیسے: سَافَرْتُ کَذَا یَوماً. سِرْتُ کَذَا مِیْلاً. منصوب محلاً مفعول مطلق جیسے: ضَرَبَ الجَلّادُ اللصَّ کَذَا جَلْدَةً. مجرور محلاً جیسے: سَلَّمْتُ عَلَی کذا ضَیفاً.

بِضع: تین سے زائد اور نو سے کم عدد پر دلالت کرتا ہے۔ اس کا استعمال اعداد کی طرح ہوتا ہے، اگر مفرد ہو تو اس کی تمیز جمع مجرور ہوتی ہے جیسے: جَاءَ بِضْعَةُ رِجَالٍ، قَطَفْتُ بَضْعَ زَهْرَاتٍ، لَبِثَ فِی السِّجْنِ بِضْعَ سِنِیْنَ، فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ.

مرکب ہونے کی صورت میں تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے جیسے: زَارَنَا بِضْعَةَ عَشَرَ رَجُلاً. کَرَّمَتُ المَدْرَسَةُ بِضْعَ عَشَرَةَ مُتَفَوِّقَةً، اِشْتَرَیْتُ بِضْعَةً وَّعِشْرِیْنَ کِتَاباً، غَرَسْتُ بِضْعًا وَعِشْرِیْنَ شَجَرَةً.

نَیِّف: ایک دھائی کے بعد سے دوسری دھائی تک کے درمیانی نو اعداد پر دلالت کرتا ہے۔ معدود مذکر ہو یا مؤنث اس کی صورت میں تبدیلی نہیں آتی، جیسے: حَفِظْتُ نَیِّفاً وعِشْرِیْنَ قَصِیْدَةً. قَرَأتُ ثلاثین بَحثاً وَنَیِّفاً.

کَیْتَ: کسی قصے کی طرف اشارہ کرنے کیلئے استعمال ہوتا ہے خواہ قصے کا تعلق قول سے ہو جیسے: قَالَ الرّاوِی کیت و کیت، یا فعل سے ہو، جیسے: فَعَلَ الرّجلُ کَیْتَ وَ کَیْتَ، اسی طرح حدیث میں ہے: بِئْسَ مَا لِأَحَدِ کُمْ أَنْ یَّقُوْلَ: نَسِیْتُ آیَةَ کَیْتَ وَکَیْتَ.

عام طور پر بذریعہ حرف عطف مکرر استعمال ہوتا ہے، کبھی عطف کے بغیر بھی آتا ہے جیسے: قَالَ الرّجلُ کَیتَ کَیتَ. اس کا اپنا اعراب عامل کے مقضا کے مطابق ہوتا ہے، اور عام طور پر منوب محلاً مفعول بہ بنتا ہے۔

ذَیْتَ وَذَیْتَ: استعمال اور حکم میں کیتَ کی طرح ہے۔

سَلْ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ کَمْ اٰتَیْنٰهُمْ مِّنْ اٰیَةٍۭ بَیِّنَةٍ - قَالَ الَّذِیْنَ یَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ کَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِیْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً کَثِیْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ - قَالَ کَمْ لَبِثْتَ - قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ کَمْ لَبِثْتُمْ - کَمْ تَرَکُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّنَعِیْمٍ - اَوَلَمْ یَرَوْا اِلَی الْاَرْضِ کَمْ اَنْۢبَتْنَا فِیْهَا مِنْ کُلِّ زَوْجٍ کَرِیْمٍ - الایمان بضع وستون شعبة -

سبق: 80

عواملِ معنوی

عوامل معنوی کی دو قسمیں ہیں:

① ابتدا ② خلو فعل مضارع عن الجوازم والنواصب

ابتدا: یعنی اسم کا عوامل لفظیہ سے خالی ہونا عامل معنوی ہے اور یہ عاملِ معنوی مبتدا و خبر دونوں کو رفع دیتا ہے جیسے: زَیْدٌ قَائِمٌ۔ اس میں چار مذہب ہیں:

1. مبتدا و خبر دونوں میں ابتدا عامل ہو، یہ جمہور بصریین کا مذہب ہے، تو اس صورت میں مبتدا و خبر دونوں کا عامل معنوی ہوگا۔
2. ابتدا مبتدا میں عامل ہو اور مبتدا خبر میں، اندلسی نے سیبویہ سے یہی نقل کیا، ابوعلی اور ابوالفتح نے بھی اسے نقل کیا، اس صورت میں خبر کا عامل لفظی اور مبتدا کا عامل معنوی ہے۔
3. مبتدا و خبر دونوں ایک دوسرے میں عامل ہیں، یہ کوفیین کا مذہب ہے، اس صورت میں دونوں کا عامل لفظی ہے۔ اگر کوئی کہے کہ اس صورت میں دور لازم آتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ دور معنا ہے اور یہ درست ہے۔
4. بعض حضرات کے نزدیک ابتدا مبتدا میں عامل ہے اور ابتدا و مبتدا دونوں خبر میں عامل ہیں، اس صورت میں مبتدا کا عامل معنوی اور خبر کا عامل لفظی و معنوی دونوں ہیں، لیکن یہ صحیح نہیں کیونکہ اس صورت میں ایک معمول پر دو عاملوں کا اجتماع لازم آتا ہے جو جائز نہیں۔

لیکن ان تمام مذاہب میں سے مذہب اول راجح ہے بخلاف باقی کے کیونکہ ان میں مبتدا یا خبر کا عامل بننا لازم آتا ہے جو کہ عموماً جامد ہوتے ہیں اور قاعدہ ہے کہ "الجامدُ لایَعْمَلُ"۔

خلو فعل مضارع عن النواصب والجوازم: عوامل معنوی کی دوسری قسم فعل مضارع کا نواصب و جوازم سے خالی ہونا ہے جیسے: یَضْرِبُ زَیْدٌ۔ یہ ابن مالک کا مذہب ہے اور یہی مختار ہے۔

سبق: 81

توابع/صفت

توابع ''تابع'' کی جمع ہے اور تابع ہر اس لفظ کو کہتے ہیں کہ جو اعرب کے لحاظ سے اپنے سابق (متبوع) کی پیروی کرے۔ تابع کا اعراب وہی ہوتا ہے جو متبوع کا ہوتا ہے۔ اعراب میں پیروی کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر سابق لفظ بنا بر فاعلیت مرفوع ہے تو یہ بھی اسی طرح بنا بر فاعلیت مرفوع ہو، اگر سابق بنا بر مفعولیت منصوب ہے تو یہ بھی بنا بر مفعولیت منصوب ہو۔ لفظ سابق کو متبوع اور بعد میں آنے والے کو تابع کہتے ہیں۔ تابع کی پانچ قسمیں ہیں:

1. صفت
2. تاکید
3. بدل
4. عطف بالحرف
5. عطف بیان

صفت: صفت یا نعت وہ تابع ہے جو مشتق ہو اور مقصودی طور پر ایسے معنی پر دلالت کرے جو متبوع میں ہو۔ متبوع کو موصوف اور منعوت اور تابع کو صفت اور نعت کہتے ہیں۔ صفت متبوع کی ذات کا یا متبوع سے متعلق کا وصف بیان کرتی ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں: صفتِ حقیقی، صفتِ سببی۔

صفتِ حقیقی وہ صفت ہے جو اپنے متبوع کی صفت بیان کرتی ہے۔ صفتِ حقیقی کبھی مفرد ہوتی ہے یعنی مضاف، جملہ یا شبہ جملہ نہیں ہوتی جیسے: جاءنی رجلٌ عالمٌ، اشْتَرَيْتُ قَلَمَيْنِ جَمِيلَيْنِ، وَصَلَ اللَّاعِبُونَ الفَائِزُونَ۔

کبھی مرکبِ اضافی ہوتی ہے جیسے: مضی یومٌ شَدِيدُ الحَرِّ۔

کبھی شبہ جملہ ہوتی ہے جیسے: اِسْتَمَعْتُ إِلَى أَقْوَالٍ مِنْ أَعْظَمِ الحِكَمِ. لِلْحَقِّ صَوْتٌ فَوْقَ كُلِّ صَوْتٍ. بَلْ عَجِبُوا أَنْ جَاءَهُمْ مُنْذِرٌ مِنْهُمْ۔ مُنْذِرٌ موصوف، منهم جار مجرور ظرف مستقر متعلق ثَابِتٌ، ثابتٌ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صفت ہے۔

کبھی جملہ فعلیہ ہو سکتی ہے جیسے: هذا عملٌ يَنْفَعُ. سَلَّمْتُ عَلَى صَدِيقٍ سَافَرَ وَالِدُهُ. جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ يَسْعَى۔ کبھی جملہ اسمیہ ہوتی ہے جیسے: مضی یومٌ حرُّهُ شَدِيدٌ. هٰذَا كِتَابٌ مَوْضُوعَاتُهُ مُفِيدَةٌ۔

صفتِ سببی وہ ہے جو اپنے متبوع کے متعلق کی صفت بیان کرتی ہے جیسے: جاءنی رجلٌ حَسَنٌ غُلَامُهُ (میرے پاس وہ آدمی آیا جس کا غلام خوبصورت ہے)، دَعَانِي صَدِيقٌ كَرِيمٌ خُلُقُهُ (مجھے اس دوست نے بلایا جس کے اخلاق بہت عالی ہیں) پہلے کو صفت بحال موصوف اور دوسرے کو صفت بحال متعلق موصوف کہتے ہیں۔

صفتِ حقیقی دس چیزوں میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے:

عام طور پر صفت کے لئے اسم مشتق ہی استعمال کیا جاتا ہے صرف چند مخصوص صورتوں میں اسم جامد بشکل صفت استعمال ہوتی ہے جیسے: زَيْدُ بنُ عَمْرٍو زید موصوف ابن مضاف عمرو مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر صفت، اسی طرح هذا الرجل عالم میں هذا موصوف، الرجل صفت ہے، نیز مررت برجل ذی فضل۔ میں مررت فعل فاعل، با جارہ، رجل موصوف، ذی مضاف، فضل مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ سے مل کر صفت، موصوف صفت مل کر مجرور، جار مجرور ظرف لغو برائے فعل۔ بعض اوقات مصدر کو بطور صفت ذکر کیا جاتا ہے، اس صورت میں مصدر مفرد مذکر ہی استعمال ہوگا اگرچہ موصوف مؤنث اور تثنیہ وجمع ہو جیسے: سَلَّمْتُ عَلَى رجلٍ عدلٍ. جاءَ رَجُلَانِ عَدْلٌ. صافحتُ رِجالاً عَدْلاً. هؤلاءِ نِساءٌ عَدْلٌ۔ کبھی صفت مشتق کی تاویل میں ہوتی ہے جیسے: صافحتُ رَجُلاً أَسَداً. أي شُجاعاً.

① تعریف ② تنکیر ③ تذکیر ④ تانیث ⑤ اِفراد
⑥ تثنیہ ⑦ جمع ⑧ رفع ⑨ نصب ⑩ جر

ان دس میں سے چار کا: ❶ تعریف وتنکیر میں سے کسی ایک کا ❷ تذکیر وتانیث میں سے کسی ایک کا، ❸ افراد تثنیہ وجمع میں سے کسی ایک کا، ❹ رفع نصب اور جر میں سے کسی ایک کا بیک وقت پایا جانا ضروری ہے جیسے:

جاءَنی	رَجُلٌ عَالِمٌ - رَجُلانِ عَالِمَانِ - رِجَالٌ عَالِمُونَ - الرَّجُلُ العالِمُ - الرَّجُلانِ العالِمَانِ - الرِّجَالُ العَالِمُونَ
رَأَیتُ	رَجُلاً عَالِماً - رَجُلَیْنِ عَالِمَیْنِ - رِجَالاً عَالِمِیْنَ - الرَّجُلَ العَالِمَ - الرَّجُلَیْنِ العَالِمَیْنِ - الرِّجَالَ العَالِمِیْنَ
مَرَرْتُ	برَجُلٍ عَالِمٍ - رَجُلَیْنِ عَالِمَیْنِ - رِجَالٍ عَالِمِیْنَ - الرَّجُلِ العَالِمِ - الرَّجُلَیْنِ العَالِمَیْنِ - الرِّجَالِ العَالِمِیْنَ
جاءَتْنِی	امرأةٌ عالمةٌ - امرأتانِ عالمتانِ - نساءٌ عالماتٌ - المرأةُ العالمةُ
	الامراتَانِ العالمَتَانِ - النِّسَاءُ العالمَاتُ
رَأَیتُ	امرأةً عالمةً - امرأتَیْنِ عالمَتَیْنِ - نساءً عالماتٍ - المرأةَ العالمةَ - الامراتَیْنِ العالمَتَیْنِ - النِّسَاءَ العالمَاتِ
مَرَرْتُ	بامرأةٍ عالمةٍ - امرأتَیْنِ عالمَتَیْنِ - نساءٍ عالماتٍ - المرأةِ العالمةِ - الامراتَیْنِ العالمَتَیْنِ - النِّسَاءِ العالمَاتِ

ہر ایک مثال میں چاروں چیزوں میں مطابقت ہے یعنی تعریف وتنکیر میں سے ایک، تذکیر وتانیث میں سے ایک، افراد وتثنیہ وجمع میں سے ایک اور اعراب ثلاثہ میں سے ایک۔

درج ذیل صورتوں میں موصوف صفت کے درمیان تذکیر وتانیث میں مطابقت ضروری نہیں۔

اسم تفضیل ''من'' کے ساتھ استعمال ہو یا مضاف اِلی النکرہ ہو تو اس صورت میں موصوف صفت میں مطابقت ضروری نہیں، جیسے: جاء تنی هندٌ أفضلُ من زینبَ، الهندانِ أفضلُ من زینبَ، الهنداتُ أفضلُ من زینبَ۔

اسی طرح وہ صیغے جن میں تذکیر وتانیث برابر ہیں جیسے: جاء تنی امرأةٌ جریحٌ امرأةٌ صبورٌ۔

وہ صیغے بظاہر مذکر ہوں لیکن مؤنث کے ساتھ خاص ہوں جیسے: هذه امرأةٌ حائضٌ، امرأةٌ طالقٌ۔

وہ صیغے جو بظاہر مؤنث ہوں لیکن ان کا اطلاق مذکر پر ہوتا ہو جیسے: جاءنی زیدٌ العلامةُ۔

صفت سببی صرف پانچ چیزوں میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے:

① تعریف ② تنکیر ③ رفع ④ نصب ⑤ جر

ان پانچ میں سے دو کا بیک وقت پایا جانا ضروری ہے جیسے:

جاءنی	رجلٌ عالمٌ أبُوه - الرَّجُلُ العَالِمُ أبُوهُ

رَأَيْتُ	رَجُلاً عالماً أبُوهُ - رَأيتُ الرَّجُلَ العَالِمَ أبُوهُ
مَرَرْتُ	بِرَجُلٍ عَالِمٍ أبُوهُ - مَرَرْتُ بِالرَّجُلِ العَالِمِ أبُوهُ

پہلی مثال میں رفع اور تعریف وتنکیر میں دوسری مثال میں نصب اور تعریف وتنکیر میں اور تیسری مثال میں جر اور تعریف وتنکیر میں مطابقت پائی جارہی ہے۔اس قسم میں تذکیر وتانیث اور واحد، تثنیہ وجمع میں مطابقت ضروری نہیں۔اسی طرح قرآن کریم میں ہے: هَذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَائِغٌ شَرَابُه۔ یہاں سَائِغٌ صفتِ سببی ہے فُرَاتٌ موصوف کے لئے اور: فَأخْرَجْنَا بِهِ ثَمَرَاتٍ مُخْتَلِفاً ألْوَانُهَا میں مُخْتَلِفاً صفتِ سببی ہے ثمراتٍ موصوف کیلئے اور أخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ القَرْيَةِ الظَّالِمِ أهْلُهَا میں الظَّالِمِ صفتِ سببی ہے القَرْيَةِ موصوف کیلئے۔

اگر صفت جملہ ہو تو تین شرطوں کا ہونا ضروری ہے: ایک شرط موصوف اور دو صفت کیلئے ہیں:

① موصوف نکرہ ہو ② صفت جملہ خبریہ ہو

③ جملے میں کوئی عائد ہو جو موصوف صفت میں ربط پیدا کرے، جیسے: وَاتَّقُوا يَوماً تُرْجَعُوْنَ فِيهِ إلى الله۔ یوماً موصوف جملہ تُرجعون صفت، فیہ عائد ہے جو رابط کا کام کر رہا ہے۔کبھی یہ ضمیر محذوف ہوتی ہے جیسے: وَاتَّقُوا يَوماً لَا تَجْزِئ نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا۔ یوماً موصوف، جملہ لا تجزی صفت اور عائد محذوف ہے یعنی لا تجزی فیہ۔

بعض اوقات موصوف کو حذف کیا جاتا ہے، جیسے: أنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ، أی: دُرُوعاً سٰبِغٰتٍ

کبھی صفت بھی محذوف ہوتی ہے، جیسے: يَأخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا، أی: كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ. قَالُوا الآنَ جِئْتَ بِالحَقِّ، أی: بِالحَقِّ المُبِيْنِ، إنَّهُ لَيْسَ مِنْ أهْلِكَ أیْ: مِنْ أهْلِكَ النَّاجِيْنَ۔

نعت کے اغراض ومقاصد: نعت یا صفت کئی اغراض ومقاصد کے لئے استعمال ہوتی ہے مثلاً:

① توضیح کے لئے صفت کا استعمال۔ یہ اس صورت میں ہوتا ہے جب موصوف معرفہ ہو جیسے: اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ یہاں صفت نے موصوف الصِّراط کی وضاحت بیان کی کہ ایسا راستہ جو سیدھا ہو۔اسی طرح: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

② تخصیص کے لئے۔ یہ اس صورت میں ہوتا ہے جب موصوف نکرہ ہو جیسے: وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُخَلَّدُوْنَ۔ ان کی خدمت کے لئے ایسے لڑکے دوڑتے پھر رہے ہوں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے۔صفت مُخَلَّدُوْنَ نے موصوف وِلْدَانٌ جو نکرہ ہے اس کی تخصیص کی کہ ہر قسم کے لڑکے مراد نہیں۔اسی طرح: فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ، سَلَّمْتُ عَلَى محمدٍ الخياطِ۔

③ مدح کے لئے صفت کا استعمال جیسے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ العَالَمِيْنَ۔ یہاں ربِّ العَالَمِيْنَ صفت برائے مدح ہے۔

④ ذم کے لئے جیسے: أعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔ یہاں الرَّجیم صفت ذم کے لئے ہے۔اسی طرح: قَاطَعْتُ الرَّجُلَ الفَاسِقَ۔

⑤ ترحم کے لئے جیسے: اللّٰهُمَّ أنَا عَبْدُكَ المِسْكِيْنُ۔ اے اللہ! میں تیرا ایک مسکین بندہ ہوں۔یہاں المسکین صفت برائے ترحم ہے جس کے ذریعے رحم کے سوال کے لئے اپنی بے بسی، لاچاری اور مسکینی کی صفات بیان کی جاتی

ہیں۔ نیز: جَاءَ الرَّجُلُ الْبَائِسُ۔

⑥ تاکید کے لئے جیسے: فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ۔ اور جب صور میں پھونک ماری جائے گی، صرف ایک پھونک۔ اسی طرح: تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ. لَا تَتَّخِذُوا إِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ۔

⑦ تفصیل کے لئے جیسے: فِيْ بَيْتِنَا ضَيْفَانِ بَصرِيٌّ وَ كُوفِيٌّ۔ ہمارے گھر میں دو مہمان ہیں: ایک بصری ہے اور ایک کوفی ہے۔

ذیل کے جملوں پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں اور صفتِ حقیقی اور سببی کی تعیین بھی کریں:

قابلت غلاما حسن الوجه - جاء نا الاخوان الصادق ودّهم - مررت برجل سارق - فاز الفريق المتعاون افراده - جاء طبيب طيب الخلق - رأينا رجالا جليلة اقدارهم - سلمت على محمد الخياط - هؤلاء نسوة راجحة عقولهن - على بن أبي طالب مؤمن صادق فى ايمانه - جاء اخى الكبير عِطفه - زارنا رجل كريم الخلق - رأيت منظرا جميلا - اشعلت مصباحى الخافت نوره - سلكت طريقا وعرا - عطر الحجرة ازهار زكيّة رائحتها - لقد آمن على ﷺ منذ اليوم الاول لظهور الاسلام - يحيط المنزل حديقة متفتة ازهارها - الغزوة الوحيدة التى تخلف عنها علىّ هى غزوة تبوك - اسكن بيتا متصدعة جدرانها - احرق القائد العربى طارق بن زياد سفنه بعد عبور البحر - جاء الرجل المكسور قدمه - هذه واحة خضراء - هنأت الطالبتين المتفوقتين - هذه شجرة تمتد أغصانها - مضى يوم بردة قارص۔

ذیل کے جملوں میں خالی جگہ میں دیئے گئے کلمات میں سے درست کلمات لکھیں:

يحضر إلى الجامعة طلاب من ....

(جنسيات متعددات، جنسيات متعددة، جنسيات متعدد)

قابلت فى المصنع ....

(عاملين نشيطين، عاملان نشيطان، عاملين نشيطان)

سافرت فى الصيف إلى ....

(دول أجنبيات، دول أجنبية، دول اجنبى)

أثنى مدير المستشفى على ....

(الموظفين الجدد، الموظفين جدد، الموظفين الجديدة)

الأشجار فى الحديقة ....

(كثيرة، كثيرات، كثير)

اشتريت من المكتبة ....

(كتابان جديدان، الكتابان الجديدان، كتابين جديدين)

اشترك فی الندوة..........................

(أساتذة مشهور، أساتذة مشهورون، أساتذة مشهورة)

سلّمت الجوائز للطّلاب..........................

(المجتهدون، المجتهدين، مجتهدين، مجتهدون)

قابل مدير الشركة عمالاً..........................

(الصينين، الصينيون، صينين، صينيون)

الكتب فی مكتباب الجامعة..........................

(كثيرة، كثيرٌ، كثيرات، الكثير)

توصّل المجتمعون إلى النتائج..........................

(النافعات، نافعات، نافعةٌ، النافعةِ)

الصبيان فی الحديقة..........................

(يلعبون، تلعبون، يلعب، تلعب)

العصافير بين الأشجار..........................

(ينتقلن، ينتقلون، ينتقل، تنتقل)

اختلف الصغيران فأصلحت الأم..........................

(بينهم، بينها، بينهما)

يجری فی العراق..........................

(نهرا، نهری، نهران، نهرين دِجلة والفرات)

قابلت فی الشركة..........................نشيطين

(محاسبو، محاسبی، محاسبون، محاسبين)

حضر..........................المصنع متأخرين

(عاملا، عاملَی، عاملان، عاملين)

قدم إلى المدرسة.......................... كثيرون

(زائرو، زائری، زائرون، زائرين)

هذه صالة للـ..........................المغادرين

(مسافرو، مسافری، مسافرون، مسافرين)

أقامت..........................العلوم والآداب حفلاً مشتركا

استقبل المدير .... فائزين (كليتا، كليتى، كليتان، كليتين)

وصل .... الشركة إلى الاجتماع (صحفيو، صحفى، صحفيون، صحفين)

تسلّم .... الحكومة الزيادة فى رواتبهم (مندوبو، مندوبى، مندوبون، مندوبين)

ادركتُ .... الحقيقة (موظِّفو، موظّفى، موظِّفون، موظِّفين)

.... السفراء اجتماعاً هامًّا (الطالب، الطلاب، الطالبة)

يخرج .... الصيد مع صاحبهما إلى الصحراء (يعقد، تعقد، يعقدون)

أقامت الدولة منازل .... للموظفين (كلبان، كلبين، كلبا)

.... الدول العربية لزيادة التعاون بينهما (حديثةٌ، حديثةً، حديثةٍ)

تسلّمت الجمعية .... جديدة (يسعى، تسعى، يسعون)

(مساعداتٌ، مساعداتٍ، مساعداً)

سبق: 82

تاکید

تاکید وہ تابع ہے جو اپنے متبوع کو مؤکد کرتا ہے۔ تاکید کا مقصد کلام میں زور پیدا کرنا اور سننے والوں کو اطمینان دلانا ہوتا ہے۔ اسمِ تاکید سامع کے وہم اور شک کو رفع کرتا ہے۔ تاکید کی دو قسمیں ہیں: تاکید لفظی، تاکید معنوی۔

تاکید لفظی اسے کہتے ہیں کہ کسی اسم، فعل، حرف، ضمیر، مترادف لفظ یا جملے کا اعادہ کیا جائے۔ اسم کے اعادے کی مثال جیسے: القَارِعَةُ مَا القَارِعَةُ. عظیم حادثہ، کیا ہے وہ عظیم حادثہ۔ كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الأَرْضُ دَكًّا دَكًّا. ہرگز نہیں، جب زمین پے در پے کوٹ کوٹ کر ریگزار بنالی جائے گی۔ رَأَيْتُ التِّمسَاحَ التِّمسَاحَ. میں نے دیکھا مگرمچھ، مگرمچھ۔ زيدٌ زيدٌ قائمٌ. زید، زید ہی کھڑا ہے۔ جس کی تاکید کی جائے اسے مؤکد کہتے ہیں اور اس کے بعد جو اسم آئے یعنی جس کے ذریعے تاکید پیدا ہوا سے تاکید کہا جاتا ہے۔

فعل کے اعادے سے بھی تاکید لفظی ہوتی ہے جیسے: ظَهَرَ ظَهَرَ الهِلَالُ. نظر آگیا، نظر آگیا نیا چاند۔ جَاءَ جَاءَ أَبُونَا. آگئے آگئے ہمارے ابا جان۔

اسمِ فعل کی تکرار سے بھی تاکید لفظی کی جاتی ہے جیسے: هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ. بعید، بالکل بعید یہ وعدہ جو تم سے کیا جا رہا ہے۔ حَذَارِ حَذَارِ مِنَ الإِهْمَالِ. بچو! بچو! وقت ضائع کرنے سے۔

بعض اوقات حروف کے اعادے سے بھی تاکید لفظی کی جاتی ہے جیسے: نَعَمْ نَعَمْ هَذَا وَلَدِي. ہاں! ہاں! یہ میرا بیٹا ہے۔ أَجَلْ! أَجَلْ! سَيَلْقَى الجَانِي جَزَاءَهُ. ہاں! ہاں! بہت جلد مجرم سزا پا کر رہے گا۔ رُبَّمَا رُبَّمَا يُمْطِرُ. ممکن ہے، ممکن ہے (شاید، شاید) بارش ہو۔ لَا. لَا أَخُوْنُ العَهْدَ. نہیں، میں معاہدے میں خیانت نہیں کروں گا: إِنَّ زيداً إِنَّ زيداً قائمٌ. یقیناً زید یقیناً زید کھڑا ہے۔ حروف غیر جوابیہ کی تاکید کے بارے میں قاعدہ ہے کہ اگر ان کی تاکید دوسرے حرف سے لائیں تو دونوں میں فاصلہ ہوگا جیسے: إِنَّ زيداً إِنَّ زيداً قائمٌ. إِنَّ إِنَّ زَيْداً قَائِمٌ بلا فصل شاذ ہے۔

بعض اوقات پورے جملے کا اعادہ کر کے تاکید کی جاتی ہے جیسے: كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ. ہرگز نہیں، وہ لوگ بہت جلد جان لیں گے۔ ہاں ہرگز نہیں، وہ لوگ بہت جلد جان لیں گے۔ اسی طرح: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ. یقیناً نماز کھڑی ہو چکی ہے، یقیناً نماز کھڑی ہو چکی ہے۔ أَنْتَ المَلُوْمُ، أَنْتَ المَلُوْمُ. آپ ہی قابل ملامت ہیں، آپ ہی قابل ملامت ہیں۔ أَوْلَى لَكَ فَأَوْلَى ثُمَّ أَوْلَى لَكَ فَأَوْلَى. ہاں، یہ روش تیرے لئے ہی سزاوار ہے اور تجھی کو زیب دیتی ہے۔

بعض اوقات تاکید کیلئے اسی لفظ کے اعادے کے بجائے اس لفظ کا مترادف استعمال کیا جاتا ہے جیسے: أَنْتَ بِالخَيْرِ حَقِيْقٌ قَمِيْنٌ. آپ ٹھیک ٹھاک ہیں، ہونا بھی چاہیے، ہونا بھی چاہیے۔ اسی طرح: رَأَيْتُ لَيْثاً أَسَداً أَتَيْتُ سُبُلاً فِجَاجاً سُبُلاً۔

بعض اوقات اسمِ ضمیر کا اعادہ کر کے تاکید لفظی کی جاتی ہے۔ اگر ضمیر متصل کی تاکید مقصود ہو تو یا ایک اور اضافی ضمیر منفصل

استعمال کی جاتی ہے جیسے: فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ۔ یہاں ضمیر متصل كُنْتَ کی تاکید ضمیر منفصل أنت سے کی گئی ہے۔ اسی طرح: قُمْتُ أَنَا بِالْوَاجِبِ۔ میں خود ضروری کاموں میں مشغول رہا۔ مَا رَآكَ أَنْتَ أَحَدٌ۔ تجھے ہی تو کسی نے نہیں دیکھا۔ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ هُوَ۔ میں نے اسی کو سلام کیا تھا۔ أُسْرِجُ أَنَا الْفَرَسَ، میں خود گھوڑے پر زین کستا ہوں۔ اِفْتَحْ أَنْتَ النَّافِذَةَ تم ہی کھڑکی کھول دو۔ حَسَانٌ قَرَأَ هُوَ الْكِتَابَ حسان نے ہی کتاب پڑھی۔ اسی طرح إِيَّاكَ إِيَّاكَ وَالنَّمِيمَةَ۔ بچو! بچو! چغلی سے۔

اعادہ عامل کے ساتھ لاتے ہیں یا ضمیر منفصل سے جیسے: عَجِبْتُ مِنْكَ مِنْكَ، ضَرَبْتُ أَنَا۔ جملے کی تاکید حرف عطف کے بغیر بھی مستعمل ہے جیسے: وَاتَّقُوا الَّذِي أَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُونَ أَمَدَّكُمْ بِأَنْعَامٍ وَبَنِينَ۔ اسے تفسیر بھی کہتے ہیں اور تاکید بھی ہے۔

تاکید معنوی: یہ چند مخصوص الفاظ کے ذریعے ہوتی ہے اور وہ آٹھ ہیں: نَفْسٌ، عَيْنٌ، كُلٌّ، جَمِيعٌ، كِلَا، كِلْتَا، أَجْمَعُ، أَكْتَعُ، أَبْتَعُ، أَبْصَعُ۔

نفس وعین یہ دونوں کسی ذات سے مجاز کے احتمال کو دفع کرنے کے لئے آتے ہیں، تثنیہ اور جمع کی تاکید کے لئے لفظ اور ضمیر دونوں تبدیل ہوتے ہیں، جیسے:

	مفرد	تثنیہ	جمع
مذکر	جاءنی زیدٌ نفسُه عینُه	الزیدانِ أنفسُهما أعینُهما	الزیدونَ أنفسُهم أعینُهم
مؤنث	جاءتنی هندٌ نفسُها عینُها	الهندانِ أنفسُهما أعینُهما	الهنداتُ أنفسُهن أعینُهن

کبھی تاکید پر "با" زائدہ لگاتے ہیں جیسے: جاءنی زیدٌ بِنَفْسِهِ بِعَيْنِهِ۔ میرے پاس خود زید آیا۔ حَادَثَنِي الْوَزِيرُ نَفْسُهُ/عَيْنُهُ۔ مجھ سے وزیر نے خود گفتگو کی۔ قَامَا هُمَا أَنْفُسُهُمَا۔ وہ دونوں خود اٹھ کھڑے ہوئے۔

کل، جمیع، عامّۃ، کلا، کلتا: یہ سب الفاظ عموم اور شمول سے مجاز کے احتمال کو رفع کرنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے: سَافَرَ الْمُعْتَمِرُونَ كُلُّهُمْ، حَضَرَ الْمَدْعُوْنَ جَمِيعُهُمْ، اِسْتَقْبَلْنَا الزَّائِرِينَ عَامَّتَهُمْ، تَفَوَّقَ الْمُجْتَهِدَانِ كِلَاهُمَا، فَازَتِ الْمُتَسَابِقَانِ كِلْتَاهُمَا۔

کلا وکلتا کے ذریعے تاکید کی شرط یہ ہے کہ مؤکد تثنیہ ہو جیسے: جاءنی الزیدانِ كِلَاهُمَا، والهندان كِلْتَاهُمَا۔

کل: مفرد وجمع دونوں کے لئے آتا ہے لیکن ضمیر کی تبدیلی کے ساتھ جیسے: قرأتُ الكتابَ كُلَّه، قرأتُ الصَّحِيفَةَ كُلَّهَا، جاءنی الْقَوْمُ كُلُّهُمْ، والنِّسَاءُ كُلُّهُنَّ۔

بعض اوقات تاکید کی تقویت کے لئے ایک اور لفظ کا اضافہ کیا جاتا ہے جس سے تاکید مزید ہو جاتی ہے جیسے: فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ۔ چنانچہ تمام فرشتوں نے سجدہ کیا ساروں نے۔

أجمع، أكتع، أبتع، أبصع: یہ الفاظ تقویت تاکید کے لئے استعمال ہوتے ہیں جس سے تاکید مزید ہو جاتی ہے۔ مفرد وجمع کے لئے آتے ہیں اور ان میں صیغہ تبدیل ہوتا ہے۔ أكتع، أبتع، أبصع یہ أجمع کے تابع ہیں، أجمع کے بغیر نہیں آتے اور اس پر مقدم بھی نہیں ہوتے اس لئے کہ تابع نہ متبوع کے بغیر آتا ہے اور نہ اس پر مقدم ہوتا ہے جیسے: اشتریتُ

العبدَ کُلَّه أجمَعُ أکْتَعُ أبْتَعُ أبْصَعُ، والجاریةُ کُلُّھا جمعاءُ کتعاءُ بتعاءُ بصعاءُ؛ جاءَ نِي القَوْمُ کُلُّھُمْ أجْمَعُوْنَ أکْتَعُوْنَ أبْتَعُوْنَ أبْصَعُوْنَ، والنِّساءُ کُلُّھُنَّ جُمَعُ کُتَعُ بُتَعُ بُصَعُ۔

فائدہ:

تاکید کے لئے اسماء کے علاوہ حروف: إنَّ، أنَّ، لامِ ابتداء، حروفِ زائدہ، قد، حروفِ تنبیہ، حروفِ قسم اور لمّا شرطیہ وغیرہ بھی استعمال کئے جاتے ہیں۔ واضح ہو کہ حروفِ تاکید جملے کے آغاز میں استعمال کئے جاتے ہیں جب کہ اسماء آخر میں۔

تاکید کے مقاصد:

تاکید کے مقاصد بہت ہیں مثلاً:

① کسی چیز کا اثبات اور اس کی توضیح، جیسے: جَاءَ زَيْدٌ زَيْدٌ۔ آگیا زید! زید۔ یہاں زید سے تاکید اس لئے کی گئی کہ یہ ثابت کیا جائے کہ واقعی زید آگیا ہے۔

② مجاز کے توہم کو دور کرنا جیسے: ذَهَبْتُ أنَا یا ذَهَبْتُ بِنَفْسِيْ۔ میں خود گیا۔ یہاں ذَهَبْتُ کا مطلب یہ ہے کہ کوئی اور (مجاز) نہیں گیا، بلکہ میں خود گیا، بِنَفْسِيْ کی تاکید سے یہ وہم دور ہوگیا۔ اسی طرح: کَتَبَ الأمیرُ الأمیرُ الصَّكَّ۔ شبہ تھا کہ امیر نے حکم دیا ہوگا اور کاتب نے لکھا ہوگا اور مجازاً لکھنے کی نسبت امیر کی طرف کی گئی ہے تو اس شبہ کو دور کرنے کے لئے تاکید لائی گئی۔

③ عدمِ شمول کے توہم کو دور کرنا، یعنی یہ وہم دور کرنا کہ اس حکم میں سب کی شمولیت نہیں ہوئی ہے جیسے: جَاءَ القَوْمُ کُلُّھُمْ۔ آمد کے عمل میں پوری قوم شریک ہے (بلا استثناء) شک تھا کہ پوری قوم نہ آئی ہوگی بلکہ بڑے بڑے سرداروں پر قوم کا اطلاق کیا ہوگا لیکن "کُلُّھُمْ" نے یہ ابہام دور کر دیا، اسی طرح "فَسَجَدَ المَلَائِکَةُ کُلُّھُمْ أجْمَعُوْنَ" ہے۔

④ سہو کے توہم کو دور کرنا، یعنی یہ بتانا کہ یہ بات یونہی غلطی سے میری زبان سے نہیں نکلی، بلکہ میں پورے شعور کے ساتھ کہہ رہا ہوں جیسے: نَعَمْ نَعَمْ هٰذَا وَلَدِيْ۔ ہاں! ہاں! یہ میرا بیٹا ہے۔

ذیل کے جملوں پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں اور تاکید کی قسم کی نشان دہی بھی کریں:

وصل المسؤل نفسه - تبوّأ المجتهد عين المركز الذى عيّنه - كافأت كلتا الفائزتين - تغيب الطالبان اعينهما - اخاك اخاك يشد عضدك - صافحت المدير عنيه - جاء الرّكب كلهم أجمع - سافر الحجاج كلهم أجمعون - التقيت بكلا المتوفقين - شاركت الطبيبات اعينهن فى علاج الجرحى - لا لا اهمل عملى - مررت به هو - صافحت الضيفين كليهما - كافأ المدير الفائزين انفسهم - اطلعت على الروايتين كلتيهما - اكرمتنى انا - اثنيت على الفائزين كلهم -

سبق: 83

بدل

وَإِلَى ثَمُوْدَ صَالِحاً	وَإِلَى ثَمُوْدَ أَخَاهُمْ صَالِحاً
ضُرِبَ رَأْسُ زَيْدٍ	ضُرِبَ زَيْدٌ رَأْسُهُ
سَمِعْتُ إِنْشَادَ الشَّاعِرِ	سَمِعْتُ الشَّاعِرَ إِنْشَادَهُ
أَعْطِ السَّائِلَ دِرْهَماً	أَعْطِ السَّائِلَ رَغِيْفاً دِرْهَماً

اوپر اور نیچے والی مثالوں میں تقابل کریں کہ نیچے والی مثالوں کا مقصود وہی ہے جو اوپر تحریر ہے، لیکن انداز مختلف ہے۔ لہٰذا کہہ سکتے ہیں کہ بسا اوقات دو الفاظ یکے بعد دیگرے اس طرح استعمال کئے جاتے ہیں کہ پہلا لفظ مقصود نہیں ہوتا، بلکہ دوسرا لفظ مقصود ہوتا ہے۔ یہ بات ذہن نشین رہے کہ اس طرح کے طرزِ کلام میں جو بات پہلے لفظ سے منسوب کی جاتی ہے اس کی نسبت فی الواقع دوسرے لفظ سے متعلق ہوتی ہے مثلاً پہلی مثال: وَإِلَى ثَمُوْدَ أَخَاهُمْ صَالِحاً۔ میں اصل مقصودِ بیان دوسرا لفظ صَالِحاً ہے، یعنی ہم نے قومِ ثمود کی طرف حضرتِ صالح علیہ السلام کو بحیثیت رسول بھیجا۔ پہلا اسم أَخَاهُمْ مقصودِ بیان نہیں۔ اس مثال میں دونوں اسم بعینہ ایک ہیں۔

اسی طرح: ضُرِبَ زَيْدٌ رَأْسُهُ زید کو مار پڑی یعنی اس کے سر پر، نیز: سُلِبَ زَيْدٌ ثَوْبُهُ زید چھینا گیا یعنی اس کا کپڑا۔ ان جملوں میں ظاہراً ضرب وسلب کی نسبت براہِ راست زید کی طرف ہے مگر حقیقت میں یہ نسبت رأس وثوب کی طرف ہے، کیوں کہ متکلم یہ بتانا چاہتا ہے کہ زید کے سر پر پٹائی پڑی، زید کا ذکر تو محض تمہید وتوطیہ کے لئے ہے، اسی طرح وہ یہ بتانا چاہ رہا ہے کہ زید کا کپڑا چھینا گیا، تو اصل مقصد کپڑے کے چھینے جانے کی خبر دینا ہے، زید کا ذکر محض تمہید کے لئے ہے نہ کہ وہی مقصود بالنسبۃ ہے۔ اس مثال میں دوسرا اسم پہلے کا عین نہیں، بلکہ اس کا جز ہے۔

تیسری مثال "میں نے شاعر کو یعنی اس کے قصیدے کو سنا" میں بھی دو لفظ الشَّاعِر اور إِنْشَادَہ ہیں اور مقصود قصیدے کے سماع کے بارے میں بتانا ہے، شاعر کا تذکرہ تمہید کے لئے ہے۔ یہاں دوسرا لفظ پہلے کا عین اور جز نہیں، بلکہ پہلے کے مشمولات میں سے ہے۔

چوتھی مثال میں بھی دو لفظ: رَغِيْفاً اور دِرْهَماً ہیں۔ قائل کا مقصد مخاطب کو درہم دینے کا حکم دینا تھا، لیکن غلطی سے اس کے منہ سے رَغِيْفاً نکل گیا، بعد میں اس نے اس کی تصحیح کی۔ یہاں پہلا لفظ غلط تھا دوسرے کے ذریعے اس کی تصحیح کی گئی۔

اس طرح کے الفاظ میں پہلے لفظ کو مبدل منہ اور دوسرے کو بدل کہتے ہیں۔ لہٰذا بدل کی تعریف یوں کریں گے کہ بدل وہ دوسرا لفظ ہے جو صفت نہ ہو اور نسبت سے مقصود وہی ہو۔ بدل کی چار قسمیں ہیں:

① بدل الکل ② بدل البعض

③ بدل الاشتمال ④ بدل الغلط

❶ بدل الکل: اسے کہتے ہیں جہاں بدل اور مبدل منہ کا مدلول ایک ہی ہو یعنی دونوں کا مصداق ایک ہو، اگر چہ مفہوم والفاظ مختلف ہوں جیسے مذکورہ مثال میں أخاهم اور صالحا کا مصداق ایک ہی ہے۔ اسی طرح: وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ آزَرَ میں مبدل منہ لأبيه اور بدل آزر دونوں سے مراد ایک ہی ہستی ہے، یہ دونوں لفظ ایک دوسرے کا عین ہیں اور ایک دوسرے کے کلی طور پر قائم مقام ہیں، اس لئے دوسرا اسم بدل کل کہلاتا ہے۔

اسی طرح ذیل کے جملوں میں ملاحظہ کریں کہ مبدل منہ اور بدل کلی طور پر ایک دوسرے کے عین اور قائم مقام ہیں:

مبدل منہ	بدل	مبدل منہ	بدل
قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِيْنَ	عَلِيٌّ	هٰذَا كِتَابُ أَخِيْكَ	حُسَيْنٍ
قَالَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ	عَائِشَةُ	جَاءَ زَيْدٌ	أبو عبد الله
أَقْسَمَ بِاللهِ أبو حفصٍ	عمرُ	إِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازاً	حَدَائِقَ وَأَعْنَاباً

❷ بدل البعض: وہ اسم بدل ہوتا ہے جو مبدل منہ کا ایک حصہ یا جزو ہو۔ بدل البعض میں ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو مبدل منہ کی طرف لوٹے جیسے: وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلاً. أي: مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْهُمْ۔ لوگوں پر اس گھر کا حج فرض ہے جو اس کی طرف راستے کی استطاعت رکھتا ہو۔ پہلے علی النّاس کے الفاظ استعمال کئے گئے اور اس کے بعد دوسرے لفظ مَنِ استطاع میں یہ بتایا گیا کہ صرف ان لوگوں پر حج فرض ہے جو استطاعت رکھتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ بدل کل نہیں ہے، بلکہ بدلِ بعض ہے۔

ذیل کے جملوں میں بدل مبدل منہ کا جز یا حصہ ہے اور ایک ضمیر پر مشتمل ہے جو مبدل منہ کی طرف لوٹ رہی ہے۔

مبدل منہ	بدل	ضمیر	ترجمہ
قُمِ اللَّيْلَ إلا قليلاً	نِصْفَهُ	هُ	رات کو عبادت کیا کرو مگر کم (میرا مطلب ہے) اس کا نصف
قُطِعَتِ الشَّجَرَةُ	فُرُوْعُهَا	هَا	درخت کاٹ دیئے گئے (میرا مطلب ہے) اس کی شاخیں
قَضَيْتُ الدَّيْنَ	ثُلُثَهُ	هُ	میں نے قرض ادا کر دیا (میرا مطلب ہے) قرض کا ایک تہائی
نَظَرْتُ إِلَى السَّفِيْنَةِ	شِرَاعِهَا	هَا	میں نے جہاز کی طرف دیکھا (میرا مطلب ہے) بادبان کی طرف
تَهَدَّمَ البيعَةُ	مَنَارَتُهُ	هُ	گرجا گر گیا (میرا مطلب ہے) اس کا مینار
تَمَزَّقَ الْكِتَابُ	غِلَافُهُ	هُ	کتاب پھٹ گئی (میرا مطلب ہے) اس کی جلد
اشتريتُ العبدَ	نصفَه	هُ	میں نے غلام خریدا (میرا مطلب ہے) اس کا نصف

❸ بدل الاشتمال: وہ بدل ہے جو نہ مبدل منہ کا عین ہو اور نہ ہی اس کا جزو ہو، بلکہ اس کا مبدل منہ سے کوئی تعلق، رشتہ یا نسبت ہو، جیسے: يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ. وہ لوگ آپ سے پوچھتے ہیں حرام مہینے کے بارے میں، اس (ماہ) میں جنگ وقتال کے بارے میں۔ یہاں حرام مہینے میں جنگ، حرام مہینے کا حصہ یا جزو نہیں، بلکہ دونوں کے درمیان ایک تعلق پایا جاتا ہے، اس لئے یہ بدل الاشتمال کہلاتا ہے۔ اسی طرح اس مثال میں ملاحظہ کریں: نَهَى رسولُ اللهِ

صلّی اللہ علیہ وسلّم عَنْ بَیْعِ الْحَیَوَانِ بِالْحَیَوَانِ نَسِیْئَةً اِثْنَیْنِ بِوَاحِدٍ. رسول اللہ ﷺ نے جانور کے بدلے جانور کی خرید وفروخت سے منع فرمایا جب وہ بطور ادھار ہو، ایک کے بجائے دو جانور۔ اَلْحَیَوانِ مبدل منہ اور اِثْنَیْنِ بِوَاحِدٍ بدل ہے، جو مبدل منہ کے متعلقات میں سے ہے کہ کبھی بیع کی یہ صورت بھی ہوتی ہے۔ ذیل کی مثالیں بھی بدل الاشتمال کی ہیں:

فعل	مبدل منہ	بدل	ترجمہ
عَجِبْتُ مِنْ	خَالِدٍ	شُجَاعَتِهٖ	میں خالد پر حیران رہ گیا (یعنی) اس کی بہادری اور شجاعت پر
تَضَوَّعَ	اَلْبُسْتَانُ	أَرِيْجُهٗ	باغیچہ مہک گیا (میرا مطلب ہے) اس کی خوشبو
قُتِلَ	أَصْحَابُ الْأُخْدُوْدِ	النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ	مارے گئے گڑھے والے (وہ گڑھا جس میں تھی) آگ ایندھن والی
أَعْجَبَنِي	زَيْدٌ	عِلْمُهٗ	مجھے زید نے تعجب میں مبتلا کیا (میرا مطلب ہے) اس کے علم نے

③ **بدل الغلط:** وہ اسم بدل ہے جو قائل کے منہ سے نکل جانے والے غلط لفظ کا صحیح متبادل ہوتا ہے۔ گویا کہنے والے کو احساس ہوجاتا ہے کہ اس کے منہ سے ایک غلط لفظ نکل گیا ہے، چنانچہ وہ اسم بدل کے ذریعے اپنی غلطی کی اصلاح کرتا ہے۔ یہ اسم بدل بدل البداء بھی کہلاتا ہے جیسے: اِشْتَرَیْتُ الْکِتَابَ بِأَرْبَعَةِ قُرُوْشٍ رِیَالَاتٍ. میں نے کتاب خریدی چار قروش میں (غلط کہہ گیا) چار ریال میں۔ قائل نے پہلے چار قروش کا ذکر کیا، اسے فوراً احساس ہوا کہ اس نے تو کتاب چار ریالوں میں خریدی تھی تو فوراً اس کا تدارک کیا۔ اسی طرح: قَدِمَ الْأَمِیْرُ الْوَزِیْرُ. امیر تشریف لائے (غلط کہہ گیا) وزیر۔ نیز: أَعْطِ السَّائِلَ رَغِیْفًا دِرْهَمًا. سائل کو روٹی دے دو (غلط کہہ گیا) ایک درہم دے دو۔

بدل الغلط قرآن وحدیث، فقہ اور شعراء وبلغاء کے کلام میں نہیں آتا۔ باقی تین قسمیں رہ گئیں۔ ان میں سے بدل الکل میں تغایر بین البدل والمبدل منہ نہیں ہوتا، کیوں کہ دونوں کا مصداق ایک ہی ہوتا ہے۔ بدل البعض وبدل الاشتمال میں تغایر ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ ان دونوں کے لئے ضروری ہے کہ بدل کے اندر ایک عائد ہو جیسا کہ مثالوں سے ظاہر ہے: ضُرِبَ زَیْدٌ رَأْسُهٗ۔ سُلِبَ زَیْدٌ ثَوْبُهٗ.

فائدہ:

ضمیر کو ضمیر سے، اسم ظاہر کو اسم ظاہر اور ضمیر غائب سے بدل بنانا درست ہے لیکن اسم ظاہر کو ضمیر متکلم ومخاطب سے بدل بنانا جائز نہیں الا یہ کہ جہاں احاطہ ہو وہاں جائز ہے جیسے: أَنْزِلْ عَلَیْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ تَکُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا "لَنَا" مبدل منہ اور "لِأَوَّلِنَا" بدل ہے۔ اسی طرح: وَأَسَرُّوا النَّجْوَى الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا میں اسم موصول مع صلہ اسرّوا کی ضمیر فاعل سے بدل ہے۔

کبھی مبدل منہ اور بدل دونوں نکرہ ہوتے ہیں، جیسے: إِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ مَفَازًا حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا. کبھی دونوں معرفہ ہوتے ہیں، جیسے: لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَیْهِ سَبِیْلًا. کبھی ایک معرفہ اور دوسرا نکرہ ہوتا ہے، جیسے: یَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِیْهِ.

کبھی فعل کو فعل سے اور جملے کو جملے سے بدل بناتے ہیں جیسے: فَأَسَرَّهَا یُوْسُفُ فِیْ نَفْسِهٖ وَلَمْ یُبْدِهَا لَهُمْ قَالَ

أَنْتُم شَرٌّ مَكَاناً، وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ أَثَاماً يُضٰعَفْ لَهُ العَذَابُ يَوْمَ القِيٰمَةِ۔

بدل پر مشتمل جملے کی ترکیب یوں ہوتی ہے مثلاً: اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۔ اِهْدِنَا فعل امر ضمیر مستتر معبر بانت فاعل، نا ضمیر منصوب متصل مفعول بہ اول الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ موصوف صفت مل کر مبدل منہ صِرَاطَ مضاف الَّذِيْنَ اسم موصول اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ جملہ فعلیہ صلہ، موصول اپنے صلے سے مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر بدل، مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر مفعول بہ ثانی۔ فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ذیل کے جملوں کی اسی طرح ترکیب کریں:

أُنْزِلَ عَلَى المَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ - نَعْبُدُ إِلٰهَكَ وَإِلٰهَ آبَائِكَ إِبْرَاهِيْمَ إِسْمٰعِيلَ وَإِسْحٰقَ - يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ - يَقْطَعُوْنَ مَا اَمَرَ اللهُ بِهٖ اَنْ يُّوْصَلَ - وَارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ آمَنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ - اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْ آدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ - إِنَّكَ بِالْوَادِ المُقَدَّسِ طُوًى - اَسَرُّوا النَّجْوَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا - وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِيْ إِبْرَاهِيْمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ - لَقَدْ كَانَ لِسَبَأٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ آيَةٌ - أُولٰئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ فَوَاكِهُ - اللهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الحَدِيْثِ كِتَاباً مُّتَشَابِهاً مَّثَانِيَ - قُمِ اللَّيْلَ إِلاَّ قَلِيْلاً نِصْفَهٗ أَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلاً - كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْراً عَيْناً يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللهِ - قُتِلَ أَصْحَابُ الأُخْدُوْدِ النَّارِ ذَاتِ الوَقُوْدِ - هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الجُنُوْدِ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ - فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ إِرَمَ ذَاتِ العِمَادِ - لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ - تَأْتِيَهُمُ البَيِّنَةُ رَسُوْلٌ مِّنَ اللهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً - لَعَلِّيْ أَبْلُغُ الأَسْبَابَ أَسْبَابَ السَّمَاوَاتِ - إِنَّكَ لَتَهْدِيْ إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ صِرَاطِ اللهِ - وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ أَثَاماً يُّضٰعَفْ لَهُ العَذَابُ - أَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ أَمَدَّكُمْ بِأَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ - ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ - وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ - أُولٰئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ جَنّٰتُ عَدْنٍ - أَلَمْ يَأْتِهِمْ نَبَأُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ - ضَرَبَ اللهُ مَثَلاً كَلِمَةً طَيِّبَةً - إِنَّ المُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ أَمِيْنٍ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ - وَأَقِيْمُوا الصَّلاَةَ وَلاَ تَكُوْنُوْا مِنَ المُشْرِكِيْنَ مِنَ الَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعاً - يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْءَ العَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ أَبْنَاءَكُمْ يَسْتَحْيُوْنَ نِسَاءَكُمْ -

بدل کی اقسام کو ملحوظ رکھتے ہوئے ذیل کے جملوں پر اعراب لگائیں:

قطعت بالسكين حدها - اعجبني اخلاق محمد خالك - اعتدى الرجلان احدهما - اكلت الرغيف ربعه - سقط البيت سقفه - ضربت السارق رأسه - اطربني البلبل تغريده - اعجبني الطالب خلقه - رايت الجندي عليا يحمل السلاح - فتح خالد بن الوليد مصر الشام - اكلت التفاحة نصفها - جاء الناس اهل مكة - بلغنا السماء مجدنا - اخذت هذا الكتاب من مكتبة ابي عمي - اعجتني الجارية حديثها - حفظت القرآن ثلثه - رايت اهلك

کثیرا منهم - صلیت فی المطبخ المسجد - عجز العرب عن الاتیان بالقرآن عشر آیات منه - استخدم الفرس الفیلة فی معرکة الیرموک القادسیة - اعجبنی العصفور صوته منقاره - نفعنی الاستاذ حسن اخلاقه - عالج الطبیب المریض رأسه - استیقظ لیلا صباحا - اعجبتنی السماء نجومها۔

وقدلامنی فی حب لیلی اقاربی اخی وابن عمی وابن خالی وخالیا

سبق: 84

عطفِ نسق/معطوف

نسق موتی پرونے کو کہتے ہیں، چونکہ عطفِ نسق کے ذریعے دو کلموں یا دو جملوں کو ملایا جاتا ہے اس لئے اسے عطفِ نسق کہتے ہیں۔ پہلے جملے یا کلمے کو معطوف علیہ اور دوسرے جملے یا کلمے کو معطوف کہتے ہیں۔ عطف نسق یا معطوف کا اعراب متبوع والا ہی ہوتا ہے جیسے: نَضِجَ الخَوْخُ وَالعِنَبُ۔ آڑو اور انگور پک گئے۔ یہاں دونوں مرفوع ہیں۔

أَكَلْتُ الخَوْخَ وَالعِنَبَ۔ یہاں دونوں منصوب ہیں۔

هٰذِهٖ أَشْجَارُ الخَوْخِ وَالعِنَبِ۔ یہاں دونوں مجرور ہیں۔

عطف کیلئے یہ الفاظ استعمال ہوتے ہیں: واو، فاء، ثُمَّ، حَتّٰى، أَوْ، أَمْ، إِمَّا، لاَ، بَلْ، لٰكِنْ۔

حروفِ عاطفہ کن معانی میں استعمال ہوتے ہیں اس کا سبق: 96 میں آئے گا۔ یہاں عطف کے چند احکام ذکر کئے جاتے ہیں۔

واوٗ، فا، ثم اور حتّٰی کے ذریعے عطف کیا جائے تو معطوف لفظاً وحکماً معطوف علیہ کے ساتھ شریک ہوتا ہے۔ جب کہ أم، إمّا، أوْ، لاَ، بَلِ، لکن کے ذریعے کئے گئے عطف میں معطوف صرف لفظاً معطوف علیہ کا شریک ہوتا ہے جیسے:

أَكَلْتُ خبزاً لا أرزّاً، مَا جَاءَنِيْ أَسِيْدٌ بَلْ حَسَّانٌ۔

اسم کا عطف اسم پر، فعل کا فعل پر، اسم کا فعل پر، فعل کا اسم پر، جملے کا جملے پر سب درست ہیں۔ جملوں میں جب عطف ہو تو وہاں تابعیت ومتبوعیت والا معنیٰ نہیں چلتا کہ پہلے کو متبوع اور دوسرے کو تابع بنایا جائے اور جو احکام پہلے جملے کے لئے ثابت ہوں انہیں دوسرے جملے کے لئے بھی ثابت کیا جائے، جملوں میں جب عطف ہو تو کوئی لزومی معنیٰ مراد لیتے ہیں مثلاً: کبھی کہتے ہیں کہ اشتراک فی الایجاب ہے اور کبھی اشتراک فی الاسمیۃ والفعلیۃ ثابت کرتے ہیں، اگر دونوں میں ضد ہو تو اشتراک فی التضاد کہتے ہیں۔

اگر کوئی قرینہ پایا جائے تو معطوف کو حرفِ عطف کے ساتھ حذف کرنا جائز ہے جیسے: أَنِ اضْرِبْ بِعَصَاكَ الحَجَرَ فَانْبَجَسَتْ مِنْهُ۔ تو ہم نے موسیٰ کو اشارہ کیا کہ فلاں چٹان پر اپنی لاٹھی مارو چنانچہ اس چٹان سے یکا یک پھوٹ پڑے (بارہ چشمے) اس مثال میں فَانْبَجَسَتْ سے پہلے فَضَرَبَ (ف+ضَرَبَ) محذوف ہے۔ یعنی اس حکم کی تعمیل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے لاٹھی ماری، چنانچہ چشمے پھوٹ پڑے۔ اسی طرح: فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضاً أَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَر حرف عطف فا اور فعل کو حذف کیا گیا یعنی فَأَفْطَرَ فَعَلَيْهِ عِدَّةٌ۔

بعض اوقات صرف معطوف علیہ کو حذف کر دیا جاتا ہے، جیسے: أَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحاً۔ اب کیا ہم (تم سے بیزار ہو کر) یہ درسِ نصیحت تمہارے ہاں بھیجنا چھوڑ دیں؟ اس مثال میں أَنُهْمِلُكُمْ محذوف ہے۔

ضمیر مجرور پر عطف کیا جائے تو حرفِ جر کا اعادہ ضروری ہے جیسے: صَلُّوْا عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ۔ یہاں "علی" دوبارا استعمال کیا گیا ہے۔ مَرَرْتُ بِكَ وَبِزَيْدٍ۔ یہاں "ب" دوبارا استعمال کیا گیا ہے۔ اسی طرح ذیل کی آیات میں ہے: فَقَالَ لَهَا

وَلِلْأَرْضِ ائْتِيَا، قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ۔

ضمیر مرفوع متصل پر عطف کیا جائے تو معطوف اور معطوف علیہ کے درمیان فاصلہ ہونا ضروری ہے۔ عام طور پر یہ فاصلہ ضمیر منفصل کے ذریعے ہوتا ہے جیسے: لَقَدْ كُنْتُمْ أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ فِي ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ. تم بھی گمراہ ہو اور تمہارے باپ دادا بھی صریح گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔ أُسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ. تم اور تمہاری بیوی دونوں جنت میں رہو۔

بعض اوقات فاصلے کے لئے "لا" استعمال کیا جاتا ہے جیسے: سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ أَشْرَكُوْا لَوْ شَاءَ اللّٰهُ مَا أَشْرَكْنَا وَلَا آبَاءُنَا۔ "یہ مشرک لوگ (تمہاری باتوں کے جواب میں) ضرور کہیں گے کہ "اگر اللہ چاہتا تو نہ ہم شرک کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا۔"

کبھی فاصلہ نہیں بھی ہوتا جیسے: جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ۔

حروفِ عطف عموماً مقدر نہیں ہوتے، شاذ و نادر ہی مقدر ہوتے ہیں جیسے: طَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِيْنَ وَالْعَاكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ أی: وَالرُّكَّعِ وَالسُّجُوْدِ۔

عطف الانشائیہ علی الخبریہ کا مسئلہ بہت زیادہ مشہور ہے، جمہور کے نزدیک جائز نہیں وہ اس میں کئی تاویلیں کرتے ہیں، اسی طرح جمہور کا مذہب ہے کہ جملہ انشائیہ شرط، خبر، حال، صفت نہیں بن سکتا: حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ میں اٹھارہ کے قریب تاویلیں کرتے ہیں، اسی طرح زَيْدٌ اضْرِبْهُ، وَاللَّذَانِ يَأْتِيَانِهَا مِنْكُمْ فَآذُوْهُمَا، وَاللَّاتِي يَأْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْكُمْ فَاسْتَشْهِدُوا میں کہتے ہیں کہ موصول صلہ مل کر مبتدا متضمن معنی شرط اور مابعد جزا ہے اور جملہ انشائیہ جزا بن سکتا ہے، جب کہ ابن العصفور، صفار بن مالک، سیبویہ، ابو الحیان وغیرہ کے مسلک میں بلا تاویل انشائیہ و خبریہ وغیرہ ہیں، اسی طرح دوسرے امور بھی درست ہیں۔

ذیل کے جملوں میں خالی جگہوں میں بین القوسین دیئے گئے کلمات میں سے درست معطوف لکھیں:

۱- أكلتُ جُبْناً لا ... (لحمٌ، لحماً، لحمٍ)، ۲- يسيق السائق بسيارته ثم ... (يتوقّفُ، يتوقّفَ، يتوقّفْ)، ۳- دخلَ إلى قاعة الاجتماع الأطباء ثم ... (المهندسون، المهندسين، مهندسون)، ۴- يستمعُ الطالب إلى المحاضر و... (يلخّصُها، يُلخّصَها، يُلخّصْها)، ۵- تهتمُّ الدُّولُ الناميةُ بالتمنية الزّراعية و... (الصناعيةُ، الصّناعيّةَ، الصّناعيةِ)، ۶- من شعراء العصرِ العباسيّ المتنبي و (أبو نُواسٍ، أبا نواسٍ، أبي نُواسٍ)، ۷- لا يتّبع الشاعرُ أساليب القدماءِ في شعره بل ... (يحاولُ الجديدَ، يحاولَ الجديدَ، يحاولْ الجديدَ)، ۸- سافر فيصل إلى أمريكا للدراسة الفلسفة أو ... (الأدبُ الإنجليزيُّ، الأدبَ الإنجليزيَّ، الأدبِ الإنجليزيِّ)

سبق: 85

عطف بیان

عطفِ بیان وہ تابع ہے جو صفت نہ ہو اور متبوع کو واضح کردے، بالفاظ دیگر جو مشتق نہ ہو، کیوں کہ قاعدہ ہے کہ "كَوْنُ الْمُشْتَقِّ بَدَلاً أو عَطْفَ بَيَانٍ لايَجُوز" اسی لئے بعض نے انکار کیا کہ عطف بیان وبدل صفت یعنی مشتق نہیں بن سکتے، یعنی جو مشتق ہوگا وہ عطف بیان وبدل نہیں بن سکتا، لیکن علامہ زمخشری نے اس کا انکار کیا اور کہا کہ مشتق بھی عطف بیان وبدل بن سکتا ہے، چناچہ قل أعوذُ بربِّ النَّاسِ مَلِكِ النَّاسِ۔ میں "ملك الناس" کو صفت بھی بناتے ہیں اور بدل میں بھی شمار کرتے ہیں، اسی طرح "بسم الله الرحمٰن الرحیم" میں "الرحمٰن" کو عطف بیان بناتے ہیں اور بدل بھی۔ جو اسے بدل بناتے ہیں وہ تاویل کرتے ہیں کہ اب یہ صفت نہیں بلکہ "الله" کا نام ہے اور نام کے بارے میں قاعدہ ہے کہ "الأعلامُ كُلُّهَا جَوَامِدُ". لہٰذا اب یہ جامد ہے اور پھر "الرحیم" کو "الرحمٰن" کی صفت بناتے ہیں "الله" کی صفت بنانا بایں معنی درست نہیں کہ موصوف وصفت میں فاصلہ لازم آتا ہے۔

اگر معطوف علیہ معرفہ ہو تو عطف بیان متبوع کی وضاحت اور تبیین کے لئے آتا ہے جیسے: رَحِمَ اللهُ أَبَا حفصٍ عُمَرَ، كَرَّمَ اللهُ أَبَا تُرَابٍ عَلِيًّا۔ اسی طرح: وإلى عادٍ أخَاهُمْ هُوْدًا۔ اور ہم نے بھیجا قومِ عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو۔ بعض حضرات نے عطفِ بیان کو بدل کل قرار دیا ہے۔

اور نکرہ ہونے کی صورت میں متبوع کی تخصیص کا فائدہ حاصل ہوتا ہے جیسے: اِشْتَرَيْتُ أثَاثًا سَرِيْراً. كَفَّارَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنَ۔ (احرام کی حالت میں شکار پر) کفارہ ہے چند مسکینوں کا کھانا۔ پہلے كفارةٌ کا لفظ استعمال کیا گیا جو عام تھا، جس سے یہ ثابت ہوا کہ کفارہ ضروری ہے، پھر اس کے بعد اس کا تابع طعامُ مسكينَ استعمال کیا گیا جو عام کو خاص کر رہا ہے اور بتا رہا ہے کہ یہ کفارہ چند مسکینوں کا کھانا ہے۔ اسی طرح: وَيُسْقَى مِنْ مَّاءٍ صَدِيْدٍ۔ اور اس کو پانی پلایا جائے گا پیپ۔ اس مثال میں عطف بیان نے پانی کی تخصیص کی کہ عام پانی مراد نہیں۔ بعض حضرات کے نزدیک صديدٍ عطفِ بیان نہیں، بلکہ صفت ہے۔

کبھی عطفِ بیان ازالہ وہم کے لئے آتا ہے جیسے: قَالُوْا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ رَبِّ مُوْسَى وَهَارُوْنَ۔ جادوگروں نے کہا ہم کائنات کے رب پر ایمان لائے۔ موسی اور ہارون کے رب پر۔ جب جادوگروں نے کہا کہ ہم رب العالمین پر ایمان لائے تو یہ غلط فہمی ہو سکتی تھی کہ رب سے مراد فرعون ہے، کیوں کہ فرعون نے رب ہونے کا دعوی کیا تھا۔ عطف بیان سے واضح ہوگیا کہ جادوگر فرعون پر نہیں، بلکہ موسی اور ہارون کے رب پر ایمان لائے تھے۔ اسی طرح: يُوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ۔ وہ چراغ ایک مبارک درخت (کے تیل) سے روشن کیا جاتا ہے، زیتون (کے درخت کے تیل) سے۔

بدل اور عطفِ بیان کا فرق:

عام طور پر عطف بیان میں یہ ہوتا ہے کہ متبوع غیر واضح ہوتا ہے اور تابع یعنی عطف بیان اسے واضح کر دیتا ہے، یعنی اسم

ثانی بمقابلہ اسم اول اشہر واوضح ہوتا ہے جیسے: حَتّٰى تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ۔ جب تک ان کے پاس روشن دلیل نہ آجائے یعنی اللہ کی طرف سے ایک رسول۔ اسی طرح: سَآتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ۔ میں ابھی یا تو وہاں سے کوئی خبر لے کر آتا ہوں یا آگ یعنی انگارہ چن لاتا ہوں تاکہ تم لوگ گرم ہوسکو۔

لیکن کبھی دونوں معطوف علیہ وعطف بیان مشہور ہوتے ہیں، ان میں سے کسی ایک کو اشہر من الآخر نہیں کہہ سکتے، اس صورت میں دونوں کے مجموعے کو عطف بیان کہتے ہیں جیسے: جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ۔ اللہ تعالی نے کعبے کو یعنی بیتِ حرام کو (اجتماعی زندگی کے) قیام کا ذریعہ بنایا۔ یہاں یہ نہیں کہہ سکتے کہ "البیت الحرام" نے "الکعبة" کو واضح کردیا، کیوں کہ وہ پہلے سے زیادہ مشہور ہے، لہٰذا دونوں کے مجموعے کا نام عطف بیان ہے۔

بدل اور عطف بیان میں فرق بہت مشکل ہے، پورا فرق قائل کی مراد معلوم کرنے کے بعد ہی ہوسکتا ہے۔ اگر ترکیب یا معنی میں کوئی فساد پیدا نہ ہو تو عطفِ بیان کو بدل بھی قرار دیا جاسکتا ہے۔ جیسے: أَقْسَمَ بِاللّٰهِ أَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ۔ عمر ابوحفص کے لئے عطف بیان ہے کہ صفت نہیں لیکن پھر بھی متبوع کو واضح کررہا ہے۔ عطف بیان کبھی علم ہوتا ہے جیسے: مثال مذکور میں اور کبھی کنیت جیسے: جاءنی زیدٌ أَبُوْ عَمْرٍو۔ علم، لقب اور کنیت میں فرق یہ ہے کہ علم کہتے ہیں: "مَا يَدُلُّ عَلٰى تَعْيِيْنِ ذَاتٍ اور لقب: "مَا يُشْعِرُ بِهٖ مَدْحٌ أَوْ ذَمٌّ" اور کنیت: "الْعَلَمُ الْمَقْرُوْنُ بِالْأَبِ أَوِ الْأُمِّ" کو کہتے ہیں۔

عام طور پر عطف بیان اور بدل میں جو بیان کئے جاتے ہیں وہ یہ ہیں:

عطف بیان ضمیر یا ضمیر کا تابع، فعل یا اس کا تابع نہیں ہوتا، جب کہ بدل میں یہ چیزیں پائی جاتی ہیں۔

اگر ترکیبی اعتبار سے عطف بیان معطوف علیہ کی جگہ نہ آسکے تو اسے بدل قرار دینا جائز نہیں۔

کرم اللہ اباتراب علیاً

سبق: 86

حروفِ غیر عاملہ

یہ فصل حروف غیر عاملہ کے بیان میں ہے، اس فصل میں تمام حروف غیر عاملہ نہیں بعض عاملہ بھی ہیں جیسے: "إنْ" مصدریہ وغیرہ، لیکن بعض صورتوں میں ان کا عمل لغو ہوتا ہے تو مصنف نے اسی صورت کا اعتبار کرتے ہوئے انہیں بھی حروف غیر عاملہ میں ذکر کیا۔

حروف تنبیہ:

تنبیہ کا لغوی معنی کسی کو بیدار کرنا، کسی چیز پر واقف کرانا اور یہ تین حروف ہیں: ألَا، أمَا، هَا۔ یہ حروف مخاطب سے غفلت دور کرنے کے لئے جملے پر آتے ہیں جیسے: أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ، (سنو! جو یقیناً اللہ کے دوست ہیں الخ) هَا أَنْتُمْ هٰؤُلَاءِ، هَا زَيْدٌ قَائِمٌ۔

ألا: تنبیہ کے ساتھ ساتھ اس بات پر بھی دلالت کرتا ہے کہ اس کے بعد والا مضمون یقیناً ثابت ہے جیسے: أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ (سنو! حقیقت میں تو یہ خود بے وقوف ہیں) أَلَا يَوْمَ يَأْتِيهِمْ لَيْسَ مَصْرُوفاً عَنْهُمْ۔ (سنو! جس روز اس سزا کا وقت آ گیا تو وہ کسی کے پھیرے سے نہ پھر سکے گا)

اور کبھی تحضیض (کسی کام پر ابھارنے اور برانگیختہ کرنے) کے لئے آتا ہے جیسے: أَلَا تُقَاتِلُونَ قَوْماً نَكَثُوا أَيْمَانَهُمْ۔ (کیا آپ ان لوگوں سے قتال نہیں کریں گے جنہوں نے اپنے عہد کو توڑا) قَوْمَ فِرْعَوْنَ أَلَا يَتَّقُونَ۔ أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللهُ لَكُمْ۔

ها: حرف تنبیہ کی حیثیت سے اس کا استعمال درج ذیل طریقوں پر ہوتا ہے:

1. اسمائے اشارہ کے شروع میں جیسے: هٰذَانِ خَصْمَانِ، هٰؤُلَاءِ، هٰهُنَا۔
2. ضمیر مرفوع منفصل کے شروع میں جیسے: هَا أَنْتُمْ هٰؤُلَاءِ، هَا أَنْتُمْ أُولَاءِ تُحِبُّونَهُمْ۔
3. ندا میں منادیٰ معرف باللام سے پہلے جیسے: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ
4. حرف مشبہ بالفعل إنَّ سے پہلے جیسے: هَا إِنَّ زَيْداً قَائِمٌ۔

اسی طرح لفظِ "ها" دیکھو کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے جیسے: هَا أَفْعَلُ كَذَا، دیکھو! میں یہ کروں گا۔ هَا إِنَّ زَيْداً مُنْطَلِقٌ۔ دیکھو! یقیناً زید جانے والا ہے۔

أمَا: عام طور پر بات شروع کرنے کے لئے آتا ہے جیسے: أَمَا مُحَمَّدٌ قَائِمٌ، اسی طرح:

أَمَا وَالَّذِي أَبْكَى وَأَضْحَكَ وَالَّذِي أَمَاتَ وَأَحْيَا وَالَّذِي أَمْرُهُ الْأَمْرُ

عام طور پر اس کے بعد قسم کا استعمال بھی ہوتا ہے جیسے: أَمَا وَاللهِ لَأُعَاقِبَنَّ الْمُسِيءَ۔

سبق: 87

حروفِ اِستفہام

یہ تین حروف ہیں: مَا، هَلْ، أ۔

ما استفہامیہ تو اسم ہے، باقی دو حرف ہیں، تغلیباً سب کو حرف شمار کیا "ما" استفہامیہ جیسے: ما اسمك ؛ مَا لَوْنُهَا ؛ (اس کا رنگ کون سا ہو؟) مَا وَلّٰهُم ؛ (کس چیز کی وجہ سے پھر گئے؟) وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوسٰى ؛ (اے موسیٰ تمہارے دائیں ہاتھ میں کیا ہے؟) وَمَا الرَّحْمٰنُ ؛ (رحمن کون ہے؟)

جب اس پر حرف جر داخل ہو تو اس کا الف حذف ہو جاتا ہے جیسے: عَمَّ يَتَسَاءَلُون (عَنْ مَا يَتَسَاءَلُوْنَ) (کس چیز کے بارے میں ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں؟) فِيْمَ أَنْتَ مِنْ ذِكْرَاهَا (فِيْ ما أنتَ)۔ لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَاتَفْعَلُوْنَ۔ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُون (بِمَا يَرْجِعُ)

هل استفہامیہ:

عام طور پر جملے کے مضمون کی تصدیق کے لئے استعمال ہوتا ہے اور هل کے ذریعے ان چیزوں کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے جن کا علم سائل کو نہیں ہوتا۔ هل کا دخول جملہ اسمیہ وفعلیہ دونوں پر ہوتا ہے، جیسے: هَلْ قَامَ زَيْدٌ ؛ هَلْ زَيْدٌ قَائِمٌ ؛ جملہ شرطیہ یا جملہ مؤکد بِإنَّ پر داخل نہیں ہوتا، لہٰذا هَلْ إِنْ قَامَ زَيْدٌ تَقُمْ یا هَلْ إِنَّ زَيْداً قَائِمٌ کہنا درست نہیں۔ اسی طرح اگر فعل مضارع پر سین یا سوف داخل ہو تو اس پر هل داخل کرنا درست نہیں، لہٰذا هَلْ سَتحضُرُ غداً یا هَلْ سَوْفَ تَذْهَبُ نہیں کہا جائے گا۔

هَلْ کبھی قَدْ کے معنی میں ہوتا ہے، جیسے: هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ، أي: قَدْ أَتَاكَ۔ اسی طرح: هَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ حِيْنٌ مِنَ الدَّهْرِ أي: قد أتى۔

هَلْ استفہامیہ کے آخر میں لائے نافیہ آئے تو تخصیص پر دلالت کرتا ہے جیسا کہ گزر چکا۔

ہمزہ استفہامیہ:

عام طور پر کوئی بات جاننے کے لئے استعمال ہوتا ہے اور جملہ اسمیہ وفعلیہ دونوں پر داخل ہوتا ہے جیسے: أَحضرتَ إلى المدرسةِ مبكراً ؛ جواب ہوگا: نعم. أمحمدٌ موجودٌ ؛

کبھی اس کے ذریعے دو چیزوں میں سے کسی ایک کی تعیین مقصود ہوتی ہے یعنی سائل کو بات کا مفہوم معلوم ہوتا ہے، لیکن وہ استفہام کے ذریعے تعیین کروانا چاہتا ہے جیسے: أشَرِبْتَ مَاءً أم لَبَناً ؛ سائل کو اتنا معلوم ہے کہ کچھ چیز پی ہے، لیکن وہ کیا ہے؟ اس کی تعیین کے بارے میں سوال کرتا ہے۔

کبھی اس کے ذریعے کئے گئے سوال کا مقصد مخاطب سے تصدیق کروانا ہوتا ہے جیسے: أضَرَبَ حسَّانٌ أسيداً ؛ أحَسَّانٌ ضَرَبَ أسَيْداً ؛ أأسيداً ضَرَبَ حَسَّانٌ ؛ پہلی مثال میں فعل کے بارے میں، دوسری میں فاعل کے

بارے میں اور تیسری میں مفعول کے بارے میں تصدیق مقصود ہے۔

ہمزہ استفہامیہ اثبات اور نفی دونوں پر بھی داخل ہوتا ہے، جیسے: أَفَمَنْ زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ. أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ. هَلْ نفی پر داخل نہیں ہوتا، البتہ کبھی ہل کی دلالت نفی پر ہوتی ہے جیسے: هَلْ نُجَازِيْ إِلا الْكَفُوْر۔

ہمزۂ استفہامیہ ہمزۂ وصلی پر داخل ہو تو ہمزۂ وصلی کو حذف کرنا جائز ہے جیسے: أَشْتَرَيْتَ الْكِتَاب؛ اسی طرح: أَسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْن؛ أَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللهِ عَهْداً. البتہ اگر ہمزۂ وصلی لام کے ساتھ ہو تو اسے حذف نہیں کرتے، بلکہ مد کے ساتھ پڑھتے ہیں جیسے: آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الْأُنْثَيَيْنِ. آلرَّجُلُ قَالَ ذلك أم المرأةُ.

ہمزہ استفہامیہ کو حذف کرنا بھی جائز ہے، جیسے: فِيْ الصَّبَاحِ حَضَرْتَ أَمْ فِيْ الْمَسَاءِ، أَيْ أَفِيْ الصَّبَاحِ

سبق: 88

حروفِ ایجاب

یہ درجِ ذیل چھ حروف ہیں: نَعَمْ، بَلٰی، أَجَلْ، جَیْرِ، إِیْ، إِنَّ۔

نعم: حرفِ ایجاب ہے اور سوال کے مضمون کی تصدیق کے لئے آتا ہے، خواہ سوال مثبت ہو یا منفی۔ جیسے: قَامَ زَیْدٌ کا جواب نَعَمْ سے دیا جائے تو مراد ہوگا زید کھڑا ہوا اور جب کہ أَلَمْ یَقُمْ زَیْدٌ (کیا زید کھڑا نہیں ہوا؟) کا جواب نعم سے دیا جائے تو مطلب یہ ہوگا کہ کھڑا نہیں ہوا، البتہ اگر اس کا جواب بَلٰی سے دیا جائے تو مراد ہوگا کہ کھڑا ہوا۔

بلیٰ: حرفِ جواب ہے۔ بَلٰی کے ذریعے بطورِ خاص نفی کا جواب دیا جاتا ہے۔ یہ منفی سوال، یا خبر کی تردید اور اس سوال یا خبر کے مثبت معنی کی تصدیق کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے: مَا کُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْءٍ (ہم تو برے کام نہیں کیا کرتے تھے) کے بعد بَلٰی کے معنی ہوں گے بلکہ تم برے اعمال کرتے تھے أي: عَمِلْتُم السُّوءَ۔

زَعَمَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا أَنْ لَّنْ یُّبْعَثُوْا قُلْ بَلٰی (منکرین نے بڑے دعوے سے کہا ہے کہ وہ مرنے کے بعد ہرگز دوبارہ نہ اٹھائے جائیں گے۔ آپ کہہ دیجئے ہاں ضرور کیوں نہیں) یہاں مفہوم یہ ہے کہ نہیں بلکہ وہ ضرور اٹھائے جائیں گے۔

لَا یَبْعَثُ اللهُ مَنْ یَّمُوْتُ (مرنے والے کو اللہ نہیں اٹھائے گا) کے جواب میں بَلٰی کے معنی ہوں گے کیوں نہیں اللہ انہیں اٹھائے گا۔ أي: یَبْعَثُهُم۔

قَالُوْا لَیْسَ عَلَیْنَا فِی الْأُمِّیِّیْنَ سَبِیْلٌ...... بَلٰی أي: عَلَیْهِم سَبِیْلٌ۔

وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَیَّاماً مَّعْدُوْدَةً...... بَلٰی أي: تَمَسُّهُم وَیَخْلُدُوْنَ فِیْهَا۔

اور کبھی نفی پر داخل استفہام کے جواب میں آتا ہے اور کلامِ منفی کو مثبت بناتا ہے جیسے: أَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں) قَالُوْا بَلٰی (انہوں نے کہا ہاں ضرور آپ ہی ہمارے رب ہیں)۔ علماء کہتے ہیں کہ اگر "بلیٰ" کی جگہ "نعم" کہیں تو کفر کا خطرہ ہے، کیوں کہ "نعم" کلام منفی کو منفی ہی رکھتا ہے۔

أَیَحْسَبُوْنَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰهُمْ (کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان کے رازوں اور سرگوشیوں کو نہیں سنتے؟) بَلٰی (ہاں کیوں نہیں ہم سنتے ہیں)

أَیَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَنْ لَنْ نَجْمَعَ عِظَامَه (کیا انسان یہ سمجھ رہا ہے کہ ہم اس کی ہڈیوں کو جمع نہ کرسکیں گے) بَلٰی (ہاں کیوں نہیں ضرور جمع کریں گے)

إِیْ: بھی حرفِ جواب ہے جو تاکید اور تحقیق کے لئے قسم سے پہلے آتا ہے اور نَعَمْ (ہاں) کا مفہوم رکھتا ہے، جیسے: وَیَسْتَنْبِئُوْنَكَ أَحَقٌّ هُوَ قُلْ إِیْ وَرَبِّیْ إِنَّه لَحَقٌّ۔ (پھر پوچھتے ہیں کیا واقعی یہ سچ ہے جو تم کہہ رہے ہو؟ کہو میرے رب کی قسم یہ بالکل سچ ہے)

اسی طرح کسی بات کے جواب میں: إِیْ لَعَمْرُكَ ہاں! تمہاری جان کی قسم، إِیْ هَا اللهِ ہاں! اللہ کی قسم۔

أجل: نعم کی طرح استعمال ہوتا ہے۔۔ اس کا مطلب ہے ہاں، جی ہاں، بے شک، اچھا۔ یہ سوالیہ فقرے کے جواب میں استعمال نہیں ہوتا، بلکہ صرف خبر کے اثبات کے لئے آتا ہے جیسے: قَدْ أَتَاكَ زَيْدٌ (زید تیرے پاس آچکا) کا جواب أجل ہوگا۔ قَدْ نَجَحَ أَخُوْكَ کا جواب ہوگا: أَجَلْ هُوَ كَذٰلِكَ۔

جَيْرِ: اس کا استعمال نعم اور أجل کی طرح ہے اور عام طور پر قسم کے ساتھ استعمال ہوتا ہے جیسے: جَيْرِ وَاللّٰهِ لَأَقُوْلَنَّ الصِّدْقَ، أي: نَعَمْ وَاللهِ۔

إنَّ: یہ نعم کی طرح استعمال ہوتا ہے جیسے إنَّه اس شخص کے جواب میں کہا جائے جو کہے: اِضْرِبْ زَيْدًا یعنی نعم أَضْرِبُ، اسی طرح: قَامَ مُحَمَّدٌ کے جواب إنَّه کا مطلب ہوگا: نعم قَامَ۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس آنے والوں میں سے ایک نے کسی بات کی وجہ سے کہا تھا: لَعَنَ اللهُ نَاقَةً حَمَلَتْنِي إِلَيْكَ تو آپ نے جواب میں کہا: إنَّ وَرَاكِبَهَا، أي: نَعَم وَرَاكِبَهَا۔

سبق: 89

حروفِ تفسیر

یعنی وہ حروف جو سابقہ بات کی وضاحت کے لئے استعمال ہوں اور یعنی کے معنی پر دلالت کریں۔ انہیں حروف العبارۃ بھی کہتے ہیں۔ یہ دو حرف ہیں: أيْ، أنْ۔

أي: یہ عطف المفرد علی المفرد اور عطف الجملہ علی الجملہ کے لئے آتا ہے، اس کا مابعد ماقبل کے لئے بدل، عطف بیان یا تفسیر بنتا ہے جیسے: هُوَ مَكِّيٌّ، أي: مَنْسُوْبٌ إلى مَكَّةَ وہ مکی ہے یعنی مکہ کی طرف منسوب ہے۔ رَأيْتُ غَضَنْفَراً، أي: أسَداً میں نے غضنفر کو دیکھا یعنی شیر کو۔ اسی طرح إنْ كُنْتُمْ عَلَى سَفَرٍ، أي: فِي سَفَرٍ، اور: ذَهَبْتُ بِزَيْدٍ، أي: أذْهَبْتُه۔

أن تفسیریہ أيْ کے معنی میں ہوتا ہے اور اس کی شرط یہ ہے کہ

① اس سے قبل جملہ ہو، لہذا: وَآخِرُ دَعْوَاهُمْ أنِ الحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ العَالَمِيْنَ میں "أن" تفسیریہ نہیں۔

② ایسے فعل کے بعد ہو جو قول کے معنی میں ہو جیسے: وَنَادَيْنَاهُ أنْ يَا إبْرَاهِيْمُ، أي: قُلْنَا لَه أن يَا إبْرَاهِيْمُ، وَأوْحَيْنَا إلَيْهِ أنِ اصْنَعِ الفُلْكَ بِأعْيُنِنَا، أي: قُلْنَا لَه أنِ اصْنَعِ الفُلْكَ بِأعْيُنِنَا۔ اسی طرح وَنُوْدُوا أنْ تِلْكُمُ الجَنَّةُ۔ وَانْطَلَقَ المَلَأُ مِنْهُمْ أنِ امْشُوا۔ لہٰذا وَأوْحَى رَبُّكَ إلَى النَّحْلِ أنِ اتَّخِذِي مِنَ الجِبَالِ بُيُوْتاً میں "أن" تفسیریہ نہیں، کیوں کہ "وحی" سے مراد "الہام" ہے اور الہام میں قول کا معنیٰ نہیں، تو اس "أن" کو "أن" مصدریہ کہا جائے گا أي: أوْحَى رَبُّكَ إلَى النَّحْلِ بِاتِّخَاذِ الجِبَالِ بُيُوْتاً۔

③ سابقہ جملے میں لفظ "قول" موجود نہ ہو، اگر ہو تو اس میں تاویل کرتے ہیں، جیسے: مَا قُلْتُ لَهُمْ إلَّا مَا أمَرْتَنِي بِه أنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ میں تاویل کرتے ہیں کہ مَا أمَرْتُهُمْ إلَّا بِمَا أمَرْتَنِي بِه۔

یہ شرط غرائبات میں سے ہے کہ سابقہ جملے میں معنی قول کا ہونا ضروری ہے، جب صراحتاً لفظ "قول" آئے تو اس میں تاویل کر کے اسے معنی قول بناتے ہیں۔

سبق: 90

حروفِ مصدریہ

حروفِ مصدریہ تین ہیں: ما، أن، أنّ۔

ما: ظاہری عمل تو نہیں کرتا، اس کی دو قسمیں ہیں:

مصدریہ ظرفیہ:

جو فعل کو مصدر کے معنی میں بھی کرے اور ظرف بھی واقع ہو یعنی اس میں وقت بھی ملحوظ ہو جیسے: وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكٰوةِ مَادُمْتُ حَيًّا، أي: مُدَّةَ دَوَامِ حَيَاتِي (اور اس نے مجھے جب تک میں زندہ رہوں نماز اور زکوۃ کی نصیحت کی ہے)۔ اسی طرح: فَاتَّقُوا اللهَ مَا اسْتَطَعْتُم، أي: مُدَّةَ اِسْتِطَاعَتِكُم۔ (جب تک تمہاری استطاعت ہو اللہ سے ڈرتے رہو)۔ نیز وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ (اسی طرح ان لوگوں پر بھی کوئی اعتراض کا موقع نہیں ہے جنہوں نے جب خود تمہارے پاس آ کر درخواست کی تھی، ہمارے لئے سواریاں بہم پہنچائی جائیں)

اسی طرح یہ مثالیں بھی ہیں: أَقُوْمُ مَا قَامَ الأُسْتَاذُ (میں کھڑا رہوں گا جب تک استادِ محترم کھڑے رہیں) اِنْتَظِرْ مَا إِنْ جَلَسَ القَاضِی، أي: مُدَّةَ جُلُوْسِهٖ،

مصدریہ محضہ:

یہ صرف مصدر کے معنی میں ہوتا ہے اور اس میں وقت ملحوظ نہیں ہوتا، جیسے: وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُوْنَ، أي: بِكِذْبِهِمْ (ان کے جھوٹ بولنے کی وجہ سے ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا) اسی طرح: فَذُوقُوا بِمَا نَسِيتُم، أي: بِنِسْيَانِكُم۔ چکھو (عذاب کا مزہ) نیز: عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ، أي: عَنَتُكُمْ (تمہارا نقصان میں پڑنا اس پر شاق ہے)

ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ، أي: بِرُحْبِهَا (زمین اپنی کشادگی کے باوجود ان پر تنگ ہوگئی)

أن مصدریہ غیر عاملہ نہیں، بلکہ عمل کرتا ہے۔ اگر مخففہ من المثقلہ ہو تو پھر عاملہ نہیں ہوگا۔ چونکہ یہ کوفیین کے نزدیک غیر عاملہ ہے اسی وجہ سے مصنف نے اسے حروف غیر عاملہ میں ذکر کیا مثلاً: بعض صورتوں میں مضارع پر داخل ہوتا ہے اور عمل نہیں کرتا جیسے: عَلِمَ أَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَرْضٰى۔

"أن" غیر عاملہ ہو تو اس کے ساتھ "ما" کافہ بھی ملتا ہے۔

فائدہ: ما اور "أن" فعل پر داخل ہو کر اسے مصدر کی تاویل میں کرتے ہیں، جیسے:

ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ أي: بِرُحْبِهَا۔ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَنْ يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدٰى إِلَّا أَنْ قَالُوا أَبَعَثَ اللهُ بَشَرًا رَسُوْلًا، أي: إِلَّا قَوْلُهُم۔ أَعْجَبَنِي أَنْ ضَرَبْتَ زَيْدًا أي: ضَرْبُكَ زَيْدًا۔

سبق: 91

حروفِ تحضیض

تحضیض بمعنی برانگیختہ کرنا، ابھارنا۔ یہ چار حرف ہیں: أَلَا، هَلَّا، لَوْلَا، لَوْمَا۔

ألاّ جیسے: أَلاَّ تُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ۔ "ألاّ" قرآن میں تحضیض کے معنی میں استعمال نہیں ہوا، بعض حضرات نے "أَلَّا يَسْجُدُوا لِلّٰهِ الَّذِي يُخْرِجُ الْخَبْءَ" میں "ألاّ" کو برائے تحضیض قرار دیا ہے۔

هلاّ ھل استفہامیہ اور لائے نافیہ سے مرکب ہے، فعل مضارع پر داخل ہو کر فعل پر ابھارنے پر دلالت کرتا ہے جیسے: هَلاَّ تُسَاعِدُ الضَّعِيْفَ۔

لولا: مضارع اور معنی مضارع پر تحضیض کے لئے آتا ہے جیسے:

لَوْلَا يَنْهَاهُمُ الرَّبَّانِيُّوْنَ وَالْأَحْبَارُ۔ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۔ لَوْلَا أَخَّرْتَنَا إِلَى أَجَلٍ قَرِيْبٍ فَأَصَّدَّقَ۔

اور ماضی پر توبیخ (جھڑکنے اور شرم دلانے) کے لئے آتا ہے جیسے:

لَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ، أي: لَوْلَا قُلْتُمْ إِذْ سَمِعْتُمُوْهُ۔ لَوْلَا جَاؤُوْا عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ۔ فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللهِ۔ فَلَوْلَا إِذْ جَاءَهُمْ بَأْسُنَا تَضَرَّعُوْا۔ فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ۔ فَلَوْلَا إِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ۔

لوما: لولا کی طرح ہے جیسے: لَوْ مَا تَأْتِيْنَا بِالْمَلَائِكَةِ (اگر تم سچے ہو تو) آخر تم ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں لاتے۔ (یعنی فرشتے لا کر تو دکھاؤ)

حروفِ توقع:

یہ صرف ایک حرف ہے قدْ جو ماضی پر داخل ہو کر تحقیق کا فائدہ دیتا ہے جیسے: قَدْ سَمِعَ اللهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ، قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا، لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

اسی طرح ماضی کو حال کے معنی سے قریب کرنے کے لئے بھی آتا ہے جیسے: قَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ، وَمَا لَنَا أَلَّا نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَقَدْ أُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا۔

مضارع پر کبھی تقلیل کے لئے جیسے: قَدْ يَصْدُقُ الْكَذُوْبُ، قَدْ يَكُوْنُ مَعَ الْمُسْتَعْجِلِ الزَّلَلُ۔

کبھی تکثیر کے لئے جیسے: قَدْ نَرَىٰ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ۔

اور کبھی تحقیق کے لئے آتا ہے جیسے: قَدْ يَعْلَمُ اللهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ۔

قد کی حیثیت فعل کے جز کی ہوتی ہے، لہٰذا قد اور فعل مضارع کے درمیان سوائے قسم کے کسی اور کلمے کے ذریعے فاصلہ لانا جیسے: قَدْ لَا أَذْهَبُ الْيَوْمَ، قَدْ لَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ فِيْ وُسْعِيْ، قَدْ لَنْ يَحْضُرَ وَالِدِيْ مَجْلِسَ الْآبَاءِ درست

نہیں، لہٰذا مذکورہ تعبیر کے لئے رُبَّمَا استعمال کرنا فصیح ہے جیسے: رُبَّمَا لَا أَذْهَبُ اليوم. البتہ قسم کے ذریعے فاصلہ آسکتا ہے جیسے: قَدْ واللهِ شَغَلْتَنِي، قَدْ لَعَمْرِي زُرْنَاهُ۔

حروفِ ردع:

كَلَّا ثعلب اسے کاف تشبیہ اور "لا" نافیہ سے مرکب مانتے ہیں اور باقی حضرات اسے بسیط کہتے ہیں۔ كَلَّا کا استعمال چار طرح ہوتا ہے:

① كَلَّا برائے ردع بمعنی زجر و توبیخ یعنی کسی بات سے روکنے، باز رکھنے اور ڈانٹنے کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے: قَالَ أَصْحَابُ مُوسَى إِنَّا لَمُدْرَكُونَ۔ موسیٰ کے ساتھیوں نے کہا: ہم لوگ پکڑے جائیں گے قَالَ كَلَّا إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِيْنِ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا (ایسا مت کہو، اپنے قول سے باز آؤ، ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا) یقیناً میرے ساتھ میرا رب ہے جو مجھے ہدایت دے گا۔

② كَلَّا برائے ردونفی بمعنی بلکہ: اس صورت میں یہ ایک چیز کی تردید اور دوسری کا اثبات کرتا ہے جیسے: قال المريضُ: شَرِبْتُ ماءً، قال الطبيبُ: كَلَّا شربتَ لَبَناً۔ مریض نے کہا: میں نے پانی پیا ہے۔ ڈاکٹر نے کہا كَلَّا بلکہ تم نے دودھ پیا ہے۔ یعنی تم نے پانی نہیں پیا، بلکہ دودھ پیا ہے، جب کہ تمہارے لئے دودھ ممنوع تھا۔

③ كَلَّا برئے تنبیہ بمعنی آلا: یہ كَلَّا تنبیہ کے لئے ابتدائے کلام میں آتا ہے اور سامعین کے نظریات وخیالات وغیرہ کا رد کرتا ہے جیسے: يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفَرُّ كَلَّا لَا وَزَرَ۔ اس دن کہے گا کہاں بھاگ کر جاؤں؟ ہرگز نہیں، وہاں کوئی جائے پناہ نہ ہوگی۔

④ برائے جواب بمعنی حقاً: بعض اوقات "كَلَّا" جواب میں تصدیق کے لئے آتا ہے اگر اس سے پہلے قابلِ زجر بات نہ ہو اور "حَقًّا" (یقیناً، بلاشبہ) کے معنی میں ہوتا ہے، جیسے: كَلَّا إِنَّ الإِنْسَانَ لَيَطْغَى (یقیناً انسان سرکشی کرتا ہے) اسی طرح كَلَّا وَالْقَمَرِ یعنی چاند کی گواہی ہے یقیناً واقعتاً یہی بات ہے۔ اسی طرح ذیل کی آیات میں بھی حقًّا کے معنی میں ہے كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُون ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُون۔

سبق: 92

تنوین

تنوین: تنوین کی پانچ قسمیں ہیں:

1. تنوینِ تمکن: وہ تنوین جو اسم متمکن پر داخل ہو جیسے: زَیْدٌ، خَالِدٌ، رَجُلٌ، یَوْمٌ، مَدِیْنَۃٌ۔
2. تنوینِ تنکیر: وہ تنوین جو عام طور پر مبنی اسماء کے آخر میں آتی ہے اور اس اسم کے نکرہ ہونے پر دلالت کرتی ہے جیسے معروف نحوی امام سیبویہ مراد ہو تو بلا تنوین سِیْبَوَیْہِ کہا جائے گا، لیکن اگر تنوین کے ساتھ سِیْبَوَیْہٍ کہا جائے تو نکرہ ہوگا۔ اسی طرح اسم فعل "صَہ" بغیر تنوین کے ہو تو معرفہ ہے اور اس کا معنی ہے ابھی خاموش رہو اُسْکُتْ الآن۔ یعنی وقت معین ہے، جب کہ تنوین کی صورت صَہٍ (کبھی تو خاموش ہو جایا کرو) أي: اُسْکُتْ سُکُوْتاً مَّا فِيْ وَقْتٍ مَّا میں تعیین نہیں۔
   اسی طرح غیر منصرف علم جس پر تنوین داخل نہیں ہوتی اگر اس سے تعریف ختم کی جائے تو علمیت باقی نہ ہونے کی وجہ سے اس میں ایک ہی سبب باقی رہتا ہے، لہٰذا اس پر تنوین داخل ہوتی ہے جیسے: جَاءَنِيْ أَحْمَدُ وَأَحْمَدٌ آخَرَ۔ میرے پاس (معروف) احمد اور ایک اور احمد آیا۔
3. تنوینِ تقابل: وہ تنوین جو کسی چیز کے مقابلے میں آئے جیسے: جمع مؤنث سالم "مُسْلِمَاتٌ" میں تنوین جمع مذکر سالم "مُسْلِمُوْنَ" کے نون کے مقابلے میں ہے۔
4. تنوینِ عوض: جو کسی محذوف حرف، کلمے یا جملے کے بدلے آئے۔ محذوف حرف کے بدلے تنوین جیسے: قَاضٍ، دَاعٍ، سَاقٍ، جَوَارٍ میں تنوین حرف محذوف کے بدلے ہے۔ محذوف کلمے کے بدلے تنوین جیسے عام طور لفظ کل اور بعض کے مضاف الیہ کو حذف کر کے انہیں منون پڑھا جاتا ہے، مثلاً: فَازَ الطُّلاَّبُ فَصَافَحْتُ کُلاًّ مِنْهُمْ، أي: کُلَّ طَالِبٍ۔ اسی طرح کُلٌّ یَعْمَلُ عَلَی شَاکِلَتِہٖ، أي: کُلُّ إِنْسَانٍ۔ بعض کی مثال، جیسے: مَرَرْتُ بِبَعْضٍ قَائِماً اسی طرح: فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَی بَعْضٍ، أي: علی بعضِهِم۔ محذوف جملے کے بدلے تنوین، جیسے: یَوْمَئِذٍ، حِیْنَئِذٍ کہ اصل میں یَوْمَ إِذْ کَانَ کَذَا، حِیْنَ إِذْ کَانَ کَذَا تھا، مضاف الیہ کو حذف کر کے اس کے عوض تنوین لے آئے۔
5. تنوینِ ترنم: وہ تنوین جو وزنِ شعری برابر کرنے کے لئے آئے، یہ تنوین اسم کی خصوصیت نہیں، بلکہ فعل پر بھی داخل ہوتی ہے، اسی طرح بغیر گنجائش کے اسم پر بھی داخل ہوتی ہے۔

أَقِلِّي اللومَ عَاذِلَ وَالعِتَابَنْ وَقُوْلِيْ إِنْ أَصَبْتُ لَقَدْ أَصَابَنْ

"العِتَابَنْ" اسم پر الف لام داخل ہے، اس کے باوجود تنوین داخل ہوئی، کیوں کہ تنوینِ ترنم ہے، اسی طرح "أَصَابَ" فعل پر بھی وزنِ شعری کی وجہ سے داخل ہوئی۔ کبھی یہ تنوین حرف کے آخر میں آتی ہے جیسے ۔

أَفِدَ التَّرَحُّلُ غَيْرَ أَنَّ رِكَابَنَا لَمَّا تَزُلْ بِرِحَالِنَا وَ كَأَنْ قَدِنْ

یہاں "قَدْ" حرف ہے لیکن اس پر تنوین داخل ہوئی۔ قرآن کریم میں بھی اس کی مثالیں موجود ہیں جیسے: وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا۔ فَأَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا۔

نون تاکید:

غیر عاملہ ہے اور مضارع کے آخر میں بصورت نون ثقیلہ وخفیفہ ہوتا ہے۔

سبق: 93

حروفِ زائدہ

حروفِ زیادت:

یہ آٹھ ہیں: إنْ، أنْ، مَا، لَا، مِنْ، کاف، با، لام۔

① إنْ: انْ زائدہ تاکید کے لئے استعمال ہوتا ہے اور عام طور پر یا تو "ما" مصدریہ کے بعد آتا ہے جیسے: إنْتَظِرْ مَا إنْ جَلَسَ الأمِيْرُ، أي: انْتَظِرْ مُدَّةَ جُلُوْسِ الأمِيْرِ۔ مَا إنْ أتيتُ بشيءٍ أنتَ تكرَهُهُ۔ میں جو چیز بھی اپنے ساتھ لاتا ہوں آپ کو ناگوار معلوم ہوتی ہے۔

یا "لما" کے بعد آتا ہے، جیسے: لَمَّا إنْ قَامَ زيدٌ قُمْتُ۔

یا "ما" نافیہ کے بعد استعمال ہوتا ہے جیسے: مَا إنْ رَأيْتُ زَيداً، أي: مَا رَأيْتُهُ مَا إنْ مُحمدٌ قَائِمٌ۔

② أنْ: یہ بھی تاکید کے لئے آتا ہے اور عموماً "لمّا" کے بعد زائد ہوتا ہے جیسے: فَلَمَّا أنْ جَاءَ الْبَشِيْرُ أَلْقَاهُ عَلَى وَجْهِهِ فَارْتَدَّ بَصِيْراً، وَلَمَّا أنْ جَاءَتْ رُسُلُنَا إبْرٰهِيمَ بِالْبُشْرَىٰ۔ اسی طرح قسم اور "لو" کے درمیان بھی زائدہ ہوتا ہے جیسے: وَاللهِ أنْ لَوْ قَامَ زَيْدٌ، أمَا وَاللهِ أنْ لَوْ فَعلتَ فَعلْتُ۔

ما: مائے زائدہ کی دو قسمیں ہیں: زائدہ کافہ، زائدہ غیر کافہ۔

زائدہ کافہ برائے اسم جیسے: حَضَرْتُ بَعْدَمَا أنْتُمْ قِيَامٌ. بَيْنَمَا نَحْنُ نَسْتَمِعُ لِشَرْحِ الْمُعَلِّمِ قُرِعَ الْجَرَسُ۔

زائدہ کافہ برائے فعل جیسے: طَالَمَا انْتَظَرْتُ، قَلَّمَا أحْضُرُ۔

زائدہ کافہ برائے حرف جیسے: إنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ إخْوَةٌ، كَأنَّمَا يُسَاقُوْنَ إلَى الْمَوْتِ، لَعَلَّمَا مُحمدٌ قَادِمٌ۔

زائدہ مؤکدہ غیر کافہ جیسے: غُضِبْتُ مِنْ غَيْرِ مَا جرمٍ، عُنِفْتُ مِنْ غَيْرِ مَا سَبَبٍ، جِئْتُ لِأمْرٍ مَا، أي: مَا جِئْتُ إلا لأمْرٍ۔

مائے زائدہ عام طور پر درج ذیل جگہوں میں ہوتا ہے۔

إذا اور متى کے بعد جیسے: إذا ما تَخْرُجْ أخْرُجْ. مَتَىٰ ما تَخْرُجْ أخْرُجْ۔

"إن" کے بعد جیسے: فَإمَّا [فإنْ مَا] يَأتِيَنَّكُم مِنِّي هُدىً. فَإمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ أحَداً۔

حروفِ جارہ کے بعد بھی جیسے: فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللهِ لِنْتَ لَهُم، مِمَّا خَطِيْئٰتِهِم أغْرِقُوا فَأُدْخِلُوا نَاراً، عَمَّا قَلِيْلٍ۔ اسی طرح مضاف ومضاف الیہ کے درمیان بھی زائد ہوتا ہے جیسے: أيَّمَا الأجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ

إنَّ، أنَّ، كأنَّ، رُبَّ کے بعد مائے زائدہ کافہ ہوتا ہے۔ یعنی ان حروف کو اپنے عمل سے روک دیتا ہے۔

لا زائدہ: یہ درج ذیل مقامات پر زائد ہوتا ہے۔ "واؤ" عاطفہ کے بعد "لا" نفی کی تاکید کیلئے جیسے: لَمْ يَكُنِ اللهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلاً. غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيهِم وَلَا الضَّالِّيْنَ، يومٌ لا بَيْعٌ فيه ولا خُلَّةٌ ولا شَفَاعَةٌ۔

"أن" مصدریہ کے بعد جیسے: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ، أی: أنْ لا تَسْجُدَ، مَا مَنَعَكَ إِذْ رَأَيْتَهُمْ ضَلُّوا أَلَّا تَتَّبِعَنِ، لِئَلَّا يَعْلَمَ أَهْلُ الْكِتَابِ۔

قسم سے پہلے جیسے: لَا أُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ، قُلْ تَعَالَوا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُم عَلَيْكُم أَلَّا تُشْرِكُوا میں "لا" نافیہ، ناصبہ، زائدہ تینوں احتمال ہیں۔ وَحَرَامٌ عَلَى قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا أَنَّهُم لَا يَرْجِعُونَ میں دو احتمال ہیں: "لا" زائدہ یا نافیہ۔

باقی چار: من، کاف، با، لام حروف جارہ ہیں، لفظی عمل کرتے ہیں معنوی طور پر زائد ہوتے ہیں:

"من" جیسے: هَلْ تَرَىٰ مِنْ فُطُورٍ، هَلْ مِنْ مَزِيْدٍ، مَا جَاءَنَا مِنْ بَشِيْرٍ، هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللهِ۔

کاف جیسے: لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ۔

''با'' جیسے: أَلَيْسَ اللهُ بِكَافٍ عَبْدَه، كَفَى بِاللهِ شَهِيداً، لا تُلْقُوا بِأَيْدِيْكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ، أَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللهَ يَرَى، تُنْبِتُ بَالدُّهْنِ، مَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ، بِحَسْبِكَ دِرْهَمٌ، وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّئَاتِ جَزَاءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا، أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ۔

''لام'' جارہ جیسے: رَدِفَ لَكُم، إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُم تَطْهِيْراً۔

فائدہ:

حروفِ زائدہ کی پہچان یہ ہے کہ اگر انہیں حذف کیا جائے تو معنی میں کوئی خلل نہ آئے۔

سبق: 94

حروفِ شرط

حروف شرط:

یہ دو ہیں: أما، لو۔ یہ لفظی عمل نہیں کرتے اور نہ ہی ان کی جزا مجزوم ہوتی ہے۔

أمّا شرطیہ: جزم کا عمل نہیں کرتا اور اس کی جز پر عام طور ''فا'' داخل ہوتی ہے۔ اس کا ترجمہ لیکن، رہے، رہا یہ کہ، جہاں تک اس بات کا تعلق ہے جیسے مفہومات پر مشتمل ہوتا ہے جیسے: فَأَمَّا الَّذِيْنَ آمَنُوا فَيَعْلَمُوْنَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ وَأَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوا فَيَقُوْلُوْنَ۔ رہے ایمان والے تو وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ بات ان کے رب کی طرف سے حق ہے، جہاں تک کافروں کا تعلق ہے تو وہ کہتے ہیں۔

امّا برائے تفصیل تفسیر: کسی بات کی تفصیل وتفسیر کے لئے بھی آتا ہے، اس صورت میں اس کے جواب میں ''فا'' لانا ضروری ہے جیسے: فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيْدٌ فَأَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوا فَفِي النَّارِ... وَأَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوا فَفِي الْجَنَّةِ، یہاں ''اما'' شقی اور سعادت مندوں کے انجام کے فرق کی تفصیل وتفسیر بیان کرنے کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌ بِالْقَارِعَةِ فَأَمَّا ثَمُوْدُ فَأُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ وَأَمَّا عَادٌ فَأُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ۔ یہاں ''اما'' ثمود اور عاد کے انجام کے فرق کی تفصیل وتفسیر بیان کرنے کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔

اسی طرح فَأَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ۔ سابقہ انعامات کے بدلے جن احکامات کا مکلف بنایا ان کی تفصیل بتائی گئی۔

فَأَمَّا الْإِنْسَانُ إِذَا مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ فَيَقُوْلُ رَبِّي أَكْرَمَنِ وَأَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ فَيَقُوْلُ رَبِّي أَهَانَنِ۔ انسان کی دو حالتوں کی تفصیل وتفسیر کا بیان ہے۔

فَأَمَّا مَنْ طَغَى وَآثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا فَإِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَأْوٰى، وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوٰى سرکش اور مطیع کے انجام کے فرق کی تفصیل بتانی مقصود ہے۔

بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ جزا پر ''فا'' نہ ہو، اگر ایسی صورت ہو تو وہاں ''فا'' مقدر مانتے ہیں جیسے: أَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ أَكَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيْمَانِكُمْ، أي: فَيُقَالُ لَهُمْ أَكَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيْمَانِكُمْ۔

فائدہ: ''أما'' کے بعد اسم کا ہونا لازمی ہے چاہے مبتدا کی صورت میں ہو، ظرف ہو بہر حال اسم ضرور ہوگا یہ لازم الاسمیۃ ہے جیسا کہ امثلہ مذکورہ میں ہے، اگر کہیں اسم نہ ہو تو وہاں اسم کو مقدر مانیں گے جیسے: فَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ۔ چونکہ بحث اس آدمی کی ہے جو وفات پا جائے اس لئے کہیں گے فَأَمَّا الْمُتَوَفّٰى إِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ۔

أمّا برائے تاکید: جیسے:

أما [illegible] — فكما علمت فهل لوصلك من مقام

فائدہ: أَمَّا ذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ میں أَمَّا تفضیلیہ یا شرطیہ نہیں، بلکہ یہ دو کلمے ہیں أَمْ منقطعہ اور ما استفہامیہ یعنی أَمْ مَاذَا كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اسی طرح: آللّٰهُ خَيْرٌ أَمَّا يُشْرِكُوْن میں أَمْ منقطعہ اور ما موصولہ ہے: أي: أَمِ الَّذِي يُشْرِكُوْنَه۔

لو شرطیه: اگر اس کا جواب فعل ماضی ہو تو لو فعل ماضی کا معنی دیتا ہے اگر چہ اس کے بعد فعل مضارع ہو جیسے: لَوْ نَعْلَمُ قِتَالاً لَّاتَّبَعْنَاكُمْ اگر ہمیں معلوم ہوتا کہ آج جنگ ہوگی تو ہم ضرور تمارے ساتھ چلتے۔

یا پھر لو سے مربوط سابقہ جملہ ماضی ہو تو بھی ماضی کے معنی پر دلالت کرتا ہے جیسے: وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَيْلَةً وَّاحِدَةً کفار تو یہ چاہتے ہیں کہ تم اپنے ہتھیاروں اور اپنے سامان کی طرف سے ذرا غافل ہو جاؤ اور وہ لوگ تم پر یکبارگی ٹوٹ پڑیں۔ یہاں فعل مضارع تَغْفُلُوْن سے پہلے سابقہ جملہ فعل ماضی وَدَّ پر مشتمل ہے۔

کبھی اس بات پر بھی دلالت کرتا ہے کہ جملہ ثانیہ منفی ہے، کیوں کہ انتفاء جملہ اولیٰ منفی ہوتا ہے جیسے: لَوْ كَانَ فِيْهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا۔ یہاں جملہ ثانیہ میں فساد کی نفی ہے کہ فساد نہیں، کیوں کہ جملہ اولی کی نفی ثابت ہے کہ اللہ ثانی نہیں۔ لو کے مدخول کا درجہ جملہ ثانیہ کے لیے شرط کی طرح ہوتا ہے اور جملہ ثانیہ کی حیثیت جزا کی ہوتی ہے۔ ذیل کی آیات میں بھی غور کریں:

وَلَوْ أَنَّ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ۔

وَلَوْ أَنَّنَا نَزَّلْنَا إِلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلاً مَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا۔

''لو'' برائے تقلیل: اسے ''لو'' وصلیہ کہتے ہیں۔ اس صورت میں یہ دو بعید باتوں یا دو متضاد احکام کو ملانے کیلئے استعمال ہوتا ہے، اور اگر چہ، چاہے، خواہ وغیرہ کے معنی میں ہوتا ہے جیسے: تَصَدَّقُوْا وَلَوْ بِظِلْفٍ مُحْرَقٍ۔ خیرات کیا کرو چاہے وہ جلا ہوا کھر ہی کیوں نہ ہو۔ اسی طرح: فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ۔ لہٰذا دوزخ کی آگ سے بچو چاہے کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے ہی کیوں نہ ہو، اور: عَاقِبِ الْمُجْرِمَ وَلَوْ كَانَ ابْنَكَ۔ مجرم کو سزا دو چاہے وہ تمہارا بیٹا ہی کیوں نہ ہو۔

لو برائے تکثیر: جیسے: وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَداً۔ اگر ہم اتنی ہی (یعنی سمندر جتنی روشائی) مزید فراہم کردیں۔

''لو'' برائے عرض: اس کا جواب حرف فا کے ساتھ منصوب ہوتا ہے، جیسے: لَوْ تَنْزِلُ عِنْدَنَا فَتُصِيْبَ خَيْراً۔ اگر آپ ہمارے پاس قیام کریں گے تو آپ کا فائدہ ہوگا۔

لو برائے تمنی: یہ بھی حرف فا کے ساتھ منصوب ہوتا ہے۔ ایسے موقع پر جزائیہ جملے میں مضارع معروف اور مضارع خفیف دونوں استعمال ہو سکتے ہیں جیسے: لَوْ تَأْتِيْنِيْ فَتُحَدِّثَنِيْ۔ کاش آپ میرے پاس آتے اور مجھ سے گفتگو کرتے۔

اسی طرح: وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ۔ وہ چاہتے ہیں کہ کاش کچھ تم مداہنت کرو، تو وہ بھی مداہنت کریں۔

نیز: لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ کاش ہمیں ایک دفعہ پھر پلٹنے کا موقع مل جائے تو ہم مؤمن ہو جائیں۔

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ۔ بعید نہیں وہ وقت، جب کافر پچھتا کر اس خواہش کا اظہار کریں گے کہ کاش! ہم مسلمان ہو جاتے۔

لو مصدریہ بھی ہوتا ہے جیسے: أُحِبُّ لَوْ نَجَحْتَ۔ میری خواہش ہے کہ کاش آپ کامیاب ہو جائیں أي: أُحِبُّ نَجَاحَكَ۔ اسی طرح: يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ۔

سبق: 95

لولا، لام مفتوحہ برائے تاکید

لولا: یہ دو حروف: لو + لا سے مرکب ہے۔ اس کی کئی قسمیں ہیں:

① لولا برائے امتناع، یعنی یہ ایک چیز کے وجود کی بنیاد پر دوسری چیز کے امتناع کو ثابت کرتا ہے جیسے: لَوْلَا الْعِلَاجُ لَهَلَكَ الْمَرِيْضُ. اگر علاج نہ کیا جاتا تو مریض ہلاک ہو جاتا، یعنی علاج کے وجود کی بنا پر مریض کی ہلاکت ممنوع ہو گئی۔ اسی طرح: لَوْلَا عَلِيٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ. اگر علی نہ ہوتا تو عمر ہلاک ہو جاتا، یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے وجود کی بنا پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ غلط فیصلہ کرنے سے محفوظ ہو گئے۔ یہاں مراد ہلاکت اخروی ہے کہ ایک مقدمے کے فیصلے میں اجتہادی خطا واقع ہوئی تھی۔

② لولا برائے شرط: لولا کا جواب بعض اوقات مذکور ہوتا ہے اور بعض اوقات محذوف۔ جب لولا جملہ اسمیہ پر بطورِ شرط آتا ہے تو اس کا جواب جملہ فعلیہ کی صورت میں ہوتا ہے۔ اس صورت میں پہلا جملہ دوسرے جملے کی نفی کا مضمون پیدا کرتا ہے جیسے: لَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖ. اگر وہ یونس علیہ السلام تسبیح کرنے والا نہ ہوتا تو وہ مچھلی کے پیٹ ہی میں رہتا۔

اسی طرح: لَوْلَا أَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ. اگر تم نہ ہوتے تو ہم مؤمن ہوتے۔

نیز امام شافعی رحمہ اللہ کے درج ذیل شعر میں بھی جواب مذکور ہے:

لَوْلَا الشِّعْرُ بِالْعُلَمَاءِ يُزْرِيْ   لَكُنْتُ الْيَوْمَ أَشْعَرَ مِنْ لَبِيْدٍ

البتہ ذیل کی آیت میں: لَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَأَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ میں جواب لَهَلَكْتُمْ محذوف ہے۔

لولا تحضیض کے لئے بھی آتا ہے جس کا بیان گزر چکا۔ اسی طرح لولا تمنی اور عرض کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے: لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ. تم اللہ سے استغفار کیوں نہیں کرتے؟

لامِ مفتوحہ برائے تاکید: اسے لام ابتدایہ بھی کہتے ہیں اور یہ اسم فعل اور حرف تینوں پر داخل ہوتا ہے اسم پر دخول کی مثال: لَزَيْدٌ أَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو، وَاللّٰهُ يَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ. إِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ. إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ.

فعل پر لام تاکید جیسے: لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ. اگر شکر گزار بنو گے تو میں تم کو اور زیادہ نوازوں گا۔ وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْأَدْبَارَ. اور اگر یہ ان کی مدد کریں بھی تو پیٹھ پھیر جائیں گے۔

حرف پر لام تاکید جیسے: وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ. ہم نے اس قرآن کو نصیحت کے لئے آسان ذریعہ بنا دیا ہے۔ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ. انسان درحقیقت خسارے میں ہے۔ "لقد" میں لام مفتوحہ توطئہ للقسم ہوتا ہے۔

فائدہ:

لام تاکید اضافی کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے، اسے لام زائدہ برائے تاکید اضافی کہتے ہیں۔ یہ بھی اسم فعل اور حرف تینوں کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔ اسم میں عام طور پر یہ لام إنَّ کی خبر پر اضافی تاکید کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جیسا کہ کچھ سابقہ مثالوں میں ہے اور: إنَّ رَبِّي لَسَمِيْعُ الدُّعَاءِ. حقیقت یہ ہے کہ میرا رب ضرور دعا سنتا ہے۔

فعل مضارع سے پہلے جیسے: إنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ. یقیناً آپ کا رب ان کے درمیان فیصلہ کرے گا۔

حرف سے پہلے جیسے: وإنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيْمٍ. اور بے شک آپ اخلاق کے بڑے مرتبے پر ہیں۔

فائدہ:

إنَّ اور أنَّ ہمیشہ اسم سے پہلے استعمال کئے جاتے ہیں، لیکن "إنْ" مخففہ اور "أن" مخففہ فعل سے پہلے بھی استعمال کئے جاتے ہیں۔ "إنْ" مخففہ کو "إن" شرطیہ اور "إن" نافیہ سے ممتاز کرنے کے لئے "إنْ" کی خبر پر لامِ تاکید لگایا جاتا ہے۔ ذیل کی مثالوں پر غور کریں:

وَإنْ نَظُنُّكَ لَمِنَ الْكَاذِبِيْنَ. اور یقیناً ہم تو تجھے بالکل جھوٹا سمجھتے ہیں۔

وَإنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً. اور یقیناً یہ معاملہ بڑا سخت تھا۔

"أن" مخففہ کے بعد فعل مضارع پر سین، سوف اور فعل ماضی پر "قد" کا اضافہ کیا جاتا ہے تاکہ "أن" مخففہ کو "أن" ناصبہ سے ممتاز کیا جائے۔ ذیل کی مثالوں پر غور کریں۔

عَلِمَ أنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَرْضَى. اسے معلوم ہے کہ تم میں سے کچھ لوگ مریض ہوں گے۔

لِيَعْلَمَ أنْ قَدْ أبْلَغُوْا رِسَالَاتِ رَبِّهِمْ. تاکہ وہ جان لے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغام پہنچا دیئے ہیں۔

اللام الفارقة/الفاصلة: "إنْ" مخففہ کو "إنْ" نافیہ سے ممتاز کرنے کے لئے "إنْ" مخففہ کی خبر پر جو لام آتا ہے اسے لام فارقہ یا لام فاصلہ کہتے ہیں جیسے:

مخففہ		لام فارقہ		
إنْ	خَالِدٌ	لَ	مُسافِرٌ	یقیناً خالد سفر کرنے والا ہے۔
إنْ	زَيْدٌ	لَ	شُجَاعٌ	یقیناً زید بہادر ہے

لام مُزَحلَقَة: بعض اوقات إنَّ کا اسم إنَّ سے دور کر دیا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں یہ لام مُزَحلَقَة کہلاتا ہے، جیسے:

إنَّ	فِيْ ذٰلِكَ	لَعِبْرَةً	لِمَنْ يَّخْشٰى	درحقیقت اس میں بڑی عبرت ہے ہر اس شخص کیلئے جو ڈرے
وَإنَّ	عَلَيْكُمْ	لَحٰفِظِيْنَ		جب کہ درحقیقت تم پر نگران مقرر ہیں
مشبہ بالفعل	خبر مقدم	لام مزحلقہ + إنَّ کا منصوب اسم		

"ما" جو مادام کے معنی میں ہو، جیسے: أقُوْمُ مَا جَلَسَ الأمِيْرُ. یہ مصدریہ ظرفیہ ہے أي: أقُوْمُ مُدَّةَ جُلُوْسِ الأمِيْرِ

سبق: 96

حروفِ عاطفہ

حروفِ عاطفہ:

یہ کل دس ہیں: واو، فا، ثم، حتی، إما، أو، أم، لا، بل، لکن۔

"واؤ" کے ذریعے معطوف علیہ کے ثابت شدہ حکم کو معطوف کے لئے بھی ثابت کیا جاتا ہے۔ "واؤ" کے عطف میں اس بات کا خیال نہیں رکھا جاتا کہ کس کے لئے حکم پہلے ثابت ہے اور کس کے لئے بعد میں۔ یعنی "واؤ" مطلق جمع کے لئے استعمال ہوتا ہے، اس میں ترتیبِ زمانی ملحوظ نہیں ہوتی جیسا کہ كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ۔ اسی طرح اللہ تمہاری طرف اور تم سے پہلے گزرے ہوئے رسولوں کی طرف وحی کرتا رہا۔ جناب رسول اللہ ﷺ کا زمانہ سب سے آخر میں ہے اس کے باوجود وہ معطوف علیہ اور سابقہ انبیاء کی طرف وحی معطوف ہے۔

حرفِ فاء کو ترتیب وتعقیب کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، یعنی جو بات معطوف علیہ کے لئے پہلے ثابت کی گئی ہے وہی بات فوراً معطوف کے لئے ثابت کی جاتی ہے جیسے: ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ۔ پھر اسے موت دی اور پھر قبر میں پہنچا دیا۔ بعض اوقات "فا" سبب کے معنی دیتا ہے جب معطوف کوئی جملہ ہو جیسے: فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ۔ تو موسیٰ نے اس کو ایک گھونسا مارا، جس کے نتیجے میں اس کا کام تمام کر دیا۔

ثُمَّ: اس کا استعمال ترتیب اور تراخی (طویل مدت) کے لئے ہوتا ہے، یعنی معطوف علیہ اور معطوف کے حکم میں ترتیب ہوتی ہے اور حکم کچھ وقفے یا مدت کے بعد ثابت ہوتا ہے جیسے: اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ۔ اللہ ہی خلق کی ابتدا کرتا ہے، پھر وہی اس کا اعادہ کرے گا، پھر اسی کی طرف تم پلٹائے جاؤ گے۔

حتی: اسم ظاہر کے عطف کے لئے استعمال کیا جاتا ہے تاکہ کسی چیز کی غایت اور انتہا اور بلندی ثابت کی جا سکے۔ غایت کے اظہار میں کبھی بلندی مقصود ہوتی ہے اور کبھی پستی جیسے: مَاتَ النَّاسُ حَتَّى الْأَنْبِيَاءُ۔ لوگ مرتے رہے ہیں چاہے وہ انبیاء ہی کیوں نہ ہوں۔ اَلْمُؤْمِنُ يُجْزٰى بِالْحَسَنَاتِ حَتّٰى مِثْقَالَ ذَرَّةٍ۔ مؤمن کو نیکیوں کا صلہ دیا جاتا ہے چاہے وہ کتنی ہی معمولی کیوں نہ ہو۔

أو: عام طور پر طلب کے بعد استعمال کیا جاتا ہے اور تخییر، شک، تفریق، ابہام، ممانعت وغیرہ کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

أو برائے تخییر جیسے: فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ۔ مگر جو شخص مریض ہو یا جس کے سر میں کوئی تکلیف ہو (اور اس بنا پر اپنا سر منڈوا لے) تو اسے چاہیے کہ فدیے کے طور پر روزے رکھے یا صدقہ دے یا قربانی کرے (اسے اختیار ہے)۔ اسی طرح: تَزَوَّجْ هِنْدًا أَوْ أُخْتَهَا۔ ہند سے شادی کرلو یا اس کی بہن سے (تمہیں اختیار ہے)۔

أو برائے اباحت، جیسے: فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً۔ پتھروں کی طرح سخت یا پھر سختی میں کچھ ان سے بھی

بڑھے ہوئے۔ اس مثال میں تشبیہ ہے اور تشبیہ میں اباحت ہے، یعنی ان منافقین کو کسی ایک سے تشبیہ دی جا سکتی ہے دونوں جائز ہیں۔ اسی طرح اِصْحَبْ حَمِيْدًا أَوْ رَشِيْدًا۔ حمید کی صحبت اختیار کرلو یا پھر رشید کی (دونوں جائز ہیں)۔

أو برائے شک جیسے: لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ۔ شاید ہم دن بھر یا پھر اس سے کچھ کم رہے ہوں گے۔

أو برائے تفریق جیسے: وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا أَوْ نَصَارَىٰ تَهْتَدُوْا۔ یہودی کہتے ہیں یہودی ہو تو راہِ راست پاؤ گے، یا پھر عیسائی کہتے ہیں عیسائی ہو تو ہدایت ملے گی۔ یعنی ہر دو اپنی اپنی طرف بلا رہے ہیں اور دونوں کے راستوں میں تفریق ہے۔

أو برائے ابہام جیسے: وَاِنَّآ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۔ اب لامحالہ ہم میں اور تم میں سے کوئی ایک ہی ہدایت پر ہے یا کھلی گمراہی میں پڑا ہوا ہے۔ (یعنی بات اور غیر واضح ہے)

أو برائے ممانعت (فعلِ نہی کے بعد) جیسے: وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا۔ اور ان لوگوں میں سے نہ تو آثم (بد عمل) کی اطاعت کرو اور نہ منکرِ حق کی (بات مانو)، یعنی دونوں کی اطاعت ممنوع ہے۔

أو برائے تقسیم جیسے: الْكَلِمَةُ اسْمٌ أَوْ فِعْلٌ أَوْ حَرْفٌ۔ کلمے کی تین قسمیں ہیں: اسم یا فعل یا حرف۔

أو بمعنی إلی جیسے: لَأَسْهِلَنَّ الصَّعْبَ أَوْ أُدْرِكَ الْمُنَى۔ میں اپنی آرزوؤں کی تکمیل تک ضرور بہ ضرور مشکلات کا مقابلہ کروں گا۔

أو بمعنی إلّا جیسے: لَأُعَاقِبَنَّهُ أَوْ يُطِيْعَ أَمْرِيْ۔ میں اس کا پیچھا کروں گا یا پھر اس کو میری بات ماننی پڑے گی۔

أو بمعنی أم یا بل۔ یہ اَوْ اضراب کے لئے استعمال ہوتا ہے اور مضمون کا رخ پھیر دیتا ہے جیسے: وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ۔ اس کے بعد ہم نے اسے (یعنی یونس علیہ السلام کو) ایک لاکھ بلکہ اس سے بھی زائد لوگوں کی طرف بھیجا۔

أَمْ: اس کی دو قسمیں ہیں: أم متصله أم منقطعه۔

أم متصلہ سے پہلے ہمزہ آتا ہے۔ ہمزۂ استفہام کے بعد معادلہ (یعنی برابری) کے لئے استعمال ہوتا ہے اور دو چیزوں میں سے ایک چیز کی تعیین مطلوب ہوتی ہے، جیسے: أَقَرِيْبٌ أَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ۔

دو فعلیہ جملوں کے درمیان بھی استعمال ہوتا ہے جیسے: ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ۔ ان کے لئے یکساں ہے خواہ تم خبردار کرو یا نہ کرو وہ ماننے والے نہیں۔

أم جملہ فعلیہ اور جملہ اسمیہ کے درمیان بھی استعمال ہوتا ہے جیسے: سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ۔ دونوں صورتوں میں تمہارے لئے یکساں ہی ہے خواہ تم انہیں پکارو یا پھر خاموش رہو۔

بعض اوقات اَم سے پہلے تعیین کے لئے ہمزہ استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ تسویہ یعنی دو چیزوں کے درمیان برابری کے لئے آتا ہے، یعنی یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ دونوں باتیں برابر ہیں جیسے: سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ۔ اب تو یکساں ہے خواہ ہم جزع فزع کریں یا صبر بہر حال ہمارے بچنے کی کوئی صورت نہیں۔

سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ۔ ان کے لئے یکساں ہے خواہ تم انہیں خبردار کرو یا نہ کرو بہر حال وہ ماننے والے نہیں۔

بعض اوقات یہ ہمزہ اَم کے ساتھ تعیین کی طلب کے لئے آتا ہے جیسے: أَأَنْتُمْ أَشَدُّ خَلْقاً أَمِ السَّمَاءُ. کیا تم لوگوں کی تخلیق زیادہ سخت کام ہے یا آسمان کی؟

بعض صورتوں میں أم کا مفہوم بَلْ اور تعیین ہوتا ہے جیسے: وَإِنْ أَدْرِيْ أَقَرِيْبٌ أَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ. اب یہ میں نہیں جانتا کہ وہ چیز جس کا تم سے وعدہ کیا جارہا ہے قریب ہے یا دور۔

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الأَعْمَى وَالبَصِيْرُ أَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ. کہو کیا اندھا اور آنکھوں برابر ہوا کرتا ہے یا پھر (یہ بتاؤ) کیا روشنی اور تاریکیاں یکساں ہوتی ہیں۔

أم منقطعه: یہ دوسری قسم کا أم ہے۔ اَم منقطعہ سے پہلے ہمزہ نہیں آتا۔ بعض اوقات یہ استفہام انکاری کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے: أَمْ لَهُ البَنٰتُ وَلَكُمُ البَنُوْنَ. کیا اللہ کے لئے تو ہیں بیٹیاں اور تم لوگوں کے لئے ہیں بیٹے؟ (یقیناً ایسا نہیں ہوسکتا)۔ اسی طرح: أَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمَاتُ وَالنُّوْرُ. کیا روشنی اور تاریکیاں یکساں ہوتی ہیں (یقیناً ایسا نہیں ہوسکتا)

فائدہ:

کبھی "أم" عاطفہ کو "ما" موصولہ میں مدغم کرتے ہیں تو اس سے "أما" بن جاتا ہے، اس میں احتیاط کرنی چاہیے جیسے: اَللّٰهُ خَيْرٌ أَمَّا يُشْرِكُوْن، أي: أَمِ الَّذِي يُشْرِكُوْنَه۔

إمَّا: بعض اوقات إمّا کے ذریعے بھی تردیدی عطف کیا جاتا ہے۔ إمّا کے بعد ایک اور إمّا کا آنا لازمی ہے۔ إمّا کی کئی قسمیں ہیں:

شک کے لئے جیسے: جَاءَنِيْ إِمَّا مُحَمَّدٌ وَإِمَّا عَلِيٌّ. خَرَجَ مِنَ المَسْجِدِ إِمَّا مُحَمَّدٌ وَإِمَّا عَلِيٌّ.

ابہام کے لئے جیسے: وَآخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِأَمْرِ اللهِ إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَإِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ. کچھ دوسرے لوگ ہیں جن کا معاملہ ابھی خدا کے حکم پر ٹھہرا ہوا ہے، چاہے انہیں سزا دے اور چاہے ان پر از سرِ نو مہربان ہوجائے۔

تخییر کے لئے جیسے: إِمَّا أَنْ تُعَذِّبَ وَإِمَّا أَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْناً. یا تو ان کو تکلیف پہنچائے یا پھر ان کے ساتھ نیک رویہ اختیار کرے۔ اسی طرح: إِمَّا أَنْ تُلْقِيَ وَإِمَّا أَنْ نَكُوْنَ أَوَّلَ المُلْقِيْنَ، كَافِئْ إِمَّا عمرواً وإمَّا يوسف.

تفصیل کے لئے جیسے: إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيْلَ إِمَّا شَاكِراً وَإِمَّا كَفُوْراً. ہم نے اسے راستہ دکھایا، خواہ وہ شکر کرنے والا بنے، خواہ کفر کرنے والا۔ اسی طرح شاعر کا قول ہے۔

سَأَحْمِلُ نَفْسِيْ عَلَى آلَةٍ فَإِمَّا عَلَيْهَا وَإِمَّا لَهَا

اباحت کے لئے جیسے: تَعَلَّمْ إِمَّا رِيَاضَةً وَإِمَّا أَدَباً. یا تو ورزش سیکھ لو یا پھر ادب۔ اسی طرح: زُرْنَا إِمَّا اليوم وإمَّا غداً۔

فائدہ:

إِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً میں إمّا حرفِ عطف نہیں، بلکہ دو کلموں: إن شرطیہ اور مائے زائدہ سے مرکب ہے۔

بل: عام طور پر اپنے ماقبل سے اعراض اور مابعد کے اثبات کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات اپنے ماقبل کا

ابطال دور کرتا ہے۔ کبھی اضراب یعنی کلام کو ایک رخ سے دوسرے رخ کی طرف پھیرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے: وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ بَلْ عِبَادٌ مُكْرَمُوْنَ۔ یہ کہتے ہیں رحمان اولاد رکھتا ہے۔ سبحان اللہ! وہ (یعنی فرشتے) تو بندے ہیں جنہیں عزت دی گئی ہے۔ یہاں بات لوگوں کے شرک سے موڑ کر فرشتوں کی بندگی اور عزت کی طرف پھیر دی گئی ہے۔

اسی طرح: أَمْ يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ بَلْ جَاءَهُمْ بِالْحَقِّ۔ یا یہ اس بات کے قائل ہیں کہ وہ مجنون ہے؟ نہیں بلکہ وہ تو ان لوگوں کے پاس حق لے کر آیا ہے۔ یعنی ذاتی حملے سے درگزر کر کے بات مقصدِ رسالت کی طرف پھیر دی گئی ہے۔

نیز: بَلْ قَالُوْا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ بَلِ افْتَرَاهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ۔ وہ کہتے ہیں بلکہ یہ پراگندہ خواب ہیں، بلکہ یہ اس کی من گھڑت ہے، بلکہ یہ شخص شاعر ہے۔

لٰكِنْ: تین شرطوں کے ساتھ حرفِ عطف ہے:

① لکن سے پہلے حرفِ نفی یا حرفِ نہی موجود ہو

② اس سے پہلے واؤ موجود نہ ہو

③ اس کے بعد اسم مفرد ہو

جیسے: مَا قَامَ زَيْدٌ لٰكِنْ خَالِدٌ۔ زید کھڑا نہیں ہوا بلکہ خالد۔

اگر لکن سے پہلے واؤ ہو تو وہ لکن ابتدائیہ ہوتا ہے عاطفہ نہیں، جیسے: مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ۔ (لوگو!) محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، مگر وہ اللہ کے رسول ہیں۔

سبق: 97

مستثنیٰ

پہلا مجموعہ			
عامل	مستثنیٰ منہ	اداۃِ استثناء	مستثنیٰ
نَجَحَ	الطّلابُ	إلا	طالباً
اِنْصَرَفَ	الضُّیُوْفُ	إلاّ	ضَیْفاً
دوسرا مجموعہ			
عامل	مستثنیٰ منہ	اداۃِ استثناء	مستثنیٰ
حَضَرَ	المُسَافِرُوْنَ	إلاّ	حَقَائِبَهُمْ
غَادَرَ	الحُجَّاجُ مَكَّةَ	إلا	أَمْتِعَتَهُمْ
تیسرا مجموعہ	ما حضرَ إلا محمدٌ، لاتُكَافِئْ إلا المجتهدَ، مَا صَافَحْتُ إلا أَخَاكَ		

استثناء والے جملے میں تین چیزیں ہوتی ہیں: مستثنیٰ منه، مستثنیٰ، اداۃِ استثناء جیسا کہ مذکورہ مثالوں میں ہے۔
مستثنیٰ منہ اس اسم کو کہتے ہیں جس کی طرف حکم کی نسبت ہو خواہ وہ مذکور ہو جیسے پہلے دونوں مجموعوں کی مثالوں میں ہے یا مذکور نہ ہو ملحوظ ہو جیسے تیسرے مجموعے کی مثالوں میں ہے مَا حَضَرَ إلا مُحَمَّدٌ کا معنی ما حَضَرَ أحدٌ إلا مُحمدٌ ہے۔
مستثنیٰ اس اسم کو کہتے ہیں جو "إلّا" یا اس کے ہم معنی الفاظ کے بعد مذکور ہو اور "إلّا" کے ماقبل کی طرف جس چیز کی نسبت ہو وہ مابعد کی طرف نہ ہو۔

"إلّا" کے ہم معنی الفاظ میں غیر، سوی، سوا، حاشا، خلا، عدا، ما خلا، ما عدا، لیس، لا یکون داخل ہیں۔
مستثنیٰ منہ کا جز ہونے کے اعتبار سے مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں: ① مستثنیٰ متصل ② مستثنیٰ منقطع

مستثنیٰ متصل:

مستثنیٰ متصل اس مستثنیٰ کو کہتے ہیں جو استثنا سے پہلے مستثنیٰ منہ کا جز ہو یعنی اس میں داخل ہو، پھر حرفِ استثناء لاکر خارج کیا گیا ہو جیسے پہلے مجموعے کی دونوں مثالوں میں مستثنیٰ طالب اور ضیف مستثنیٰ منہ میں داخل تھے، لیکن حرفِ استثناء کے ذریعے ان سے حکم کی نفی کی گئی۔ اسی طرح: إشْتَرَيْتُ العَبْدَ إلّا نِصْفَهُ۔ میں مستثنیٰ متصل حکمی ہے کہ گویا اس کا ہر ایک جزء فرد کی حیثیت رکھتا ہے۔

مستثنیٰ منقطع:

وہ مستثنیٰ ہے جو استثناء سے پہلے بھی مستثنیٰ منہ میں داخل ہو جیسے دوسرے مجموعے کی دونوں مثالوں میں حقائب اور أمتعة مستثنیٰ منہ مسافر اور حجاج کا جز نہیں۔ اسی طرح: فَسَجَدَ المَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُوْنَ إلّا إبْلِيْسَ۔ میں استثناء منقطع ہے کہ ابلیس نہ تو استثنا سے پہلے فرشتوں میں داخل تھا اور نہ بعد میں، بلکہ وہ تو ایک جن ہے۔

استثنائے موجب وغیر موجب: استثنا سے پہلے نفی وغیرہ ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے بھی استثنا کی دو قسمیں ہیں۔ اگر استثنا سے پہلے نفی، نہی یا استفہام نہ ہو تو اسے استثنائے مثبت یا استثنائے موجب کہتے ہیں جیسا کہ پہلے دونوں مجموعوں کی مثالوں میں ہے۔ اگر استثنا سے پہلے نفی، نہی یا استفہام ہو تو اسے استثنائے غیر موجب، استثنائے منفی کہتے ہیں جیسا کہ تیسرے مجموعے کی مثالوں میں ہے۔

استثنائے تام واستثنائے ناقص: مستثنیٰ منہ کے موجود ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے بھی استثنا کی دو قسمیں ہیں۔ اگر جملے میں مستثنیٰ منہ موجود ہو تو اسے استثنائے تام کہتے ہیں جیسا کہ پہلے دونوں مجموعوں کی مثالوں میں ہے اگر مستثنیٰ منہ موجود نہ ہو تو اسے استثنائے ناقص یا غیر تام کہتے ہیں جیسا کہ تیسرے مجموعے کی مثالوں میں ہے۔

مستثنیٰ کا اعراب چار قسم پر ہے:

قسم اول میں مستثنیٰ منصوب ہوگا اور اس کی پانچ صورتیں ہیں:

① استثنا تام اور مثبت ہو جیسے: جَاءَنِي الْقَوْمُ إِلَّا زَيْداً، حضرَ المُتفرِّجونَ الحفلَ إلا متفرجاً، بشِّرِ الَّذِين كفرُوا بعذابٍ أليمٍ إلا الَّذين عاهدتُم، أنجيناه وأهلَه إلا امرأته، ففزع مَنْ في السماواتِ ومَنْ في الأرضِ إلا مَنْ شاء اللهُ، فشرِبوا منه إلا قليلاً مِنْهُم۔

② استثنا تام ومنفی ہو اور مستثنیٰ مستثنیٰ منہ پر مقدم ہو جیسے: مَا جَاءَنِي إِلَّا زَيْداً أَحَدٌ، ما لِيَ إلا خَالِداً صديقٌ، ليس عندِي إلا الصِّدقَ قولٌ۔

③ مستثنیٰ منقطع ہو جیسے: حضرَ الطلابُ إلا كتبَهُمْ، مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إلا اتِّبَاعَ الظَّنِّ، جَاءَنِي الْقَوْمُ إِلَّا حِمَاراً، مَا في البيتِ أحدٌ إلا كلباً، ليس لِيْ صديقٌ إلا الكتابَ، لا يعلمُوْنَ الكِتَابَ إلا أَمَانِيَّ۔

④ خلا، عدا کے بعد اکثر حضرات کے نزدیک جیسے: جَاءَنِي الْقَوْمُ خَلَا زَيْداً، جَاءَنِي الْقَوْمُ عَدَا زَيْداً۔

⑤ ما خلا، ما عدا، لیس، لا یکون کے بعد جیسے: جَاءَنِي الْقَوْمُ مَا خَلَا زَيْداً، جَاءَنِي الْقَوْمُ مَا عَدَا زَيْداً، جَاءَنِي الْقَوْمُ لَيْسَ زَيْداً، جَاءَنِي الْقَوْمُ لَا يَكُوْنُ زَيْداً۔

دوسری قسم: استثنا منفی اور تام ہو یعنی مستثنیٰ "إلّا" کے بعد کلامِ منفی کے تحت ہو اور مستثنیٰ منہ بھی مذکور ہو، اس میں دو وجہیں جائز ہیں:

① مستثنیٰ ہونے کی وجہ سے منصوب پڑھنا جیسے: مَا جَاءَنِي أَحَدٌ إِلَّا زَيْداً، مَا تأخَّرَ الطُّلَّابُ إلا طالباً، لا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ أَحَدٌ إلا امْرَأَتَكَ۔

② ماقبل سے بدل بنانا اور مبدل منہ کا اعراب جاری کرنا، جیسے: مَا جَاءَنِي أَحَدٌ إِلَّا زَيْدٌ، مَا تأخَّرَ الطلابُ إلا طَالِبٌ، مَا فَعَلُوْهُ إلا قَلِيْلٌ مِنْهُمْ، ومن يقْنَطُ مِنْ رَحْمَةِ رَبِّهِ إلا الضَّالُّوْنَ مبدل منہ منصوب کی مثال جیسے: ما رأيت اللاعبين إلا محمداً مبدل منہ مجرور جیسے: مَا مَرَرْتُ بِالْمُعَلِّمِيْنَ إِلَّا خَالِدٍ۔ اس صورت میں "إلا" مہملہ اور غیر عاملہ ہوگا۔

تیسری قسم: استثنا منفی وناقص ہو، اسے مستثنیٰ مفرّغ بھی کہتے ہیں، اس صورت میں حرفِ استثناء عمل نہیں کرتا اور

مستثنیٰ کا اعراب عامل کے مطابق ہوتا ہے جیسے درج ذیل مثالوں میں مستثنیٰ فاعل ہونے کی بنا پر مرفوع ہے: مَا جَاءَنِيْ إِلَّا زَيْدٌ، مَا تَفَوَّقَ إِلَّا خَالِدٌ، لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللهُ، لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْداً، لَا يَأْكُلُهُ إِلَّا الْخَاطِئُوْنَ، لَا يَصْلَاهَا إِلَّا الْأَشْقَى۔

ان مثالوں میں مستثنیٰ نائب فاعل ہونے کی بنا پر مرفوع ہے: مَا كُوْفِئَ إِلَّا الْفَائِزُ، مَا عُوْلِجَ إِلَّا الْمَرِيْضُ۔

ان مثالوں میں مستثنیٰ مبتدا ہونے کی بنا پر مرفوع ہے: مَا فِي الْبَيْتِ إِلَّا مُحَمَّدٌ، مَا عَلَى الرَّسُوْلِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ۔

ان مثالوں میں مستثنیٰ خبر ہونے کی بنا پر مرفوع ہے: مَا أَخِيْ إِلَّا مُثَابِرٌ، مَا هٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُفْتَرًى، إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ، مَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُوْلٌ۔

ان مثالوں میں مستثنیٰ مفعول بہ ہونے کی بنا پر منصوب ہے: مَا رَأَيْتُ إِلَّا زَيْداً، مَا قَرَأْتُ إِلَّا قَصِيْدَةً، مَا كَافَأْتُ إِلَّا طَالِباً، إِنْ تُسْمِعُ إِلَّا مَنْ يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا، قَالَ الظَّالِمُوْنَ إِنْ تَتَّبِعُوْنَ إِلَّا رَجُلاً مَّسْحُوْراً، مَا يَعْبُدُوْنَ إِلَّا اللهَ۔

ان مثالوں میں مستثنیٰ مجرور ہے: مَا مَرَرْتُ إِلَّا بِزَيْدٍ، مَا الْتَقَيْتُ إِلَّا بِمُحَمَّدٍ، مَا اسْتَمَعْتُ إِلَّا لِعَلِيٍّ، مَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا فِيْ كِتَابٍ مُبِيْنٍ، مَا خَلَقَ اللهُ ذٰلِكَ إِلَّا بِالْحَقِّ، مَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تَمُوْتَ إِلَّا بِإِذْنِ اللهِ۔

چوتھی قسم: مستثنیٰ لفظ غیر، سویٰ، سواء، اور حاشا کے بعد ہو، ان صورتوں میں اکثر حضرات کے نزدیک مستثنیٰ مجرور ہوگا، جیسے: جَاءَنِي الْقَوْمُ غَيْرَ زَيْدٍ، سِوَى زَيْدٍ، سَوَاءَ زَيْدٍ، حَاشَا زَيْدٍ۔ بعض کے نزدیک ''حاشا'' کے بعد منصوب ہوگا جیسے: جَاءَنِي الْقَوْمُ حَاشَا زَيْداً۔

اداۃ استثنا میں سے لفظ ''غیر'' اور ''سوی'' مضاف اور مستثنیٰ مضاف الیہ بنتا ہے۔ اعراب ان تمام صورتوں میں "إِلَّا" کے مستثنیٰ کی طرح ہے مثلاً پہلی صورت میں "إِلَّا" کا مستثنیٰ منصوب تھا تو ان تمام صورتوں میں لفظ غیر بھی منصوب ہوگا، جیسے:

مستثنیٰ بإلّا	اعراب غیر وسوی
حَضَرَ الطُّلَّابُ إِلَّا طَالِباً	حَضَرَ الطُّلَّابُ غَيْرَ طَالِبٍ سِوَى طَالِبٍ
مَا جَاءَنِيْ إِلَّا زَيْداً أَحَدٌ	مَا جَاءَنِيْ غَيْرَ زَيْدٍ أَحَدٌ
جَاءَنِي الْقَوْمُ إِلَّا حِمَاراً	جَاءَنِي الْقَوْمُ غَيْرَ حِمَارٍ

دوسری صورت میں "إِلَّا" کے مستثنیٰ کی دو صورتیں تھیں، تو ان مثالوں میں لفظِ غیر کی دو صورتیں ہوں گی:

مَا تَأَخَّرَ الطُّلَابُ إِلَّا طَالِبٌ	مَا تَأَخَّرَ الطُّلَابُ غَيْرُ طَالِبٍ سِوَى طَالِبٍ
مَا تَأَخَّرَ الطُّلَابُ إِلَّا طَالِباً	مَا تَأَخَّرَ الطُّلَابُ غَيْرَ طَالِبٍ سِوَى طَالِبٍ

تیسری صورت میں ''إلّا'' کے مستثنیٰ کا اعراب عامل کے مطابق تھا، تو ان صورتوں میں لفظِ غیر کا اعراب بھی عامل کے مطابق ہوگا جیسے:

مَا جَاءَنِيْ إِلَّا زَيْدٌ	مَا جَاءَنِيْ غَيْرُ زَيْدٍ سِوَى زَيْدٍ

مَا رَأَیْتُ إلاَّ زَیْداً	مَا رَأَیْتُ غَیْرَ زَیْدٍ، سِوَی زَیْدٍ
مَا مَرَرْتُ إلاَّ بِزَیْدٍ	مَا مَرَرْتُ بِغَیْرِ زَیْدٍ، بِسِوَی زَیْدٍ

لفظ غیر حقیقت میں صفت کے لئے موضوع ہے، لیکن کبھی استثناء کے لئے آتا ہے، جس طرح لفظ "إلاَّ" استثناء کے لئے موضوع ہے، لیکن کبھی صفت کے لئے آتا ہے جیسے: لَوْ کَانَ فِیْهِمَا اٰلِهَةٌ إلاَّ اللهُ لَفَسَدَتَا۔ یہاں "إلاَّ" غیر کے معنی ہے، کیونکہ اگر اسے غیر کے معنی میں نہ لیں تو معنی میں فساد آئے گا۔

"إلاَّ" اس وقت غیر کے معنی میں ہوگا جب اس میں چار شرطیں پائی جائیں:

① إلاَّ نکرہ کے بعد ہو۔ ② جمع کے بعد ہو۔
③ جمع منکر ہو۔ ④ جمع غیر محصور ہو۔

لاَ اِلٰهَ إلاَّ اللهُ میں بھی إلاَّ غیر کے معنی میں ہے۔

استثناء کی بحث میں غور کرتے ہوئے ذیل کی مثالوں میں مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ کی تعیین کریں اور یہ بتائیں کہ ان میں استثناء کی کون سی قسم جاری ہوئی؟

وَمَا یَخْدَعُوْنَ إلاَّ اَنْفُسَهُمْ - وَمَا یُضِلُّ بِهٖ إلاَّ الفَاسِقِیْنَ - لاَ تَعْبُدُوْنَ إلاَّ اللهَ - مَا یَکْفُرُ بِهَا إلاَّ الفَاسِقُوْنَ - لَنْ یَّدْخُلَ الجَنَّةَ إلاَّ مَنْ کَانَ هُوْداً اَوْ نَصَارٰی - لاَ یَسْمَعُ إلاَّ دُعَاءً وَّنِدَاءً - اُولٰئِكَ مَا یَأْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ إلاَّ نَاراً - لاَ تُکَلَّفُ نَفْسٌ إلاَّ وُسْعَهَا - مَا یَذَّکَّرُ إلاَّ اُولُوا الأَلْبَابِ - مَا تُنْفِقُوْا إلاَّ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ - مَا یَعْلَمُ تَأْوِیْلَهٗ إلاَّ اللهُ - لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ إلاَّ اَیَّاماً مَعْدُوْدَاتٍ - مَا یُضِلُّوْنَ إلاَّ اَنْفُسَهُمْ - لاَ تُؤْمِنُوْا إلاَّ لِمَنْ تَبِعَ دِیْنَکُمْ - مَا مُحَمَّدٌ إلاَّ رَسُوْلٌ - اِنْ اَرَدْنَا إلاَّ اِحْسَاناً وَّتَوْفِیْقاً - اِنْ یَّدْعُوْنَ إلاَّ شَیْطَاناً مَّرِیْداً - لَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِیْراً إلاَّ الَّذِیْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا - فَسَجَدُوْا إلاَّ اِبْلِیْسَ - اِنَّهَا لَکَبِیْرَةٌ إلاَّ عَلَی الخَاشِعِیْنَ - شَرِبُوْا مِنْهُ إلاَّ قَلِیْلاً مِّنْهُمْ۔

ذیل کی مثالوں کی ترکیب کریں:

مَنْ جَاءَ بِالسَّیِّئَةِ فَلاَ یُجْزٰی إلاَّ مِثْلَهَا - قَدْ فَصَّلَ لَکُمْ مَا حَرَّمَ عَلَیْکُمْ إلاَّ مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَیْهِ - یَأْبَی اللهُ إلاَّ اَنْ یُّتِمَّ نُوْرَهٗ - اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلٰی قَوْمٍ مُّجْرِمِیْنَ إلاَّ اٰلَ لُوْطٍ - اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِیْنَ إلاَّ امْرَأَتَهٗ - لَأَحْتَنِکَنَّ ذُرِّیَّتَهٗ إلاَّ قَلِیْلاً - ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ إلاَّ اِیَّاهُ - اَبٰی اَکْثَرُ النَّاسِ إلاَّ کُفُوْراً - جَعَلَهُمْ جُذَاذاً إلاَّ کَبِیْراً لَّهُمْ - اُحِلَّتْ لَکُمُ الاَنْعَامُ إلاَّ مَا یُتْلٰی عَلَیْکُمْ - اِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّیْ إلاَّ رَبَّ العَالَمِیْنَ - فَزِعَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الاَرْضِ إلاَّ مَنْ شَاءَ اللهُ - اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ إلاَّ عِبَادَ اللهِ المُخْلَصِیْنَ - اِنَّنِیْ بَرَاءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ إلاَّ الَّذِیْ فَطَرَنِیْ - یَجْتَنِبُوْنَ کَبَائِرَ الاِثْمِ وَالفَوَاحِشَ إلاَّ اللَّمَمَ - سَنُقْرِئُكَ فَلاَ تَنْسٰی إلاَّ مَا شَاءَ اللهُ - قُمِ اللَّیْلَ إلاَّ قَلِیْلاً۔

تراکیبِ نادرہ

أَنَّ زَيْدٌ كَرِيْمٍ: بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اس میں غلطی ہے، کیوں کہ أَنَّ کا اسم منصوب ہوتا ہے، لیکن اس جملے میں کوئی غلطی نہیں، کیوں کہ یہ أَنَّ مشبہ بالفعل نہیں، بلکہ أَنَّ يَئِنُّ أَنِيْناً سے واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم ہے۔ کاف برائے تشبیہ اور رِيْمٌ ہرن کو کہتے ہیں۔ ترجمہ یہ ہے: ''زید ہرن کی طرح رویا۔''

يُوسُفِ زُلَيْخَا: یہ جملہ بھی ظاہراً عجیب ہے کہ یوسف نہ صرف غیر منصرف ہے بلکہ اس پر کوئی عامل جار بھی داخل نہیں اس کے باوجود مجرور کیوں؟ اس کا حل یوں ہے، یہ اصل میں ندائیہ جملہ ہے، حرفِ ندا محذوف اور منادی میں ترخیم ہے فِ وَفَی يَفِي سے امر ہے یعنی يَايُوسُفُ فِ زُلَيْخَا۔ معنی یہ ہے: اے یوسف! زلیخا سے وفا کر۔

قَدَّمَتْنِي زَيْدٌ فِي الْمِحْرَابِ: اشکال یہ ہوتا ہے کہ فاعل مذکر حقیقی عاقل ہے، اس کے باوجود فعل مؤنث؟ لیکن جملے کا صحیح مطلب سامنے آنے پر یہ اشکال دور ہوجاتا ہے۔ وہ یہ کہ قَدَّ بمعنی قطعَ فعل، مَتْنِ بمعنی پیٹھ مضاف، یائے متکلم ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، اور زیدٌ فاعل ہے۔ ترجمہ یہ ہے: زید نے محراب میں میری پیٹھ کو پھاڑا یعنی زخمی کیا۔

بَطْنُ كَبِيْرٍ كَبِيْرٌ كَبِئْرٍ: پہلا کبیر علم اور مضاف الیہ ہے، دوسرا کبیر صغیر کی ضد اور موصوف ہے، تیسرا کبیر دراصل دو کلمے ہیں: کاف جارہ اور بئر بمعنی کنواں، جار مجرور ظرف مستقر متعلق ثابتٌ صفت برائے موصوف، موصوف صفت خبر برائے مبتدا۔ ترجمہ یہ ہے: کبیر کا پیٹ کنویں کی طرح بڑا ہے۔

خَرَقَ الثَّوْبُ الْمِسْمَارَ: اشکال کی وجہ الثوبُ کا فاعل اور المسمار کا مفعول بہ ہونا ہے، کیوں کہ یہ بدیہی بات ہے کہ کیل کپڑے کو پھاڑتی ہے نہ کہ کپڑا کیل کو پھاڑتا ہے۔ اس کا حل یہ ہے کہ یہ کلامِ عرب کا ایک انداز ہے کہ بسا اوقات جب بات بالکل واضح ہو تو مفعول کو رفع اور فاعل کو نصب دیتے ہیں۔ لفظی و معنوی اعتبار سے فاعل وہی ہوتا ہے جس میں فاعلیت کی صلاحیت ہو، محض رفع کی بنا پر مرفوع کو فاعل اور منصوب کو مفعول بہ نہیں کہیں گے۔

جُحْرُ ضَبٍّ خَرِبٍ: گوہ کا بل خراب ہے۔ وجہ غرابت یہ ہے کہ جُحْرُ ضَبٍّ مبتدا اور خَرِبٍ خبر ہے اور خبر مرفوع ہوتی ہے، جب کہ یہاں خبر مجرور ہے۔ اس کا حل یہ ہے کہ یہ جرِّ جوار ہے، کبھی کلمے کی مناسبت کی وجہ سے اس کے قریبی کلمے کو وہی اعراب دیتے ہیں، چونکہ ضَبٍّ مجرور تھا، اس کی مناسبت کی وجہ سے خبر کو بھی جر والا اعراب دیا گیا۔

مَنْ قَالَ قَالَ اللهُ فَقَدْ كَفَرَ: پہلا قَالَ باب نَصَرَ يَنْصُرُ سے قَالَ يَقُوْلُ بمعنی کہنا، بات کرنا ہے اور دوسرا بابِ ضَرَبَ يَضْرِبُ سے قَالَ يَقِيْلُ بمعنی قیلولہ کرنا ہے، اور اللہ رب العزت کی صفت ہے: لَا تَأْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ۔ لہٰذا اللہ رب العزت کی طرف قیلولے کی نسبت کرنا نصِ صریح کے خلاف ہونے کی وجہ سے کفر ہے۔

مَنْ قَالَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَقَدْ نَقَضَ وُضُوْءَهٗ: اس کا حل ماقبل والی مثال میں ہے کہ قَالَ يَقِيْلُ بمعنی قیلولہ کرنا ہے اور قیلولہ ناقضِ وضو ہے۔

إِنَّ فِرْعَوْنَ وَمُوْسىٰ فِي النَّارِ: بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ موسیٰ کا عطف فرعون پر ہے جو نہ صرف باعثِ اشکال ہے، بلکہ مستلزمِ کفر بھی ہے۔لیکن یہ اشکال اس طرح دور ہوتا ہے کہ "واؤ" عاطفہ نہیں، بلکہ قسمیہ ہے اور مقسم بہ کا مضاف محذوف ہے یعنی ربِّ موسیٰ کی قسم! یقیناً فرعون آگ میں ہے۔

النَّارُ فِي الشِّتَاءِ خَيْرٌ مِنَ اللهِ: بظاہر یوں لگتا ہے کہ الشتاء مفضل اور اللہ مفضل علیہ ہے، اور یہ کفر ہے، لہٰذا اس جملے کا حل دو طرح ہے: "مِنْ" کو قسمیہ کہا جائے، چنانچہ معنی یوں ہوگا: قسم بخدا! سردی میں آگ نعمت ہے۔ دوسرا حل یہ ہے کہ مِنَ اللهِ خَيْرٌ سے متعلق ہے اور معنی یہ ہے: سردی میں آگ اللہ کی طرف سے ایک نعمت ہے۔

لِزَيْداً: وجہ غرابت یہ ہے کہ لامِ جارہ کے باوجود "زید" مجرور نہیں، بلکہ منصوب ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ لام "لامِ جارہ" نہیں، بلکہ وَلِيَ يَلِي وِلَايَةً سے فعل امر ہے اور زَيْداً مفعول بہ ہے۔

لَا تُصَلُّوا عَلَى النَّبِيِّ: بظاہر قرآن کے مخالف ہے کہ قرآن میں مؤمنین کو حکم دیا: صَلُّوا عَلَيْهِ اور قائل اس کے خلاف کہہ رہا ہے۔ اس کا حل یہ ہے کہ یہاں الصَّلَاة بمعنی نماز ہے اور النبی اپنے معہود معنی میں نہیں، بلکہ راستے کے معنی میں ہے۔ معنی یہ ہے: راستے میں نماز مت پڑھو۔

الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ مَكْرُوْهَةٌ: اس کا حل بھی سابقہ جملے میں ہے یعنی: الصَّلَاةُ على الطريق مكروهةٌ۔

أَبَاحَنِيْفَةُ شَطْرَنْجِياً وَهُوَ شَافِعِيٌّ: مختلف کلمات ملا کر لکھنے کی وجہ سے جملے کی صورت عجیب وغریب ہوگئی۔ اصل میں اس طرح ہے: أَبَاحَ لِيْ فَتىً شَطْرَنْجِيًّا وَهُوَ شَافِعِيٌّ ایک شافعی نوجوان نے میرے لئے شطرنج کھیلنا مباح قرار دیا۔ کیوں کہ شوافع کے نزدیک اس کی گنجائش ہے اور احناف کے ہاں ممانعت ہے۔

فرعون فرعون: اس جملے کو اعراب لگائے بغیر امتحان کے طور پر پیش کیا جاتا ہے، کیوں کہ اعراب کے بعد اس کا معنی واضح ہو جاتا ہے یعنی: فَرْعَوْنَ فِرْعَوْنَ فرعون کی مدد سے بھاگو یعنی اس کی مدد نہ کرو۔

أموت ويبقى كل ما قد كتبتهُ	فيا ليت من يقرأ كتابي دعا ليا
لعلَّ إلهي يعفو عني بفضلهِ	ويغفر آثامي وسوء فعاليا

فہرست مضامین

الناشر
المنهل
بلاک A-1 گلستان جوہر، یونیورسٹی روڈ، کراچی
021-34612901 | 0321-2000870